دل یوں ملے ہمارے
زینیہ شرجیل
SHAHEENEBOOKS.COM

دل یوں ملے ہمارے از زینیہ شرجیل

لے ٹھونس کھانا اگر اس سے بھی تیرا پیٹ نہ بھرے تو مجھے اور اپنے باپ کو بھی کھا جائیو،، منحوس نے "
"میری زندگی میں آکر اپنی شکل کی طرح میری قسمت بھی کالی کر دی

نجمہ نے تقریباً پلیٹ میں موجود سالن کاشف کی طرف پٹختے ہوئے رکھا وہ کچن کا کام کرتے ہوئے مسلسل بڑبڑانے لگی

گیارہ سالہ کاشف نے غصے میں اس عورت کو گھورا جو کہ اسکے باپ کی دوسری بیوی تھی،، وہ اسے دو دن بعد کھانا دے رہی تھی مگر احسان جتاتے ہوئے۔۔۔کاشف کا قصور صرف اتنا تھا کہ پیدائش کے وقت اس کی سگی ماں اسے پیدا کرنے کے بعد مر چکی تھی فہیم نے دوسری شادی نجمہ سے کی مگر نجمہ کالی صورت کے کاشف کو قبول نہیں کر پائی،، اپنی اولاد نہ ہونے کے باوجود اسے شروع سے ہی کاشف کا وجود کھٹکتا تھا شادی کے پانچ سال بعد اب وہ ماں بننے کے مراحل سے گزر رہی تھی مگر تب بھی اس کے دل میں کاشف کے لیے نرمی پیدا نہیں ہو سکی

کیا روٹی اور مل سکتی ہے مجھے بھوک لگ رہی ہے "کاشف نے بغیرت بن کر ساری کڑوی کسیلی باتوں کو نظر " انداز کر کے نجمہ سے پوچھا،، دو دن بعد ایک روٹی سے بھلا اس کی بھوک کیسے مٹ سکتی تھی

"بھوک لگ رہی ہے تجھے روٹی کھانی ہے۔۔۔۔ یہ لے کھا روٹی"

نجمہ جو کہ سل پر چٹنی پیس رہی تھی کاشف کی بات سن کر اس کو پتنگے لگ گئے اس نے اپنے پاؤں سے چپل اتار کر کاشف کو مارنا شروع کر دیا

پچھلے پانچ سال سے وہ کاشف کے ساتھ ایسا ہی کرتی آ رہی تھی لیکن کاشف اب بڑا ہو رہا تھا وہ اس کے ظلم کب تک سہتا۔۔۔ اس نے نجمہ کو آج پیچھے زوردار طریقے سے دھکا دیا آٹھ ماہ کا بھاری بھر کم وجود لیے وہ پیچھے زمین پر گر پڑی اور تکلیف کی شدت سے اس کے منہ سے چیخ نکل گئی مگر کاشف اس کو تڑپتا ہوا دیکھ کر ہنسنے لگا بالکل ویسے ہی جیسے وہ فہیم سے اس کو مار پڑوا کر ہنستی تھی

"کھا جاؤں گا آج میں تجھے بھی اور تیرے اس بچے کو بھی"

کاشف کچن میں موجود بٹہ لے کر آیا اور اس نے غصے میں بٹے سے نجمہ کا سر کچل دیا۔۔۔ درد کی شدت سے نجمہ کی چیخیں ایک بار پھر بلند ہوئی وہ سسکنے لگی،، نجمہ کا خونم خان وجود صحن کے بیچ و بیچ پڑا تھا۔۔۔ کاشف چنگیر سے دوسری روٹی نکال کر پلیٹ میں موجود سالن کو صاف کرنے لگا

نجمہ۔۔۔۔ نجمہ اے کیا ہوا ہے اسے" فہیم اسی وقت گھر لوٹا تھا صحن میں نجمہ کا خونم خان وجود دیکھ کر وہ" اسے جھنجھوڑ کر پکارنے لگا مگر نجمہ کے وجود میں ہلکی سی جنبش نہیں ہوئی تب وہ کاشف کی طرف آیا اور چیختا ہوا اس سے پوچھنے لگا۔۔۔ کاشف جو کہ بٹہ اپنی گود میں رکھے آرام سے کھانا کھانے میں مگن تھا باپ کے چیخنے پر وہ اس کی طرف دیکھنے لگا

ابا اچھی عورت نہیں تھی تیری بیوی جب دیکھو چیختی رہتی تھی۔۔۔اس کی آوازیں میرے سر میں گُھستی " " تھی جبھی آج میں نے اس کا سر کھول کر رکھ دیا

کاشف آرام سے اپنے باپ کو بتانے لگا۔۔۔دوسری روٹی بھی ختم ہو چکی تھی مگر کاشف کی بھوک ابھی بھی باقی تھی

"تو نے مار ڈالا اس کو۔۔۔حرام خور یہ تیری ماں تھی"

فہیم غصے میں زور سے چلاتا ہوا بولا وہ کاشف کے پاس آ کر اس کا گریبان پکڑتا، کاشف نے گود میں رکھا ہوا بٹہ فہیم کے سر پر بھی دے مارا جس سے وہ زمین پر گر پڑا اور خون فوارے کی صورت اس کے سر سے نکل پڑا

"اب تو بھی چیخ رہا ہے بالکل اس بیچ عورت کی طرح"

کاشف فہیم کے پاس آ کر مزید بٹے سے اس کے اوپر وار کرتا ہوا بولا فہیم اس سے معافی مانگتا ہوا خوف سے پیچھے ہٹنے لگا

"تُو نے ماں بولا اسے میری، یہ ماں نہیں تھی ڈائن تھی اور تُو،، تُو بھی میرا باپ نہیں اس ڈائن کا شوہر ہے"

کاشف نے فہیم کے سر کو مزید نشانہ بناتے ہوئے کہا جب فہیم سسک سسک کر مر گیا تب کاشف نے چنگیر میں رکھی ہوئی تیسری روٹی نکالی مگر اب سالن ختم ہو چکا تھا

یہ تُونے اچھا کام کیا مرنے سے پہلے چٹنی پیس گئی "کاشف سِل پر موجود پودینے کی چٹنی سے کچن میں "
کھڑے ہو کر روٹی کھانے لگا

****

کالج کی کنٹین اسٹوڈنٹس سے کھچا کھچ بھری ہوئی تھی،، اس وقت صرف ایک ہی ٹیبل خالی تھی اور اس پر بیٹھ کر کوئی بھی "ڈیول گروپ" سے ٹکر لینے کی جرت نہیں کر سکتا تھا کیونکہ اس ٹیبل پر اسی گروپ کے لڑکے فری پیریڈ میں موجود ہوتے۔۔۔ یہ گروپ چھ لڑکوں پر مشتمل تھا اور یہ چھ لڑکے انتہا کے بگڑے ہوئے امیر زادے تھے،،، اس بوائز کالج میں ان کے خلاف کوئی بھی کچھ نہیں بول سکتا تھا اور نہ ایکشن لے سکتا تھا جس کا بھرپور فائدہ اٹھاتے ہوئے "ڈیول گروپ" اکثر کالج کے رولز توڑ کر اپنی من مانی کرتا ہوا پایا جاتا

"یہاں تو ہاؤ سفل ہے باس،، چلو کالج کے کمپاؤنڈ میں چلتے ہیں"

فرحان کینٹین میں رش دیکھ کر شارق بنٹی اور جیڈی سے بولا

لگتا ہے پڑھ کر تمہاری آنکھوں کی بینائی کم ہو گئی ہے جو تمہیں وہ خالی ٹیبل نظر نہیں آ رہی چلو اس پر چل "
"کر بیٹھتے ہیں

جیڈی فرحان کو دیکھتا ہوا بولا اور ٹیبل کی طرف جانے لگا اس کے پیچھے بنٹی اور شارق بھی چل دیئے

کیوں پنگا لے رہا یار ان لوگوں سے بلاوجہ میں، پچھلی بار سر امتیاز کی وارننگ بھول گیا،، اگر اب تیرا رونی "
"سے جھگڑا ہوا تو بات کالج کے ڈین تک جائے گی

رونی "ڈیول گروپ" کا سردار تھا جس کے دم پر اس کے باقی کے پانچ دوست اُچھلتے تھے۔۔۔باقی کے دوسرے اسٹوڈنٹس اور جونیئرز، "ڈیول گروپ" کے آگے کچھ نہیں بولتے مگر انہی کی کلاس کا جیڈی جس سے رونی کا ہمیشہ 36 کا آکڑا رہتا۔۔۔اکثر و بیشتر جیڈی اور رونی میں کسی نے کسی بات کو لے کر تضاد ہوتا، جو اکثر جھگڑے کے بعد مار پیٹ پر ختم ہوتا

" پنگا میں نہیں رونی اور اس کا گروپ لیتا ہے مجھ سے اور یہ بات تم بھی اور پورا کالج جانتا ہے"

جیڈی فرحان کو دیکھتا ہوا بولا

"مگر ابھی تو اس کی ٹیبل پر بیٹھ کر بات کو بڑھاوا دے رہا ہے"

ان کی کلاسز ختم ہو چکی تھی اب ایگزیم شروع ہونے والے تھے،، فرحان نہیں چاہتا تھا کالج سے رخصت ہوتے وقت کوئی بدمزدگی ہوں اس لئے وہ جیڈی کو سمجھانے لگا

اس ٹیبل پر اس کے باپ کا نام لکھا ہے جو یہاں ہم یا کوئی دوسرا نہیں بیٹھ سکتا،، صحیح کہہ رہا ہے جیڈی ہم" چاروں آج اسی ٹیبل پر بیٹھیں گے "شارق فرحان کو دیکھتا ہوا بولا۔۔۔ویسے بھی شارق کو لڑائی جھگڑوں سے زیادہ فرق نہیں پڑتا تھا وہ پڑھائی میں جیڈی جیتنا ذہین نہیں تھا مگر جیڈی کی طرح براؤن بیلٹ تھا اس لیے جب "ڈیول گروپ" سے ان کا جھگڑا ہوتا وہ مار پیٹ میں جیڈی کا پورا پورا ساتھ دیتا

بات دراصل اتنی ہے فرحان، میرا رونی سے کوئی ذاتی مسئلہ نہیں ہے مگر جب کوئی زیادتی کرے تو اس کے " خلاف آواز اٹھانی چاہیے اگر ہم آج اس کے خلاف نہیں بولیں گے تو اس کی دیکھا دیکھی کل کوئی دوسرا بھی "اپنے آپ کو "ڈیول گروپ" بنا کر دوسرے اسٹوڈنٹ پر بلاوجہ کی حکومت کرنا پسند کرے گا

جیڈی فرحان کو دیکھتا ہوا بولا۔۔۔وہ رونی یا پھر اپنے دوستوں جتنا امیر و کبیر نہیں تھا بلکہ ایک مڈل کلاس فیملی سے تعلق رکھنے والا لڑکا تھا جو ذہین ہونے کے ساتھ ساتھ حق بات بولنے پر پیچھے نہیں ہٹتا تھا

تم لوگوں کو سمجھانا میرا فرض تھا مگر اب جب تھوڑی دیر بعد ہنگامہ ہو گا تو اس میں تم لوگوں کا ساتھ دینا" "میری مجبوری آخر کار دوستی بھی تو نبھانی ہے تم تینوں اُلو کے پٹھوں سے

فرحان ان تینوں کو بولتا ہوا خالی ٹیبل پر جانے لگا جیڈی شارق اور بنٹی تینوں ایک دوسرے کو دیکھ کر مسکرائے اور اس کے پیچھے ٹیبل پر چل دیے

****

"اوئے وہ دیکھ ڈیول گروپ سے پھر یہ جیڈی پنگا لینے لگا ہے،، لگتا ہے آج پھر کوئی تماشا ہو گا"

سامنے کی ٹیبل پر بیٹھا ہوا ایک اسٹوڈنٹ اپنے دوسرے ساتھیوں کو ان چاروں کی طرف متوجہ کرتا ہوا بولا

"میرے خیال میں پہلے ہی سر امتیاز کو انفارم کر دینا چاہیے"

ان میں سے ایک لڑکے تجویز دی

ابے چھوڑ ناں ویسے ہی پڑھائی کا اتنا برڈن ہے پہلے ایکشن مووی انجوائے کر لیتے ہیں بعد میں سر امتیاز کو" بھی بلا لیں گے "دوسرے لڑکے نے مشورہ دیا

جیڈی اور اس کے دوستوں کے ٹیبل پر بیٹھنے کے بعد ایسے ہی دوسرے ٹیبلز پر چے مگوئیاں ہونے لگی اور سب میں کھلبلی مچ گئی جب رونی اپنے پانچوں دوستوں کے ساتھ کینٹین کے اندر داخل ہوا اور اپنی مخصوص

ٹیبل پر جیڈی کو اس کے دوستوں کے ساتھ بیٹھا دیکھا تو دانت پیستا ہوا ان کے پاس آیا رونی کے دوست بھی اس کے پیچھے موجود تھے

"کیا سوچ کر تم اس ٹیبل پر بیٹھے ہوں، شاید تم پچھلی بار کی سر امتیاز کی وارننگ بھول چکے ہو"

کوئی دوسرا یہ حرکت کرتا تو رونی منہ سے بات کرنے کی بجائے اپنے ہاتھوں کا استعمال کرتا مگر سامنے جیڈی تھا اور اسے معلوم تھا وہ کبھی بھی شرافت کا مظاہرہ نہیں کرے گا اس کی ہر بات کا جواب وہ دوبدو اسی کے انداز میں دے گا۔۔۔ اس لیے رونی جیڈی کے سامنے کھڑا ہو کر اس سے بولنے لگا

اس ٹیبل پر تمہارے باپ کا نام لکھا ہے جو میں یا کوئی دوسرا نہیں بیٹھ سکتا۔۔۔ سر امتیاز نے صرف مجھے "وارن نہیں کیا تھا انہوں نے میرے ساتھ ساتھ تمہیں بھی وارننگ دی تھی"

جیڈی نے کرسی سے اٹھنا ضروری نہیں سمجھا تھا وہ کرسی پر بیٹھے بیٹھے ہی رونی کو دیکھتا ہوا بولا باقی کینٹین میں موجود تمام اسٹوڈنٹس خاموشی سے ان دونوں کی طرف ہی دیکھ رہے تھے اور کسی تماشے کے انتظار میں تھے

میرے باپ کا نام لینے کی اوقات تمہارے باپ میں بھی نہیں ہو گی، اس ٹیبل کو تو کیا پورے کالج کو میرا" باپ خرید سکتا ہے اور تم جیسوں کو تو میں اپنے گھر میں ملازم کی نوکری بھی نہ دو، معلوم نہیں کہاں کہاں سے منہ اٹھا کر چلے آتے ہیں ایسے تھرڈ کلاس لوگ بڑے بڑے کالجز میں۔۔۔۔ دو منٹ کے اندر ٹیبل خالی کرو "نہیں تو دھو ڈالوں گا تمہیں اور تمہارے ان چمچوں کو

رونی حقارت بھری نظر سے اپنے سامنے کرسی پر بیٹھے جیڈی کو دیکھ کر بولا جو روز اپنی پھٹیچر سی سیکنڈ ہینڈ بائیک پر کالج آتا تھا اس کے عام سے زیب تن کیے کپڑے اس کی کلاس کا خلاصہ کرنے کے لئے کافی تھے۔۔رونی کے بولنے پر رونی کے دوست جیڈی کو دیکھ کر ہنسنے لگے،،،رونی کی بات سن کر اور اس کے دوستوں کو اپنے اوپر ہنستا دیکھ کر صرف ایک پل کے لئے جیڈی کا سانولہ رنگ خجالت سے مزید گہرا ہوا تھا

"چاندی کا چمچہ منہ میں ڈال کر پیدا ہونے والے تم وہ کُتے ہو جو اپنے باپ کا نام لے کر بھونک بھونک کر دوسروں کو ڈراتے پھرتے ہو،،، تمہارے نام کے ساتھ اگر تمہارے باپ کا نام ہٹا دیا جائے تو تمہاری اوقات گلی کے کُتے جتنی برابر بھی نہیں ہو گی۔۔۔دم ہلاتے ہوئے یہاں سے چلتے بنو اور جا کر کسی اور پر بھونکو جو تم سے ڈرے اس ٹیبل سے میں نہیں اٹھنے والا"

جیڈی کے بے عزتی کرنے پر جہاں رونی کا سفید رنگ شرمندگی سے سرخ ہوا تھا وہی فرحان بنٹی اور شارق کے قہقہوں نے جلتی پر تیل کا کام کیا تھا ٹیبل پر موجود سموسوں کی پلیٹ چٹنی سمیت اس نے جیڈی کو کھینچ کر ماری جس کے بدلے میں جیڈی نے کولڈ رنگ سے بھری بوتل زور سے اس کے منہ پر دے ماری۔۔۔۔ باقی کے سارے اسٹوڈنٹس اپنی اپنی ٹیبل اور کرسیاں خالی کر کے دائرے کی شکل میں کھڑے ہو گئے

جبکہ جیڈی اور رونی کے ساتھ ان دونوں کے دوست بھی ایک دوسرے کے ساتھ گُتھم گُتھا ہوتے چلے گئے تھوڑی ہی دیر میں کالج کی کینٹین میدانِ حشر کا سماپیش کرنے لگی

****

شرم آنی چاہیے آپ لوگوں کو کالج میں یوں بد آمنی پھیلاتے ہوئے۔۔۔انسان ہو کر آپ لوگ جانوروں"
"کی طرح بی ہیو کرتے ہیں یہی سب کچھ سکھایا جاتا ہے آپ کو اپنے گھروں میں

اس وقت رونی اور جیڈی اپنے دوستوں کے ساتھ بگڑے ہوئے حلیوں میں سر جھکائے ڈین کے آفس میں موجود تھے۔۔۔جو اپنے لہجے میں سختی لائے ان سب کو کافی حد تک شرمندہ کر چکے تھے

آپ کے بارے میں تو میں نے کافی پروفیسر سے سنا ہے آپ کا شمار لائق اسٹوڈنٹس میں ہوتا ہے مگر آپ کو"
"دیکھ کر کہیں سے یہ احساس نہیں ہوتا کہ آپ ایک ذہین اسٹوڈنٹ ہیں

ڈین جیڈی کا پھٹا ہوا گریبان دیکھ کر بولے

"سوری سر،، مگر ہر دفعہ پہل"

جیڈی نے بولنے کی کوشش کی

"شٹ اپ میں کچھ نہیں سننا چاہتا"

ڈین جیڈی کے بولنے پر اسے گھورتے ہوئے بولے تو جیڈی شرمندہ ہو کر سر مزید نیچے جھکا گیا

ہیں کیا آپ لوگ اٹھارہ اٹھارہ انیس سال کے لڑکے ذرا سی شیو کیا آگ آئی ہے چہروں پر،، خود کو ہیرو سمجھ"
کر ایک دوسرے سے مقابلے کرنے پر اتر آئے ہیں آپ لوگ۔۔۔بیشک آپ کے والد محترم ایک بڑا نام ہے مگر اس کا یہ مطلب ہر گز نہیں ہے کہ آپ کالج میں بد نظامی پھیلائیں گے اور اصول و قوانین کی خلاف

ورزی کریں گے اور آپ کے خلاف کوئی ایکشن نہیں لیا جائے گا" ڈین اب رونی کو دیکھتا ہوئے بولے تو رونی "سوری سر" کہتا ہوا اپنا سوجھا ہوا منہ نیچے جُھکا گیا

ڈین نے غصے بھری نظر باقی لڑکوں پر میں ڈالی جو بکھرے ہوئے حلیے اور پھٹے ہوئے یونیفارم میں کوئی ہُوش جنگلی لگ رہے تھے۔۔وہ سب شرمندہ ہو کر اپنی گردن نیچے جھکا گئے

بیس دن کے بعد آپ سب کے پیپر اسٹارٹ ہیں اس سے پہلے اگر مجھے کوئی بھی لڑتا جھگڑتا کالج کے رولز" توڑتا ہوا نظر آیا تو میں اسے ایگزامز میں بیٹھنا الاؤ نہیں کروں گا نہ تو کسی کی ذہانت کام آئے گی،،نہ ہی کسی "سفارش۔۔۔از ڈیڈ کلیئر

ڈین کی گرجدار آواز پر کمرے میں موجود تقریباً سارے لڑکے با آواز "یس سر" بولے اور روم سے باہر نکل گئے

تم کوشش کرنا ان بیس دنوں میں میرا تمہارا سامنا نہ ہو کیوں کہ میں تمہیں اب اور مزید برداشت نہیں کر" "سکتا نہ ہی معاف کر سکتا ہوں

روم سے باہر نکل کر رونی جیڈی کو دیکھتا ہوا بولا

تم صرف 20 دنوں کی بات کر رہے ہو کوشش کرنا زندگی میں کبھی بھی ہمارا آمنا سامنا نہ ہو کیونکہ میں بھی" اعلی ظرفی دیکھا کر معاف کرنے والوں میں سے نہیں ہوں اینٹ کا جواب پتھر سے دینے والوں میں سے "ہوں

جیڈی کی بات سن کر رونی زہر خواندہ نظر اس پر ڈال کر وہاں سے نکل گیا

****

صبح سویرے وہ تیار ہو کر یونیورسٹی کے لیے نکل رہی تھی تب گھر کی ڈور بیل بجی۔۔۔دی جان کی نیند نہ خراب ہوا ہو عینا نے جلدی سے دوپٹہ سیٹ کیا اور گھر کا دروازہ کھولا مگر اپنے سامنے اس لڑکے کو دیکھ کر وہ حیران اور پریشان رہ گئی ہر دفعہ کی طرح وہ ہاتھ میں پھولوں کا بُکے لیے کھڑا تھا مگر عینا کو پریشانی اس بات سے ہوئی کے آج وہ اس کے گھر کے دروازے پر کھڑا تھا

"میم یہ آپ کے لیے"

وہ عینا کی حیرت زدہ شکل دیکھتا ہوا بولا اور پھولوں کا بُکے اس کی طرف بڑھایا۔۔۔عینا نے گھبرا کر ایک نظر گھر کے اندر ڈالی اور جلدی سے اس لڑکے کے ہاتھ سے بُکے لیا۔۔۔وہ لڑکا اب منتظر کھڑا تھا کہ عینا اس سے کچھ پوچھتی کیونکہ پچھلی بار اسے لگا تھا وہ اس سے کچھ کہنا چاہتی ہے یا اس سے بات کرنا چاہتی ہے مگر وہ جلدی میں یونیورسٹی سے چلا گیا تھا۔۔۔اس لئے اب کی بار وہ منتظر نظروں سے بُکے تھمانے کے بعد عینا کو دیکھنے لگا۔۔۔مگر پریشانی اور گھبراہٹ کی وجہ سے عینا نے بُکے اس لڑکے سے تھام کر جلدی سے دروازہ بند کر دیا

وہ پھولوں کے بُکے کو ہاتھ میں پکڑے جلدی سے اپنے کمرے کے اندر داخل ہوئی میز پر بُکے رکھتی ہوئی اپنے کمرے کا دروازہ بند کرنے لگی۔۔۔اب وہ پریشان نظروں سے پھولوں کے بُکے کو دیکھ رہی تھی

آج تیسری بار ایسا ہوا تھا جب وہ لڑکا اسے پھولوں کا بُکے دے کر گیا تھا پہلے دو دفعہ اسے بُکے یونیورسٹی میں ملا تھا

پہلی دفعہ میں وہ کنفیوز سوچتی رہی آیا یہ بُکے اسے غلط فہمی میں دے کر چلا گیا ہے مگر دوسری بار یونیورسٹی ٹائم میں جب وہ گھر جانے کے لیے نکل رہی تھی تب دوبارہ وہ لڑکا اسے بُکے دینے آیا جسے لینے کے بعد وہ اس سے پوچھنا چاہتی تھی کہ یہ پھول وہ اسے کیوں دے کر جا رہا ہے۔۔۔مگر عینا کے کچھ بولنے سے پہلے وہ لڑکا کار میں بیٹھ کر جا چکا تھا اب کی بار عینا نے سوچا تھا اس لڑکے سے وہ ضرور بات کرے گی مگر اب کی بار وہ اس لڑکے کو یونیورسٹی کی بجائے اپنے گھر کے ایڈریس پر دیکھ کر تھوڑی پریشان ہو گئی تھی

پھول اسے ہمیشہ اپنی طرف اٹریکٹ کرتے تھے وہ ابھی تازہ گلاب کی خوشبو کو اپنے نتھنوں کے ذریعے اندر اتارنا چاہتی تھی۔۔۔مگر ہر دفعہ کی طرح ایک خوف بھی اسے گھیرے میں لیے ہوئے تھا وہ لڑکا کون تھا تھا جو پچھلے ایک مہینے میں یہ تیسری دفعہ اسے بُکے دے چکا تھا اور وہ کیا چاہتا تھا اس سے۔۔۔عینا پھولوں کے بُکے کو دیکھ کر یہ سارے سوالات خود سے ہی سوچنے لگی

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وہ یہاں ریسٹورینٹ میں برہان کے بلانے پر آیا تھا اور پچھلے بیس منٹ سے وہ اسی کا ویٹ کر رہا تھا۔۔۔ برہان سے اس کی دوستی کالج کے زمانے سے تھی۔۔۔ پریکٹیکل لائف میں آکر اپنی اپنی جابز کے بعد سب ہی اپنی لائف میں بزی ہو گئے تھے اور اپنی اپنی مصروفیت کے سبب ان سب کا ملنا اب بہت کم ہوتا تھا دراصل برہان کو دو دن بعد سڈنی جانا تھا اور کل رات سارے دوست برہان کے گھر پر موجود تھے مگر وہ کل رات برہان سے معذرت کر چکا تھا۔۔۔ کل کی ڈیوٹی اس کی کافی ٹف تھی وہ چاہ کر بھی برہان سے ملنے کے لیے وقت نہیں نکال سکا تھا، اسی لئے آج یہاں پر ریسٹورنٹ میں موجود تھا

کھکھلا کر ہنسی ہنستے ہوئے سامنے بیٹھی لڑکی پر بے ساختہ اس کی نظر پڑی،، لڑکی کے ہنسی کی آواز نے ہی اسے متوجہ کیا تھا مگر اس لڑکی کو دیکھ کر اسکے ماتھے پر ناگوار شکنوں کا جال ابھرا،، اسے کبھی بھی حد سے زیادہ ماڈرن لڑکیاں پسند نہیں تھی اور سامنے ٹیبل پر بیٹھی ہوئی لڑکی جسے وہ دیکھ رہا تھا،، قدرت نے اسے رنگ و روپ اور حسن کی دولت سے مالا مال کیا تھا مگر وہ اپنے اس حسن کی دولت کو چھپانے سے قاصر تھی جبکہ اس کا ماننا یہی تھا کہ موتی سیپ میں چھپا ہوا ہی منفرد اور خاص لگتا ہے۔۔۔ نہ صرف اس لڑکی کی ڈریسنگ دیکھنے لائق تھی بلکہ وہ جس لڑکے کے ساتھ بیٹھی تھی،، اس کا دل چاہا جا کر اس چغد کے منہ پر دو تین تھپڑ رسید کر دے،، لڑکی کے ساتھ موجود اس لڑکے کے دیکھنے کے انداز سے ہی اندازہ لگایا جا سکتا تھا وہ کتنی کمینی فطرت رکھتا ہو گا جس انداز میں وہ لڑکا اپنے قریب بیٹھی ہوئی اس لڑکی کو دیکھ رہا تھا صرف اور صرف اس کی نظروں سے غلاظت ٹپک رہی تھی نہ صرف وہ اس لڑکی کو دیکھ رہا تھا بلکہ بات کرنے کے بہانے سے اس کا بازو بھی چھو رہا تھا

اس لڑکے سے زیادہ افسوس اسے اس لڑکی پر ہوا۔۔۔ آج کے دور کی لڑکیاں اپنے آپ کو بولڈ اور کانفیڈینٹ بنانے کے چکر میں معصومیت کو کہیں پیچھے ہی چھوڑ دیتی ہیں

وہ شکر کرنے لگا اس کی بہن ان خرافات سے کافی دور تھی جو بھی تھا، اسے اپنے سامنے بیٹھی یہ خوبصورت لڑکی ایک آنکھ نہیں بھائی تھی اتنے میں برہان کی کال اس کے موبائل پر آئی برہان اسے باہر بلا رہا تھا

"سیفی اپنا ہاتھ اب قابو میں رکھنا"

وہ ان لوگوں کی ٹیبل کے پاس سے گزرا تو اسے لڑکی کی آواز سنائی دی یقیناً وہ اپنے پاس بیٹھے لڑکے سے مخاطب تھی۔۔۔ وہ سر جھٹک کر وہاں سے چلا گیا

****

ویلکم ینگ مین کیونکہ اب تم ہمارے خاص بندوں میں شامل ہو اس لئے ہم تمہیں اپنے کام کے ساتھ ساتھ " اپنے رازوں میں بھی شریک کرنا چاہتے ہیں یہاں میرے ساتھ آؤ، تمہارے دیکھنے لائق بہت سی چیزیں "ہیں

الکینگ نامور مشہور ہوٹل تھا جہاں وہ اس وقت موجود تھا

یہاں آج وہ بلیک کینگ کے بلاوے پر آیا تھا اسے یہ تو علم ہو چکا تھا کہ بلیک کینگ جہاں اسے لے کر جا رہا ہے وہ کوئی عام جگہ نہیں ہے بلکہ وہاں بلیک کینگ کے کالے کارناموں کے راز پوشیدہ ہیں،، یہ اسی ہوٹل کے اندر انڈر گراؤنڈ ایک خفیہ جگہ تھی جہاں اس وقت کافی اندھیرا تھا وہ بلیک کینگ کے ساتھ چلتا ہوا

ماتھے پر آیا ہوا پسینہ ہاتھ میں موجود رومال سے صاف کرنے لگا کیونکہ وہ جانتا تھا یہ لوگ کوئی معمولی لوگ نہیں ہیں اور ان کے راز جاننے کے بعد،، ان سے بغاوت کی صورت میں یا بھاگنے کی صورت میں،،، انجام صرف اور صرف موت ہوتا ہے مگر وہ مجبور تھا اسے یہ رسک لینا تھا اپنے ضمیر کو مردہ کر کے ان کے ساتھ شامل ہونا تھا ورنہ اس کا سب ختم ہو جاتا کیونکہ سب کچھ تو داؤ پر لگا ہوا تھا

سامنے دیوار پر نصب بٹن پریس کرنے کے بعد ایک دروازہ کھلا وہ بلیک کنگ کو دیکھنے لگا جو اسی کو دیکھتا ہوا اپنے ہاتھ سے اسے آگے چلنے کا اشارہ کرنے لگا۔۔۔ وہ اپنی گھبراہٹ چھپائے اپنے فیس کے ایکسپریشن کو کافی حد تک نارمل کر کے آگے قدم بڑھانے لگا اس راہداری پر چلتے ہوئے اس کا دل بہت زور سے دھڑک رہا تھا کیونکہ اس کے دائیں اور بائیں طرف لائن سے جیلیں (سیل) بنی ہوئی تھی جس میں معصوم اور چھوٹے بچے قید تھے یہ بچے سات سے 16 سال تک کی عمر رکھتے تھے۔۔ ان کے معصوم چہروں پر خوف طاری تھا ان بچوں کو دیکھ کر اس کا دل برا ہونے لگا

بلیک کینگ نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا تو وہ زبردستی مسکرا کر اسے دیکھنے لگا اب بلیک کینگ اسے ہاتھ کے اشارے سے دائیں جانب گلی میں جانے کا اشارہ کر رہا تھا۔۔۔ وہ خاموشی سے اس کے اشارے پر دائیں جانب مڑا دل ایک بار پھر بے قابو ہوا

"یہ غلط ہے"

کوئی آواز اسے اپنے اندر سے سنائی دی جسے اس وقت نظر انداز کرنا ضروری تھا وہ بائیں جانب جیل میں دیکھنے لگا جہاں 12 سال کی عمر سے لے کر پچیس سال کی عمر تک کی لڑکیاں قید تھی۔۔۔ ان لڑکیوں کی

آنکھوں میں بھی ان معصوم بچوں کی طرح خوف اور بے بسی نظر آرہی تھی وہاں سے گزر کر اب بلیک کینگ اسے ایک عالیشان کمرے میں لے آیا جہاں اسے صوفے پر بیٹھنے کا اشارہ کیا گیا وہ خاموشی سے صوفے پر براجمان ہوا

"میرا اصل بزنس تو تم اچھی طرح سمجھ گئے ہوں گے۔۔ان بچوں اور لڑکیوں کو ہم دوسرے ملک بھیجتے ہیں جہاں انہیں خاص طور پر ٹرینڈ کیا جاتا ہے،، لڑکیوں کو جسم فروشی کے لئے اور ان چھوٹے لڑکوں کو ڈرگس کی سپلائی کے لیے۔۔۔ تمہیں یہ بات بتانے کی ضرورت تو نہیں ہے اگر تم ہمارے کام میں ساتھ دو گے تو تم راتوں رات اپنا ڈوبا ہوا بزنس بچا سکتے ہو بلکے کروڑوں کا منافع بھی تمہیں حاصل ہو گا جبکہ غداری کے انجام سے تم اچھی طرح واقف ہوں گے"

بلیک کینگ اس کے سامنے صوفے پر بیٹھا ہوا اسے سارے حقائق سے آگاہ کر رہا تھا

"آپ مجھ پر مکمل اعتبار کر سکتے ہیں مجھے اپنا رازدار بنا کر اور اپنے ساتھ شامل کر کے یقیناً آپ کو بھی فائدہ ہی پہنچے گا"

اس کے بولنے پر بلیک کینگ قہقہہ لگا کر ہنسا

وہ صحیح کہہ رہا تھا بلیک کینگ کو وہ ایک کافی ہوشیار لگا،، بلیک کینگ ایسے ہی تو کسی کو اپنے راز میں شامل نہیں کرتا یقیناً وہ اپنے سامنے بیٹھے اس شخص سے بہت فائدہ لینے والا تھا

سامنے بیٹھے شخص کا ایکسپورٹ اور امپورٹ کا بزنس تھا،، اپنے ذاتی بحری جہاز تھے ان بحری جہاز کے ذریعے سامان کو یہاں سے وہاں منتقل کیا جاتا تھا۔۔پولیس اور نیب سے اچھی علیک سلیک کی وجہ سے شپس کی

چیکینگ میں ٹائم ضائع ہوئے بغیر شپس منزلِ مقصود پر روانہ کیے جاتے۔۔۔اور یہی بلیک کینگ کے فائدے کی بات تھی اس کے شپس میں وہ لڑکیوں اور بچوں کی اسمگلنگ با آسانی کر سکتا تھا اور انہیں دوسرے ملک منتقل کر سکتا تھا

"ینگ مین آج سے تم ہمارے لئے ایک خاص فرد کی حیثیت اختیار کر گئے ہو اور تمہیں ہمارے گینگ میں شامل ہونے کے لئے ایک چھوٹے سے امتحان سے گزرنا ہو گا،، سمجھو یہ امتحان اس گینگ میں شامل ہونے کا ایک راستہ ہے"

بلیک کینگ کی بات پر وہ کچھ کنفیوز ہو کر بلیک کینگ کو دیکھنے لگا تب بلیک کینگ نے اسے اٹھنے کا اشارہ کیا

اب وہ اسے دوسری جگہ پر لے کے جا رہا تھا۔۔۔جہاں سے کسی لڑکی کی دردناک چیخوں کی آوازیں آ رہی تھی۔۔۔اس سے پہلے وہ ایک ہال نما کمرے میں بلیک کینگ کے ساتھ داخل ہوتا اسی ہال سے ایک آدمی بارہ سالہ بچے کے وجود کو اٹھائے باہر آ رہا تھا۔۔۔معلوم نہیں وہ بچہ مر گیا تھا یا پھر بے ہوش تھا اس کی آنکھیں بند تھی اور گردن ایک طرف ڈھلکی ہوئی تھی اور اس بچے کی قمیض بھی جسم پر موجود نہیں تھی

ایک بار پھر وہ اپنے ماتھے پر آیا ہوا پسینہ پاکٹ سے رومال نکال کر صاف کرنے لگا۔۔۔ہال نما بڑے سے کمرے میں جہاں لال بتی جل رہی تھی وہاں پر اس قسم کی کرسیاں موجود تھی جہاں انسان کو بٹھا کر کرسیوں میں موجود لاک سے انسان کے ہاتھ پاؤں لاک کیے جاتے ایک طرف بڑی بڑی زنجیریں بھی لٹک رہی تھی۔۔۔سامنے ٹیبل پر بڑے سائز کے ہیمر،، چمڑے کے ہنٹرز،، ڈرل مشینز اور مختلف قسم کے آلات اور اوزار رکھے ہوئے تھے۔۔۔یہ کمرہ کسی ٹارچر سیل کا پتہ دے رہا تھا

اسے یہ سب دیکھ کر وحشت ہونے لگی ابھی وہ مزید وحشت زدہ ہوتا سامنے کا منظر دیکھ کر اس کی آنکھوں میں حیرانگی کا منظر ابھرا اس نے اپنی نظریں جھکالی

سامنے سے دو آدمی ایک لڑکی کو اس کے بازوں سے پکڑ کر کھینچتے ہوئے لا رہے تھے جس کی تن پر قمیض کندھوں سے نیچے اتری ہوئی تھی اور وہ تکلیف کی حالت میں بری طرح سسک رہی تھی شاید تھوڑی دیر پہلے اسی کی چیخوں کی آواز آرہی تھی معلوم نہیں اس کے ساتھ کیا سلوک ہوا تھا۔۔۔ وہ سوچنے لگا۔۔۔ مگر اسے یہ علم نہیں تھا کہ ابھی اس کے ساتھ کیا سلوک ہونا ہے

اس نے ہمت کر کے دوبارہ نظر اٹھا کر اس لڑکی کو دیکھا اس لڑکی کی پیٹھ بری طرح سرخ ہو رہی تھی وہ لڑکی بھی اس بچے کی طرح نیم مردہ حالت میں تھی مگر اس کی آنکھیں کھلی ہوئی تھی۔۔۔ اب وہ آدمی اس لڑکی کو ڈھانپتے ہوئے اسے کمرے سے باہر لے کر جا رہے تھے

بلیک کنگ نے دو بار تالی بجائی تو وہ چونک کر بلیک کینگ کو دیکھنے لگا اتنے میں بلیک کینگ کے دو آدمی اس کے پاس آئے اور اچانک اس کو پکڑ کر اس کی شرٹ اتارنے لگے

"یہ۔۔۔۔ یہ کیا کر رہے ہیں آپ"

وہ ایکدم آنے والی آفتاد پر گھبرا کر چیختا ہوا بلیک کینگ سے پوچھنے لگا

ینگ مین میں اپنی بات دوبارہ دہرانے کا عادی نہیں ہوں مگر تمہیں بتا دیتا ہوں اس گینگ میں شامل ہونے " (k) لفظ کا ٹیگ لگا دیا جاتا ہے ک (k) والے ہر فرد حتا کہ یہاں پر لانے والی لڑکیوں اور بچوں کو بھی کمر پر

کا ٹیگ سمجھ لو کہ اس گینگ کی پہچان ہے اور یہ تمہارا امتحان بھی ہے تھوڑا تکلیف دہ ہے مگر اس گینگ کا حصہ بننے کے لیے تمہیں اس مرحلے سے گزرنا پڑے گا"

بلیک کینگ اسے بتا رہا تھا اور اس کے اوسان خطا ہو رہے تھے۔۔۔ وہ دو آدمی اس کی شرٹ اتارنے کے بعد اس کے دونوں ہاتھوں کو مضبوطی سے اس کی پشت پر باندھ رہے تھے

"سر ایک منٹ میری بات سن لیں پلیز۔۔۔ میری بات سنیں آپ"

لوہے کی گرم سلاخ لے کر جب ایک آدمی اس کے پاس آنے لگا تب وہ زور زور سے چیخ کر بلیک کینگ کو پکارنے لگا مگر بلیک کینگ صوفے پر بیٹھا سیگار پینے میں مصروف تھا۔۔۔ اسے گھٹنوں کے بل بیٹھانے کے بعد ایک بڑے سے چٹان نما پتھر پر جھکایا جا رہا تھا۔۔۔ اب وہ سمجھ گیا کہ یہاں سے بچنے کا یا فرار ہونے کا کوئی راستہ نہیں۔۔۔ گرم لوہے کی سلاخ جب اس کی کمر پر چپکائی گئی تب دل دہلانے والی زوردار چیخ اس کے منہ سے نکلی جس سے کمرے کی در و دیوار تک دہل گئی

*****

"جہانگیر۔۔۔ اے جہانگیر اٹھ جا بچے ناشتہ تیار ہے"

دی جان جہانگیر کے کمرے میں آتی ہوئے اسے بولیں جہانگیر نے چہرے سے کمفرٹر ہٹاتے ہوئے نیند سے خمار آلود آنکھوں سے انہیں دیکھا

"کتنی بار میں نے آپ کو منع کیا ہے آپ خود سے کام مت کیا کریں مگر مجال ہے جو آپ میری بات مانیں"

جہانگیر اٹھ کر بیٹھتا ہوا دی جان سے خفا ہونے والے انداز میں بولا

"خود سے کوئی کام نہ کروں تو اپنی ہڈیوں کا خانہ خراب کر لو بیٹھے بیٹھے۔۔۔ ویسے بھی کونسا سارا دن گھر میں کام ہوتا ہے، گھر کے سارے کاموں کے لیے رانی کو رکھا ہوا ہے بس آج وہ کام کرنے نہیں آئی تو سوچا اپنے بچے کے لئے خود ناشتہ بنالو"

دی جان جہانگیر کے پاس بیڈ پر بیٹھتی ہوئی بولی تو جہانگیر نے ان کے دونوں ہاتھ تھامے

"ہڈیوں کا خانہ خراب نہیں کیا آپ نے،، ساری عمر میرے اور عینا کے لئے اپنی ہڈیوں کو ہی گھسایا ہے۔۔۔ اب آرام کرنے کے دن ہے آپ کے کوئی کام مت کیا کریں مجھے ذرا بھی اچھا نہیں لگتا"

جہانگیر دی جان کے جھریوں زدہ ہاتھ دیکھتا ہوا بولا

"ایسا کون سے محنت والا کام کر لیا پر اٹھا املیٹ بنانے میں کوئی محنت لگتی ہے بھلا۔۔۔ تمہیں پسند ہے نا اپنی دی جان کے ہاتھ کا بنا ہوا ناشتہ"

دی جان اپنے جوان پوتے کو دیکھتی ہوئی بولیں وہ ہو بہو اپنے باپ کی کاپی تھا ویسے ہی اونچا لمبا قد، مضبوط توانا جسم کا مالک،، گندمی رنگت اور اسی طرح دی جان پر پیار لٹانے والا۔۔۔ وہ اب تک اس کو اور عینا کو دیکھ کر ہی تو جیتی آئی تھیں،، یہی ان کے پاس ان کے بیٹے کی آخری نشانیاں تھی

"دنیا میں اور کوئی ایسا پیدا ہو ہی نہیں سکتا جس کے ہاتھ میں آپ کے جیسا ذائقہ ہو،، یہی بیٹھیں میں خود لا رہا ہوں ناشتہ"

جہانگیر بولتا ہوا بیڈ سے اٹھا اور کچن میں چلا گیا

ویسے میں نے دیکھا ہے یہ رانی ہفتے میں ایک یا دو چھٹی ضرور کرتی ہے اسی مہینے اس کا حساب کتاب کریں"
"میں کوئی دوسری ملازمہ ارینج کروں گا

جہانگیر کچن سے اپنا ناشتہ لاتا ہوا دی جان سے بولا اب اسے پکا یقین تھا وہ جتنا بھی دی جان کو منع کرے گا وہ اس کے جانے کے بعد گھر کی جھاڑ پوچھ شروع کر دیں گیں

ارے،، آدمی بیمار ہے اس بیچاری کا، ایسے ہی نہیں مجبوری میں چھٹی کرتی ہے۔۔۔ کوئی دوسری ملازمہ"
آئے گی وہ بھی ایسے ہی نخرے دکھائے گی بس اب تم میری مانو تو جلدی جلدی سے اس گھر میں اپنی بیگم
"لے آؤ،، گھر کی اصل دیکھ بھال ملازمہ نہیں گھر کی عورت کرتی ہے

دی جان کے مشورے پر جہانگیر نے نوالہ چباتے ہوئے انہیں گھورا

بات کہاں سے کہاں لے کر چلی گئیں آپ دی جان، بیگم کوئی دوکان پر ملتی ہے جو کہیں سے بھی اٹھا کر"
لے آؤ، بس یہ عینا اپنے پیپرز سے فارغ ہو جائے تو دیکھ لے گی وہ گھر کو بھی،،، پیپرز کے دوران تو وہ سب
"کام ہی فراموش کر دیتی ہے

جہانگیر چائے کی سپ لیتا ہوا دی جان سے بولا

وہ کیوں دیکھے گی اس گھر کو،،،اب اس کی عمر ہو گئی ہے اپنے گھر کو دیکھنے کی، جلدی سے کوئی نیک اور " شریف لڑکا اس کے لیے بھی دیکھ لو اب یہ مت بولنا کہ ہماری عینا ابھی بچی ہے پورے 22 سال کی ہونے "والی ہے اگلے ماہ۔۔۔میری شادی تو سولہ سال کی عمر میں ہو گئی تھی

اب دی جان کا شادی والا پسندیدہ ٹاپک شروع ہو چکا تھا اور جہانگیر کو اندازہ تھا اگر اس نے اس وقت دی جان کی ہاں میں ہاں نہیں ملائی تو لازمی لیٹ ہو جائے گا۔

☆☆☆

یہ ایک مڈل کلاس فیملی تھی زندگی کی بہت سی سہولیات میئسر نہ ہونے کے باوجود خدا کا شکر ادا کر کے اپنی زندگی بسر کر رہی تھی مگر اچانک ان کی زندگی میں المناک حادثہ پیش آیا۔۔۔ علی اور ملیحہ دونوں بچوں کو بتول بیگم کے پاس چھوڑ کر اپنے دوست کی طرف جا رہے تھے مگر راستے میں کسی ٹرک سے ان کی بائیک ٹکرانے کے سبب ان دونوں کا ایکسیڈنٹ ہوا اور دونوں میاں بیوی موقع پر جاں بحق ہو گئے

بتول بیگم پر یہ خبر بجلی کی طرح گری تھی بڑھاپے کی دہلیز پر جوان بیٹے اور بہو کی لاشوں کو کفن میں لپٹا دیکھنا کوئی آسان بات نہیں تھی شاید اس صدمے کے زیرِ اثر وہ بھی زندہ نہیں رہتی اگر جہانگیر اور عینا موجود نہیں ہوتے۔۔۔ جہانگیر اس وقت میٹرک میں تھا جب یہ المناک حادثہ اس کی زندگی میں پیش آیا تھا وہ اس وقت اپنے پیروں پر کھڑا تھا نہ ہی زیادہ بڑا تھا مگر اب اسے اندازہ ہو گیا تھا آگے حالات سے مقابلہ کرنے کے لئے اسے اپنے آپ کو ذہنی طور پر مضبوط بنانا ہو گا،، اپنی دی جان اور چھوٹی بہن کے لیے وہی ان دونوں کا سہارا تھا۔۔۔ علی اور ملیحہ کے انتقال کے بعد باقی ان تینوں کے لیے کٹھن وقت کا آغاز شروع ہوا مگر بتول بیگم نے اس وقت بہت ہمت اور حوصلے سے کام لیا علی کی آنے والی پینشن جس سے وہ جیسے تیسے گزارا کر لیتی مگر دونوں بچوں کو پڑھانے کے لیے انہوں نے گھر میں سلائی شروع کر دی،، جس پر شروع میں جہانگیر ان سے کافی ناراض ہوا مگر اسے خود بھی اندازہ تھا اس کے بغیر ان لوگوں کا گزارا ناممکن ہے اس لیے اس نے اپنی پڑھائی کے ساتھ چھوٹی موٹی ٹیوشنز دینا شروع کر دی تا کہ اپنا خرچہ وہ خود اٹھا سکے

جہانگیر کے لاکھ خفا ہونے کے باوجود بتول بیگم اپنا زیور بیچ کر اس کا اچھے کالج میں ایڈمیشن کروایا کیونکہ یہ خود ان کے بیٹے کا بھی خواب تھا پڑھائی کے ساتھ ساتھ جہانگیر نے پارٹ ٹائم چھوٹی موٹی جابز کا سلسلہ

جاری رکھا۔۔اور آہستہ آہستہ گھر کی ساری ذمہ داری خود سنبھالی،، جہانگیر کی سچ مچ خفا ہونے پر بتول بیگم کو سلائی چھوڑنا پڑی

علی کا خواب پورا کرتا ہوا اس نے خوب محنت سے پڑھائی کی اور اچھا پڑھ لکھ کر اس نے جس محکمے کا انتخاب کیا وہاں زیادہ ایمانداری نہیں پائی جاتی تھی مگر وہ ایک ایماندار افسر بنے گا یہ اس نے خود سے عہد کیا تھا۔۔۔سی۔ایس۔ایس کا امتحان کامیاب کرنے کے بعد وہ اے۔ایس۔پی کی پوسٹ پر فائز ہوا اور چند مہینوں کے بعد بہترین کارکردگی پر پرموشن ملنے کی صورت 18 گریڈ میں سپر آٹینڈنٹ آف پولیس، ایس پی کے عہدے پر فائز ہوا اب حالات پہلے جیسے نہیں تھے اسے گورنمنٹ کی طرف سے سرکاری بنگلہ الاٹ کیا گیا تھا مگر اس نے پورش ایریئے میں اپنا ذاتی بنگلہ بنوایا تھا جو بہت زیادہ عالیشان نہیں تھا مگر اس کے پچھلے مکان کے مقابلے میں کافی زیادہ اچھا تھا عینا کو بھی وہ آگے پڑھا رہا تھا۔۔۔وہ بی ایس کی اسٹوڈنٹ تھی اور یونیورسٹی میں اس کا دوسرا سال تھا اب حالات ان کے پہلے جیسے نہیں تھے مگر یہ سب کچھ جہانگیر نے اپنی اسٹریگل سے حاصل کیا تھا،، وہ سے بھی زیادہ حاصل کر سکتا تھا مگر وہ اپنی جوب سے ایماندار تھا

****

وہ پچھلے آدھے گھنٹے سے کانوں میں ہینڈ فری لگا کر ٹریٹ میل پر ایکسرسائز کرنے میں مصروف تھی۔۔۔ اپنے ویٹ کو لے کر وہ پچھلے چار سال سے بہت زیادہ کونشیئس تھی جہاں اسے ذرا سا ویٹ بڑھتا ہوا محسوس وہ اس کا سارا فوکس اپنی ایکسرسائز اور ڈائٹ پر چلا جاتا

پیدائش کے وقت سے ہی وہ ایک صحت مند، گول مٹول اور خوبصورت بچی تھی۔۔۔ بچپن میں تو گول مٹول سا سراپہ کیوٹ ہی لگتا تھا، اوپر سے گھر میں ہر طرح کی آسائشات اور دنیا کی نعمتیں موجود ہونے کی وجہ سے اس نے کبھی اپنے اسٹرکچر پر دھیان نہیں دیا مگر جیسے جیسے بلوغت کے مراحل طے ہوئے تو اپنی دوستوں اور دبلی پتلی لڑکیوں کو دیکھ کر، اس کو بھی احساس ہوا اسے نارمل ویٹ ہونا چاہیے

کچھ وہ بچپن سے ہی ضدی تھی کچھ ماں باپ اور بھائی کے پیار نے اسے بگاڑا تھا بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ اچھا خاصہ بگاڑا تھا۔۔۔ طبیعت میں ضد اور ہٹ دھرمی کے باعث اپنی بات پر ڈٹے رہنے کی وجہ سے وہ اپنے آپ کو نارمل ویٹ میں لانے کی بجائے کافی حد تک اسمارٹ فگر کی مالک بنا چکی تھی۔۔۔ مگر کل یونیورسٹی کی ایک لڑکی کی بات پر

"آغول تمہارا ویٹ دوبارہ بڑھ رہا ہے"

وہ ایک دفعہ پھر اپنے ویٹ اور ڈائٹ کو لے کر محتاط ہو چکی تھی۔۔۔ زاہدہ لیمن جوس کا گلاس اس کے روم میں لے کر آئی تو آغول نے کانوں سے ہینڈ فری نکالا اپنے چھوٹے سے ٹاول سے چہرے اور گردن پر آیا ہوا پسینہ صاف کرتی ہوئی وہ صوفے پر آکر ریلیکس بیٹھی۔۔ زاہدہ اب معمول کی طرح اس کے کپڑے پریس کر رہی تھی آغول نے گلاس اٹھا کر منہ سے لگایا

"افففف تم نے اس میں شوگر ڈالی ہے اسٹوپڈ دھیان کہاں ہوتا ہے تمہارا"

آغول نے ایک سپ لینے کے بعد زائدہ کو ناگواری سے گھورتے ہوئے دیکھ کر کہا

"میم جوس تو آپ ڈیلی ذرا سا میٹھا لیتی ہیں"

زاہدہ شرمندگی سے آغول کو دیکھتی ہوئی بولی

"ایکسرسائز کرنے کے بعد کون مٹھاس اپنے اندر انڈیلتا ہے بیوقوف"

آغول اسے آنکھیں دکھاتی ہوئی اپنے جوگرز اتارنے لگی

"آپ ناراض نہ ہو مجھے اندازہ نہیں تھا آپ نے ایکسرسائز دوبارہ شروع کر دی ہے، میں آپ کے لیے دوبارہ جوس بنا دیتی ہوں"

زاہدہ اپنی چھوٹی میم کا موڈ خراب دیکھ کر گویا ہوئی

"اندازہ نہیں تو پہلے آکر پوچھنا چاہیے نا اب مسکینوں کی طرح میری شکل مت دیکھو، جلدی سے کپڑے آئرن کرو یونیورسٹی کے لیے لیٹ ہو رہی ہوں میں"

آغول اس کو مورالزام ٹھہراتی ہوئی بگڑے ہوئے زاویوں کے ساتھ دیکھ کر بولی اب وہ اونچی بندھی ہوئی پونیٹیل کھول کر اپنا باتھ گاون لے کر شاور لینے جانے لگی جبکہ زائدہ جلدی جلدی اس کے کپڑے آئرن کرنے لگی

"تم ابھی تک میرے روم میں ہوں زاہدہ گُم کرو اپنی شکل جلدی"

شاور لینے کے بعد جب وہ باتھ گاون میں واپس روم میں آئی زائدہ کو اپنے کمرے میں موجود دیکھ کر چڑتی ہوئی بولی

"جی یہ دوبارہ آپ کے لئے جوس بنا دیا ہے"

زائدہ منمناتی ہوئی بولی اور کمرے سے باہر نکل گئی جبکہ آغول سر جھٹک کر اپنے کپڑے اٹھا کر ڈریسنگ روم میں چلی گئی

آج یونیورسٹی کے لیے وہ لیٹ ہو گئی تھی کیپری کے اوپر سلیولیس ٹاپ پہن کر وجلدی سے بالوں میں ہیئر برش پھیرنے لگی جیکٹ پہننے کے بعد جوس پیکر وہ مزید ٹائم ضائع کیے بنا اپنا ہینڈ بیگ گلاسز اور موبائل ہاتھ میں تھامے روم سے باہر نکل گئی

کار کی چابی دو" آغول کار پورچ میں پہنچی جہاں ڈرائیور اس کا منتظر تھا وہ ڈرائیور کو دیکھتی ہوئی بولی"

"پریں م سر منصور نے سختی سے تلقین کی ہے کہ"

آغول کی فرمائش سن کر ڈرائیور مؤدبانہ انداز میں بولنے ہی لگا

"چابی دو"

وہ اس کی بات کاٹتے ہوئے دوبارہ غصے میں آنکھیں دکھاتی ڈرائیور کو بولی

دو ماہ پہلے ہی اسے ڈرائیونگ کا شوق چڑھا تھا جس کی کلاسسز لے کر اس نے ڈرائیونگ سیکھی تھی۔۔۔ابھی اسے ڈرائیونگ میں خاص مہارت حاصل نہیں ہوئی تھی اس لئے منصور ملک نے خاص طور پر اسے اکیلے کار ڈرائیو کرنے کو منع کیا تھا مگر گھر کا ہر ملازم فاطمہ اور آغول کے غصے سے ڈرتا اس لئے کوئی بھی ان کے آگے کچھ بولنے کی ہمت نہیں کر سکتا تھا۔۔۔ڈرائیور نے خاموشی سے چابی آغول کو ہاتھ میں تھمائی اور آغول کے لیے کار کا دروازہ کھولنے لگا

"موو"

ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھنے کے بعد آغول نے ڈرائیور کو پیچھے ہٹنے کے لئے کہااور کار اسٹارٹ کر کے گیٹ سے باہر نکل گئی

*****

آج عینا کا بہت امپورٹنٹ لیکچر تھاجو وہ کسی بھی صورت ہو مس نہیں کر سکتی تھی اس لئے جہانگیر اسے یونیورسٹی چھوڑنے کے لیے آگیاعینا کو یونیورسٹی چھوڑنے کے بعد یونیورسٹی میں پروفیسر ضیاء سے اسے ضروری کام تھااس لئے کار پارکنگ ایریا میں کھڑی کر کے وہ ان سے ملنے چلا گیا۔۔۔جب وہ واپس آرہا تھا تب ایک کار اسے دور سے آتی دکھائی دی جو کہ اس کی کار سے ٹکرائی

"او گاڈ کس بے ہودہ انسان نے اپنی کھٹارہ یہاں کھڑی کر دی ہے"

آغول جو کہ پارکنگ ایریا میں اپنی کار پارک کر رہی تھی برابر میں کھڑی کار سے اس کی کار کی باڈی ٹچ ہوئی تو اپنی کار کا شیشہ نیچے کرتی ہوئی کھڑکی سے جھانک کر بولی۔۔۔اس کی آواز اتنی بھی آئستہ نہیں تھی جو جہانگیر سن نہیں پاتا وہ جو بھی کوئی لڑکی تھی ایک تو اس کی کار پر اچھا خاصا بڑا ڈینٹ مار چکی تھی اوپر سے اس کو بیہودہ اور اس کی کار کو کھٹارہ بھی بول رہی تھی

"کیا اپنی آنکھوں پر پٹی باندھ کر کار چلا رہی ہیں آپ یا پھر بالکل ہی اندھی ہیں جو آپ کو اتنی بڑی کار نظر نہیں آرہی"

جہانگیر آغول کا فقرہ سننے کے بعد لمبے لمبے ڈگ بھرتا ہوا اس کی کار کے پاس آیا اور غصے میں بولا

"اوہیلو ذرہ تمیز کے دائرے میں رہ کر بات کرو، کار تم نے غلط پارک کی ہے اور بکواس تم مجھ سے کر رہے ہو"

آغول کار کا دروازہ کھول کر باہر نکلی اور اپنے سامنے کھڑے اس شخص کو دیکھ کر بولی جو اسے آندھی کہہ کر مخاطب کرنے کی گستاخی کر چکا تھا

"تمیز کی مجھ سے زیادہ تمہیں ضرورت ہے محترمہ نہ تمہیں ڈرائیونگ کی تمیز ہے، نہ ہی بات کرنے کی تمیز ہے۔۔۔نہ ہی ڈریسنگ کی تمیز ہے اور نہ ہی تمہاری شکل تمیز والی ہے"

جہانگیر اسے دیکھتے ہی پہچان گیا تھا یہ وہی ریسٹورینٹ والی لڑکی تھی جسے اس نے ایک ہفتے پہلے اس نمونے کے ساتھ دیکھا تھا،،، وہ ایک مغرور اور بدمزاج لڑکی تھی جو کبھی بھی اپنی غلطی ایکسپٹ نہیں کرتی اس لئے جہانگیر بھی عزت اور شرافت بلائے طاق رکھتا ہوا آپ سے تم پر آکر بولا وہ ابھی بھی ناگوار نظریں اس کی ڈریسنگ پر ڈال کر اپنی کار کی طرف بڑھنے لگا

"ہاو ڈیر یو تم ہو کون آخر میری شکل اور میری ڈریسنگ پر ریمارکس دینے والے،،، آج جا کر پہلے اپنی شکل آئینے میں دیکھنا" آغول نے ہکا بکا منہ کھول کر پہلے اپنی ہی ذات پر اس بدتمیز انسان کا تبصرہ سنا پھر اس کے سامنے آتی ہوئی حساب بے باک کرتی ہوئی بولی۔۔۔ آخر کیا چیز تھا وہ صرف قد کاٹھ ہی تو اچھا تھا،، رنگ بے شک سیاں نہ ہو مگر صاف رنگ میں سانولاہٹ گھلتی ہوئی صاف محسوس ہو رہی تھی اور آغول کے نزدیک تو خوبصورتی کی علامت صرف گورا رنگ تھا۔۔۔ اگر اس شخص کی جگہ کسی اور شخص سے اس کی کار ٹکراتی تو

لازمی وہ دوسرا شخص آغول کی شخصیت سے مرغوب ہو کر اتنی بدتمیزی ہرگز نہ کرتا جتنا اس کے سامنے کھڑا یہ بدتمیز انسان کر چکا تھا

میں روز اپنی شکل آئینے میں دیکھتا ہوں اور خدا کا لاکھ شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے مجھے مکمل انسان بنایا نہ" صرف انسان بنایا بلکہ ایسا انسان بنایا جو سامنے والے کو اس کی غلطی کا احساس دلائے بلکہ انہیں انکی اوقات بھی یاد دلائے" جہانگیر اپنے سامنے کھڑی اس منہ زور اور مغرور لڑکی کو دیکھتا ہوا بولا اور نیچے پڑا ہوا پتھر اٹھا کر اس کی کار کے شیشے پر دے مارا۔۔۔ آغول ایک بار دوبارہ حیرت سے منہ کھولے اپنی زیرو میٹر کار کا شیشہ دیکھ رہی تھی جس کے شیشے پر اچھی خاصی بڑی دڑار پڑ چکی تھی

تمہاری اس کار کی بجائے میں تمہارے چہرہ کا نقشہ بھی بگاڑ سکتا تھا اور اس کے لئے مجھے اس پتھر کی بھی" ضرورت نہیں پڑتی اس لیے آئندہ کسی کے سامنے بک بک کرنے سے پہلے یہ دیکھ لینا کہ سامنے والا کتنا پانی "میں ہے

جہانگیر اس کے کُھلے ہوئے منہ کو دیکھ کر بولا اور اپنی کار کی طرف بڑھ کر ڈرائیونگ سیٹ کا دروازہ کھولنے لگا

"تم میرے باپ اور بھائی کو جانتے نہیں ہو"

آغول اس کو جاتا ہوا دیکھ کر تنک کر بولی

تمہارا باپ اور بھائی مجھے نہیں جانتے جس دن وہ مجھے جان جائیں گے اس دن ان کا بھی منہ بھی حیرت سے" "ایسے ہی کھلا رہ جائے گا

جہانگیر اس کو بولتا ہوا کار اسٹارٹ کر چکا تھا اور وہاں سے چلا گیا

"ہیلو سویٹی کون تھا یہ شخص جسے تم بات کر رہی تھی"

سیفی آغول کے پاس آ کر اس سے پوچھنے لگا

"سیفی پلیز اس وقت میں کسی سے بات نہیں کرنا چاہتی چلے جاؤ یہاں سے"

آغول کو اس وقت سیفی کی شکل بھی بری لگی جبھی وہ خراب موڈ کے ساتھ بولی

موڈ کس بات پر خراب ہے یار تمہارا۔۔۔ یہاں میری طرف دیکھو میں ابھی تمہارا موڈ ٹھیک کر دیتا ہوں""

سیفی آغول کا ہاتھ پکڑتا ہؤا بولا جسے آغول نے زور سے جھٹکا

"میں نے تمہیں پہلے بھی کہا ہے بغیر ٹچ کیے بات کیا کرو ایڈیٹ"

آغول غصے میں سیفی کو دیکھتی ہوئی بولی اور اسے چھوڑ کر وہاں سے چلی گئی جبکہ وہ اپنی عزت افزائی پر پیچ و تاب کھا کر رہ گیا

سیفی اسکا یونیورسٹی فیلو تھا اور اس کا دعویٰ تھا کہ وہ آغول سے محبت کرتا ہے جس کا اظہار وہ وقفے وقفے سے کر کے آغول کو اپنی محبت کا یقین دلاتا تھا۔۔۔ آغول کی نظر میں سیفی کی محبت کوئی خاص ویلیو نہیں رکھتی تھی۔۔۔ اسے معلوم تھا کہ وہ خوبصورت ہے اسکول کالج یونیورسٹی کے علاوہ اس کے سرکل میں موجود لڑکوں نے بھی اس کو اسی طرح ان کی محبت کا یقین دلایا تھا اس لیے دوسرے لڑکوں کی طرح وہ سیفی کو بھی زیادہ سیریس نہیں لیتی تھی۔۔۔ البتہ دوسرے لڑکوں کو زیادہ فرینک نہیں تھی مگر سیفی سے اس کی دوست

یونیورسٹی فیلو کی وجہ سے ہو گئی تھی وہ اکثر سیفی کے ساتھ وہ یونیورسٹی کہ باہر ہو ٹلنگ کرتی ہوئی یا پھر گھومتی پھرتی ہوئی نظر آتی

****

ایکسکیوزمی میم "ساری کلاس ختم ہو چکی تھی عینا یونیورسٹی کے پوائنٹ کے انتظار میں کھڑی تھی جب اسے " اپنی پشت سے آواز سنائی دی عینا نے مڑ کر دیکھا وہی لڑکا ہاتھوں میں فلاور بُکے لئے کھڑا تھا

"ان پھولوں کو دینے کا کیا مقصد ہے آپ کا، آخر کیوں آپ یہ مجھے ہفتے بعد لا کر دے جاتے ہیں"

اس لڑکے نے عینا کی طرف پھول بڑھائے تو عینا بغیر ہاتھ بڑھائے اسے دیکھتی ہوئی پوچھنے لگی

"آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے فلاورز میں آپ کو نہیں دیتا بلکہ سر روحان بھجواتے ہیں"

وہ لڑکا عینا کو دیکھتا ہوا بتانے لگا تو عینا حیرت سے اسے دیکھنے لگی اب بھلا یہ روحان کون تھا اسے کیا معلوم

"اور آپ کے سر روحان یہ فلورز مجھے کیوں بھجواتے ہیں"

عینا کنفیوز ہوتی ہوئی اس لڑکے سے سوال پوچھنے لگی

جی اس کا تو مجھے علم نہیں یہ تو وہی بہتر جانتے ہوں گے،، کہ یہ فلور وہ آپ کو کیوں بھجواتے ہیں،، میں تو ان " "کا ڈرائیور ہوں ان کے کہنے پر آپ کو یہ بُکے دے جاتا ہوں

اس لڑکے نے بولتے ہوئے ایک دفعہ پھر عینا کی طرف وہ فلاورز کا بُکے بڑھایا

کیاوہ خود اس قابل نہیں ہے جو یہ بُکے آپ کے ہاتھ بھیج دیتے ہیں ان سے کہہ دیجئے گا مجھے ان کے دیئے "
"گئے فلورز نہیں چاہیے اور آئندہ مجھے فلاورز بھیجنے کی ضرورت نہیں ہے

عینا اب کی بار تھوڑا سخت لہجے میں کہتی ہوئی پوائنٹ کے اندر بیٹھ گئی

نہ جانے کون تھا یہ روحان اور کیا چاہتا تھا اگر بھائی کو ذرا سے بھی شک ہو جائے تو نہ جانے ان کا کیا ری"
"ایکشن ہو گا اچھا ہی ہوا جو آج منہ پر منع کر دیا

عینا پوائنٹ میں بیٹھتی ہوئی دل ہی دل میں اپنے آپ کو مخاطب کرتی ہوئی بولی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ضروری ہے اکرام بھائی کی شادی میں جانا۔۔۔ کتنی ٹھنڈ ہے آج اور صبح آپ کو زکام بھی ہو رہا تھا چھوڑیں نہ
"کینسل کریں وہاں جانے کا پروگرام

عینا دی جان کے کمرے میں آکر انہیں باریزے کے آف وائٹ کلر کے چکن کے سوٹ میں تیار دیکھتی ہوئی
بولی

ارے کیوں کینسل کرو پروگرام، کتنی محبت سے اکرام کی اماں بلا کر گئی تھی،،، آخر کو پرانے محلے میں"
ہمارے ساتھ رہے ہیں اتنے سالوں کا ساتھ ہے۔۔۔ جب سے جہانگیر نے یہاں پر بنگلہ لیا ہے کوئی آس
پڑوس ملتا ہی نہیں اور یہ بھی خوب کہی تم نے, اگر سردی ہو یا طبیعت خراب ہو تو کونسا دنیا کے کام رک
"جاتے ہیں۔۔۔ اصولاً تو تمہیں بھی چلنا چاہیے میرے اور جہانگیر کے ساتھ

دی جان عینا کو دیکھتی ہوئی بولیں۔۔۔ تین دن پہلے ہی ان کے پرانے محلے سے شادی کا انویٹیشن آیا تھا جس میں دی جان جانے کے لیے کافی پرجوش دکھائی دے رہی تھیں جہانگیر ان دنوں کافی مصروف تھا مگر دی جان کی خوشی اور تیاری دیکھ کر اس نے اپنی مصروفیت میں سے ٹائم نکالا تھا

"دی جان میں کیسے جاسکتی ہوں بھلا سمسٹر اسٹارٹ ہونے والے ہیں میرے،، پیپرز کی تیاری کرنی ہے مجھے"

عینا دی جان کیلئے کشمیری شال نکال کر انہیں تھماتی ہوئی اپنی مجبوری بتانے لگی

بچے یہ تو تمہارا بچپن کا رونا ہے،، تم پڑھائی کی جان چھوڑو تو پیپرز تمہاری جان چھوڑیں۔۔۔ کہیں آو گی"
"جاو گی تو ہی لوگوں کو معلوم ہو گا کہ دی جان کی اتنی خوبصورت سی پوتی بھی ہے

دی جان کی بات سن کر عینا کو ہنسی آئی کیونکہ اب دی جان کا فیورٹ ٹاپک اسٹارٹ ہونے والا تھا

یہ غلط ہے دی جان آپ نے بھائی کو تو خوب پڑھایا لکھایا ہے میری باری میں آپ کو فوراً میری شادی یاد آ"
جاتی ہے۔۔۔ میں یہاں سے تب تک نہیں جانے والی جب تک بھائی میرے لئے ایک عدد پیاری سی بھابھی
"نہیں لے آتے

عینا دی جان کو دیکھتی ہوئی بولی ویسے ہی کمرے کا دروازہ کھلا

یہ توپوں کا رخ میری طرف کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے میں سنگل بندہ ہی اپنی لائف میں خوش اور"
"مطمئن ہوں

جہانگیر جو کہ دی جان کے کمرے میں داخل ہو رہا تھا عینا کی بات سن کر فوراً اس کو دیکھتا ہوا بولا

تم دونوں بہن بھائی تو بالکل ہی دیوانہ ہو گئے ہو جو ایسی بات کر رہے ہو کان کھول کر سن لو اسی سال تم" دونوں کی شادی کرواؤں گی بلکہ جہانگیر کے لئے تو آج کی تقریب میں کوئی لڑکی نظر آجائے کل ہی رشتہ "لے کر جاؤں گی

دی جان ان دونوں کی طرف دیکھ کر دھمکاتی ہوئی بولی اور اپنا پلان بتانے لگی جس پر جہانگیر دی جان کو حیرت سے دیکھنے لگا جبکہ عینا جہانگیر کی حیرت زدہ شکل لے کر مسکرانے لگی

"تو اکرام کی شادی میں آپ کے جانے کی اصل وجہ یہ تھی دی جان یعنیٰ حد ہو گئی"

جہانگیر افسوس سے نفی میں سر ہلاتا ہوا دی جان کو دیکھ کر بولا

ارے حد کس بات کی ہو گئی ہے کوئی انوکھا کام ہے شادی،، سبھی کرتے ہیں دیکھنا تمہارے لئے ایسی" "خوبصورت لڑکی ڈھونڈوں گی کے سب دیکھتے رہ جائیں گے

دی جان اپنے پیارے سے پوتے کو دیکھتی ہی بولی جو آج کے تیز دور میں بھی دوسرے لڑکوں کی طرح ہر لڑکی کے پیچھے بھاگنے والا نہیں تھا

آجکل خوبصورت لڑکیوں کی ڈیمانڈ اور دماغ بہت اونچے ہیں دی جان" جہانگیر دی جان سے بولا ساتھ ہی" اسے وہی بدتمیز اور مغرور لڑکی یاد آئی جو اسے آئینے میں شکل دیکھنے کا مشورہ دے رہی تھی یہ نہیں تھا کہ جہانگیر کو کسی قسم کا احساس کمتری تھا مگر اس سے پہلے کبھی کسی لڑکی نے اس سے اس طرح بدتمیزی نہیں کی تھی اگر دوبارہ کبھی اس لڑکی سے جہانگیر کا سامنا ہوتا تو جہانگیر نے اسے مزہ ضرور چکھانا تھا یہ اس نے سوچ رکھا تھا کیونکہ اپنے ناپسندیدہ لوگوں کو نہ وہ بھولتا تھا نہ چھوڑتا تھا

توعینا کا بھائی کونسا کم ہے لڑکیاں سارے جہاں میں ڈھونڈتی پھرے گی تو انہیں میرے بھائی جتنا ہینڈسم "کوئی دوسرا نہیں ملے گا"

عینا جہانگیر کے سامنے آکر تفکر سے بولی جس پر جہانگیر مسکرانے لگا

"بے فکر رہو تمہارا بھائی بھی تمہارے لیے بہت ہینڈسم سا لڑکا ڈھونڈے گا"

جہانگیر عینا کے سر پر ہلکی سی چپت لگاتا ہوا بولا تو عینا جھینپ گئی

"اوہو بھائی کیسی باتیں کر رہے ہیں آپ بھی"

وہ اپنی جھینپ مٹاتی ہوئی بولی تو جہانگیر مسکرانے لگا

"چلیں دی جان واپسی جلدی کرنی ہو گی۔۔۔عینا دروازہ اچھی طرح لاک کر لینا"

جہانگیر ان دونوں کو بولتا ہوا کمرے سے نکل گیا

****

وہ بڑے انہماک سے نوٹس میں سر دیے ہوئے پڑھائی میں مصروف تھی تب ڈور بیل بجی،،اس نے گھڑی میں ٹائم دیکھا ساڑھے گیارہ بج رہے تھے عینا نے پاس رکھی ہوئی گرم شال اٹھا کر خود کو لپیٹا اور دی جان کی آمد کے خیال سے دروازہ کھولنے چلی گئی۔۔جب لاونج میں پہنچی تو اچانک لائٹ چلی گئی سامنے ہی ڈائمینگ ٹیبل سے کینڈل اٹھا کر اسے جلاتی ہوئی دروازے تک پہنچی تاکہ دی جان کے لئے دروازہ کھولنے کے بعد جنریٹر آن کر سکے

جیسے ہی باہر کا دروازہ کھولا تو ہوا کا سرد جھونکا اس کے جسم سے ٹکرایا جس سے بے ساختہ عینا نے جھرجھری لی،، ہوا کے زور سے موم بتی بجھ چکی تھی جس کی وجہ سے عینا آنے والے کو نہیں دیکھ سکی

"کون"

وہ اندھیرے میں اپنے سامنے کھڑے شخص کو پہچان نہیں پائی تھی اس لئے آنے والے سے پوچھنے لگی

"روحان"

آنے والے نے اپنا نام بتانے کے ساتھ ہی لائٹر جلایا آگ کا شعلہ نکلنے کے ساتھ ہی سامنے کھڑے شخص کا چہرہ اسے نظر آیا،، نام سن کر وہ بری طرح چونکی تھی اور اب روحان کو اپنے سامنے دیکھ کر وہ بے یقینی سے دو قدم پیچھے ہٹی روحان گھر کے اندر داخل ہوا اور باہر کا دروازہ بند کیا۔۔۔ اب وہ لائٹر کی مدد سے عینا کے ہاتھ میں موجود کینڈل جلا رہا تھا،، عینا ہاتھ میں کینڈل لیے سانس روکے اپنے سامنے کھڑے شخص کو کینڈل کی روشنی میں دیکھنے لگی جو کہ خود بھی عینا کا چہرہ بہت فرصت سے دیکھنے میں مصروف تھا یہ وہی روحان تھا جو اسے پھول بھیجتا تھا

****

جہانگیر دی جان کو لے کر بینکیوٹ میں پہنچا آدھا گھنٹہ گزرنے کے بعد وہاں رونما ہوئے واقعے سے لوگوں میں عجیب ہلچل مچ گئی

"سب خیریت ہے کیا ہوا ہے باہر"

جہانگیر لوگوں کی باتیں سن کر باہر جانے کا ارادہ کر رہا تھا راستے میں اکرام کا چھوٹا بھائی نظر آیا جو اس وقت باہر سے آرہا تھا جہانگیر اس سے پوچھنے لگا

جہانگیر بھائی دس منٹ پہلے بڑی سی گاڑی یہاں سڑک سے گزری تھی گاڑی کے اندر موجود شخص کوئی بڑا" ساسوٹ کیس پھینک کر گیا ہے یا معلوم نہیں شاید اس سے غلطی سے گر گیا ہو۔۔۔اب لوگ اس سوٹ "کیس کو دیکھ کر پریشان ہے نہ جانے اس میں کیا ہے

اکرام کا بھائی جہانگیر کو دیکھ کر تفصیل سے بتانے لگا

جہانگیر وہاں پہنچا تو لوگوں کا رش لگا ہوا تھا اور سڑک کے بیچو بیچ ایک بلیک کلر کا بڑا سا سوٹ کیس پڑا ہوا تھا لوگ سوٹ کیس کے قریب جانے کی ہمت نہیں کر رہے تھے کہ اندر کہیں کوئی پھٹنے والا مواد نہ ہو

"سب پیچھے ہٹو،، خالی کرو جگہ کو"

جہانگیر زوردار آواز میں بولتا ہوا اپنی پاکٹ سے موبائل نکال کر انسپکٹر شکیل کو کال ملانے لگا اب وہ بیگ کے قریب جا کر اس کا چاروں طرف سے جائزہ لینے لگا۔۔اس نے بیگ کی زپ کے پاس گیلی سطح کو انگلی سے چھوا اور ناک کے پاس لے جا کر اسمیل کرنے لگا اندر کوئی زہریلا پھٹنے والا مواد نہیں تھا یہ خون کی اسمیل تھی بہت ممکن تھا کہ اندر کوئی دل دہلانے والی چیز موجود ہوں مگر اس محکمے میں آکر دل خود بخود سخت اور مضبوط ہو جایا کرتے ہیں

"سنائی نہیں دے رہا تم لوگوں کو خالی کرو روڈ"

جہانگیر پھر بلند آواز میں چیخا تھا کیونکہ اس کے بیگ کے قریب آنے سے لوگ بھی ہمت کرتے ہوئے قریب آرہے تھے ساتھ ہی پولیس کی وین بھی وہاں پر پہنچ چکی تھی جس میں سے پولیس نکل کر لوگوں کو پیچھے ہٹانے لگے

انسپیکٹر شکیل جہانگیر کے پاس پہنچا اور خود بھی بیگ کا معائنہ کرتا ہوا ربر کے گلفز پاکٹ سے نکالنے لگا

"گلفز مجھے دو"

جہانگیر کے بولنے پر انسپکٹر شکیل نے گلفز اس کی طرف بڑھائے وہ گلفز ہاتھ میں پہن کر سوٹ کیس کے پاس بیٹھا اور زپ کھولنے لگا۔۔۔زپ کھولنے کے بعد جیسے ہی سوٹ کیس کھلا تو اندر سے آتی بدبو کی وجہ سے ان دونوں کو اپنی ناک پر ہاتھ رکھنا پڑا مگر اندر موجود لڑکی کی لاش دیکھ کر ان دونوں کی نظریں بھی جھک گئی

اس سے پہلے میڈیا کی ٹیم آئے اور رش بڑھے،،باڈی کو اچھی طرح کور کرو پوسٹ مارٹم کے لیے باڈی کو" "ہاسپیٹل پہنچانے کا انتظام کرو

جہانگیر کی ہدایت پر شکیل "یس سر" کہتا ہوا اٹھا

جہانگیر نے ایک نظر دوبارہ اس لڑکی کی لاش پر ڈالی جسے معلوم نہیں بری طرح زیادتی کا نشانہ بنا کر مارا گیا تھا یا پھر کسی دشمنی کے طور پر اسے مارنے سے پہلے اذیت دی گئی تھی۔۔اس کے جگہ جگہ سے پھٹے ہوئے کپڑے اور جسم پر موجود رسی اور تاروں سے باندھنے کے نشان موجود تھے۔۔۔اس کے جسم کو جگہ جگہ سے جلایا اور کاٹا گیا تھا۔۔۔اس کے جسم پر موجود نشان لڑکی کے ساتھ ہونے والے ظلم و ستم کی دردناک

کہانی اپنے منہ سے بیان کر رہے تھے مگر جس چیز پر جہانگیر دوبارہ اس لڑکی کی لاش کو دیکھنے پر مجبور ہوا تھا وہ کی صورت اس کی کمر پر چسپاں تھا (k)اس لڑکی ہی کمر پر موجود ٹیٹو تھا جو

****

ایک ماہ پہلے ہونے والے یونیورسٹی کے فنکشن میں بطور گیسٹ منصور ملک کو بلایا گیا تھا مگر مصروفیت کے باعث منصور ملک کی بجائے یونیورسٹی میں روحان منصور نے شرکت کی تھی اسی فنکشن میں عینا نے اسٹیج پر اسپیچ بھی کی تھی۔۔۔عینا کو یاد آیا یہ وہی روحان منصور تھا،،،تو کیا یہ اسے بُکے بھیجتا تھا۔۔۔عینا کا دماغ اس کی طرف کیوں نہیں گیا وہ کینڈل ہاتھ میں لیے روحان کو دیکھتی ہوئی سوچنے لگی

"یہاں کیوں آئے ہیں آپ"

عینا اس کو دیکھ کر پوچھنے لگی،،اسے اپنے سامنے دیکھ کر عینا کو عجیب گھبراہٹ ہو رہی تھی

کل آپ نے فلاورس لینے سے انکار کر دیا تو سوچا آج خود آپ کے سامنے آکر آپ سے وجہ پوچھ لو اور اچھا"

"ہے آپ مجھے دیکھ لیں تاکہ آپ کو معلوم ہو جائے کہ میں فلور دینے کے قابل ہو بھی کے نہیں

روحان کینڈل کی روشنی میں اس کا چہرہ دیکھتا ہوا بولا جس چہرے کو ایک دفعہ دیکھنے کے بعد ہر روز وہ اسے خیالوں میں سوچتا رہتا آج وہ اس چہرے کو پہلی بار بے حد قریب سے دیکھ رہا تھا

"آپ فلاورز کیوں بھیجتے ہیں مجھے"

عیناڈرتی ہوئی اس سے پوچھنے لگی وہ جانتی تھی "اس قابل" والی بات وہ طنزیہ کہہ رہا ہے اس کے ڈرائیور نے اسے عینا کی ہوئی بات بتائی ہو گی۔۔۔ مگر سچ تو یہ تھا کہ سامنے کھڑا ہوا وہ ہینڈسم سا بندہ ہر لحاظ سے قابل تھا۔۔۔ عینا چور نظروں سے اسے دیکھنے لگی اور پھر اپنی نظریں جھکا گئی

"اچھی لگی تھیں آپ مجھے تو سوچا روبرو یہ بات بتانے سے پہلے پُھولوں کا سہارہ لے لیا جائے۔۔۔ سنا ہے پُھول بھی حالِ دل بیان کر دیتے ہیں تو سوچا شاید آپ بھی میرے دل کی بات پُھولوں کے ذریعے سمجھ جائیں"

روحان دلچسپی سے اس کے چہرے پر نظر ٹکائے بول رہا تھا جبکہ عینا اسے حیرت سے دیکھنے لگی کوئی بھلا پہلی ملاقات میں یوں لڑکی سے اپنا حال دل بیان کرتا ہے

"میرے علاوہ اور کتنی لڑکیوں کو اس طرح بُکے بھیجوا کر حالِ دل بیان کر چکے ہیں آپ"

عینا کو اپنے اوپر اس کی جمی ہوئی نظر صاف محسوس ہو رہی تھی،، اتنا امیر اور ہینڈسم شخص یقیناً وہ اس سے فلرٹ کر رہا ہو گا تھا۔۔۔ جبھی عینا روحان کو دیکھتی ہوئی سنجیدگی سے پوچھنے لگی مگر عینا کی بات سن کر روحان نے جاندار قہقہہ لگایا

"اطمینان رکھیے،، آپ خاتونِ اوّل ہیں مس عینا، جسے دیکھ کر میرے دل میں آپ کو پُھول بھیجنے کی خواہش جاگی۔۔۔ اگر آپ یہ سوچ رہی ہیں کہ میں آپ سے فلرٹ کر رہا ہوں تو میری لائف کافی بزی ہے ان خرافات میں پڑھ کر میں وقت ضائع کرنے والا انسان نہیں ہوں بلکہ ہر بات کو سیدھے اور آسان لفظوں

میں بیان کرنا میری عادت ہے۔۔۔ آپ مجھے اچھی لگی تو میرا دل چاہا آپ کو اپنے دل کی بات سے آگاہ کرو "اگر میں بھی آپ کو اچھا لگا تو آپ مجھ سے موبائل پر بات کر سکتی ہیں،، میں آپ کی کال کا ویٹ کروں گا

روحان کے بولتے ہی اچانک لائٹ آ گئی اور کمرہ ایک دم روشن ہوا روحان نے پھونک مار کر کینڈل بجھائی اور عینا کے ہاتھ سے لے کر اسے سائڈ میں رکھی چھوٹی سی میز پر رکھ دی۔۔۔ اب وہ اپنی پاکٹ سے ایک کارڈ نکال کر عینا کی طرف بڑھانے لگا

"اور اگر میں نے آپ کو کال نہیں کی تو"

عینا نے ایک نظر اس کے بڑھے ہوئے ہاتھ پر ڈالی پھر وہ اس کو دیکھتی ہوئی پوچھنے لگی۔۔۔ عینا کی بات سن کر روحان کے چہرے پر دوبارہ مسکراہٹ رینگی

"تو پھر میں دوبارہ آپ سے ملنے آپ کے گھر پر آؤں گا،، مگر اگلی بار یہ اطمینان کروانے کے بعد کے آپ کی فیملی بھی گھر پر ہی موجود ہو"

روحان اس کا نازک ہاتھ تھام کر اسے کارڈ پکڑاتا ہوا مسکرا کر بولا جس پر عینا اسے گھورنے لگی

"مطلب آپ ڈرا رہے ہیں یا بلیک میل کر رہے ہیں مجھے"

عینا کو اس پر غصہ آیا تھا جس کی پروا کرتے ہوئے روحان اپنی مسکراہٹ چھپا گیا

"نہ میں آپ کو ڈرا رہا ہو اور نہ ہی بلیک میل کر رہا ہو۔۔۔ مجھے پورا یقین ہے آپ مجھے کال کریں گیں"

روحان کے لہجے میں یقین تھا جسے دیکھ کر عینا کو حیرت ہوئی وہ جانے کے لیے مڑا اور دروازے پر پہنچ کر پلٹ کر دوبارہ عینا کو دیکھنے لگا

عینا میں وقت گزاری کرنے والا انسان نہیں ہوں اپنے جذبوں میں کھرا ہو،، میں شدت سے آپ کی کال" "کا انتظار کروں گا

روحان ایک نظر عینا کو دیکھتا ہوا بولا اور دروازے سے باہر نکل گیا عینا گھر کا دروازہ بند کرنے کے بعد اپنے ہاتھ میں موجود کارڈ دیکھ رہی تھی جو اسے روحان پکڑا کر گیا تھا۔

****

تمہیں معلوم ہے نہ یہاں پر غلطی کرنے کی گنجائش نہیں ہے مگر تم نے غلطی نہیں بے وقوفی کی ہے،، اب "تم اپنی بے وقوفی کی سزا بھگتنے کے لئے تیار ہو جاؤ

بلیک کینگ صوفے پر براجمان اپنے قدموں میں بیٹھے حامد کو دیکھتا ہوا بولا جو روما کی لاش کو ٹھکانے لگانے جا رہا تھا مگر بے احتیاطی کی وجہ سے اس سے بیگ جس میں روما کی لاش موجود تھی سڑک پر ہی گر گیا

"معاف کر دیں سر میں آپ کا وفادار ہوں یہ میری پہلی غلطی ہے،، آئندہ سے آگے کچھ غلط نہیں ہو گا"

حامد بلیک کینگ کے قدموں میں بیٹھا گڑگڑانے لگا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ یہاں پر غلطی کی صورت میں مختلف اسٹرائکز لگائی جاتی۔۔۔ یا تو الیکٹرک شاکس دیے جاتے یا جنگلی کتوں کے پنجے،، جسم پر خون مل کر زنجیروں سے باندھ دیا جاتا یا پھر سرنج کے ذریعے آدمی کو انجیکٹ کیا جاتا جس سے اس کا آدھا دھڑ مفلوج ہو جائے

ایسے ہی رومانے بھی غلطی کی تھی اسے گڑیا کی طرح سجا سنوار کر بلیک کینگ کے حکم پر اس کے خاص مہمان کے پاس بھیجا گیا تھا تا کہ وہ اپنے حسن سے بلیک کینگ کے مہمان کا دل خوش کر دے مگر اس نے فروٹ باسکٹ میں موجود فروٹ نائف سے نہ صرف بلیک کینگ کے مہمان کو زخمی کیا تھا بلکہ وہاں سے بھاگنے کی بھی کوشش کی تھی۔۔۔ پکڑے جانے کی صورت میں اس کے جسم کے نازک حصوں کو سگریٹ سے جلایا گیا تھا اور زیادتی کا نشانہ بنانے کے بعد بے رحمانہ طریقے سے اس کو مارا گیا تھا

تمہیں معلوم ہے حامد تمہاری اس چھوٹی سی غلطی کی وجہ سے میں کتنی مشکل میں پھنس سکتا ہوں۔۔۔ اگر" پولیس یا میڈیا ذرا بھی چوکنا ہو گئی تو کتنی مشکل پیدا ہو گی میرے لئے۔۔۔ اب اگر میں نے تمہیں معاف کر دیا تو ہر کوئی غلطی کرنے کے بعد مجھ سے معافی مانگے گا اور بلیک کینگ نے تو اپنے باپ کو بھی معاف نہیں "کیا تھا۔۔۔ دنیا میں ابھی تک کوئی ایسی ہستی پیدا نہیں ہوئی جس پر بلیک کینگ کو رحم آ جائے

بلیک کینگ نے بولتے ہوئے اپنے جوتے سے حامد کے منہ پر لات رسید کی

جنید اسے یہاں سے لے جاؤ الیکٹرک شاکس یقیناً اس کے سوئے ہوئے دماغ بیدار کرنے کے لیے کافی" "ہے

بلیک کینگ نے اپنے خاص بندے کو کہا تھا جو حامد کو کھینچتا ہوا وہاں سے لے گیا

اسے آج بھی وہ دن یاد تھا جب وہ فہیم اور نجمہ کا قتل کرنے کے بعد اس مال گاڑی میں فرار ہو گیا تھا جس میں مویشیوں کو سندھ پہنچایا جا رہا تھا۔۔۔

چائے کے ہوٹل پر کام کرتے ہوئے اس کی فیصل زیری سے ملاقات ہوئی،، جس کا منشیات کا کاروبار تھا۔۔۔ فیصل زیری اسے اپنے ساتھ لے آیا تھا۔۔۔ کاشف کی بڑھتی ہوئی عمر کے ساتھ ساتھ وہ فیصل زیری کا رائٹ ہینڈ بن گیا اور جب فیصل زیری اس پر مکمل اعتماد کرنے لگ گیا تب کاشف اس کے لیے وہ سانپ ثابت ہوا جو دودھ پلانے کے باوجود ڈس لیتا ہے

ایسے ہی کاشف نے فیصل زیری کا پتہ ہمیشہ کے لیے صاف کر دیا اور چند سالوں پہلے جو کہ فیصل زیری کا خاص بندہ تھا اب وہ بلیک کینگ کے نام سے جانا جاتا۔۔۔ جب منشیات کے کاروبار میں اسکے کونٹیکٹ بڑھے تو اس نے لڑکیوں کا کاروبار بھی شروع کر دیا۔۔۔ 45 سال کی عمر میں وہ فیصل زیری سے زیادہ تجربہ کار اور مالدار ہو گیا تھا۔۔۔ دنیا کے سامنے اس کی شناخت کاشف زیری تھی جو کہ شکل کا بے انتہا بدصورت ہونے کے باوجود نہایت شریف اور عزت دار بزنس مین تھا۔۔۔ اس کے آگے پیچھے کوئی نہیں تھا۔۔۔ وہ ایک ہوٹل کا مالک تھا مگر کوئی یہ نہیں جانتا تھا وہ کالی شکل کے ساتھ ساتھ کالے دل اور کردار کا بھی مالک تھا جس کے اعمال کے ساتھ ساتھ کام دھندے بھی کالے تھے

****

"سر آپ نے بلایا تھا"

سلوٹ مار کر انسپیکٹر شکیل جہانگیر سے پوچھنے لگا

"ہاں بیٹھو"

جہانگیر نے اپنے سامنے میز پر رکھی ہوئی فائل بند کرتے ہوئے اسے کرسی کی طرف اشارہ کیا

"ربّانی کے کیس کا کیا بنا"

جہانگیر چیئر سے ٹیک لگا کر شکیل سے پوچھنے لگا

سر،، اشرف اور اس کا بھائی کسی طرح نہیں مان رہے ہیں وہ کہہ رہے ہیں زمین پر انہوں نے قبضہ نہیں کیا"
"ربّانی کو پیسے دے کر زمین خریدی گئی ہے

انسپیکٹر شکیل گلا کھنگارتا ہوا جہانگیر کو رپورٹ دینے لگا

"اور ثبوت کے طور پر کسی قسم کے پیپرز اشرف یا اس کے بھائی کے پاس موجود نہیں ہیں"

جہانگیر کی بات سن کر انسپکٹر شکیل ایک پل کے لئے خاموش ہوا پھر بولا

سر،، اشرف اور اس کے بھائی کے تعلقات اوپر تک ہیں پولیس کی انولمینٹ سے بات آگے تک جائے گی"
"اگر آپ برا نہ مانے تو بیچ کی راہ نکال لیتے ہیں میرا مطلب ہے۔۔۔

انسپکٹر شکیل جھجھکتا ہوا بولا تو جہانگیر نے ٹیبل پر ہاتھ مارا

شٹ اپ شکیل،، کیا مطلب ہے بیچ کی راہ نکالنے سے،، ہمیں یہاں انصاف کے لیے بٹھایا گیا ہے بیچ کی"
راہیں نکالنے کے لئے نہیں یا پھر لے دے کر معاملہ دبا لینا یہ سب میرے ہوتے ہوئے یہاں نہیں چلے گا،،
جب تک آس علاقے کا ایس پی میں ہوں،، اس علاقے میں کچھ ناجائز نہیں ہو گا۔۔۔ اشرف اور اس کے
بھائی کے تعلقات جتنے بھی اونچے ہو ان کی میرے علاقے میں دادا گیری نہیں چلے گی۔۔۔ ان دونوں

بھائیوں کو اچھی طرح اپنی زبان میں سمجھا دینا اور اگر اب اگر دونوں بھائیوں نے ربّانی یا پھر اس کی فیملی میں سے کسی بھی فرد کو تنگ کیا تو ان کے خلاف سخت ایکشن لیا جائے گا یہ بھی ان دونوں کو بتا دینا"

جہانگیر شکیل کو دیکھتا ہوا بولا جس پر انسپیکٹر شکیل جی سر کہتا ہوا خاموش ہو گیا

"تین دن پہلے جس لڑکی کی لاش سوٹ کیس سے بر آمد ہوئی تھی اس کی پوسٹ مارٹم رپورٹ کہاں ہے"

جہانگیر اب دوسرے کیس کے بارے میں انسپکٹر شکیل سے پوچھنے لگا

جی سر یہ آدھے گھنٹے پہلے ہی رپورٹ آئی ہے" انسپکٹر شکیل پاکٹ سے لفافہ نکال کر جہانگیر کی طرف بڑھاتا ہوا بولا

"کچھ انفارمیشن حاصل ہوئی لڑکی کے بارے میں، کون تھی کہاں رہتی تھی"

جہانگیر لفافہ چاک کر کے رپورٹ دیکھتا ہوا شکیل سے پوچھنے لگا

رومانام تھا اس لڑکی کا عمر انیس سال،، مڈل کلاس فیملی سے تعلق تھا دس دن پہلی کالج سے اچانک غائب ہو گئی تھی تو اس کے والدین نے قریبی تھانے میں گمشدگی کی رپورٹ درج کروائی تھی مگر اس کے بعد لڑکی کے بارے میں کچھ بھی معلوم نہیں ہو سکا"

انسپیکٹر شکیل لڑکی کے بارے میں تفصیلات جہانگیر کو بتانے لگا

ڈاکٹرز کے مطابق اس کو مارنے سے پہلے اجتماعی زیادتی کا نشانہ بنایا گیا ہے لڑکی کے جسم پر موجود زخم دیکھ کر لگتا ہے یہ کسی نارمل انسان کا کام نہیں ہے مگر حیرت کی بات یہ بھی ہے کہ یہ کوئی ایک انسان نہیں"

انسپیکٹر شکیل مزید تفصیلات بتاتا ہوں جہانگیر سے بولا

ایک سے زائد افراد اس کام میں ملوث ہیں مجھے لگتا ہے کوئی نیا گروپ یا گینگ کا کام ہے،،، پوسٹ مارٹم" رپورٹ کے مطابق زیادتی کرنے کے بعد اس کو ٹارچر کیا گیا ہے،، ہاتھ کی نسیں کاٹنے کی وجہ سے شدید خون بہا ہے جس کی صورت اس کی موت ہوئی ہے مگر جو ٹیٹو اس کی کمر پر موجود تھا وہ 9 دن پرانا ہے۔۔۔۔ یعنی کڈنیپ کرنے کی ایک دن بعد اس کو یہ ٹیگ دیا گیا تھا۔۔۔ شکیل تمہیں وہ لڑکا یاد ہے جو ایک ماہ پہلے،، "نو سال کے بچے کو اغوا کرتے ہوئے پولیس کے ہتھے چڑھ گیا تھا

جہانگیر رپورٹ کو دوبارہ لفافے میں ڈالتا ہوا شکیل سے پوچھنے لگا

جی سر آصف نام تھا اسکا میرے ہاتھوں بڑی درگت بنی تھی اس کی،، مگر اس کو زمانت پر رہا کروا دیا گیا" "تھا۔۔۔ اس کا اس لڑکی سے کیا تعلق

شکیل کنفیوز ہو کر جہانگیر سے پوچھنے لگا

"کیا تمہیں آصف کی کمر پر وہ ٹیٹو یاد نہیں۔۔۔ وہ بھی سیم ویسا ہی تھا جیسے روما کی کمر پر بنایا گیا تھا"

جہانگیر کے بولنے پر انسپیکٹر شکیل کچھ یاد کرتا ہوا چونکا

"یا خدا،،، میرا دماغ اس طرف کیوں نہیں گیا آپ بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں"

انسپکٹر شکیل حیرت زدہ ہو کر بولا

شکیل مجھے لگ رہا ہے یہ کوئی چھوٹا موٹا گروپ نہیں ہے یہ کوئی پیشہ ور لوگ ہیں۔۔۔ آصف سے شاید کچھ " معلومات مل جائے، اسے فوراً حراست میں لو اور دوسرا مجھے روما کے پیرنٹس سے ملنا ہے کچھ پوچھ گچھ کرنی ہے" جہانگیر کے بولنے پر شکیل چیئر سے اٹھا

سر،، آصف کے بارے میں مکمل چھان بین کر کے کل تک ساری انفارمیشن نکلواتا ہو اور روما کے پیرنٹس " "تک آپ کا پیغام پہنچا دیتا ہوں

انسپیکٹر شکیل جہانگیر کو بولتا ہوا اس کے کمرے سے نکل گیا

****

"اور موٹو کیسی ہو"

آغول صوفے پر بیٹھی ہوئی اپنے سیل فون میں بزی تھی تب روحان اس کے بالوں کو بگاڑتا ہوا صوفے پر اس کے برابر میں آکر بیٹھا

"کتنی بار میں نے منع کیا ہے بھائی فضول ناموں سے مجھے نہیں پکارا کریں"

آغول روحان سے ناراض ہوتی ہوئی بولی،، بچپن سے ہی روحان اس کو چھیڑتے ہوئے کبھی کبھار ایسے ہی ناموں سے پکار کر تنگ کرتا

اوہو روحان مت بولو اسے،، معلوم تو ہے ابھی ایکسر سائز کا ٹائم ڈیوریشن بڑھا کر کھانے پینے میں نخرے " "دکھائے گی،، ویسے ہی اب ہڈیاں نکلنے کی دیر ہے

فاطمہ آغول کے چڑنے کا نوٹس لیتی ہوئی بیٹے کو آنکھیں دکھاتی ہوئی بولی

"اچھا ہے ناں خانسامہ کو بھی سکون کے لمحات نصیب ہوں گے ورنہ آئے دن اس کی شامت آئی رہتی ہے"

وہ آغول کے گال پر چٹکی لیتا ہوا بولا

"آآآآ مما بھائی کو دیکھیں یہ فائٹ کا آغاز کر رہے ہیں"

آغول نے صوفے پر رکھا ہوا کشن مارنے کی غرض سے اٹھایا جسے روحان پکڑ چکا تھا

"بھائی نہیں تنگ کریں واپس کریں میرا موبائل"

روحان اب اس کا موبائل چھین چکا تھا آغول بگڑتی ہوئی بولی

"روحان"

اسی وقت منصور ہال میں داخل ہوا تھا اور روحان کو تنبیہ کرنے والے انداز میں پکارا۔۔۔ روحان آغول کو موبائل واپس دیتا ہوا سیدھا ہو کر بیٹھ گیا اور آغول بھی باپ کو دیکھ کر اپنی جگہ پر بیٹھ گئی

"کافی لیٹ ہو گئے آپ دونوں آفس سے"

منصور صوفے پر بیٹھا تو فاطمہ شوہر کو دیکھتی ہوئی پوچھنے لگی

"ہاں آفس ورک کا لوڈ زیادہ ہو گیا تھا آج اس لیے دیر سے آنا ہوا۔۔۔ تم آج گھر پر ہی ہوں خیریت ہے"

منصور ریلیکس بیٹھتا ہوا فاطمہ کو دیکھ کر پوچھنے لگا

معلوم تو ہے آپ کو میں ایک سے روٹین سے گھبرا جاتی ہوں اس لئے سوچا اب چند دن گھر پر ہی وقت"
"گزار لو

فاطمہ کی عادت تھی وہ ایک سے روٹین سے جلد گھبرا جاتی تھی چند ماہ پہلے فاطمہ کو پرشین کیٹ پالنے کا شوق اٹھا، بلی سے اتنی زیادہ مانوس ہوئی کہ اس کی فوتگی پر فاطمہ کو ڈپریشن ہونے لگا جس کی وجہ سے منصور نے اپنی بیوی کا مائنڈ ڈائیورڈ کرنے کے لئے اسے بوتیک کھلوا کر دے دیا مگر چند ماہ بعد ہی اس کا بوتیک سے بھی دل بھر گیا تو اسے گارڈننگ کا شوق ہو گیا۔۔۔ آج کل اس نے ایک این جی او جوائن کی ہوئی تھی،، جو کہ مظلوم اور بے سہارا عورتوں کی خدمت کے فرائض انجام دے رہی تھی مگر اب وہ وہاں روتی دھوتی عورتوں کو دیکھ کر بھی اکتانے لگی تھی

روحان پرسوں شپ میں کچھ سامان لوڈ کروانا ہے،، تم مینیجر یا پھر اپنی نگرانی میں کروا دینا۔۔۔ مجھے بزنس"
"میٹنگ کے سلسلے میں شہر سے باہر جانا پڑے گا

منصور بیوی کی بات سن کر اب بیٹے کو دیکھتا ہوا بولا۔۔۔ چند ماہ ہوئے تھے روحان کو بزنس سنبھالے ہوئے منصور کو بالکل اندازہ نہیں تھا روحان اس حد تک بزنس میں دلچسپی لے گا اور بہت جلد بزنس میں اپنے قدم جما لے گا۔۔۔ بلکہ زیادہ تر معاملات کو اب وہی دیکھتا تھا۔۔۔ روحان کے بزنس جوائن کرنے سے منصور کافی حد تک ریلیکس ہو گیا تھا

"اس کی آپ فکر مت کریں ڈیڈی،، پچھلی دفعہ کی طرح سب سامان اپنی نگرانی میں ہی لوڈ کرواؤں گا"

روحان منصور سے بولتا ہوا کچھ سوچنے لگا۔۔۔

آغول، منصور اور روحان کو بزنس کے متعلق باتیں کرتا دیکھ کر وہاں سے جانے لگی

"آغول کہاں جا رہی ہو یہی بیٹھو"

آغول کو اپنے کمرے میں جاتا دیکھ کر منصور کی توجہ بیٹی پر گئی

"ڈیڈی بور کرتی ہے مجھے یہ بزنس کی باتیں"

وہ منہ بناتی ہوئی بولی اور واپس اپنی جگہ پر بیٹھی

"تمہاری کمپلین ملی ہے مجھے، ہفتے پہلے تم ڈرائیور کی بجائے خود کار ڈرائیو کر کے یونیورسٹی گئی تھی"

منصور آغول کو دیکھتا ہوا پوچھنے لگا

"ڈیڈی اگر میں کار ڈرائیو نہیں کر سکتی تو پھر میرے ڈرائیونگ سیکھنے کا فائدہ کیا ہے"

آغول کو نرم لہجہ اختیار کرنا پڑا تھا کیونکہ چند ماہ سے آغول کی بد تمیزی دیکھ کر منصور اس سے تھوڑی سختی برتنے لگا تھا اور وہ بھی پورے گھر میں منصور کا ہی لحاظ کرتی

ڈرائیونگ سیکھنے کی پرمیشن میں نے تمہیں تمہاری ضد پر دی تھی مگر اس کا یہ مطلب ہر گز نہیں کہ کار اکیلے لے کر گھر نکل جاؤ آئندہ میں کوئی شکایت نہ سنو"

منصور آغول کو وارن کرتا ہوا بولا

"جی ڈیڈی"

آغول منمناتی ہوئی بولی۔۔۔اب اسکے ہاتھوں ڈرائیور کی شامت آنی تھی جس نے منصور کو یہ سب بتایا وہ تو شکر تھا آغول نے سیفی سے کہہ کر کار کا ٹوٹا ہوا شیشہ صحیح کروا دیا تھا ورنہ منصور کے ساتھ ساتھ روحان بھی اس پر ناراض ہوتا

روحان بیٹا آگے کے لیے کیا سوچا ہے تم نے،،، مطلب اسٹڈیز کب کی کمپلیٹ ہو چکی ہے بزنس سیٹ ہے"
"میرے خیال میں اب شادی ہو جانی چاہیے تمہاری،، کیو منصور

فاطمہ نے روحان کو مخاطب کرتے ہوئے منصور سے بھی آپ نے بات کی تائید چاہی

میں آپ دونوں سے سلسلے میں بات کرنے والا تھا عینا مجھے اپنے لیے پسند ہے،، وہ آپ دونوں کو بھی پسند"
"آئے گی

روحان کے بولنے پر وہ تینوں حیرت سے روحان کو دیکھنے لگے

"یہ عینا کون ہے،، فادر کیا کرتے ہیں اس کے"

منصور کو یاد نہیں آیا ان کے سرکل میں کسی بچی کا نام عینا تھا اس لیے ڈائریکٹر فادر کا پوچھنے لگا

پیرنٹس حیات نہیں ہیں،، ایک بھائی ہے اور دادی ہے جن کے ساتھ رہتی ہے۔۔۔ فیملی کے بارے میں"
"کچھ زیادہ معلومات مجھے بھی نہیں ہے،، وہ خود آغول کی یونیورسٹی میں پڑھتی ہے اس سے ایک سال سینیئر

روحان باری باری منصور اور فاطمہ کو دیکھتا ہوا بتانے لگا

روحان پلیز آپ تو یہ مت کہہ دینا کہ تم کسی مڈل کلاس لڑکی سے دل لگا بیٹھے ہو۔۔۔رشتہ کرتے وقت "
"فیملی اور بیک گراونڈ دیکھنا بہت ضروری ہوتا ہے

فاطمہ نے بولتے ہوئے جیسے ناک سے مکھی اڑائی

مما اسے پسند کرتے وقت میں نے اس کی کلاس کے متعلق نہیں سوچا۔۔۔نہ ہی مجھے اس کی کلاس یا فیملی "
"سے لینا دینا ہے بس شادی میں اسی سے کرونگا یہ کنفرم ہے

روحان فاطمہ کو جتاتا ہوا وہ سے اٹھ کر چلا گیا۔۔۔وہ اسکول اور کالج کے زمانے میں جتنا ضدی تھا اس کے برعکس اب وہ ایسا بالکل نہیں رہا تھا لیکن اگر کسی بات پر اب بھی اڑ جاتا تو پھر وہ کام کر کے ہی رہتا

"منصور دیکھ رہے ہیں آپ اپنے بیٹے کی ٹینشن دینے والی باتیں"

فاطمہ اب شوہر کو دیکھتی ہوئی بولی مگر وہ بھی اسے ہاتھ کے اشارے سے کچھ نہ بولنے کا کہہ کر اپنے کمرے میں چلا گیا

بھائی سے ایسی بیوقوفی کی امید تو نہیں تھی مگر کیا کر سکتے ہیں۔۔۔اب جب سے بھائی نے بزنس سنبھالا ہے"
"ڈیڈی تو انکی ہاں میں ہاں ہی ملاتے ہیں

آغول کندھے اچکا کر فاطمہ کو کہتی ہوئی دوبارہ اپنے موبائل میں بزی ہو گئی۔

****

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

آج سے تین دن پہلے وہ عینا سے ملنے کے لئے اس کے گھر گیا تھا اور جب سے ہی وہ اس کی کال کا ویٹ کر رہا تھا۔۔۔اس نے عینا کو جب پہلی دفعہ دیکھا تھا تو وہ اسے بہت اچھی لگی تھی اس کے بارے میں معلومات فراہم کرنے سے روحان کو یہ معلوم ہوا کہ وہ کہی کسی سے انگیج نہیں ہے،،دل نے جب مزید عینا کے بارے میں سوچنا شروع کیا تو روحان نے اسے پھول بھیجنا شروع کر دیے

تین بار تو اس نے روحان کا بھیجا ہوا بُکے رکھ لیا جبکہ چوتھی بار اس نے وہ لینے سے انکار کر دیا تو روحان اس کے سامنے آ گیا۔۔۔اب دل تھا کے عینا کو دیکھنے کے بعد شدّید بے قرار تھا مگر شاید عینا کو اس کے دل کی قدر نہیں تھی یا وہ اسے فلرٹی ٹائپ انسان سمجھ رہی تھی مگر روحان اسے نرمی سے اپنی محبت کا احساس دلانا چاہتا تھا

یہاں وہ اپنی فطرت سے ہٹ کر کام لے رہا تھا بچپن سے اسے جو چیز چاہیے ہوتی تھی وہ اسے زبردستی حاصل کر لیتا تھا مگر چونکہ عینا کا دل اس کے لیے مختلف انداز میں دھڑکا تھا اس لئے وہ اسے بھی مختلف طریقے سے اپنانا چاہتا تھا

وہ اس پر دھونس جما کر یا رعب ڈال کر اسے اپنے آپ سے اسے بد دل نہیں کرنا چاہتا تھا اس لیے وہ عینا کو ٹائم دے رہا تھا۔۔۔نہ جانے کیوں اسے عینا نے کال نہیں کی تھی،، کیا وہ اس کی آنکھوں میں محبت کے ساتھ،، سچائی نہیں دیکھ سکی تھی۔۔

روحان اپنے روم میں بیڈ پر بیٹھا ہوا یہی سوچے جا رہا تھا تب اس کا موبائل بلنک کرنے لگا موبائل کے اسکرین پر نمبر دیکھ کر روحان کی آنکھوں میں چمک ابھری،، اس کے لب بے ساختہ مسکرائے تھے اور کال کو آنسر کرتا ہوا اس نے اپنا موبائل کام پر لگایا

"ہیلو"

عینا کی گھبرائی ہوئی آواز اس کے کان سے ٹکرائی تو روحان کو اپنے اندر تک اطمینان اترتا ہوا محسوس ہوا

"پچھلے تین دن سے میں نے ایک ایک منٹ تمہاری کال کا ویٹ کیا ہے"

روحان نرمی سے بولتا ہوا "آپ" سے تم کا فاصلہ تہہ کر چکا تھا۔۔۔آہستہ آہستہ یہ تکلفات کی کچی دیوار وہ گرا دینا چاہتا تھا۔۔۔عینا اس کی بات سن کر ایک پل کے لئے خاموش ہوئی

"مجھے نہیں معلوم میں نے آپ کو کال کر کے صحیح کیا یا غلط میں خود کچھ نہیں سمجھ پا رہی"

تین دن سے وہ بھی عجیب الجھن میں الجھ کر رہ گئی تھی۔۔۔۔دماغ تھا کہ بار بار سرزنش کرتا تھا اور دل تھا کہ بار بار اسے کال کرنے پر اکساتا تھا۔۔۔اس سے پہلے اس نے کبھی بھی ایسی حرکت نہیں کی تھی مگر آج وہ اپنے دل کی سننے پر مجبور ہو گئی تھی تبھی روحان کو کال ملا دی

اس میں سمجھنے والی کونسی بات ہے آج مجھے کال کر کے تم نے اپنے ساتھ بالکل ٹھیک کیا ہے۔۔۔اس کا"
"اندازہ تمہیں کل صبح ہو جاتا جب تم یونیورسٹی جانے کے لیے اپنے گھر سے نکل رہی ہوتی

روحان نے جتنے ارام سے بولا تھا عینا گھور کر اپنے موبائل کو دیکھنے لگی

"تو آپ کے کہنے کا مطلب یہ ہے اگر آج میں کال نہیں کرتی تو آپ کل صبح میرے گھر پر آجاتے"

عینا کو اس کی دی گئی دھمکی یاد آئی تھی تبھی وہ اس سے پوچھنے لگی

نہیں میرے کہنے کا مطلب یہ تھا کہ آج اگر تم مجھے کال نہیں کرتی تو میں کل صبح تمہیں یونیورسٹی جانے"
"سے پہلے اٹھوالیتا

روحان بالکل سیریز ہو کر نارمل سے انداز میں بولا

"آپ مذاق کر رہے ہیں"

عینا اس کے انداز اور لہجے پر کنفیوز ہو کر پوچھنے لگی کیونکہ وہ بالکل سنجیدہ تھا

"تمہیں مذاق لگ رہا ہے تو مذاق کی طرح انجوائے کرو"

روحان نے بیڈ پر لیٹتے ہوئے اسے مشورہ دیا

"اووو آپ مجھے ڈرا رہے ہیں"

عینا موبائل کان سے لگائے اپنے روم میں ٹہلتی ہوئی روحان سے پوچھنے لگی

"تم ڈر رہی ہو مجھ سے"

روحان نے الٹا اس سے سوال کیا

"میں پولیس افیسر کی بہن ہو،، ڈرتی ہر گز نہیں"

عینا اس کو جتاتی ہوئی بولی تو روحان چونکا۔۔۔ اس کا بھائی پولیس میں تھا یعنی اس نے دل بھی لگایا تو خطرناک جگہ پر

"اچھا،، تو تمہارا بھائی پولیس افیسر ہے۔۔۔ اور تم بالکل ڈرپوک نہیں پھر تو آگے بہت مزہ آنے والا ہے"

روحان کی بات سن کر وہ ایک پل کے لیے خاموش ہو گئی تھی اور اس کی بات کا مفہوم سمجھنے لگی

"مطلب۔۔۔ کیسے مزا آنے والا ہے"

عینا کنفیوز ہوتی ہوئی روحان سے پوچھنے لگی

"گیم کھیلنے کا۔۔۔۔ چور سپاہی والا گیم"

روحان پُر اسرار مسکراہٹ کے ساتھ بولا

"میں اب بھی آپکی بات نہیں سمجھی"

عینا کو لگا وہ بہت مشکل باتیں کرتا ہے وہ واپس اپنے بیڈ پر بیٹھتی ہوئی بولی

"تم میری باتوں کو سمجھنا چھوڑو،، بس مجھ کو سمجھنے کی کوشش کرو"

روحان نے بیڈ پر لیٹے لیٹے اسے مشورہ دیا

"آپ کیا میتھمیٹکس کا سوال ہے جو آپ کو سمجھو"

عینا نے بات کو مذاق میں اڑاتے ہوئے اس سے پوچھا

"میتھمیٹکس کے سوال سے بھی زیادہ مشکل"

روحان اسے اپنی شخصیت کے بارے میں بتانے لگا

"اُف آپ تو بہت مشکل باتیں کرتے ہیں"

عینا آنکھیں گول گھومتی ہوئی بولی

"چلو اب آسان بات بتادو۔۔۔۔ کیا کر رہی تھی اس وقت"

اس نے عینا سے بہت آسان سوال پوچھا

"پڑھ رہی تھی پرسوں پیپر ہے میرا"

عینا روحان کو بتانے لگی مگر یہ نہیں بتا پائی اس کا سارا دھیان اپنے نوٹس کی بجائے نوٹس میں رکھے ہوئے اس کارڈ پر تھا جو روحان اس کے ہاتھ میں تھما کر گیا تھا

"پھر مجھے کال کرنے کا خیال کیسے آیا"

نہ جانے روحان اس کے منہ سے کیا سننے کا منتظر جبھی وہ پوچھنے لگا

"بس خود ہی آ گیا آپ بتائیں آپ کیا کر رہے تھے"

عینا اسے ٹالتی ہوئی الٹا اس سے سوال پوچھنے لگی

تمہارے بارے میں سوچ رہا تھا اب یہ مت سمجھنا کہ تم نے پوچھا ہے تو میں اپنی طرف سے بول رہا ہوں،،"

"میں واقعی تمہارے بارے میں سوچ رہا تھا

وہ شاید عینا کو اپنا یقین دلانے کی کوشش کر رہا تھا وہ چاہتا تھا عینا اس کے جذبوں پر یقین کریں

"اچھا آپ میرے بارے میں کیا سوچ رہے تھے"

عینا نے تجسس سے پوچھا

"یہ مت پوچھو بے شک تم ڈرپوک نہیں ہوں مگر ڈر جاؤں گی"

روحان مسکراہٹ چھپاتا ہوا معنی خیزی سے بولا

"میرے خیال میں مجھے کال رکھنی چاہیے"

عینا نے دیوار پر ٹنگی ہوئی گھڑی میں ٹائم دیکھتے ہوئے کہا

"ایسا سوچنا بھی مت،،ورنہ ابھی کے ابھی تمہارے گھر آ جاؤں گا"

روحان اسے دھمکاتا ہوا بولا

"مجھے پڑھنا ہے روحان"

عینا اسکا نام لیتے ہوئے تھوڑا جھجھکی تھی۔۔۔اور اس کا جھجکنا ہی روحان کے دل کو بھا گیا

"آج سے پہلے تو مجھے اپنا نام اتنا خاص لگا ہی نہیں،، کیا تم مجھے ایک بار پھر میرے نام سے پکار سکتی ہو"

روحان کی فرمائش سن کر عینا ایک پل کیلئے خاموش ہوئی

"روحان"

بہت آئستہ سے بولتے ہوئے اس نے اپنی پلکیں جھکائی تھی۔۔۔جیسے روحان اس کے سامنے ہی موجود ہو۔۔۔روحان ایک جذب سے آنکھیں بند کر کے مسکرایا

"کیا میں اب کال رکھ دو"

عینا ایک بار پھر پوچھنے لگی کیونکہ اسے لگ رہا تھا کہ جہانگیر ڈیوٹی سے گھر پر آ گیا ہے

"کل میں تمہیں اسی ٹائم کال کروں گا بلکہ روز ہم اسی ٹائم پر بات کیا کریں گے"

روحان خود ہی ڈسائیڈ کرتا ہوا عینا سے بولا

"جی نہیں ایسی تو کوئی کہانی نہیں ہو رہی روز روز بات کرنے والی"

عینا نے اسے فری ہوتا دیکھ کر فوراً ٹوکا

پورے دن میں 24 گھنٹے ہوتے ہیں اور ان 24 گھنٹوں میں سے تم ایک گھنٹہ روزانہ میرے لئے نکالوں"
"گی۔۔۔اب میں کوئی دوسری بات نہیں سنوں گا۔۔بے شک ابھی کال کر دو،،ہم کل بات کریں گے

روحان کی بات سن کر عینا نے کال کاٹ دی

****

آج وہ تھوڑا سا ریلیکس اس لئے ٹائم نکال کر جلدی گھر آ گیا۔۔۔اب وہ گھر سے چینج کرنے کے بعد مال جانے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔دس دن بعد عینا کی برتھ ڈے تھی اور جہانگیر اس کے لئے گفٹ لینا چاہتا تھا۔۔۔ ہمیشہ سے ہی برتھ ڈے پر کوئی خاص اہتمام نہیں کیا جاتا برتھ ڈے کو گھر پر ہی سیلیبریٹ کیا جاتا،،عینا گھر میں ہی کیک بیک کر لیتی۔۔۔برتھڈے والے فرد کا من پسند کھانا بنتا اور گفٹس دیئے جاتے۔۔۔بس عینا کی برتھ ڈے والے دن اسے اپنی ساری مصروفیات ترک کرنی پڑتی اور گھر میں ہی دن گزارنا پڑتا ورنہ اس سے ناراض نہیں ہوتی باقاعدہ لڑتی

چند دن سے وہ روما کے کیس کو لے کر کافی الجھا ہوا تھا۔۔۔اس نے روما کے پیرنٹس سے بھی ملاقات کی تھی مگر کوئی ایسا سرا ہاتھ نہیں آیا تھا جس سے وہ ان لوگوں تک پہنچ سکے۔۔۔انسپیکٹر شکیل نے اس آصف کا ٹیٹو موجود تھا اس کے بارے میں معلومات کر کے پتہ چلا (k) نامی بندے کا بھی پتہ لگایا جس کی کمر پر ک کہ جیل سے رہاح ہونے کے دوسرے ہی دن اس کی لاش ویران جگہ پر جھاڑیوں میں سے برآمد ہوئی تھی۔۔۔اس وقت اس کے پاس فی الحال ان لوگوں کے خلاف کوئی ثبوت موجود نہیں تھا جو لڑکیوں اور بچوں کو کڈنیپ کرتے تھے یہ کوئی نیا گینگ تھا جو ایک دم سے سامنے ابھر پر آیا تھا

یہ ساری باتیں سوچتا ہوا وہ ایک شاپ میں داخل ہوا اچانک ایک لڑکی تیزی سے باہر نکلی،، جہانگیر اسے دیکھ کر سائیڈ پر ہوا مگر وہ بھی کنفیوز ہو کر سائیڈ پر ہوئی اور اس سے ٹکرا گئی

"سس۔۔۔سوری ریلی سوری"

لڑکی کے ہاتھ میں موجود ڈسپوزیبل کافی کا کپ جہانگیر کی جیکٹ کو اچھا خاصہ خراب کر چکا تھا جس پر وہ لڑکی شرمندہ ہوتی ہوئی جہانگیر کو سوری کرنے لگی

"دماغ جیسی چیز بیشک لڑکیوں کے پاس کم پائی جاتی ہوں مگر آنکھوں کا استعمال کر لینا چاہیے"

جہانگیر اسے شرمندہ کرتا ہوا شاپ کی بجائے ٹوائلیٹ کی طرف جانے لگا۔۔۔اس کی جیکٹ کے ساتھ اسکا موڈ بھی خراب ہو چکا تھا

مال میں آج عام دنوں سے زیادہ گہما گہمی تھی اسکے بانسبت واشروم والے ایریے میں زیادہ رش نہیں تھا

سیفٹی تنگ نہیں کرو بیگ دو میرا" جہانگیر کے کانوں سے کسی لڑکی کی آواز ٹکرائی۔۔۔لیفٹ سائڈ پر" جینٹس ٹوائلیٹ تھے جبکہ اپوزیٹ سائڈ لیڈیز۔۔۔

"پہلے پرامس کرو ہوٹل ال کینگ میں مجھ سے ملنے آؤ گی"

لڑکے کی آواز کے ساتھ جہانگیر نے لیفٹ سائیڈ کا دروازہ کھولا جہاں ایک کے بعد ایک لمبی قطار میں واشروم موجود تھے جبکہ دوسری سائیڈ لائن سے واش بیسن بنے ہوئے تھے

ایک دم دروازہ کھلنے پر آغول کے قدم وہی رکھے۔۔۔ سیفی بھی دروازے پر آنے والے کو دیکھنے لگا۔۔۔ جہانگیر کی نظر پہلے اس لڑکے پر گئی جو کہ ہاتھ میں لیڈیز بیگ پکڑا،،ہاتھ کو ہوا میں اونچا کیا ہوا تھا تاکہ وہ لڑکی اس سے بیگ نہ لے سکے۔۔۔ اب وہ ناگوار نظروں سے اس بد دماغ اور مغرور لڑکی کو دیکھ رہا تھا جو آج بھی فضول قسم کی ڈریسنگ میں موجود تھی،،،وہ اپنا ہاتھ اونچا کر کے اس لڑکے سے اپنا بیگ لینے کی کوشش کر رہی تھی جس کی وجہ سے وہ اس لڑکے کے کافی نزدیک کھڑی تھی

جہانگیر ان دونوں کو اگنور کر کے اندر داخل ہوا وہ اس لڑکے کو بھی پہچان چکا تھا یہ وہی ریسٹورینٹ والا لڑکا تھا۔۔۔ جہانگیر کے اندر داخل ہوتے ہیں وہ دونوں سیدھے ہو گئے۔۔۔ سیفی نے آغول کو بیک پکڑایا اب وہ دونوں باہر جا رہے تھے

"جینٹس ٹوائلٹ کے ایریا میں کون لڑکی آتی ہے ایڈیٹ"

جہانگیر ناگواری سے سوچتا ہوا ٹیب کھول کر جیکٹ صاف کرنے لگا

****

وہ واش روم کے اندر داخل ہونے والے شخص کو اچھی طرح پہچان چکی تھی یہ وہی بد تمیز انسان تھا جس نے نہ صرف اس سے بد تمیزی کی تھی بلکہ اس کی کار کا شیشہ پتھر مار کر توڑا تھا۔۔۔ اور ابھی وہ اسے ایسے گھور رہا تھا جیسے وہ ٹوائلٹ اس کے باپ کا ہو

لیڈیز ٹوائلٹ کی طرف کچھ کنسٹرکشن کا کام ہو رہا تھا اس وجہ سے وہ اپنا بیگ سیفی کو پکڑا کر گارڈ کے کہنے پر جینٹس ٹوائلٹ گئی تھی۔۔۔ آج اس کا یونیورسٹی سے ہی شاپنگ کا پروگرام بن گیا تو وہ سیفی کے ساتھ شاپنگ مال آ گئی تھی،، وہ اپنے لیے بیگز دیکھ رہی تھی تب اسے شاپ پر سیفی نظر نہیں آیا

"نہ جانے یہ کہاں مر گیا"

آغول بیگ دیکھتی ہوئی سیفی کے بارے میں سوچنے لگی تب اچانک زور سے مال میں سائرن کی آواز آنے لگی ساتھ ہی لوگوں میں بھگدڑ مچ گئی۔۔۔ شاپ پر موجود افراد بھی باہر کی طرف بھاگے آغول بھی لوگوں کو دیکھتی ہوئی شاپ سے باہر نکلی۔۔۔ ہر طرف سے سائرن کے الارم کے ساتھ دیوار کے اوپر لگی لال بتی بھی مسلسل جل رہی تھی۔۔۔ لوگوں کا سیلاب کا سیلاب "آگ آگ" شور کی آواز کے ساتھ بھاگنے میں مصروف تھا

"سیفی سیفی"

آغول چاروں طرف نظر دوڑاتی ہوئی سیفی کو پکار کر چیخی

وہ اس وقت سیکنڈ فلور پر موجود تھی اسے نہیں معلوم تھا آگ کہاں پر لگی ہوئی ہے۔۔۔ سب لوگ سیڑھیوں کی طرف بھاگ رہے تھے آغول نے بھی وہی بھاگنا شروع کر دیا

سیفی۔۔۔ سیفی" اسے آخر کی دو سیڑھیوں پر لوگوں کے رش میں سیفی نیچے اترتا ہوا نظر آیا جسے دیکھنے" کے بعد آغول نے اسے آواز دی اور سیفی نے شاید اس کی طرف دیکھا بھی تھا مگر وہ اس کے پاس آنے کی بجائے نیچے بھاگا

آغول سیڑھیوں پر کھڑی اسے آواز دے رہی تھی پیچھے سے زور دار دھکا لگنے کی وجہ سے وہ سیڑھی سے نیچے گری،،،ایک اور لڑکی بھی اس کے اوپر گری مگر اس لڑکی کے بھائی یا شوہر نے اس لڑکی کا ہاتھ پکڑ کر اسے اٹھایا اور بھاگنا شروع کر دیا مگر دوسرے لوگوں کے بھاگنے اور سیڑھی سے اترنے کے باعث آغول اٹھ ہی نہیں پائی

کوئی آدمی بھاگتے ہوئے برے طریقے سے زمین پر رکھا ہوا اس کا ہاتھ اپنے جوتے سے کچلتا ہوا سیڑھیوں سے نیچے اتر گیا وہ روتی ہوئی بمشکل اٹھی اور سیڑھیوں سے نیچے اتری مگر فرسٹ فلور پر بھی عجیب افراتفری کا عالم تھا لوگوں کے شور اور بھگدڑ کی وجہ سے اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا اب کی بار وہ سیڑھیوں سے اترنے کی بجائے لفٹ کی طرف بڑھی اور زور زور سے لفٹ کے بٹن پریس کرنے لگی تاکہ ڈائریکٹ گراؤنڈ فلور پر پہنچ جائے

مگر یہاں آنا بھی بیکار ثابت ہوا اس کا ہینڈ بیگ دھکے مکوں میں نہ جانے کہاں گر گیا تھا اسے معلوم ہی نہیں ہوا وہ دوبارہ سیڑھیوں کی طرف بڑھی مگر بد قسمتی سے ایک بڑا سا ریک جس پر کھانے پینے کی اشیاء رکھی ہوئی تھی لوگوں کے بھاگنے سے اپنا بیلنس برقرار نہیں رکھ سکا۔۔وہ نیچے کی طرف سجدہ کرتا ہوا اس کے اوپر گرنے لگا آغول نے خوف سے پوری آنکھیں کھول کر ریک کو دیکھا اور بھاگنے کی کوشش

"آآآآ"

دلخراش چیخ اس کے منہ سے نکلی۔

☆☆☆

یہی اسی فلور سے سیڑھیاں اترتے ہوئے ہاتھ چھوٹ گیا تھا۔۔۔پلیز آپ ہماری ہیلپ کریں ہم آپ کے "
"زندگی بھر مقروض رہیں گے

وہ آدمی بے بسی سے جہانگیر کو دیکھتا ہوا بولا

ویسے ہی مال کے سیکنڈ فلور کا شیشہ ٹوٹا اور آگ میں لپٹا ہوا ایک وجود کھڑکی کے نیچے آگرا۔۔۔لوگوں میں چیخ وپکار مچ گئی،،خوف وہراس پھیلنے لگا نہ جانے کتنے لوگ اندر ابھی بھی پھنسے ہوئے تھے

"کیا کر رہے ہیں آپ۔۔۔اندر جانا الاؤ نہیں ہے"

جہانگیر نے اندر کی طرف قدم بڑھائے تو انسپکٹر سخت لہجے میں اس سے گویا ہوا۔۔۔جہانگیر پاکٹ سے اپنا آئی ڈی کارڈ نکال کر پولیس کو دکھانے لگا

"سر اندر جانا کافی رسکی ہے آگ کافی تیزی سے پھیلتی ہوئی پوری بلڈنگ کو اپنی لپیٹ میں لے رہی ہے"

اب کی بار انسپکٹر سلوٹ مارتا ہوا جہانگیر کو نرمی سے بولنے لگا

فائر بریگیڈ کی ٹیم کو دوبارہ کال کرو" جہانگیر اسے مشورہ دیتا ہوا مال کے اندر آگ سے بچتا بچاتا ہوا چلا گیا"
نیچے والا فلور تقریباً پورا آگ کی لپیٹ میں موجود تھا چاروں طرف شاپس پر آگ لگی ہوئی تھی دھواں اتنا زیادہ تھا کہ اسے کچھ دکھائی نہیں دے رہا تھا بچے کی رونے کی آواز پر جہانگیر پیچھے مڑا

یہاں آؤ بیٹا" جہانگیر 6 سالہ بچے کے طرف بھاگتا ہوا گیا جو ڈرا ہوا رو رہا تھا بچہ بھی ڈر کے مارے فوراً"
جہانگیر سے لپٹ گیا

"پلیز میری ہیلپ کرو کوئی"

جہانگیر نے بچے کو اٹھایا تب اسے روتی ہوئی کسی لڑکی کی آواز آئی،، جہانگیر نے سیڑھیوں کی طرف دیکھا،، یہ اوپر سے آواز آرہی تھی۔۔ جہانگیر بچے کو لے کر تھوڑی مشکل سے آگ سے بچتا ہوا باہر نکلا

"سر پلیز رکیں"

بچہ بھاگتا ہوا باہر آیا مگر جہانگیر کو دوبارہ مال کی طرف اندر جاتا دیکھ کر پولیس آفیسر چیخا تھا لیکن تب تک جہانگیر واپس اندر جا چکا تھا۔۔۔۔ وہ تیزی سے سیڑھیاں چڑھ رہا تھا تب زوردار دھماکے کے ساتھ لکڑی کا بڑا سا تختہ داخلی دروازے کی طرف جا گرا جسے آگ نے پوری طرح لپیٹ میں لیا ہوا تھا۔۔۔۔

اب باہر نکلنے کا راستہ تقریباً بند ہو چکا تھا اور نیچے والا فلور پور آگ کی لپیٹ میں تھا

"پلیز کوئی مدد کرو مجھے بچالو"

دھواں بڑھنے کی وجہ سے جہانگیر کو دیکھنے میں مشکل پیش آرہی تھی سامنے ایک لڑکی جو الٹی فرش پر گری ہوئی تھی اس کی کمر کے اوپر بڑا سا ریگ گرا ہوا تھا وہ یقیناً جہانگیر کو ہی پکار رہی تھی جہانگیر بھاگتا ہوا اس کے پاس پہنچا

تم آگئے،، اب جلدی سے مجھے بچالو" آغول جہانگیر کو دیکھ کر ایسے بولی جیسے اس کی جہانگیر سے کافی اچھی" دوستی رہی ہو جبکہ جہانگیر اس بدمزاج اور مغرور لڑکی کے میٹھے لہجے پر غور کرنے کی بجائے اس ریک کو

ہٹانے لگا جس کے نیچے اس کا آدھا دھڑ دبا ہوا تھا۔۔۔ ریک میں موجود نیل میں آغول کی شرٹ پھنسی ہوئی تھی جہانگیر نے جھک کر دونوں ہاتھوں سے ریک ہٹایا تو آغول کی شرٹ پھٹ گئی

"آآآآ بے ھودہ انسان تمیز ہے تم میں یا نہیں،، آنکھیں نیچی کرو فوراً اپنی"

وہ بد تمیز انسان آغول کی شرٹ پھاڑ چکا تھا ابھی وہ اٹھ بھی نہیں پائی تھی کہ جہانگیر کی نظریں دیکھتی ہوئی چیخ کر بولی

اوئے تمیز سے بات کرو،،، تمہیں یہاں بچانے کے لئے آیا ہوں احسان مانو میرا،، اگر زیادہ بک بک کی تو"

"دوبارہ اس ریک نیچے دبا کر واپس چلا جاؤں گا

جہانگیر ساری شرافت بلائے طاق رکھتا ہوں اس سے بولا اور اپنی جیکٹ اتار کر اس لڑکی پر پھینکی جو اپنی زبان کے جوہر دکھانے کا کوئی موقع نہیں گنواتی تھی۔۔۔ آغول بہت مشکل سے بغیر کسی سہارے کے اٹھ کر کھڑی ہوئی تھی۔۔۔ اب وہ جیکٹ پہنتی ہوئی جہانگیر کو دیکھ رہی تھی جو نیچے جانے کی بجائے سیکنڈ فلور کی طرف سیڑھیاں بڑھتا ہوا بھاری بھر کم سامان ہٹاتا ہوا اوپر جانے کا راستہ بنا رہا تھا

اس فلور کی شاپز کو بھی آگ کی لپیٹ میں تھی آگ مزید تیزی سے بڑھ رہی تھی آغول کو آنکھوں میں اور ناک میں دھواں بھرتا ہوا محسوس ہو رہا تھا وہ مسلسل کھانس رہی تھی۔۔۔ بمشکل جہانگیر کے پاس آئی کیونکہ اس سے چلا بھی نہیں جا رہا تھا۔۔۔ اس کا سیدھا پاؤں بری طرح زخمی ہو چکا تھا

جلدی سے یہاں سے چلو میں بالکل بھی مرنا نہیں چاہتی" آغول روتی ہوئی جہانگیر کا بازو پکڑ کر بولی وہ ہر طرف آگ دیکھ کر خوفزدہ تھی جہانگیر نے ایک نظر اس کے روتے ہوئے چہرے پر ڈالی اس کا ہاتھ پکڑ کر اوپر سیڑھیوں کی طرف بڑھنے لگا

"باہر جانے کا راستہ نیچے فلور پر ہے" آغول نے روتے ہوئے اس کی معلومات میں اضافہ کرنے کی کوشش کی تھی لہجہ بھی سخت نہیں رکھا تھا اور اسے بیوقوف کہنے کی غلطی تو بالکل بھی نہیں کر سکتی تھی

"اگر نیچے سے جائیں گے تو سیخ کباب بن جائیں گے۔۔۔نیچے پورے فلور پر آگ پھیل چکی ہے اور باہر نکلنے کا راستہ بند ہو چکا ہے کیا تم تھوڑا تیز نہیں چل سکتی"

جہانگیر اس کے رونے سے چڑتا ہوا بولا تھا

"نہیں میں بالکل تیز نہیں چل سکتی،، میرا پاؤں بہت درد کر رہا ہے پلیز مجھے اٹھالو"

اتنی ٹینشن زدہ سچویشن میں اس لڑکی کی انوکھی فرمائش پر جہانگیر نے گھور کر اسے دیکھا۔۔۔اب جہانگیر کو سمجھ میں آیا وہ آگ کے ڈر کے ساتھ ساتھ اپنے پاؤں میں درد کی وجہ سے بھی رو رہی تھی

"پاؤں زخمی ہوا ہے ٹوٹا نہیں ہے آرام سے خود ہی چلو"

جہانگیر اس ملکہ عالیہ کو دیکھتا ہوا بولا وہ یہاں اس کی ہیلپ کرنے کے لیے آیا تھا اور وہ لڑکی اسے اپنا نوکر ہی سمجھ بیٹھی تھی۔۔۔اب جہانگیر اس کا ہاتھ چھوڑ کر بازو پکڑ چکا تھا تھا

"اے لڑکی جلدی چلو"

سیکنڈ فلور پر پہنچتے ہوئے جہانگیر نے اس کو ڈانٹتے ہوئے کہا۔۔ کیونکہ اس فلور پر نیچے فلور کی بانسبت زیادہ آگ پھیلی ہوئی تھی۔۔۔ اسے وہاں سے جلدی نکلنا تھا مگر آغول نے جہانگیر کے گلے لگ کر زور زور سے رونا شروع کر دیا۔۔۔ جہانگیر کی نظر اس ڈیڈ باڈی پر گئی جو بری طرح جل چکی تھی آغول یقیناً اسی کو دیکھ کر خوفزدہ ہو گئی تھی،،، تبھی وہ اس کو اپنے کندھے پر ڈال کر تیزی سے سیڑھیاں بڑھنے لگا

وہ آغول کو اٹھائے مال کی چھت پر پہنچ چکا تھا تب اس نے آغول کو نیچے اتارا اور کھلی فضا میں لمبے سانس لیتا ہوا آغول کو گھورنے لگا یہ خوبصورت فگر والا ایٹم صرف دیکھنے میں ہی نازک لگتا تھا۔۔۔ تین فلور تک 48 کے جی کے لگ بھگ وزن کو اپنے کندھے پر ڈالے چڑھنا کوئی مذاق بات نہیں تھا

"او شکر خدا کا ہم بچ گئے اب ہم نیچے کیسے جائیں گے"

آغول مال کی چھت پر آ کر بالکل ریلیکس تھی وہ نیچے لوگوں کا رش دیکھتی ہوئی جہانگیر سے پوچھنے لگی جو موبائل پر کسی سے بات کر رہا تھا ساتھ ہی نیچے کسی کو ہاتھ ہلا کر اشارہ بھی کر رہا تھا

"ہاں مگر پہلے میڈیا کے کیمرے بند کرواو اور لوگوں کا ہجوم بھی دور کرو"

جہانگیر موبائل پر کسی سے بولتا ہوا آغول کو اوپر سے نیچے تک دیکھ رہا تھا

کتنی اونچائی سے جمپ لگا سکتی ہو" جہانگیر کی بات سن کر آغول کے چہرے پر ہوائیاں اڑنے لگی"

"مطلب کیا ہے تمہارا ہمیں یہاں پانچ منزلہ سے نیچے جمپ لگانی ہو گی"

آغول گھبراتی ہوئی جہانگیر کا چہرہ دیکھنے کے بعد اب نیچے دیکھنے لگی جہاں پر بڑے سے پیراشوٹ کی چادر کو کھولا جارہا تھا

"یہی آپشن ہے فائر بر گیڈ کی گاڑی تو ابھی تک نہیں پہنچی"

جہانگیر کندھے اچکا کر نارمل لہجے میں بولا

"نہیں نہیں میں ایسے کیسے۔۔۔ آآآآچھوڑو مجھے،،، تم پاگل ہو چکے ہو پر میں پاگل نہیں ہو"

آغول نفی میں سر ہلاتی ہوئی پیچھے ہٹنے لگی تبھی جہانگیر نے اس کی بات سنے بغیر اس کے دونوں بازو پکڑے اب وہ اس کے نخرے برداشت کیے بغیر اسے کھینچ کر دیوار تک لایا خود دیوار کے اوپر اچھی طرح پاؤں جمانے کے بعد وہ اس کو بازو سے پکڑ کر اوپر کھینچتا ہوا دیوار پر کھڑا کر چکا تھا۔۔۔

"آآآآ۔۔۔۔ مجھے اپنے آپ سے بہت محبت ہے میں بالکل مرنا نہیں چاہتی"

آغول نے نیچے دیکھتے ہوئے چیخ کر کہا

"اگر نیچے پہنچ کر تم بچ گئی،، تو میں تمہارا گلا دبا کر تمہیں مار ڈالوں گا،، اب میرے کان پر چیخنا مت"

جہانگیر نے اس کا ہاتھ مضبوطی سے پکڑتا ہوا چھلانگ لگانے سے پہلے آغول کو وارننگ دی تھی آغول نے زور سے اپنی آنکھیں بند کی تھی

اسے خبر نہیں تھی کہ وہ چیخی یا نہیں چیخی مگر اسے لگ رہا تھا کہ آج اس کی زندگی کا آخری دن ہے ہوا کے زور سے اب اس کا دل بند ہونے لگا۔۔۔ اسے لگا زمین سے اپنی طرف نیچے کھینچ رہی ہے ساتھ ہی اسے اپنا

وجود ہلکا پھلکا محسوس ہوا مگر اس کے ہاتھ پر جہانگیر کے ہاتھ کی گرفت سخت تھی جسے وہ محسوس کر سکتی تھی۔۔۔ دھب سے وہ پیر اشوٹ کے اوپر گری،،، ساتھ اسکے گرنے کے ایک اور بار آواز آئی۔۔۔۔ اب زور زور سے تالیاں اور سیٹیاں بجنے کی آوازیں سنائی دی جس پر آغول نے آنکھیں کھولی وہ دونوں شاید پوری عوام کے سامنے مرکزِ نگاہ تھے۔۔۔

جہانگیر اسکے چہرے پر گھبراہٹ اور خوف دیکھ کر پولیس والوں سے کہتا ہوا پبلک اور میڈیا والوں کو دور ہٹاتا ہوا آغول کا ہاتھ پکڑ کر اسے پولیس وین کی طرف لے کر آیا جہاں زیادہ رش نہیں تھا

"اووو سوئیٹی تھینک گاڈ تم صحیح سلامت ہوں میں تو کب سے تمہیں ڈھونڈ رہا تھا"

جہانگیر نے مڑ کر دیکھا لوگوں کے ہجوم میں سے نکل کر وہی لڑکا جس کے ساتھ وہ مغرور اور بد دماغ لڑکی کو دیکھ چکا تھا ان دونوں کے پاس آیا

"سیفی"

آغول جہانگیر سے اپنا ہاتھ چھڑا کر اس کی طرف بڑھی

"پلیز بھائی کو یہاں پر فون کر کے بلاؤ جلدی سے"

وہ لڑکی اسکی جیکٹ پہنے شاید اب بھی خوف کے حصار میں تھی وہ روتی ہوئی اس لڑکے سے بول رہی تھی جہانگیر ان دونوں پر ایک نگاہ ڈال کر وہاں سے جانے لگا تب اس بچے کے والدین جہانگیر کے پاس آ کر اس کا شکریہ ادا کرنے لگے جس بچے کی جان جہانگیر نے تھوڑی دیر پہلے بچائی تھی

****

کوئی فکر ہے آپ کو ہماری،،، کچھ احساس ہے آپ کو میرا اور دی جان کا۔۔۔ اگر کچھ ہو جاتا آپ کو تو ہمارا" "کیا ہوتا

دی جان جب جہانگیر کی اچھی خاصی خبر لینے کے بعد نماز ادا کرنے گئیں تو عینا نیوز چینل کی آواز بند کرتی ہوئی جہانگیر کی کلاس لینا اسٹارٹ کر چکی تھی۔۔۔ نیوز چینل پر بار بار ایک لڑکی اور بچے کی جان بچانے کا کلپ چلا کر ایک بہادر افسر کے کارنامے کو سراہا جا رہا تھا

"یار کیا ہو گیا تمہیں اور دی جان کو یہ سب میری جاب کا حصہ ہے"

جہانگیر ریموٹ اٹھا کر اسکرین آف کرتا ہوا بولا کیونکہ جب تک نیوز چینل لگا رہتا ان دونوں خواتین کا بھی ٹیپ مسلسل چلتا رہتا۔۔۔ اب اسے معلوم تھا پورا مہینہ دی جان دن رات اس کا حفاظتی حصار کھینچ کر،، آیتیں پڑھ پڑھ کر اس پر پھونکتی رہے گی اور اس کی جان کا صدقہ دینے کا بھی سلسلہ دوبارہ چل نکلے گا جو کہ چند دنوں پہلے ہی بند ہوا تھا

وہ آپ کی ڈیوٹی آورز نہیں تھے،، جس میں آپ اپنی جان مشکل میں ڈال کر ہیرو بنتے ہوئے سب کی جان" "بچا رہے تھے

عینا اسکے کف فولڈ کرتی ہوئی ڈیٹول میں ڈوبی ہوئی روئی سے اس کا بازو صاف کرتی ہوئی بولی۔۔۔ جہانگیر کو تو یہ بھی یاد نہیں تھا یہ چوٹ اس کو کب لگی شاید اس لڑکی پر سے وہ بھاری ریک ہٹاتے ہوئے

ڈیوٹی آورز نہیں تھے مگر انسانیت بھی تو کوئی چیز ہوتی ہے میں پوری کیلکولیشن کر کے ہی اندر گیا تھا بیس" منٹ سے پہلے کسی بھی طرح وہاں سے باہر نکلنا تھا" جہانگیر صوفے پر نیم دراز ہو کر دونوں پاؤں سامنے ٹیبل پر رکھتا ہوا اپنی چھوٹی بہن کو مطمئن کرنے لگا جو کہ اس کے برابر میں بیٹھی ہوئی اس کے ہاتھ پر بینڈیج کر رہی تھی

"نام کیا ہے ویسے اس لڑکی کا،، کچھ دیکھی دیکھی سی لگ رہی ہے"

عینا جہانگیر کو دیکھتی ہوئی پوچھنے لگی

"میں وہاں اس کی ہیلپ کرنے گیا تھا اس کا نام جاننے نہیں"

اگر جہانگیر عینا کو یہ بتا دیتا کہ وہ تمہاری یونیورسٹی میں پڑھتی ہے تو عینا بلاوجہ اس کا ریکارڈ لگانا شروع کر دیتی اور دی جان کو یہ بات لازمی بتاتی کہ دال میں کچھ کالا ہے اور دی جان کو ایک بار پھر اس کی شادی کرنا یاد آجاتا

ارے آپ نے اس کی جان بچائی،، اس نے آپ کو اپنا نام تو بتایا ہو گا یا آپ کا نام تو پوچھا ہو گا" عینا حیرت کا" اظہار کرتی ہوئی جہانگیر کو دیکھ کر بولی

"ایسی کوئی کہانی نہیں ہوئی عینا،،، زیادہ دماغ مت کھاؤ اب"

جہانگیر سیریس ہو کر بولا کیونکہ وہ اس ٹاپک کو ختم کرنا چاہتا تھا

اس لڑکی میں تو مروت نام کی کوئی چیز نہیں تھی جب جان پر بنی ہوئی تھی تو کس طرح کہہ رہی تھی کہ مجھے گود میں اٹھالو اور جب جان بچ گئی تو کیسے اپنا ہاتھ چھڑا کر اس لڑکے کے ساتھ چلی گئی

"اسکرین پر فیس تو کلیئر نہیں آیا مگر لگ رہا ہے خوبصورت سی ہو گی۔۔۔ کیوں"

عینا نے لقمہ دیتے ہوئے جہانگیر کی رائے لینی چاہی

"معلوم نہیں یار میں نے زیادہ غور سے نہیں دیکھا"

جہانگیر اس کا خوبصورت چہرہ یاد کرتا ہوا بولا۔۔۔ چہرے کی خوبصورتی زبان کی کڑوی۔۔۔ جہانگیر دل میں سوچتا ہوا خود سے مخاطب ہوا

کیا بات کر رہے ہیں بھائی،، اتنی خوبصورت لڑکی کو اتنے قریب سے دیکھا اس کی جان بچائی پھر بھی غور "سے نہیں کیا کہ وہ خوبصورت ہے کہ نہیں۔۔۔ میں مان ہی نہیں سکتی"

عینا کی بات سن کر جہانگیر گھور کر اس کو دیکھنے لگا

کیا سمجھ رکھا ہے تم نے اپنے بھائی کو،، کوئی نظر باز ہو میں۔۔۔ چھچھورہ یا لفنگا ٹائپ انسان ہوں جو لڑکیوں" پر غور و فکر کرونگا اور یہ بڑے بھائی سے اس طرح بات کی جاتی ہے۔۔۔ چلو فوراً اٹھو اسٹرونگ سی چائے بنا کر "لاؤ میرے لیے

جہانگیر اس کو اچھی طرح گھرکتا ہوا بولا تو عینا منہ پھلا کر صوفے سے اٹھی اور کمرے سے باہر نکلنے لگی مگر پھر پلٹ کر جہانگیر کی طرف دیکھ کر مسکرائی

میرا بھائی چھچھورا یا لفنگا ٹائپ کا انسان نہیں ہو سکتا مگر وہ اتنا بد ذوق بھی نہیں ہو سکتا،، آپ چاہے مجھے کتنا" "ہی ڈانٹ لیں،، میں ابھی بھی نہیں ماننے والی کے آپ نے اس لڑکی کو غور سے نہیں دیکھا ہو گا

عینا بولتی ہوئی کمرے سے باہر نکل گئی اور اس کے پیچھے جہانگیر مسکرانے لگا

عینا نے ٹھیک کہا تھا وہ اتنا بد ذوق ہر گز نہیں تھا اور اس کی قریب کی نظر تو دور کی نظر سے دس گناہ تیز تھی۔۔۔ وہ لڑکی بھی بلاشبہ بہت خوبصورت تھی مگر اس کے ٹائپ کی ہر گز نہیں تھی۔۔ جہانگیر لاشعوری طور پر آغول کے بارے میں سوچنے لگا

اسے وہ منظر یاد آنے لگا جب وہ لڑکی ڈر کر اس کے گلے لگی تھی۔۔۔ فرسٹ ٹائم اس کی لائف میں کوئی لڑکی یوں ایک دم اس کے گلے لگی تھی پھر ہارٹ بیٹ کو تو ایک دم سے تیز ہونا ہی تھا اور فرسٹ ٹائم اس نے کسی لڑکی کو اسطرح اٹھایا تھا دماغ کو تو بوکھلاہٹ کا شکار ہونا ہی تھا۔۔۔ نیچے کی طرف جمپ لگاتے ہوئے اس نے بے حد مضبوطی سے اس لڑکی کا ہاتھ تھامے رکھا تھا دل اور دماغ میں یہ بات بٹھاتے ہوئے کہ یہ ہاتھ اس کو بالکل نہیں چھوڑنا ہے۔۔۔ اس نے وہ ہاتھ چھوڑا بھی نہیں بلکے اس کے گھبرائے ہوئے چہرے کو دیکھ کر ہجوم اور رش میں سے اس لڑکی کو نکالتا ہوا دور لے گیا۔۔ پھر اس لڑکی نے خود اپنا ہاتھ جہانگیر سے چھڑا لیا

"کس کو سوچ رہا ہوں میں اس کو تو ایک بار بھی میرا خیال نہیں آیا ہو گا"

جہانگیر سر جھٹک کر سوچتا ہوا دوبارہ ریموٹ اٹھا کر ایل ای ڈی آن کر چکا تھا۔

****

ہفتے بھر سے وہ مکمل بیڈ ریسٹ پر تھی اس کے اوپر ریک گرنے سے نہ صرف اس کا پاؤں بری طرح سوجھ گیا تھا بلکہ کمر میں بھی شدید پین تھا۔۔۔وہ پیپر بھی نہیں دے پائی تھی

اس دن روحان وہاں پہنچ کر آغول کو گھر لے آیا تھا مگر اس کے بعد منصور اور روحان دونوں سے اس کی کافی ڈانٹ پڑی تھی۔۔۔اس پر پابندی لگادی گئی تھی کہ اب وہ بغیر ڈرائیور کے کہیں اکیلے کار لے کر نہیں نکلے گی

اپنے آپ کو نیوز چینل پر دیکھ کر وہ صرف بے بسی کا اظہار کر سکتی تھی یہ بات اسے نیوز سے ہی معلوم ہوئی تھی کہ اس کی جان بچانے والا وہ بد تمیز انسان ایک پولیس آفیسر ہے۔۔۔جبھی اس نے بہادری سے بغیر ڈرے ففتھ فلور سے جمپ لگائی تھی آغول نے اپنی کلائی دیکھی،،،جسے اس نے بہت مضبوطی سے تھامے رکھا تھا مگر جمپ لگاتے ہوئے آغول کو یہ احساس رہا کہ وہ اس کی کلائی ہر گز نہیں چھوڑے گا۔۔۔آغول لاشعوری طور پر اسے سوچنے لگی بلکہ ہفتے بھر سے وہ اسے ایسے ہی سوچ رہی تھی اور پھر خود اپنی سوچ کو جھٹک دیتی اور اپنے آپ کو ہی ملامت کرتی تھی

بے شک وہ کانفیڈنٹ تھا،،بہادر تھا مگر اس کی لُکس ہیرو والی ہر گز نہیں تھی۔۔۔اچھی ہائٹ سے کیا ہوتا ہے رنگ تو اس کا سانولہ تھا اس کو بچپن سے ہی سانولے سلونے لوگ بالکل پسند نہیں تھے مگر اس افیسر کے نقش اچھے تھے خاص طور پر اس کی بڑی بڑی آنکھیں،،،وہ بہت پُر کشش تھی اور جس سنجیدہ انداز میں وہ دیکھتا تھا۔۔۔آغول دل ہی دل میں ایک بار پھر اس کو سوچنے لگی

باڈی فٹ تھی ویسے لگ رہا تھا کہ وہ اپنی فٹنس کا خیال رکھتا ہو گا اور بال بھی اچھے تھے گھنے سلکی۔۔۔ کیا ہو تا اگر کلر بھی اس کا وائٹ ہو تا آغول افسوس سے سوچنے لگی

افففف کس بد تمیز انسان کو میں سوچ رہی ہوں جس طرح کا وہ ایٹیٹیوڈ رکھتا تھا اسے تو میں یاد بھی نہیں" ہو گیں،، اچھا ہوا جو اس کی جیکٹ زائدہ کو دے دی تھی۔۔۔ کیسا رویہ رکھا تھا اس بد تمیز نے،،، بات تو ایسے "کر رہا تھا جیسے مجھ پر احسان کر رہا ہو۔۔۔ معلوم نہیں آخر غرور کس چیز کا ہے اس میں

وہ ایک دفعہ پھر تصور میں جہانگیر کا چہرہ لاتے ہوئے خود سے مخاطب ہوئی۔۔۔ تبھی اسکے موبائل پر سیفی کی کال آنے لگی

"بولو کیا کہنا چاہتے ہو"

آغول احسان کرنے والے انداز میں کال ریسیو کرتی ہوئی سیفی سے بولی

سوئٹی کب تک ناراض رہو گئی یار،، قسم کھا کے کہتا ہوں میں وہاں دیوانوں کی طرح تمہیں ڈھونڈ رہا تھا" جب تم نظر نہیں آئی تو میں مال سے باہر نکل گیا یہ سوچ کر کے تم مجھے باہر مل جاؤ گی اور جب تم باہر مجھے نہیں ملی تو میں واپس جانے لگا مال میں،، مگر وہاں موجود پولیس اور گارڈز نے مجھے مال کے اندر جانے نہیں دیا تمہیں معلوم ہے اس وقت میری کیا حالت تھی،، جان پر بنی ہوئی تھی اس وقت میری اور تمہیں سلامت "دے کر تو میں نے کتنا شکر ادا کیا خدا کا

شروع میں تو آغول سیفی کی کال ریسیو ہی نہیں کر رہی تھی کل جب وہ میسج پر اسے قسمیں دینے پر آیا اور وائس میسیجز پر اس کی رونے کی آواز سنی جس میں وہ ریکویسٹ کر رہا تھا کہ صرف ایک بار اس کی بات سن لے تب آغول نے اس کی کال ریسیو کی تھی

"سیفی جب تم اپنی جان بچا کر مال سے بھاگ رہے تھے تب میں نے تمہیں پکارا تھا اور تم نے مجھے دیکھا بھی۔۔۔ مگر تم میرے پاس آنے کی بجائے دم دبا کر وہاں سے بھاگ گئے تھے"

آغول ایک ایک لفظ چبا کر اس کو بولی

"آغول، میں تمہیں دیکھوں اور تمہارے پاس نہیں آؤ،،، تم میری محبت پر شک کر رہی ہو۔۔۔ مجھے تو یاد ہی نہیں پڑ رہا یہ کب کی بات ہے جو تم مجھے بتا رہی ہو"

سیفی رونے والے انداز میں بولا

"سیفی لڑکیوں کی طرح رونا بند کرو پلیز"

آغول بیزاری ظاہر کرتی ہوئی اس سے بولی

"میں روں گا اور تب تک روں گا جب تک تمہیں میرا یقین نہیں آجاتا۔۔۔ سوئٹی تم زندگی ہو میری پلیز یار میرا بلیو کرو میں سچ کہہ رہا ہوں۔۔۔ تم بتاؤ میں تمہیں اپنا یقین کیسے دلاؤ"

آغول کو لگا جیسے کہ سیفی اس کی ناراضگی سے پریشان ہو گیا ہے

"اوکے یقین دلانے کی ضرورت نہیں ہے اب فون رکھو سر میں درد ہو رہا ہے میرے"

آغول اکتاتی ہوئی سیفی سے بولی اور ایک دو باتیں کر کے کال کاٹ دی کیونکہ سیفی کو بھی اندازہ ہو گیا آغول اس سے ناراضگی ختم کر چکی تھی اس لیے وہ کال رکھ چکا تھا

سیفی سے بات کرنے کے بعد وہ بیڈ سے اٹھ کر آئینے کے سامنے کھڑی ہو کر اپنا جائزہ لینے لگی اس وقت وہ ڈھیلے ڈھالے سے ٹراؤزر اور بنیان نما ٹاپ میں بے حد رف حلیے میں تھی۔۔۔ ہلکا سا لائفٹ سائڈ موو کر کے پھر رائیڈ سائیڈ موو کرنے کے بعد وہ اپنی کمر کا شیپ دیکھنے لگی پھر اسے کچھ تسلی ہوئی۔۔۔ روم کا دروازہ کھلا تو آغول نے پلٹ کر آنے والے کو دیکھا

یہ اس وقت اسنیکس کیو لے کر آئی ہو تم کھانے میں،،،ڈاکٹر نے مجھے 15 ڈیز ایکسر سائز کے لیے منع کیا" ہے۔۔۔ میں پورا ویک بیڈ پر موجود ہوں چل نہیں پا رہی ہو۔۔۔ اور تم مجھے یہ اوائلی چیزیں کھلا کر بے بی "ایلیفینٹ جیسا بنانا چاہتی ہو، کس اسٹوپڈ نے کہا تم سے یہ لانے کو

آغول زاہدہ کو دیکھتی ہوئی ڈانٹ کر بولی

یہ تو فاطمہ میم کے کہنے پر لے کر آئی تھی آپ کے لیے،،انہوں نے کہا کہ آپ نے صبح بھی بریک فاسٹ" "نہیں کیا تھا۔۔۔ میں آپ کے لئے کچھ ہیوی سا لے جاؤ

زاہدہ اپنی صفائی دیتی ہوئی آغول کو صحیح بات بتانے لگی

تمہارا کہنے کا مطلب ہے مما اسٹوپڈ ہیں اوو گاڈ تم مما کو اسٹوپڈ بول رہی ہوں وہ بھی میرے منہ پر،، تمہیں" "ذرا بھی شرم نہیں آتی زاہدہ۔۔۔ تم نوکر ہونے کے باوجود ایسے زبان چلا رہی ہو

اغول اسے آنکھیں دکھاتے ہوئی اس کی کلاس لینے لگی

میم میرا وہ مطلب نہیں تھا آپ قسم لے لیں میں تو صرف آپ کو بتا رہی تھی کے یہ میں فاطمہ میم کے کہنے "پر لائی ہو"

زاہدہ گھبرا گئی

"شٹ اپ زاہدہ صفائی مت دو مجھے اور فوراً میرے روم سے نکلو،، فروٹس لے کر آؤ میرے لیے"

آغول اسے حکم دیتی ہوئی بولی تو زاہدہ فوراً کمرے سے باہر چلی گئی۔۔۔ آغول اپنے نازک ہاتھوں سے اپنی کنپٹی دبانے لگی

****

"اس ایس۔پی کا شکریہ ادا کر دیا تم نے جس نے ہماری آغول کی جان بچائی تھی"

منصور آفس میں اپنی ٹیبل پر موجود تھا۔۔روم کے ایک سائڈ پر صوفے پر بیٹھے ہوئے روحان سے پوچھنے لگا۔۔۔روحان نے لیپ ٹاپ کی اسکرین سے نظر اٹھا کر منصور کو دیکھا اس کی نظروں میں سرد تاثُر تھا

"یو ٹکے ٹکے کے لوگوں کا شکریہ ادا کرنے کا فالتو ٹائم نہیں ہے میرے پاس ڈیڈی"

روحان بولتا ہوا دوبارہ لیپ ٹاپ میں مگن ہو گیا

پورے دس سال بعد اس نے جیڈی کو دیکھا تھا وہ ایک نظر میں ہی اس کو پہچان چکا تھا۔۔۔اسے آج بھی جہانگیر عرف جیڈی پر اتنا ہی غصہ اور چڑ تھی جتنی کالج کے دور میں رہی تھی۔۔۔لاسٹ فائٹ میں اس کمینے انسان کے پنچ سے اسکا گال تین دن تک سوجھا رہا تھا

"یہ مت بھولو اس ٹکے کے آفیسر نے تمہاری بہن کی جان بچائی ہے۔۔۔میں شہر سے باہر تھا ورنہ خود جا کر اس کا شکریہ ادا کر دیتا"

منصور روحان کو دیکھتا ہوا بولا

"آپ کو کیا ضرورت ہے بھلا،،اسپیشلی شکریہ ادا کرنے کا۔۔۔اگر آغول کی جان بچائی ہے تو کوئی احسان نہیں کیا ہے فرض ادا کیا ہے اس نے اپنی ڈیوٹی کا۔۔۔خیر ٹائم ملا تو میں شکریہ ادا کر دوں گا آپ ٹینشن نہیں لیں"

روحان اپنی نظریں اسکرین سے ہٹائے بغیر ٹالنے والے انداز میں بولا تاکہ منصور مطمئن ہو جائے۔۔۔

لفظ شکریہ یہ تو جیڈی کو قیامت تک ادا کرنا نہیں چاہتا تھا چاہے وہ زندگی میں اس پر کتنا ہی بڑا احسان کیوں نہ کر دے

"پرسوں شپ پر کوئی پارٹی ہے کچھ ارینجمنٹ کروانے کا آرڈر دیا ہے تم نے" منصور کی بات سن کر ایک بار پھر اس نے اسکرین سے نظریں ہٹا کر

منصور کو دیکھا مگر اب کی بار اس کے چہرے پر نرم تاثُر تھا

پرسوں کا دن کسی کے لئے بہت خاص ہے ڈیڈی اور اس کے خاص دن کو میں مزید خاص بنانا چاہتا ہوں مگر "

"اپنے انداز سے

منصور سے بات کرتے ہوئے روحان کے لب مسکرائے تھے

پچھلے ایک ماہ سے وہ صرف عینا سے ڈیلی ایک گھنٹہ رات کو بات کرتا تھا۔۔۔نہ اس نے کبھی عینا سے ملنے کی خواہش ظاہر کی تھی، نہ اس سے اس کی تصویریں مانگی تھی نہ ہی موبائل پر کوئی ناجائز مطالبہ کیا تھا نہ ہی کوئی الٹی سیدھی فرمائش کی تھی

مگر کل وہ عینا کو بول چکا تھا کہ وہ اس کا برتھ ڈے سیلیبریٹ کرنا چاہتا ہے اپنی مرضی کی جگہ پر،، اپنے انداز میں۔۔۔وہ عینا کے ساتھ چند گھنٹے گزارنا چاہتا تھا جس کے لیے عینا بالکل تیار نہیں تھی۔۔۔

کل رات موبائل پر بات کرتے ہوئے آخر تک ان کی بحث چلتی رہی اور یہ ان کی پہلی بحث تھی عینا اسے کسی طور پر ملنے کے لیے تیار نہیں دی

"اور اس خاص انسان سے ہمیں کب ملوا رہے ہو"

منصور نے بیٹے کے چہرے پر چھائی ہوئی رونق کے ساتھ اس کی مسکراہٹ کو دیکھ کر پوچھا

"بہت جلد ڈیڈی،، اس کے پیپر ختم ہونے کا ویٹ کر رہا تھا"

روحان نے مسکراتے ہوئے منصور کو بتایا

منصور روحان کی خوشی میں خوش تھا اور اس طبقاتی فرق کو وہ اتنی ویلیو نہیں دیتا تھا جتنا فاطمہ اور اس کے بچے دیتے تھے۔۔۔اگر عینا اچھی پڑھی لکھی فیملی سے تعلق رکھتی تھی تو روحان کی خواہش ناجائز نہیں تھی جو وہ پوری نہ کرتا

****

"سر آپ کے لیے فون ہے"

انسپیکٹر شکیل جہانگیر کے پاس آتا ہوا اس سے بولا

کس کا فون ہے" جہانگیر نے فائل سے نظریں ہٹاتے بغیر شکیل سے پوچھا"

"سر وہ شخص اپنا نام نہیں بتا رہا کہہ رہا ہے صرف ایس۔پی جہانگیر سے ہی بات کرے گا"

شکیل کے جواب پر جہانگیر نے سر اٹھا کر اسے دیکھا

"کال ٹریس کرو فوراً"

جہانگیر شکیل سے بولتا ہوا اپنی چیئر سے اٹھا اور کمرے سے باہر آیا

"یس جہانگیر اسپیکنگ"

وہ ریسیور کان سے لگاتا ہوا بولا

ایس۔پی جہانگیر مجھے آپ کو کچھ خاص بتانا ہے۔۔۔ آپ کے پرسنل نمبر پر کال نہیں کر سکتا تھا وہ میرے "لئے رسکی ہوتا"

ریسیور سے آواز ابھری وہ شخص تھوڑا گھبرایا ہوا تھا

"کون بات کر رہا ہے"

جہانگیر نے اس سے ای کے بارے میں جاننا چاہا

معذرت میں آپ کو اپنا نام ہرگز نہیں بتا سکتا ہوں،،بس یوں سمجھ لے آپ کا خیر خواہ ہو۔۔جو بھی" انفارمیشن آپ کو دینا چاہتا ہوں وہ سو فیصد درست ہے۔۔۔۔روما کے کیس کو لے کر آپ الجھے ہوئے ہیں "یہ سمجھ لیں۔۔۔اس کے متعلق آپ کو سارے شواہد ہوٹل الکینگ میں ملیں گے

لائن کٹ چکی تھی یا شاید اس نے فون رکھ دیا تھا۔۔۔جہانگیر نے ریسیور کان سے ہٹا کر واپس کریڈل پر رکھا اور مانٹیبل سے شکیل کو بلانے کا اشارہ کیا

"سر ریلوے اسٹیشن کے پاس پی سی او سے کال کی گئی تھی"

شکیل جہانگیر کے پوچھنے سے پہلا اسے دیکھتا ہوا بتانے لگا

"ہوٹل الکینگ کس کا ہے"

جہانگیر اپنے روم میں آکر چیئر پر بیٹھتا ہوا انسپیکٹر شکیل سے پوچھنے لگا

"ہوٹل الکینگ شاید کاشف زیری نام ہے اس ہوٹل کے مالک کا،، خیریت سر"

انسپیکٹر شکیل یاد کرتا ہوا جہانگیر کو بتانے لگا

کیسا آدمی ہے کاشف زیری، مطلب کسی سے کوئی دشمنی وغیرہ" جہانگیر نے مزید سوال کیا۔۔۔ کیا معلوم" کسی نے اسے ویسے ہی مذاق میں یا پریشان کرنے کیلئے یا پھر اپنی دشمنی میں ہوٹل الکینگ کا نام لیا ہو

"شریف آدمی ہے سیدھا سادہ۔۔۔ اپنے کام سے کام رکھنے والا"

شکیل کے جواب پر جہانگیر خاموش ہو کر کچھ سوچنے لگا

شکیل مجھے کاشف زیری کے بارے میں ساری معلومات اکھٹی کر کے آج شام تک دو اور کوئی اعتبار والا بندہ" "اس کے ہوٹل پر بھیجو جو وہاں کی ساری انفارمیشن اکھٹی کر کے دے

جہانگیر کی بات سن کر "یس سر" کہتا ہوا شکیل اس کے کمرے سے چلا گیا

K... Kashif

K... King

کی مہر۔۔۔ جہانگیر آپس میں اس سب کا کنیکشن سوچنے لگا k انسانوں کے جسم پر لگائی جانے والی

****

اچھی طرح اپنا دوپٹہ پھیلا کر اوڑھنے کے بعد وہ یونیورسٹی جانے کے لئے گھر سے نکلی آج اس کی برتھ ڈے کا دن تھا مگر وہ اداس تھی۔۔۔ دو دن پہلے روحان نے جب اسے ملنے کا بولا تھا تب اس نے روحان کو ملنے سے منع کر دیا کیونکہ اسے اس طرح ملنا مناسب نہیں لگتا تھا۔۔۔ طویل بحث کے بعد ناراضگی پر اس کی کال بند کی گئی تھی اور پھر دو دن تک روحان نے اس کو کال بھی نہیں کی تھی یعنی وہ اپنی بات نہ ماننے پر اس سے ناراضگی کا اظہار کر رہا تھا

مگر تب بھی عینا نے اس کی بات نہیں مانی۔۔۔ بھلا یوں ملنے کی تک ہی کیا بنتی تھی۔۔۔ عینا کو پورا یقین تھا کل رات 12 بجتے ہی روحان کی کال آئے گی مگر ایسا نہیں ہوا اس کی ساری یونیورسٹی کی فرینڈز کی کال آئی فیصل آباد سے رجاب نے اسے کال کی فرزانہ خالہ نے وش کیا۔۔۔ جہانگیر رات کو لیٹ گھر آیا تھا مگر اس نے عینا کو بہت ساری مبارکباد دی۔۔۔ دی جان نے ڈھیر ساری دعائیں دی وہ بُجھے دل کے ساتھ مسکراتی ہوئی سب کی مبارکباد وصول کرتی رہی مگر جس کی کال کی وہ منتظر تھی شاید وہ آج کے دن بھی اس سے ناراض تھا

صبح ہونے کی وجہ سے اس وقت روڈ سنسان تھا معمول کے مطابق ٹریفک بھی کم تھا۔۔۔ پانچ منٹ کی واک کے بعد وہ اپنی مخصوص جگہ پر کھڑی ہوتی جہاں سے اسے یونیورسٹی کے لیے پوائنٹ مل جاتی

عینا ابھی سوچوں میں گُم چل رہی تھی اچانک ایک کوسٹر اس کے بالکل قریب آکر رکی جس کا ایک دم سے دروازہ کُھلا،، کسی نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اندر کھینچا۔۔۔ یہ سارا عمل صرف ایک سیکنڈ کے اندر ہوا تھا وہ جو اپنی سوچوں میں گُم تھی اس کے ساتھ اچانک کیا ہو گیا وہ سمجھ نہیں سکی

"چھوڑو مجھے،، خدا کا واسطہ ہے تمہیں"

کوسٹر اب تیزی سے چل رہی تھی ایک آدمی پھرتی سے اس کی آنکھوں پر پٹی باندھنے کے بعد اب پیچھے کی طرف اس کے ہاتھ باندھ رہا تھا۔۔۔تب عینا کا دوپٹہ شاید نیچے گر گیا تھا بے بسی سے عینا کو رونا آنے لگا وہ کسی کے سامنے یوں بغیر دوپٹے کے نہیں آتی تھی۔۔۔عینا کو محسوس ہوا جیسے کسی نے فوراً اس کے کندھے پر دوپٹہ ڈالا ہو

"یس سر کام ہو گیا"

مردانہ آواز عینا کو سنائی دی

"کیا اسے کڈنیپ کر لیا گیا تھا"

وہ خوف سے کانپنے لگی

پون گھنٹہ گزرنے کے بعد فل اسپیڈ میں چلتی ہوئی کوسٹر رکی تھی۔۔۔یہ شاید کوئی کھلی جگہ تھی جہاں پر ہوا زور تیز تھا اسے اپنی جلد پر نمی محسوس ہو رہی تھی جیسے اس جگہ پر ہوا میں نمکیات شامل ہو،،، کانوں میں پانی کے شور کی آواز صاف سنائی دے رہا تھا یہ کوئی سمندری علاقہ تھا۔۔وہ لوگ نہ جانے اسے آخر کہاں لے آئے تھے عینا کو لگا آج کا دن اس کی زندگی کا بدترین دن ہے۔

☆☆☆

"پلیز میم آپ باہر آجائے"

عینا کی آنکھوں سے پٹی اتار دی گئی تھی اور ہاتھ بھی کھول دیئے گئے تھے وہ خوفزدہ نظروں سے اس آدمی کو دیکھ رہی تھی جو بہت احترام سے کوسٹر کا دروازہ کھولے اس سے مخاطب تھا

یہاں سے فرار ہونے کے لیے اسے باہر تو نکلنا پڑتا عینا خشک ہونٹوں پر زبان پھیرتی ہوئی کوسٹر سے باہر نکلی مگر سامنے پانی میں بڑا شپ کھڑا دیکھا کر،،وہ حیران نظروں سے سامنے سے آتے ہوئے روحان کو دیکھ رہی تھی جو سن گلاسز آنکھوں پر لگائے چلتا ہوا اس کے پاس ہی آرہا تھا

کوئی تکلیف تو نہیں ہوئی میڈم کو"روحان عینا کو دیکھے بغیر اس آدمی سے پوچھنے لگا جو عینا کو یہاں لے کر" آیا تھا۔۔عینا روحان کی اس حرکت پر اسے غصے سے دیکھنے لگی

"سر میم آپ کے سامنے ہیں آپ ان سے پوچھ لیں"

وہ آدمی مہذب انداز میں روحان سے بولا

ٹھیک ہے جاؤ"روحان کا حکم ملتے ہی وہ آدمی کوسٹر لے کر وہاں سے چلا گیا"

اب روحان سن گلاسز آنکھوں سے اتارتا ہوا عینا کو دیکھ رہا تھا جو کہ بے بی پنک کلر کے کپڑوں میں ہم رنگ دوپٹے کے ساتھ اسے کوئی خوبصورت سی گڑیا لگ رہی تھی اور کافی غصے بھری نظروں سے روحان کو دیکھ رہی تھی مگر دوسری طرف تو یہ عالم تھا کہ اس کے غصے پر بھی پیار آجائے

بہت غصہ آرہاہے مجھ پر،، بالکل اس وقت مجھے بھی ایسے ہی غصہ آرہاتھاجب تم موبائل پر بات کرتے "
"ہوئے بلاوجہ ملنے کی بات پر نخرے دکھارہی تھی

روحان پُر شوخ نظروں سے اس کا خفا خفا چہرہ دیکھتا ہوا بولا

"آپ کو ذرا بھی شرم نہیں آئی میرے ساتھ اس طرح کرتے ہوئے"

عینا کو غصے کے ساتھ ساتھ اس کی حرکت پر افسوس ہونے لگا وہ خفا ہو کر روحان کو دیکھتی ہوئی پوچھنے لگی

شرم تو چند ماہ ہوئے میں نے بیچ کھائی ہے،، اس طرح افسوس بھری نظروں سے مجھے مت دیکھو میں "
شرمندہ نہیں ہونگا۔۔۔ کونسی ناجائز خواہش کر دی میں نے۔۔ عینا آج کا دن میں تمہارے ساتھ گزارنا
"چاہتاہوں اب چلو شپ پر دیر ہو رہی ہے

روحان نے اس کا ہاتھ تھامنا چاہا تو عینا دو قدم پیچھے ہو گئی

"مجھے کہیں نہیں جانا روحان پلیز مجھے گھر چھڑوائے"

عینا روحان کو دیکھتی ہوئی بولی

آج کا دن تین سے چار گھنٹے ہم ایک ساتھ ایکسپینڈ کریں گے اس کے بعد ہی تم گھر جاسکتی ہوں۔۔۔ اوکے "
"اب کوئی فضول کی ضد نہیں کرنا مجھ سے

روحان نے حاکیمانہ انداز میں بولتے ہوئے عینا کا ہاتھ پکڑا وہ اس کی ناراضگی کی پرواکئے بغیر شپ کی
سیڑھیاں چڑھنے میں اسے مدد دینے لگا

عینا نے شپ کے اندر قدم رکھا تو شب کو وائٹ اور پنک کلر کے پھولوں سے ڈیکوریٹ کیا ہوا تھا شپ کے سینٹر میں ایک چھوٹا سا ٹیبل اور دو چیئرز موجود تھی

انجن چلنے پر،، زوردار ہارن بجنے کی آواز آئی،، شپ اسٹارٹ ہو چکا تھا

روحان عینا کا ہاتھ تھامے اسے ٹیبل تک لایا اور اس کے لیے چیئر کھسکائی عینا کے بیٹھنے کے بعد وہ خود بھی سامنے والی چیئر پر بیٹھ گیا عینا نیچے نگاہیں جھکائے خاموش بیٹھی تھی اور روحان فرصت سے اس کا چہرہ دیکھنے میں مصروف تھا

"ابھی بھی ناراض ہو مجھ سے"

کافی دیر روحان اس کو یونہی دیکھتا رہا پھر ایک دم عینا سے پوچھنے لگا

آپ نے جو آج حرکت کی اس پر ناراض ہونا ہی بنتا ہے۔۔۔ آپ خود بتائیں کیا نہیں ہونا چاہیے مجھے" "ناراض

عینا نظریں اٹھا کر اسے دیکھتی ہوئی پوچھنے لگی

"بالکل بھی نہیں ہونا چاہیے ناراض"

وہ عینا کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے فوراً بولا

"یہ صحیح نہیں ہے روحان، اس طرح ملنا مناسب نہیں لگتا"

عینا روحان سے شکوہ کرتی ہوئی بولی

"کیا صحیح نہیں ہے تمہارا برتھ ڈے منانا صحیح نہیں ہے،،،اس میں کیا غلط ہے بولو،،،عینا میں آج کے دن تمہارا برتھ ڈے تمہارے ساتھ اچھے انداز میں سیلیبرٹ کرنا چاہتا ہو اور اگر تم ناراض ہو کر سارا وقت ایسے ہی گزار دو گی تو یہ صحیح نہیں ہو گا"

روحان اب سنجیدگی سے اسے دیکھتا ہوا بولا تھا

"تو آپ منالیں مجھے،، منانا نہیں آتا آپ کو"

عینا کے منہ سے بے ساختہ نکلا اب وہ روحان کے چہرے سے نظریں ہٹائے پانی کا تیز بھاو دیکھ رہی تھی جس پر شپ چل رہا تھا

"بہت سارے طریقوں سے منانا آتا ہے مگر جو طریقہ منانے کا مجھے پسند ہے،،اس پر تم لازمی ناراض ہو کر یہی کہو گی یہ صحیح نہیں ہے روحان"

روحان شرارت سے عینا کو دیکھتا ہوا بولا اسکی بات سن کر عینا نظریں جھکا گئی تھی

روحان نے بہت غور سے اس کا چہرہ دیکھا،، سفید رنگ ایک دم اسکے کپڑوں کے رنگ جیسا گلابی ہوا پھر سُرخی اسکے چہرے پر اُتر آئی اگر وہ اسے بتا دیتا رنگوں کا یہ حسین امتیزاج اسکے چہرے پر کتنا بھلا لگ رہا ہے وہ مزید یونہی نظریں جُھکائی رہتی تھوڑی دیر میں ایک لڑکا کیک لے کر آیا اور کیک ٹیبل پر رکھا روحان نے نائف اٹھا کر عینا کی طرف بڑھائی جسے عینا تھامتی ہوئی روحان کو دیکھنے لگی

"مجھے کیا دیکھ رہی ہو،،اس کیک پر بھی چلا دو جیسے اس وقت میرے دل پر چلا رہی ہو"

روحان کے بولنے کے انداز پر عینا بے ساختہ مسکرائی تھی روحان خاموشی سے اسکی مسکراہٹ دیکھنے لگا

کیک کا ایک چھوٹا سا ٹکڑا کاٹ کر اس نے روحان کی طرف بڑھایا،، جسے روحان نے عینا کے ہاتھ سے کھاتے ہوئے باقاعدہ اسکی انگلیوں کو بھی ٹیسٹ کیا عینا نے فوراً اپنا ہاتھ گھبرا کر پیچھے کیا تھا

جب روحان نے اسے کیک کھلایا تب عینا نے بالکل تھوڑا سا ٹکڑا بے حد تکلف سے چکھا ایسے کہ روحان کی انگلیاں اسکے ہونٹوں کو نہ چھو سکے۔۔۔عینا کے اس انداز پر روحان کے چہرے پر مسکراہٹ آئی،،،

وہ کافی شائے تھی یا اس وقت روحان سے شرما رہی تھی۔۔ مگر وہ آج کل کی ماڈرن لڑکیوں سے بالکل مختلف تھی،،،اس کے سرکل میں ایسی لڑکیاں نہ ہونے کے برابر پائی جاتی۔۔۔ مگر وہ اپنی ہر ادا کے ساتھ روحان کو بہت پیاری لگتی،،روحان نے اپنی پاکٹ سے ایک چھوٹا سا ڈبہ نکالا جس میں ڈائمنڈ کی رینگ موجود تھی جسے وہ عینا کا ہاتھ میں پہنانے لگا

"یہ رینگ بہت خوبصورت اور قیمتی ہے تھینکس"

عینا اپنے ہاتھ میں رینگ دیکھتی ہوئی روحان سے بولی

"اچھا دکھاؤ ذرا، میں نے نوٹ نہیں کیا"

وہ عینا کا ہاتھ دوبارہ تھامتے ہوئے اپنے ہونٹوں تک لے جانے لگا عینا نے جھٹ سے اپنا ہاتھ کھینچا

"کیا ہوا تمہارے تعریف کرنے پر میں تو رینگ کو غور سے دیکھنے لگا تھا تم کیا سمجھی کیا کر رہا ہو میں"

عینا کے نروس ہونے پر وہ انجان بنتا ہوا عینا کو دیکھ کر پوچھنے لگا

"اگر اب آپ نے زیادہ غور و فکر کیا تو میں آپ سے ناراض ہو جاؤ گی"

عینا کے دھمکی دینے پر وہ زور سے ہنسا تھا

دوبارہ عینا کا ہاتھ تھام کر کھڑا ہوا تو عینا کو بھی کھڑا ہونا پڑا اب وہ اسے اس سائڈ لے کر جا رہا تھا جہاں سے وہ دونوں بہتا ہوا پانی قریب سے دیکھ سکے

آج سے پہلے پانی کا یہ سفر مجھے اتنا اچھا نہیں لگا جتنا اچھا آج لگ رہا ہے۔۔۔ من چاہا ہمسفر ساتھ ہو تو زندگی" کا سفر اور بھی حسین ہو جاتا ہے میں تمہارے ساتھ اپنی باقی تمام زندگی گزارنا چاہتا ہوں۔۔۔ میں نے اپنے پیرنٹس سے تمہارے بارے میں بات کر لی تھی۔۔۔ ابھی نہیں بہت پہلے ہی،، جب تم نے مجھے کال بھی "نہیں کی تھی تب۔۔۔ عینا میں اسی منتھ اپنے پیرنٹس کو تمہارے گھر لانا چاہتا ہوں

ہوا کا زور کافی تھا جس سے عینا کے دوپٹہ کے ساتھ بال بھی لٹو کی صورت ہوا میں اڑ رہے تھے۔۔۔ دوپٹے کو تو اس نے اپنے ہاتھوں سے قابو میں کیا ہوا تھا اس کے بالوں کی لٹو کو روحان اپنے ہاتھ سے اس کے چہرے پر سے پیچھے ہٹانے لگا

اتنی جلدی۔۔۔ میرا مطلب ہے آپ نے تو اپنے پیرنٹس سے بات کر لی مگر میں کیسے اپنی فیملی سے بات کر" "سکتی ہوں

عینا اس کی بات سن کر ایک دم پریشان ہو گئی تھی

کیوں نہیں کر سکتی بات،،اس میں کیا پرو بلم ہے یار۔۔۔ آج کل تو پرانے خیالات کے لوگ بھی اپنے بچوں کی پسند کو ترجیح دیتے ہیں۔۔ دیکھو عینا ڈیڈی اور مما میری خوشی کی خاطر تمہارے گھر رشتہ لے کر آئیں گے۔۔۔ اگر انہیں کولڈ رسپونس یا کوئی نگیٹیو ریپلائی ملے گا تو ان کے ساتھ مجھے بھی اچھا نہیں لگے گا۔۔۔ اس لئے تمہیں اپنے بھائی کو اعتماد میں لے کر اسے ہمارے بارے میں بتانا ہو گا میں چاہتا ہوں سارے مراحل بہت آسانی سے اور خوش اسلوبی سے طے ہو جائیں"

روحان عینا کو سمجھاتا ہوا بولا

"اور اگر بھائی نہیں مانے تو"

عینا اپنا خدشہ ظاہر کرتی ہوئی روحان سے بولی۔۔۔ عینا کی بات سن کر روحان کے چہرے کے تاثرات یکلخت سنجیدہ ہوئے وہ عینا کا چہرہ دونوں ہاتھوں میں تھامتا ہوا بولا

تو پھر میں تمہیں تمہاری بھائی سے چھین لوں گا،، یہ تو طے ہے کہ تمہاری شادی مجھ سے ہی ہو گی اس میں تمہارے گھر والوں کی مرضی شامل ہو یا نہیں بیوی تم روحان منصور کی ہی بنو گی"

روحان اس کا چہرہ تھامتا ہوا بالکل نارمل انداز میں بول رہا تھا اور عینا اس کی باتوں سے ڈر گئی وہ ایسا کر سکتا تھا جیسے آج اس نے کیا تھا مگر وہ ایسا نہیں کر سکتی تھی

"روحان آپ مجھے ڈرا رہے ہیں"

عینا غور سے اس کے چہرے کے تاثرات دیکھتی ہوئی بولی

"ابھی سے ڈر گئی ابھی تو تم نے روحان منصور کی شخصیت کا دوسرا رخ دیکھا ہی نہیں"

روحان کی بات سن کر عینا الجھتے ہوئے اس کو دیکھنے لگی۔۔ کیونکہ روحان کا لہجہ بہت عجیب تھا

"مطلب"

وہ کنفیوز ہو کر روحان کو دیکھتی ہوئی پوچھنے لگی

"کچھ نہیں یہاں ہوا بہت تیز ہے آو روم میں چلتے ہیں"

ہوا سے سر دپڑتے عینا کے گالوں سے روحان اپنے ہاتھ ہٹا کر اس کا ہاتھ تھام کر اسے روم کی طرف لے جانے لگا ہے

وہی شپ پر ایک چھوٹا سا کچن بھی تھا۔۔ جہاں سے بھینی بھینی تلی ہوئی مچھلی کی خوشبو آرہی تھی۔۔۔ شپ کے اندر ایک چھوٹا سا روم تھا جس میں ایک سائیڈ پر بڑے سائز کا بیڈ اسکے سامنے قد آدم آئینہ موجود تھا جبکہ دوسرے سائڈ پر صوفے اور سامنے دیوار پر ایل ای ڈی موجود تھی

یہ آپ کا شپ ہے "عینا نے کمرے کا جائزہ لیتے ہوئے روحان سے پوچھا"

اپنا ہے مگر میرا ذاتی نہیں،، اس کے ذریعے ہمارا سامان دوسرے ممالک جاتا ہے اور وہاں سے یہاں آتا ہے"

روحان اسے بتاتا ہوا بیڈ کے نیچے بڑی ڈراز کھول کر مختلف سائز کے بہت سے ڈبے (جو کہ گفٹ ریپر میں لپٹے تھے) نکالتا ہوا ٹیبل پر رکھنے لگا

"کھڑی کیو ہو بیٹھو"

روحان اس کو دیکھتا ہوا بولا تو عینا صوفے پر بیٹھ گئی

"یہ کیا ہے"

گفٹ پر نظر ڈالتے ہوئے وہ روحان سے پوچھنے لگی

تمہارے لئے کچھ چیزیں پسند آئی تھی تو فوراً خرید لی،، اب یہ مت بولنا کہ ان سب چیزوں کی کیا ضرورت"
" تھی میرے پاس الریڈی یہ ساری چیزیں ہیں۔۔۔ تم یہ چیزیں اپنے یوز میں لاو گی تو مجھے اچھا لگے گا

روحان عینا کو دیکھتا ہوا بولا تو روحان کو دیکھنے لگی

تم چاہو تو یہ سارے گفٹ ابھی کھول سکتی ہو"عینا کے دیکھنے پر روحان اس کو بولتا ہوا عینا کے برابر میں"
صوفے پر بیٹھ گیا ایک کر کے وہ سارے گفٹ کھولنے لگی۔۔۔ جس میں لیڈیز واچ،، بیگ،، پرفیوم،، موبائل
اور بڑے سے پیکٹ میں ایک ڈریس تھا مگر وہ ویسٹرن اسٹائل میں شارٹ سا اسکرٹ تھا۔۔۔ عینا کو تھوڑی
دیر پہلے روحان کا بولا ہوا جملہ یاد آیا وہ کتنے مزے سے بول رہا تھا کہ یہ ساری چیزیں یوز کرنا اسے بڑی خوشی
ہو گی۔۔۔ عینا ڈریس ہاتھ میں لیے روحان کو دیکھنے لگی جس کے چہرے پر شرارتی مسکراہٹ تھی

میں نے کل رات کو خواب میں تمہیں اس ڈریس میں دیکھا تھا۔۔۔ ایسا کرنا تم باقی ساری چیزیں یوز کر لینا"
"بس یہ ڈریس تم شادی کے بعد یوز کرنا،، وہ بھی صرف ہمارے بیڈ روم کے اندر

روحان کی باتیں سن کر اس کا رنگ شرم سے دوبارہ سرخ ہونے لگا۔۔عینا جلدی سے وہ ڈریس واپس پیکٹ میں رکھنے لگی۔۔۔کال پر تو وہ عینا سے بالکل ایسی باتیں نہیں کرتا تھا مگر اس وقت اس کی باتیں سن کر عینا کا دل بہت زور سے دھڑکنے لگا تھا تبھی اس نے عینا کا ہاتھ پکڑا

"تم نے پوچھا نہیں خواب میں تم اس ڈریس میں کیسی لگ رہی تھی"

بولنے کے ساتھ ہی روحان نے عینا کو اپنی طرف کھینچا وہ اس کے سینے سے آ لگی۔۔۔اپنا ایک ہاتھ عینا کے گال پر رکھتا ہوا،،وہ دوسرا ہاتھ اس کی کمر کے گرد حائل کر چکا تھا۔۔۔روحان اپنے ہونٹ عینا کے ہونٹوں کے نزدیک لانے لگا

"روحان پلیز میں اس شپ میں آپ پر بہت ٹرسٹ کر کے آئی تھی"

روحان کے ہونٹوں کو دیکھ کر عینا فوراً اپنی نظریں جھکاتی ہوئی اس سے بولی تھی

"میں ٹرسٹ کہاں توڑ رہا ہو صرف اپنے دل میں آئی خواہش پوری کر رہا ہوں"

روحان مدہوش انداز میں عینا کے گلابی ہونٹوں کو دیکھتا ہوا کہنے لگا۔۔۔کتنے اور بھی حسین چہرے اس کی نظروں سے گزرے تھے مگر ایسے احساسات تو اس میں صرف یہ لڑکی جگا گئی تھی

"میں آپ سے ناراض ہو جاؤں گی اور کبھی بھی بات نہیں کروں گی"

عینا آنکھیں بند کر کے اسے دھمکی دینے لگی وہ اس وقت مکمل طور پر اس کے حصار میں تھی،، دھمکی دینے کے علاوہ اور کیا کر سکتی تھی

"یہ پہلی اور آخری دفعہ جب میں تمہاری مان رہا ہوں آئندہ ناراض ہونے کی یا بات نہ کرنے کی دھمکی مت دینا ورنہ اس دھمکی کا خمیازہ بہت برے انداز میں بھگتنا ہو گا"

روحان اسے اپنے حصار سے آزاد کرتا ہوا صوفے کے پیچھے ٹیک لگا کر بیٹھ گیا اور ایسا کرتے ہوئے وہ اچھا خاصا بدمزا ہوا تھا

مگر وہ عینا کو ناراض بھی نہیں کر سکتا تھا روحان کے دور ہونے پر عینا نے اپنی آنکھیں کھولی وہ صوفے سے ٹیک لگائے ناراض نظروں سے اسی کو دیکھ رہا تھا

"اب آپ ناراض ہو کر سارا وقت ایسے ہی گزار دیں گے تو یہ صحیح نہیں ہو گا"

عینا روحان کو دیکھ کر بولی تھی اسکی بات پر روحان کے چہرے پر مسکراہٹ آئی

اس سے پہلے وہ کچھ بولتا ہے اس کا موبائل بج اٹھا۔۔۔۔ موبائل پر آنے والی کال سے اس کے چہرے کی مسکراہٹ مدھم ہوئی وہ ایک نظر عینا پر ڈال کر اپنا موبائل لے کر روم سے باہر نکل گیا۔۔۔ عینا اپنی انگلی میں روحان کی پہنائی ہوئی رینگ دیکھ رہی تھی وہ رینگ اسے تھوڑی سی لوز تھی اچانک رینگ اس کی انگلی سے اتر کر نیچے گری

عینا نے میز کے نیچے جھانکا،،، رینگ میز کے نیچے بچھے ہوئے رگ کے اوپر ہی پڑی تھی۔۔۔عینا نے ہاتھ بڑھا کر اس رینگ کو لینا چاہا تو اسے محسوس ہوا جیسے رگ کے نیچے کوئی اور چیز بھی موجود ہے۔۔۔ تجسس میں وہ میز ہٹا کر رگ ہٹانے لگی وہ کوئی ہینڈل تھا جسے پکڑ کر لکڑی کا تختہ ہٹایا جا سکتا تھا.....عینا نے ہینڈل اٹھایا تو لکڑی کا تختہ اوپر کو اٹھا اور اندر جانے کا راستہ بن گیا عینا نے ایک نظر کمرے کے دروازے پر دیکھا جو ہلکا سا کھلا ہوا تھا،، روحان اسے وہاں سے موبائل پر بات کرتا ہوا مصروف نظر آیا عینا سیڑھیوں کے ذریعے نیچے اترتی ہوئی اندر چلی گئی

دیوار پر ہاتھ ٹٹول کر اس نے سوئچ ان کیا چاروں طرف روشنی پھیل گئی اندر پورا ہال نما بڑا سا کمرہ موجود تھا جو کہ اس وقت خالی تھا۔۔۔وہاں پر اسے کافی وحشت سی محسوس ہوئی گھٹن کا احساس ہونے لگا تو واپس جانے کے لئے پلٹی۔۔۔بے ساختہ اس کے منہ سے چیخ نکل گئی

روحان بالکل اس کے پیچھے کھڑا تھا وہ کب سیڑھیاں اتر کر اس کے پیچھے آیا عینا کو خبر ہی نہیں ہوئی ابھی وہ روحان کو دیکھ کر اپنا سانس بحال بھی نہیں کر پائی تھی کہ روحان نے سختی سے اس کا بازو پکڑا

"کیو آئی ہوں یہاں پر"

وہ اس کا بازو سختی سے اپنے ہاتھ میں جکڑے سرد انداز میں پوچھنے لگا عینا کو انداز اور سرد سا لہجہ کافی محسوس ہوا

"ایسے ہی دیکھنے آئی تھی یہاں کیا ہے"

عینا روحان کے انداز پر گھبرا گئی تھی وضاحت دینے لگی

"کیوں"

روحان اسے آنکھیں دکھاتا ہوا بولا اس کا بی ہیویئر دیکھ کر عینا کو رونہ آنے لگا

"سوری"

عینا اس کا انداز اور اپنے ساتھ رویہ دیکھ کر اتنا ہی بول پائی تھی

اس وقت وہ اسے وہ روحان منصور نہیں لگا جسے وہ ایک ماہ سے بات کرتی آرہی تھی عینا کے سوری بولنے پر روحان نے اس کا ہاتھ چھوڑا اور اپنے چہرے کے تاثرات کو نارمل کرنے لگا

"لنچ تیار ہو چکا ہے چلو لنچ کر لیتے ہیں"

اب کی بار وہ نرمی سے بولا اور سیڑھیوں کی طرف عینا کو اشارہ کیا عینا خاموشی سے سیڑھیاں چڑھنے لگی روحان پورے ہال میں ایک نظر ڈال کر خود بھی سیڑھیاں چڑھنے لگا

****

"ہے سوئٹی میں تمہارا ہی ویٹ کر رہا تھا آؤ پلیز"

آغول کا پاؤں کل ہی ٹھیک ہوا تھا اور وہ ٹھیک سے چلنے کے قابل ہوئی تھی سیفی کی لاکھ منتیں کرنے اور التجائیں سننے کے بعد وہ سیفی سے ملنے کے لیے یونیورسٹی کے بعد ڈرائیور کو گھر رخصت کرتی ہوئی ہوٹل الکینگ پہنچی تھی جہاں سیفی اسے چند دنوں سے ملنے کی فرمائش کر رہا تھا۔۔۔ سیفی ہوٹل کی لابی میں ہی اس کا ویٹ کر رہا تھا آغول کو اپنے پیچھے آنے کا بول کر وہ خود لفٹ کی طرف جانے لگا

"یہ روم کیوں بُک کروایا ہے تم نے،، تمہیں تو کوئی ضروری بات کرنی تھی سیفی۔۔ جلدی کہو میں لیٹ ہو رہی ہو مجھے گھر بھی جانا ہے"

وہ آغول کو ہوٹل کے روم میں لے کر آیا تو آغول بیزار ہوتی ہوئی اس سے کہنے لگی

"گھر بھی چلی جانا اتنی جلدی کیا ہے،، ضروری باتیں یہی بتانی تھی کہ بہت زیادہ محبت کرنے لگا ہوں میں تم سے،، اب تم سے دور رہنے کا تصور بہت برا لگتا ہے"

سیفی آغول کے دونوں ہاتھوں تھام کر بولا

"یہ بتانے کے لئے مجھے یہاں بلایا ہے تم نے سیفی،، یہ سب تم مجھے پہلے بھی بتا چکے ہو" آغول اس سے اپنا ہاتھ چھڑاتی ہوئی چڑ کر بولی اور روم سے باہر جانے کے لیے مڑی تب سیفی نے دوبارہ اس کا ہاتھ پکڑا

"صرف یہ بتانے کے لئے یہاں نہیں بلایا بلکے آج تمہیں اپنا بنانے کے لئے یہاں بلایا ہے آغول،، اب یہ دوری مجھ سے بالکل برداشت نہیں ہوتی۔۔۔ میں آج کے دن تمہارے اور اپنے بیچ سارے فاصلے مٹا دینا چاہتا ہوں"

سیفی نے بولتے ہوئے آغول کو اپنی بانہوں میں لینا چاہا آغول نے اس سے اپنا بازو چھڑا کر زوردار تھپڑ اس کے منہ پر رسید کر دیا

"تمہاری ہمت کیسے ہوئی،، یہ سب بکواس کرنے کی،، سمجھ کے رکھا ہے تم نے مجھے"

آغول کو اس پر غصہ آیا تو وہ سیفی پر بگڑتی ہوئی بولی

کم ان سوئٹی یوں مڈل کلاس لڑکیوں کی طرح نخرے دکھانا بند کرو۔۔۔شادی تو ہم دونوں کو کرنی ہے نا" "بعد میں

سیفی نے بڑے ضبط سے اس تھپڑ کو برداشت کیا تھا وہ جال میں پھنسی ہوئی اس چڑیا کو یونہی ہاتھ سے نکلنے نہیں دینا چاہتا تھا

اپر کلاس فیملی سے بی لانگ کرنے کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ میں اپنی لمٹس بھول جاؤ،، یہ تھپڑ تم ہمیشہ " "یاد رکھنا

آغول پر سیفی کی سوچ کُھلی تو اسے سیفی پر غصہ آیا اتنے ہلکے کریکٹر کے مرد کو وہ کبھی بھی اپنا ہمسفر قبول نہیں کر سکتی تھی اس لیے وہاں سے جانے کے لیے مڑی

اس تھپڑ کی قیمت آج جس انداز میں میں تم سے موصول کرو گا۔۔۔اس لحاظ سے تو اس تھپڑ کو آج، مجھ " "سے زیادہ تم یاد رکھو گی نہ صرف یاد رکھو گی بلکہ پچھتاؤ گی

دروازے پر پہنچنے سے پہلے وہ آغول کو کھینچتا ہوا بیڈ تک لے کر آیا اور بیڈ پر دھکا دیا

سیفی بیڈ کی طرف بڑھا اس سے پہلے وہ آغول کو قابو کرتا آغول نے اپنے کندھے پر سے ہینڈ بیگ کھینچ کر اس کے منہ پر مارا،، بیگ نے لٹکی ہوئی کی چین نے سیفی کے گال پر نشان چھوڑا تھا

"رُک اب میں تجھے اچھی طرح بتاتا ہوں"

سیفی بولتا ہوا شرافت کا چولا اتار چکا تھا اس نے آغول کو بالوں سے کھینچ کر بیڈ سے اٹھایا

****

"یہ سب کیا ہے انسپیکٹر آپ ایسے کیسے پولیس کی نفری کے ساتھ ہوٹل کے اندر داخل ہو سکتے ہیں"

الکینگ ہوٹل کا مینیجر انسپکٹر شکیل کو دیکھتا ہوا بولا

چیکنگ کے آرڈر ہیں ہمارے پاس مسٹر۔۔۔ تم لوگوں اوپر فلور کی رومز کی تلاشی لو اور تم لوگ یہی نیچے کی"
"تلاشی لوں۔۔۔ کوئی شک و شبہات والی چیز نظر آئے فوراً مجھے انفارم کرو

انسپکٹر شکیل اپنی ٹیم کو دو حّصوں میں بانٹتا ہوا بولا

ایک منٹ انسپکٹر صاحب،، یہ کوئی چھوٹا موٹا ہوٹل نہیں ہے اس کا ایک اسٹینڈرڈ ہے۔۔۔ آپ اس کی"
یوں تلاشی نہیں لے سکتے ویسے بھی اس ہوٹل کے مالک، مسٹر کاشف زیری اس وقت شہر میں موجود نہیں
"ہیں آپ ان کی غیر موجودگی میں ان کے ہوٹل کی تلاشی نہیں لے سکتے

مینیجر نے اپنی جاب نبھاتے ہوئے انسپکٹر شکیل کو دوبارہ مخاطب کیا

مینیجر صاحب ہم یہاں پر بغیر سرچ وارنٹ کے نہیں آئے ہیں۔۔۔۔ قانون کی اتنی لکھت پڑھت تو آپ" بھی جانتے ہوگے۔۔۔اب کی بار اگر آپ نے ہمارے کام میں مداخلت کی تو آپ کو بھی زیر حراست لے لیا "جائے گا۔۔۔لہذا ہمیں ہمارا کام اطمینان سے کرنے دیجئے

انسپکٹر شکیل کے بولنے پر مینیجر خاموش ہو گیا

****

"آآآآ"

جیسے ہی سیفی نے آغول کے بالوں کو مٹھی میں جھگڑ کر اٹھایا۔۔۔ آغول نے اپنے بال چھڑوانے کی کوشش کرنے کی بجائے سائیڈ ٹیبل پر رکھا ہوا گلدان اٹھایا اور کھینچ کر سیفی کے سر پر دے مارا وہ اپنا سر پکڑ کر درد سے بلبلا اٹھا

موقع سے فائدہ اٹھاتی ہوئی آغول اپنا بیگ وہی چھوڑ کر تیزی سے باہر نکلی مگر روم کے اندر ہی اس کے پاؤں کی ایک سینڈل اتر گئی جسے وہی چھوڑ کر وہ آنسو صاف کرتی ہوئی باہر کی طرف بھاگی تھی۔۔۔لفٹ کی بجائے وہ سیڑھیوں سے نیچے اترنے لگی تب اس کی دوسری سینڈل بھی اتر گئی جسے وہی چھوڑ کر وہ سیڑھیوں سے اترتی ہوئی سیدھا ہوٹل سے باہر نکلنے لگی

"رکیئے میم۔۔۔ارے میں آپ سے مخاطب ہوں"

آغول ہوٹل سے باہر نکل رہی تھی تب ایک شخص کی آواز پر رکی اور پلٹ کر اسے دیکھنے لگی

"جی فرمائے"

وہ پولیس والا تھا آغول نے بہت کوشش کی تھی کہ اپنا لہجہ نارمل رکھ سکے

"کیا آپ اس ہوئل سے چیک آؤٹ کر کے جا رہی ہیں"

شکیل اس کے بکھرے بال،، گھبرائے لہجہ اور بغیر سلیپرز کے پیروں کو دیکھ کر پوچھنے لگا

"میرے ہاتھ میں آپ کو کچھ لگیج دکھ رہا ہے میں یہاں پر اپنی فرینڈ سے ملنے آئی تھی"

وہ اس انسپیکٹر کو جتاتی ہوئی بولی

"بغیر سلیپرز پہنے ہی ملنے آگیں آپ"

انسپیکٹر شکیل اس کے پیروں کو دیکھ کر طنزیہ بولتا ہوا ہنسا جیسے اس کا مزاق اڑایا ہو

"آپ سے مطلب اپنی ڈیوٹی کریں"

آغول غصے میں اس سے کافی بد تمیزی سے بولی نہ جانے کیو وہ اس کے بلاوجہ منہ لگ رہا تھا جبکہ آغول کو اندازہ نہیں تھا اس کا حلیہ اسے مشکوک ثابت کر چکا تھا

میں اس وقت اپنی ڈیوٹی ہی انجام دے رہا ہوں،، اس ہوٹل کے سرچ وارنٹ ہیں میرے پاس اب یہاں "
"سے فوراً نہیں جا سکتی

انسپیکٹر شکیل آغول کو دیکھتا ہوا بولا

****

جہانگیر نے ایس۔ایس۔پی سیف اللہ کو اعتماد میں لے کر آج کاشف زیری کے ہوٹل میں ریڈ ڈلوائی تھی،، اسے معلوم تھا کاشف زیری اس وقت ملک میں موجود نہیں ہے اگر کوئی ثبوت اس کے ہاتھ لگ جاتا تو وہ کاشف زیری کے خلاف مکمل کاروائی کرنے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔ لیکن اگر کاشف زیری بے قصور ہوا تو یہ بات لوگو کا الکیننگ سے ضرور کوئی کنیکشن ہو گا "k" اس کے خلاف جاتی مگر جہانگیر کو لگ رہا تھا

وہ خود اس وقت دی جان کے کمرے میں موجود تھا ان کی طبعیت صبح سے ہی ڈل تھی وہ اس وقت سو رہی تھیں۔۔۔ شکیل کافی دیر سے وقفے سے اس کو ساری ڈیٹیلز موبائل کے ذریعے دے رہا تھا۔۔۔ جہانگیر شکیل کو کال ملانے لگا

"بولو شکیل ریڈ کچھ کارآمد ثابت ہوئی"

جہانگیر دی جان کے پاس سے اٹھ کر اپنے روم میں آتا ہوا شکیل سے موبائل پر پوچھنے لگا

سر مجھے نہیں لگ رہا ہے جیسا ہم نے سوچا تھا ویسا ہی کچھ ہے وہاں،، فی الحال تو کوئی بھی ثبوت ہاتھ نہیں لگا جو" کاشف زیری کے خلاف جاتا ہوں البتہ ہوٹل کے تین الگ روم سے ایسے لڑکے لڑکیوں کو زیر حراست لیا "گیا ہے جو تھوڑے مشکوک لگ رہے تھے ابھی ان لوگوں کو پولیس اسٹیشن لے کر جا رہا ہوں

شکیل پولیس وین میں بیٹھا ہوا جہانگیر کو تفصیل بتانے لگا

"اوکے میرے آنے کے بعد ان لوگوں سے سوالات کا سلسلہ جاری کرنا،، میں تھوڑی دیر میں پہنچتا ہوں"

جہانگیر نے کال کاٹ کر موبائل اپنی پاکٹ میں رکھا اور ہاتھ میں ریسٹ واچ باندھی،، اس وقت کیجول ڈریسنگ خاکی پینٹ اور وائٹ کلر کی شرٹ میں ملبوس تھا۔۔۔ وہ ایسے ہی پولیس اسٹیشن جانے کے لیے نکلنے لگا مگر وہ اس سے پہلے عینا کے روم میں جانے لگا تاکہ اسے اپنے جانے کا بتا دے

"عینا"

عینا کے روم میں آ کر اس کا نام پکارتے ہوئے جہانگیر نے چاروں طرف نظر دوڑائی عینا تو اسے نظر نہیں آئی البتہ چارج ہوتے ہوئے موبائل پر اس کی نظر پڑی تو وہ موبائل اٹھاتا ہوا دیکھنے لگا،، تین دن پہلے تک عینا کے پاس دوسرا موبائل موجود تھا جو ڈیڑھ سال پہلے اس نے عینا کو لا کر دیا تھا،، پھر یہ موبائل اس کے پاس کہاں سے آیا جہانگیر اس موبائل کو دیکھتا ہوا سوچنے لگا جو کہ اچھا خاصا مہنگا موبائل تھا

"جی بھائی آپ نے بلایا"

عیناروم کے اندر داخل ہوتی ہوئی جہانگیر سے پوچھنے لگی مگر اس کے ہاتھ میں اپنا موبائل دیکھ کر وہ بری طرح چونکی،،اس کا چونکنا جہانگیر نظر سے چھپ نہیں سکا

کہاں سے آیا یہ" جہانگیر ہاتھ میں موبائل لیے عینا کو دیکھتا ہوا پوچھنے لگا"

"ارے یہ تو ناجیہ کا ہے اس کا اپنے موبائل سے دل بھر گیا تھا تو تھوڑے دن کے لیے ایکسچینج کر لیا مجھ سے"

عینا مسکراتی ہوئی جہانگیر کو بولی اپنا لہجہ بالکل نارمل رکھا تاکہ جہانگیر کو ذرا بھی شک نہیں گزرے مگر جہانگیر اس کا لہجہ نہیں اس کی آنکھیں دیکھ رہا تھا جو اس کی بات کی نفی کر رہی تھی

"دی جان کا خیال رکھنا ہو سکتا ہے لیٹ آنا ہو میرا،،گھر کا دروازہ اچھی طرح لاک کر لینا"

وہ موبائل کے متعلق کوئی دوسری بات کرے بغیر موبائل واپس اسی جگہ پر رکھتا ہوا عینا کے کمرے سے نکل گیا

جہانگیر کے باہر جاتے ہیں عینا نے اپنا رکا ہوا سانس بحال کیا مگر اب اسے ندامت ہو رہی تھی اپنے بھائی سے جھوٹ بولتے ہوئے۔۔۔ایسا پہلی بار ہوا تھا جب عینا نے جہانگیر کے سامنے کسی بات کو کرنے کے لیے جھوٹ کا سہارا لیا تھا مگر اس نے تہیہ کر لیا تھا کہ اب وہ روحان سے کوئی گفٹ نہیں لے گی،،وہ روحان سے اپنا رشتہ رکھنے کے لیے اپنے بھائی سے اپنا رشتہ خراب نہیں کر سکتی تھی

****

"میں کب سے کہہ رہی ہو مجھے ایک کال کرنے دو اپنے ڈیڈی کو،، سمجھ میں نہیں آرہا تم لوگوں کو"

جہانگیر پولیس اسٹیشن کے اندر داخل ہوا اس کے کانوں میں ایک نسوانی آواز ٹکرائی

انسپیکٹر شکیل سمیت کانسٹیبل،، سپاہی سب نے اسے دیکھ کر سلوٹ کیا تو آغول آنے والے کو مڑ کر دیکھنے لگی۔۔۔ جہانگیر پولیس اسٹیشن میں جس طرح آغول کو دیکھ کر بری طرح ٹھٹھکا تھا،، ویسے ہی آغول بھی اسے دیکھ کر ایک دم چونکی

آفیسر یہ لوگ مجھے زبردستی یہاں لے کر آئے ہیں میرا سیل فون ان کے پاس ہے یہ لوگ مجھے میرے گھر" والوں کو انفارم نہیں کرنے دے رہے کہ میں۔۔۔

آغول بولتی ہوئی جہانگیر کے پاس آئی اسے یقین تھا پچھلی بار کی طرح وہ اب بھی اس کی مدد کرے گا

"خاموشی سے جا کر وہاں بیٹھ جاؤ"

جہانگیر آغول کی بات مکمل ہونے سے پہلے بیچ میں بولا اور کرسی کی طرف اشارہ کیا جہاں دو لڑکیاں اور بھی بیٹھی تھی۔۔۔ آغول اس کی چہرے کے سرد تاثرات دیکھ کر خاموشی سے اسے دیکھنے لگی پھر کچھ سوچ کر چپ چاپ جا کر کرسی پر بیٹھ گئی۔۔۔ جہانگیر اپنے کمرے میں جانے کی بجائے وہی ٹیبل کے اوپر بیٹھا

"لڑکے کہا پر ہی لے کر آؤ انہیں"

جہانگیر نے غصے بھری نظر ان لڑکیوں پر خاص طور پر آغول پر ڈالی۔۔۔اس کے بعد وہ شکیل سے مخاطب ہوا شکیل نے یہ "یس سر" کہتے ہوئے کانسٹیبل کو اشارہ کیا جو ان تینوں لڑکوں کو لے کر آ گیا

جہانگیر نے ان تینوں لڑکوں کو دیکھا ان میں سے ایک وہی لڑکا تھا جو کہ اسے آغول کے ساتھ دکھائی دیتا تھا اس کے ماتھے پر چوٹ کا نشان بھی موجود تھا

سر سارے ہوٹل کی تلاشی لی گئی ہے دوسرے رومز میں زیادہ تر فیملی موجود تھی یا پھر کوئی دوسرے شہر" سے آنے والے افراد موجود تھے،،،جو ہوٹل میں اسٹے کر رہے تھے۔۔۔ان سے پوچھ گچھ کر کے انہیں چھوڑ دیا گیا مگر یہ چاروں لڑکی لڑکے الگ الگ روم میں کپل کی صورت موجود تھے دیگر سوالات سے اندازہ ہوا ہے یہ میاں بیوی نہیں ہیں اور یہ جو محترمہ ہیں یہ ہوٹل کے روم سے باہر نکل رہی تھی جبکہ یہ لڑکا ہوٹل کے ہی ایک روم میں موجود تھا۔۔۔اِس وقت تو یہ دونوں ایک دوسرے کو پہچاننے سے انکار کر رہے ہیں،، لیکن ایک لیڈیز بیگ اس روم سے برآمد ہوا جس روم میں یہ لڑکا موجود ہ بہت ممکن ہے یہ بیگ ان محترمہ کا ہو کیونکہ جب یہ ہوٹل سے باہر نکل رہی تھی ان کے پاس کوئی بیگ موجود نہیں تھا نہ پیروں میں سینڈل،، "ایک سینڈل بھی روم سے ملی گئی ہے جس میں کوئی شک نہیں وہ انہی کی ہے

انسپیکٹر شکیل جہانگیر کو بتانے لگا جہانگیر نے ایک نظر دوبارہ آغول کو دیکھا

اس کی نظروں میں آغول کے لیے صرف اور صرف حقارت تھی۔۔۔وہ اسے مغرور اور بد دماغ لڑکی سمجھتا تھا مگر گری ہوئی لڑکی نہیں۔۔۔ مگر ہوٹل کے روم میں لڑکے سے ملنے والی لڑکی اسکی نظر میں شریف نہیں ہو سکتی تھی

اور سر سب سے امپورٹنڈ بات ایک اس کپل کے روم میں،،،دوسرا اس لڑکے کے روم میں خفیہ کیمرے" "بھی موجود تھے

انسپکٹر شکیل کی مزید انفارمیشن پر جہاں جہانگیر نے ضبط سے لب بھینچے وہی آغول کے ہوش اڑ گئے تھے،،، انسپیکٹر شکیل ایک لڑکا اور لڑکی کی طرف اشارہ کرنے کے بعد سیفی کی طرف اشارہ کر رہا تھا یعنی کیمرے ان دو کمروں میں چھپے ہوئے تھے

کیا سیفی اپنے مقصد میں کامیاب ہونے کے بعد اسکو بعد میں بلیک میل کرتا یعنیٰ سیفی نے اسے پلاننگ سے ہوٹل کے روم میں بلایا تھا۔۔۔ آغول بے یقینیٰ نے سیفی کی طرف دیکھتی کوئی سوچنے لگی۔۔۔۔دوسری جانب سیفی اور اس لڑکے نے انسپکٹر کی بات سن گھبراتے ہوئے ایک دوسرے کو دیکھا

"سر پلیز اگر اجازت ہو تو میں آپ سے اکیلے میں کچھ بات کرنا چاہتی ہوں"

ان تینوں میں سے ایک لڑکی جس کی عمر آغول کے برابر تھی جہانگیر کو مخاطب کرتی ہوئی بولی

ان لڑکوں کو واپس لاک اپ کرو اور انہیں میرے روم میں بھیجو" جہانگیر کانسٹیبل سے کہتا ہوا اپنے روم" کی طرف چلا گیا

تھوڑی دیر بعد وہ لڑکی جہانگیر کے کمرے آئی جو کہ دکھنے میں اسے کسی شریف گھرانے کی لگ رہی تھی

بولو کیا کہنا ہے" جہانگیر اس لڑکی کو دیکھتا ہوا پوچھنے لگا یہ لڑکی ہوٹل کے جس کمرے سے بر آمد کی گئی تھی" جس کمرے میں کیمرہ موجود تھا اس لیے اس لڑکی کا کردار کافی مشکوک ٹھہرایا جا سکتا تھا

سر میں کوئی اونچی فیملی سے بی لانگ نہیں کرتی ہوں،، مڈل کلاس فیملی سے میرا تعلق ہے۔۔ میرے" پیرنٹس کو اگر معلوم ہوا کہ میں اس وقت پولیس اسٹیشن میں موجود ہو تو وہ لوگ کسی سے نظر ملانے کے قابل نہیں رہیں گے اور نہ میں اپنے پیرنٹس سے زندگی بھر نظر ملا پاؤں گی۔۔۔ سر میں ایک شریف لڑکی ہوں،، میں وہاں پر یاسر کے بلانے پر گئی تھی،، اسے ایک سال سے جانتی ہوں بہت جلد ہم لوگ شادی بھی کرنے والے ہیں۔۔۔ پلیز سر میں جو بھی کچھ بول رہی ہوں وہ بالکل سچ ہے آپ مجھے چھوڑ دیں،،، رات ہو گئی ہے میرے پیرنٹس پریشان ہو رہے ہوں گے کہ میں اس وقت کہاں موجود ہو۔۔۔ بدلے میں آپ "بیشک

جہانگیر جو کہ اس کی ساری بات بہت تحمل سے سن رہا تھا آخری کی بات سن کر چونکا

"بدلے میں بے شک؟؟"

جہانگیر اسے سوالیہ نظروں سے دیکھتا ہوا پوچھنے لگا وہ لڑکی سر جُھکا کر اپنا دوپٹہ سائیڈ پر کرتی ہوئی قمیض کے اگے موجود بٹن کھولنے لگی۔۔۔ جہانگیر اپنی کرسی سے اٹھ کر اس کے پاس آیا جیسے ہی وہ قمیص کا تیسرا بٹن کھلا،،، زناٹے دار منہ پر پڑنے والے تھپڑ سے وہ کرسی سے ٹکرا کر فرش پر گری

پولیس کو تم جیسے لوگوں نے بدنام کیا ہوا ہے جو رشوت دینے کی خاطر اپنی عزت کی بھی پروا نہیں"
کرتے۔۔۔ تم اپنے آپ کو شریف لڑکی کہہ رہی ہو ایسی ہوتی ہیں شریف لڑکیاں۔۔۔ شریف لڑکیوں کی
عزت بہت انمول ہوتی ہے وہ اتنی سستی ہر گز نہیں ہوتی ہے کہ یوں ہر ایک کے سامنے اسے نچھاور کر
دے۔۔۔ مجھے افسوس ہے تو صرف تمہارے ماں باپ پر،، جس کے اعتماد کی پرواہ کیے بغیر تم اس لڑکے
سے ملنے گئی،، تف ہے تم جیسی لڑکی پر جسے نہ اپنی عزت کی پرواہ ہے نہ اپنے ماں باپ کی عزت کی،، نکلو فوراً
"یہاں سے

جہانگیر کی بات سن کر وہ لڑکی اپنا دوپٹہ سر پر جما کر اوڑھتی ہوئی اپنا سرخ گال دوپٹے سے چھپا کر باہر نکلنے لگی

"بی بی میں آپ کو کہہ رہا ہوں بغیر اجازت آپ اندر جائیگی تو ایس۔پی صاحب غصہ کریں گے"

آغول جہانگیر کے کمرے میں آئی تو کانسٹیبل اس کے پیچھے آتا ہوا بولا

"آفیسر مجھے ضروری بات کرنی ہے تم سے"

جہانگیر جو پہلے ہی غصے میں بھرا ہوا بیٹھا تھا آغول کو اپنے کمرے میں آتا دیکھ کر اس کی پیشانی پر مزید بل
نمایاں ہوئے مگر وہ ہاتھ کے اشارے سے کانسٹیبل کو وہاں سے جانے کا کہنے لگا

"بولو"

جہانگیر آغول کے سامنے آکر کھڑا ہوا۔

☆☆☆

نامحرم لڑکے سے مل کر ان کی عزت کو نیلام کر رہی تھی تب وہ اپنے آپکو معمولی آدمی سے بھی بدتر محسوس کریں گے"

جہانگیر کے آنکھوں میں ہی نہیں اس کے لہجے میں بھی حقارت تھی۔۔۔

اس کی دھمکی پر آغول ڈر گی واقعی اگر ایسا ہوتا تو سب کچھ بہت غلط ہوتا

دیکھو آفیسر میں بالکل بے قصور ہو اور میں ویسی لڑکی نہیں جو بند کمرے میں کسی غیر لڑکے سے ملنے جاتی" "ہوں پلیز یہی کچھ لے دے کر معاملہ رفع دفع کرو

آغول اب اسے نرمی اسے سمجھانے لگی اس نے بہت سے لوگوں سے سنا تھا پولیس ایک حد تک ہی ایمانداری دکھاتی ہے اس لیے آغول نے اپنے سامنے کھڑے آفیسر کو پیسوں کی آفر کر دی تاکہ وہ اس کی جان چھوڑے اور ہوٹل والی بات کسی بھی طرح منصور اور روحان تک نہ پہنچے

"اووو اچھا لے دے کر معاملہ رفع دفع کرنا ہے کیا ہے تمہارے پاس دینے کو"

جہانگیر قدم بڑھاتا ہوا مزید اس کے قریب آیا،،،اوپر سے نیچے تک آغول کا جائزہ لیتے ہوئے اس کی نظر آغول کے گہرے گلے تک گئی اس نے آج بھی جینز پر ٹاپ پہنا ہوا تھا جو کافی چُست تھا اسکے اوپر جیکٹ لینے کا کوئی فائدہ نہیں تھا خوبصورت خدوخال بیشک نمایاں نہیں ہو رہے تھے مگر گلا گہرا ہونے کی وجہ سے کسی بھی مرد کی نگاہیں بھٹک کر وہی جاتی

میرے بیگ میں اس وقت 10000 کی اماؤنٹ پڑی ہے، باقی کی اماؤنٹ میں تمہیں اے۔ٹی۔ایم سے "
"نکال کر دے دے دو گی،، جتنی تم ڈیمانڈ کرو گے

جہانگیر کی نگاہوں کو دیکھ کر آغول اپنی جیکٹ کے بٹن بند کرتی ہوئی اس سے بولی۔۔۔ پچھلی دو ملاقاتوں میں وہاں سے اتنا کمینہ نہیں لگا تھا،، کیسے گھور کر دیکھ رہا تھا وہ اسے

"ڈیمانڈ پیسوں کی نہیں ہے،، پیسوں کی بجائے اگر کچھ اور دے سکتی ہو تو ڈیل کر لیتے ہیں"

جہانگیر اس کو دیکھتا ہوا بولا جہانگیر کی بات سن کر آغول کو آگ لگ گئی

"تم نے سمجھ کیا رکھا ہے مجھے،، میں کوئی بکاؤ مال لگ رہی ہوں تمہیں"

جہانگیر کی بات کر آغول آگ بگولہ ہوتی ہوئی اس پر چلائی

آواز نیچی کرو اپنی،، یہ تمہارے باپ کا گھر نہیں ہے پولیس اسٹیشن ہے اور بکاؤ مال میں بھی نہیں ہوں جو تم"
"مجھے یہاں پیسوں کی آفر کرنے آئی ہوں،، رشوت دینے کے جرم میں ابھی اندر کر دوں تمہیں

جہانگیر اس سے زیادہ تیز میں آغول پر چیختا ہوا بولا

"اسلم۔۔۔انسپیکٹر شہناز اور انسپیکٹر شکیل دونوں کو بلاؤ"

جہانگیر اپنے روم سے باہر کھڑے کانسٹیبل کو آواز لگاتا ہوا بولا جبکہ دیکھ وہ آغول کو رہا تھا جو غصے میں ابھی بھی اس کو گھور رہی تھی

"بکاؤ مال نہیں ہو تو کیا سوچ کر تم نے مجھے یہ گھٹیا آفر کی"

وہ غُراتی ہوئی پوچھنے لگی

"لیول چیک کر رہا تھا کمینگی کا۔۔۔بے فکر رہو تمہاری جیسی لڑکی کو میں اپنے منہ لگانے لائق نہیں سمجھتا"

جہانگیر اسے بولتا ہوا چیئر پر بیٹھنے لگا

"انگور کھٹے ہیں"

وہ استزائیہ ہنستی ہوئی بڑبڑائی یقیناً یہ محاورہ اس نے جہانگیر کو سُلگانے کے لیے بولا تھا۔۔۔آغول کی بڑبڑاہٹ سن کر جہانگیر اس کے پاس آیا بالوں کو مٹھی میں جکڑتا ہوا اس کا چہرہ اوپر کیا۔۔۔یہ لڑکی جب بھی اسے ملتی نہ جانے کیوں غصہ دلاتی تھی

یہ پولیس اسٹیشن ہے یہاں پر شریف لڑکیاں نہیں آتی اور جو لڑکیاں یہاں پر لائی جاتی ہیں۔۔۔جانتی ہو"
"وہ کس سلوک کی مستحق ہوتی ہیں

بالوں کو مٹھی میں جکڑے سرد لہجے میں جہانگیر آغول سے پوچھنے لگا اس کے چہرے کے غضب ناک تاثرات دیکھ کر آغول خاموش رہی

لیڈی انسپکٹر شہناز اور انسپیکٹر شکیل کے کمرے میں آنے سے پہلے وہ اپنی کرسی پر بیٹھ چکا تھا

انسپیکٹر شہناز انہیں اور باقی ان دونوں لڑکیوں کو بھی الگ کمرے میں لے جا کر سب کی اچھی طرح"
"لفظ کا ٹیٹو بنا ہوا نظر آئے تو مجھے فوراً انفارم کریں (k) چیکنگ کریں۔۔۔ جسم کے کسی بھی حصے پر اگر

جہانگیر انسپکٹر شہناز کو ہدایت دیتا ہوا بولا

ڈسکسٹنگ تم حد سے بڑھ رہے ہو میں کوئی چیکنگ نہیں کرواؤ گی۔۔۔ کوئی ہاتھ تو لگائے مجھے پھر بتاتی ہوں"
"میں

آغول زور سے ٹیبل پر اپنے دونوں ہاتھ مارتی ہوئی جہانگیر کو غصے میں دیکھ کر بولی

انسپیکٹر شہناز یہ اسٹک اپنے ساتھ لے جائیں،، چیکنگ کے دوران آپ کو اس کی ضرورت پڑنے والی ہے،،"
چاہے کوئی کرمنل ہو یا بڑے باپ کی بیٹی ہو،، قانون سب کے لئے یکساں ہونا چاہیے۔۔۔ کوئی بھی تلاشی
"دینے سے انکار کرے تو بلا جھجک اور بے خوف ہو کر اس اسٹک کا استعمال کریں

جہانگیر ٹیبل پر رکھی ہوئی اسٹک انسپکٹر شہناز کو تھماتا ہوا بولا اور ہدایت دیتے ہوئے خاص طور پر وہ آغول کو دیکھ رہا تھا

"چلو بی بی یہ ادائیں یہاں کام نہیں آنے والی"

آغول جہانگیر کو غصے سے گھور رہی تھی تب لیڈی انسپیکٹر شہناز اس کا بازو کھینچ کر اسے وہاں سے لے گئی

"شکیل ان تینوں لڑکوں کی بھی تلاشی لو"

جہانگیر کی ہدایت سن کر انسپیکٹر شکیل سلوٹ مارتا ہوا روم سے چلا گیا

تھوڑی دیر بعد جہانگیر کے موبائل پر عینا کی کال آنے لگی جس پر عینا نے اسے بتایا کہ دی جان کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی تو جہانگیر اسے تسلی دیتا ہوا آدھے گھنٹے میں گھر پہنچنے کا کہہ چکا تھا تاکہ دی جان کو اسپتال لے کر چلا جائے

اتنے میں لیڈی انسپیکٹر شہناز ان تینوں لڑکیوں کو جہانگیر کے کمرے میں لے کر آئی آغول کو اپنے سامنے بیٹھے ہوئے اس شخص سے اتنی نفرت محسوس ہو رہی تھی جتنی کبھی کسی دوسرے سے نہیں ہوئی

اس کے کہنے پر ہی لیڈی انسپکٹر شہناز نے باقی دونوں لڑکیوں کے ساتھ،، تلاشی لینے کے لیے اس کے جسم سے بھی ایک ایک کپڑا اتروایا تھا اور آغول کے غصہ کرنے پر اس نے آغول کی کمر پر زور سے دو بار اسٹک بھی ماری تھی جس کا درد وہ اپنی کمر پر ابھی بھی محسوس کر رہی تھی

سر یہ تینوں لڑکیاں کلیئر ہیں،، اچھی طرح چیک کر لیا گیا ہے جسم پر کسی بھی قسم کا کوئی ٹیٹو موجود نہیں ہے"

لیڈی انسپکٹر شہناز جہانگیر کو بتانے لگی

ٹھیک ہے ان تینوں کے گھر فون کر کے ان کے ماں باپ کو یہاں بلائیں،،، انہیں بتائیں کہ آپ کی بیٹیاں ہوٹل کے روم میں لڑکے کے ساتھ پائی گئی ہیں۔۔ انہیں شک کی بنا پر ہم یہاں لے کر آئے تھے۔۔۔ اس کے بعد ہی انہیں ان کے پیرنٹس کے ساتھ روانہ کریئے گا"

جہانگیر ان تینوں لڑکیوں پر جتاتی ہوئی نظر ڈال کر لیڈی انسپکٹر شہناز کو ہدایت دینے لگا انسپیکٹر شہناز ان تینوں کو جہانگیر کے کمرے سے لے گئی۔۔۔

تھوڑی دیر میں انسپکٹر شکیل سیفی کے ساتھ ایک اور لڑکے کو گدی سے پکڑ کر کمرے کے اندر لایا

"ہاں شکیل کیا رپورٹ ہے"

جہانگیر اپنی آستین کے کف فولڈ کرتا ہوا اپنا موبائل پاکٹ کے اندر رکھنے لگا۔۔۔اسے گھر کے لئے بھی نکلنا دی جان کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی عینا اکیلی پریشان ہو رہی تھی

"سر ان دونوں لڑکوں کی کمر پر سیم ٹیٹو موجود ہے اور خفیہ کیمرے بھی انہی دونوں کے کمرے میں موجود تھے یعنی یہ دونوں لڑکے،،ان لڑکیوں کو بعد میں بلیک میل کرتے"

شکیل نے جہانگیر کو بتاتے ہوئے،،ان دونوں کی گدی پر ایک ایک زوردار جھانپڑ بھی رسید کیا تھا

"کیمرے وہاں سے لے آئے تھے"

جہانگیر ان دونوں کو دیکھتا ہوا شکیل سے پوچھنے لگا

"جی سر"

شکیل کے جواب دینے پر وہ چلتا ہوا ان دونوں کے پاس آیا

کیمرے میری کار میں رکھوادو اور ان دونوں کو لاک اپ کرو،، جب تک میں نہ آجاؤں تب تک نہ کوئی ان" کے پاس لاک اپ کے اندر جائے گا نہ ہی کوئی پوچھ گچھ کرے گا۔۔ ان دونوں سے سب کچھ میں اپنے "طریقے سے اگلواؤ گا۔۔ اور اس تیسرے لڑکے کو چھوڑنے سے پہلے اس کی جوانی کا سارا جوش نکال دینا

جہانگیر انسپکٹر شکیل اچھی طرح ہدایت دیتا ہوا پولیس اسٹیشن سے نکل گیا

****

"چٹاخ"

منہ پر زوردار پڑنے والے تھپڑ سے وہ صوفے پر جا گری جہاں منصور اور فاطمہ براجمان تھے۔۔۔

فاطمہ اور منصور کے ساتھ روحان بھی سات گھنٹے سے آغول کے لیے پریشان تھا شام سے رات ہونے کو آئی تھی آغول کا کچھ پتہ نہیں تھا۔۔ اس کا سیل مسلسل آف جا رہا تھا رات کے نو بجے پولیس اسٹیشن سے کال آئی

جس میں آغول کی اس پولیس اسٹیشن میں موجودگی کی اطلاع دی گئی اور منصور کو کہا گیا کہ وہ اپنی صاحبزادی کو پولیس اسٹیشن سے آکر لے جائیں۔۔۔ منصور کی حالت اس خبر سے بگڑنے لگی،، اس کی جوان جہاں بیٹی رات کو اس وقت پولس اسٹیشن میں کیا کر رہی ہے روحان نے ماں باپ کو تسلی دی اس کے خیال میں کوئی حادثہ یا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہو اس کی کار سے روحان ہی اسے پولیس اسٹیشن لینے چلا گیا

مگر وہاں جا کر جب اسے یہ کہانی معلوم ہوئی اس کی بہن کو ہوٹل میں کسی لڑکے کے ساتھ پکڑا گیا ہے تب اس نے بمشکل اپنے غصے کو قابو میں رکھا اور خاموشی سے وہ آغول کو پولیس اسٹیشن سے گھر لے آیا مگر پہنچ کر اس نے زوردار تھپڑ آغول کے منہ پر رسید کیا۔۔۔

آغول جو کہ سارے راستے میں روحان کے چہرے کے غضبناک تاثرات سے اندازہ لگا سکتی تھی کہ وہ اس وقت شدید غصے میں ہے،، وہ گھر جا کر اسے ساری حقیقت بتا کر گھر والوں سے اپنی بیوقوفی کی معافی مانگنے کا ارادہ رکھتی تھی مگر گھر پہنچ کر پڑنے والے تھپڑ سے وہ صوفے پر جا گری جہاں فاطمہ بیٹھی ہوئی تھی

"لے آیا اس بے غیرت کو میں پولیس اسٹیشن سے۔۔۔ دل تو چاہ رہا ہے آج اپنے ہاتھوں سے اس کا گلا دبا دوں"

روحان غصے میں آغول کی طرف بڑھا

"کیا کر رہے ہو روحان،،، بہن ہے یہ تمہاری اصل بات بتاؤ،، ہوا کیا ہے آخر"

فاطمہ آغول کو حصار میں لیے بیٹے کو ٹھنڈا کرتی ہوئی تحمل سے پوچھنے لگی جب کہ آغول فاطمہ کے گلے لگے رونے لگی

"ہوا کیا ہے مما،، آج اس نے ہم سب کی عزت کا جنازہ نکالا ہے،، پولیس نے ہوٹل میں ریڈ ڈالی تھی جس میں سے یہ کسی لڑکے کے ساتھ کمرے سے برآمد ہوئی ہے معلوم نہیں ہمارا منہ بھی کالا کر چکی ہو گی اب تک یہ"

روحان غصے سے پاگل ہو رہا تھا وہ ایک بار پھر آغول کی طرف بڑھا اب کی بار منصور نے اسے روکا

آپ ایسے میرے کردار کی دھجیاں نہیں اڑا سکتے بھائی،، کچھ نہیں کیا میں نے۔۔۔ سیفی نے بلایا تھا" مجھے۔۔۔ اس سے ملنے گئی تھی جب ہوٹل سے باہر جانے لگی تک انسپکٹر نے مجھے وہاں سے جانے نہیں دیا۔۔ "میں قسم کھا کر کہتی ہوں کچھ غلط نہیں کیا میں نے نہ میرے ساتھ کچھ غلط ہوا ہے

آغول کو اس وقت اپنا وجود کسی گالی کی طرح محسوس ہو رہا تھا وہ چیخ کر اپنی صفائی دینے لگی

اگر تمہاری پارسائی کا یقین کر لیا جائے تو کیا یہ بیوقوفی کم نہیں کہ تم ایک لڑکے سے ہوٹل میں کمرے میں" ملنے گئی۔۔۔ اس لڑکے پر اعتبار کر کے تم نے اپنے آپ کو ہمارے سامنے بے اعتبار کر دیا۔۔۔ اسی دن کے لئے پڑھایا لکھایا تھا اسی دن کے لیے تو میں نے آزادی دی تھی کہ تم یو ہوٹلوں میں جا کر اپنے باپ کی عزت "کو نیلام کرو۔۔۔ آج تم نے کتنی تکلیف مجھے دی ناں آغول تم اس بات کا کبھی بھی اندازہ نہیں لگا سکتی

منصورہ آغول کو شرمندہ کرتا ہوا بولا تو وہ رونے لگی

مما آئی سوئر میری غلطی نہیں ہے آپ پلیز ڈیڈی اور بھائی کو بتائیں۔۔۔ میں نے ایسے کوئی عمل نہیں کیا" "جس سے ان دونوں کا سر جُھکے

فاطمہ خود بیٹی کو شکوہ کناہ نظروں سے دیکھ رہی تھی آغول روتی ہوئی فاطمہ کو بتانے لگی

وہ تو شکر ادا کریں اس تھانے کا ایس۔پی کوئی شریف آدمی تھا۔۔۔جس نے میڈیا کو انولو کر کے بات کو "بڑھاوا نہیں دیا۔۔۔ورنہ ہم منہ دکھانے کے لائق نہیں رہتے صرف اس کی وجہ سے"

روحان آغول پر سخت نظر ڈالتا ہوا بولا اور کمرے سے نکل گیا

"فاطمہ اسے میری نظروں سے دور کر دو پلیز اور اس سے کہو یہ اپنا چہرہ مجھے نہ دکھائے"

منصور سسکتی ہوئی آغول پر ملامت بھری نظر ڈال کر،،بیوی سے کہتا ہوا اپنے کمرے میں چلس گیا آغول فاطمہ کے گلے لگ کر اور زیادہ زور سے رونے لگی

****

وہ اضطرابی کیفیت میں مسلسل اپنے کمرے کے چکر کاٹ رہا تھا،،ہوٹل الکینگ میں ریڈ کا پڑنا،،اس کی بہن کا وہاں سے کسی لڑکے کے ساتھ برآمد ہونا۔۔۔وہ اب اپنے بالوں میں انگلیاں پھنسائے راکنگ چیئر پر بیٹھ گیا اس سے آگے وہ آغول کے لیے کچھ بھی نہیں سوچ سکتا تھا

آغول وہاں پر کس لڑکے کے ساتھ موجود تھی وہ نہیں جانتا تھا مگر اسے آگے کا سوچ کر،،،اس پر خوف سے لرزہ طاری ہونے لگا اسے لگا،،اسے لگا اس کا دل بند ہو جائے گا اس نے کبھی یہ سوچا ہی نہیں اس کی جوان بہن بھی موجود ہے وہ بھی تو ان لوگوں کا شکار ہو سکتی تھی اب وہ آگے کچھ نہیں سوچنا چاہتا تھا ورنہ آگے کچھ سوچنے سے اس کا سانس بند ہو جانی تھی۔۔۔اچانک اس کے موبائل پر عینا کی کال آنے لگی

"تھوڑا بزی ہو یار،، کل بات کرتا ہوں"

روحان کال ریسیو کر کے عینا کے بولنے سے پہلے بولا اور کال کاٹ دی وہ عینا سے یا پھر کسی دوسرے سے اس وقت بات کرنے کی حالت میں نہیں تھا

الکینگ ہوٹل میں ریڈ کا پڑنا کوئی چھوٹی خبر نہیں تھی،، کاشف زیری اس وقت ملک میں موجود نہیں تھا اب تک اسے علم ہو گیا ہو گا کہ اس کے ہوٹل میں پولیس نے ریڈ ڈالی ہے نہ جانے یہ کون پیدا ہو گیا تھا جو ایسے خطرناک انسان سے ٹکر لے رہا تھا وہ جو کوئی بھی تھا اسے شاید اپنے ساتھ اپنی فیملی کی پروا نہیں تھی

روحان سوچتا ہوا کاشف زیری کو کال کرنے لگا

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

صبح کافی دیر سے اس کی آنکھ کھلی تھی رات ایک بجے وہ دی جان کو اسپتال سے واپس گھر لے کر آیا تھا اس کا دماغ ایک دفعہ پھر کل والے واقعے پر چلا گیا۔۔۔ وہ ہوٹل کے کمروں سے بر آمد ہونے والے کیمرے میں موجود ویڈیوز دیکھنے لگا

ویڈیو سے صاف ظاہر ہو رہا تھا سیفی نامی لڑکا اس لڑکی سے زبردستی کرنے کی کوشش کر رہا تھا جس کے بدلے میں وہ لڑکی سیفی کو زخمی کر کے کمرے سے نکلی تھی۔۔۔ وہ نک چڑی تھی، بدماغ اور مغرور بھی تھی مگر خود کی حفاظت کرنے والی تھی جہانگیر کو اس کی شکل کے علاوہ دوسری یہی بات اس میں اچھی لگی تھی مگر

جو جہانگیر نے اس کے ساتھ کیا۔۔۔وہ اس کے لئے بالکل پشیمان نہیں تھا اچھا ہی تھا اس لڑکی کو آئندہ کے لیے سبق مل گیا ہو گا آئندہ وہ کبھی کسی نامحرم کے بلانے پر اس طرح یوں ملنے نہیں جائے گی

جبکہ دوسری ویڈیو جو ان دونوں لڑکے لڑکی کی موجود تھی اس ویڈیو کو دیکھ کر اسے صرف افسوس ہوا،،، جہانگیر پوری ویڈیو دیکھنے کی بجائے بند کر چکا تھا۔۔۔ آخر کیسے لڑکیاں اپنے گھر والوں کا اعتبار مٹّی میں ملاتے ہوئے ایک بار بھی اپنے گھر والوں کا نہیں سوچتی۔۔۔ایسے لڑکے اگر ان لڑکیوں سے شادی کر بھی لے تو کہاعزت دے سکتے ہیں۔۔۔ جہانگیر سوچ کر سر جھٹکتا ہوا اٹھا اور اپنے کمرے سے نکل کر دی جان کے کمرے میں آیا،،،وہ ابھی تک سو رہی تھی آہستہ سے ان کی پیشانی چُھو کر ٹمپریچر چیک کیا جو رات کی بانسبت نارمل تھا

"عینا اٹھو دی جان کے کمرے میں جا کر لیٹ جاؤ"

جہانگیر نے پہلے اپنے کمرے میں آکر یونیفارم پہنا پھر عینا کے کمرے میں چلا آیا اور اسے اٹھاتا ہوا بولا

"تیار ہو گئے آپ،،رکیں دس منٹ میں ناشتہ بنا دیتی ہوں"

عینا نیند سے بوجھل آواز میں جہانگیر کو یونیفارم مبلوس دیکھ کر جلدی سے بیڈ سے اٹھتی ہوئی بولی

نہیں رہنے دو ناشتہ میں کر لوں گا تم دی جان کا خیال رکھنا،،ابھی وہ سو رہی ہیں اٹھیں تو ان کو ناشتہ کروا"

"کے میڈیسن ٹائم پر دے دینا جاؤ شاباش اُن کے پاس جا کر لیٹ جاؤ

جہانگیر عینا کو کہتا ہوا گھر سے نکل گیا

****

"یہ کیا حال کر لیا میری جان کیا ہو گیا تمہیں"

فاطمہ آغول کے پاس آ کر بیڈ پر بیٹھتی ہوئی بولی زاہدہ جب ناشتہ کے لیے آغول کے بیڈ روم میں پہنچی تو وہ بے سدھ بیڈ پر پڑی تھی،، زاہدہ فاطمہ اس کو بلا لائی

"مما میں نے کچھ غلط نہیں کیا،، علاوہ اس کے میں سیفی کے بلانے پر اس سے ملنے چلی گئی"

آغول کا چہرہ بخار کی حدت سے تپ رہا تھا وہ نڈھال لہجے میں بمشکل آنکھیں کھول کر بول پائی

مجھے معلوم ہے میری بیٹی کچھ غلط نہیں کر سکتی۔۔ تمہارے ڈیڈی اور روحان کو وقتی غصہ ہے جو کہ جلد ختم ہو جائے گا۔۔ اب پریشان مت ہوں کتنا زیادہ بخار ہو گیا تمہیں،، اٹھو ناشتہ کرو پھر میں تمہیں ڈاکٹر کے پاس لے جاتی ہوں"

وہ بیٹی تھی فاطمہ کی،، اس کی یہ حالت دیکھ کر فاطمہ پریشان ہو گئی اس لئے اس کی کمر پر ہاتھ رکھ کر سہارے سے اسے بٹھانے لگی

"سس"

کمر پر فاطمہ کے ہاتھ رکھنے پر آغول کے منہ سے سسکی نکلی تو فاطمہ پریشان ہو کر اسے دیکھنے لگی

"کیا ہوا میری جان پلیز مجھے بتاؤ"

فاطمہ کے پوچھنے پر آغول نے اسے بتایا کہ کیسے اس آفیسر کے کہنے پر لیڈی انسپکٹر نے اس کی کمر پر اسٹیکز ماری تھی

"کون تھا وہ جاہل بد تمیز اور جنگلی انسان،، جسے میری پھول سی بچی کی شکل دیکھ کر بھی ترس نہیں آیا"

فاطمہ کو آغول کی کمر پر سرخ نشان دیکھ کر جی بھر کر غصہ آیا وہ اس کی کمر پر آئینٹمینٹ لگانے کے بعد آغول کو ناشتہ کروانے لگی تھوڑی دیر بعد اسے آغول کو ڈاکٹر کے پاس لے کر جانا تھا

****

"یہ ناشتہ کہاں لے کر جا رہے ہو"

جہانگیر پولیس اسٹیشن آیا تو کانسٹیبل اسلم کو ناشتہ لے کر سیل کی طرف جاتا دیکھا تبھی وہ اس سے پوچھنے لگا

سر کل سے وہ دونوں لڑکے بھوکے ہیں۔۔۔ آپ کے آرڈرز کو فالو کرتے ہوئے ان کے لاک اپ کی"

"طرف کوئی نہیں گیا۔۔۔ باقی سب ناشتہ کر رہے تھے تو علیم نے ان دونوں کا ناشتہ بھی دے دیا

کونسٹیبل اسلم جہانگیر کو دیکھتا ہوا بتانے لگا

ناشتہ یہاں ٹیبل پر رکھو اور جا کر لاک اپ کھولو۔۔۔ اس ناشتے سے پہلے انہیں دوسری خوراک کی"

"ضرورت ہے اس کے بعد یہ ناشتہ کروانا

جہانگیر کا حکم مانتا ہوا اسلم ناشتے کی ٹیبل پر رکھ کر لاک اپ کھولنے لگا

ان دونوں لڑکوں کی شامت کا اندازہ تو اس نے کل رات کو ہی لگا لیا تھا جب جہانگیر کے کہنے کے مطابق لاک اپ میں موجود کولر اور گلاس ہٹا دیا گیا تھا وہ دونوں اس وقت بے سدھ پڑے تھے لاک اپ کھلنے کی آواز پر اٹھ کر بیٹھے

جہانگیر لاک اپ کے اندر داخل ہوا انہیں دیکھتا ہوا یونیفارم کی شرٹ اتار کر اپنی پشت پر کھڑے اسلم کو پکڑاتا ہوا ان دونوں سے بغیر کوئی سوال کرتا ہوا انہیں روئی کی مانند دھوندنے لگ گیا۔۔۔ آدھے گھنٹے تک وہ ان دونوں کو بری طرح پیٹتا رہا،، سیفی کی تو پینٹ گیلی ہو چکی تھی وہ بری طرح رو رہا تھا جبکہ دوسرا لڑکا بری طرح تڑپتا ہوا پانی مانگنے لگا۔۔۔

جہانگیر کی بنیان بھی پسینے سے تر ہو چکی تھی،، دائیں ہاتھ سے مٹھی کو گول گھماتا ہوا وہ خود لمبے سانس لیتا ہوا ان دونوں کو دیکھنے لگا۔۔۔ کانسٹیبل سے اشارے سے پانی مانگتا ہوا اب وہ خود بوتل سے منہ لگائے ان دونوں کو دیکھتا ہوا پانی پی رہا تھا

"پانی۔۔۔۔پانی"

کل رات سے ان دونوں کا حلق سے کھانا تو دور کی بات پانی کی ایک بوند تک نہیں اتری تھی اور نہار منہ دھلائی ہونے کے بعد اب وہ دونوں ہی جہانگیر کو پانی پیتا دیکھ کر درد سے کراہتے ہوئے بولے

جہانگیر نے بوتل منہ سے نکال کر پانی ان دونوں کے منہ کے اوپر ڈالنا شروع کر دیا سیفی میں شاید برداشت کا مادہ کم تھا وہ بھوکا رہنے اور پٹنے کی وجہ سے بے ہوش ہو چکا تھا

"پلیس سر رحم کھائیں"

دوسرا لڑکا مشکل سے بول پایا

"تم رحم کھاتے ہو لڑکیوں کی عزت سے کھیلتے ہوئے ان پر"

جہانگیر اس لڑکے کو دیکھتا ہوا پوچھنے لگا

"سر"

شکیل کی آواز پر جہانگیر نے پلٹ کر اسے دیکھا

"کمشنر صاحب کی کال آئی ہے انہوں نے فوراً آپ کو یاد کیا ہے"

شکیل کے بتانے پر جہانگیر کانسٹیبل سے اپنی شرٹ لے کر پہننے لگا

"پانی پلاو ان دونوں کو،،، ہوش میں آنے کے بعد ان کا بیان ریکارڈ کرو"

جہانگیر بولتا ہوا وہاں سے نکل گیا

****

"سر"

جہانگیر کمشنر صاحب کے روم میں آکر سلوٹ پیش کرتا ہوا سیدھا کھڑا ہوا

"آو جہانگیر میں تمہارا انتظار کر رہا تھا بیٹھو"

کمشنر صاحب کے کہنے پر،، کمشنر صاحب کے سامنے بیٹھے شخص نے پلٹ کر جہانگیر کو دیکھا۔۔۔ جہانگیر چلتا ہوا آیا اور اس آدمی کے برابر والی کرسی پر بیٹھ گیا

"کل تم نے الکینگ ہوٹل کو ریٹ کیا"

کمشنر صاحب کا لہجہ تھوڑا ترش تھا

"یس سر"

جہانگیر نے مختصر سا جواب دیا سامنے بیٹھا آدمی ایک بار پھر اپنے برابر میں بیٹھے جہانگیر کو دیکھنے لگا

"کس نے آرڈرز پاس کیے تمہیں"

کمیشنر صاحب لہجے میں ہلکی سی سختی لاتے ہوئے جہانگیر سے سوال کرنے لگے

"سر ایس۔ایس۔پی سیف اللہ کو اعتماد میں لیا تھا۔۔۔ وہ ہوٹل شک کے دائرے میں آتا ہے انہی کی پرمیشن پر انہی کے کہنے پر ریڈ کی گئی تھی"

جہانگیر کمشنر صاحب سے بولتا ہوا الجھ کر اپنے برابر میں بیٹھے آدمی کو دیکھنے لگا جسے وہ آج پہلی بار دیکھ رہا تھا" اسے نہیں معلوم تھا یہ آدمی کون ہے جس کے سامنے کمشنر صاحب اس سے آفیشلی سوال کر رہے ہیں

"کیا میں پوچھ سکتا ہوں ایس۔پی آپ کو میرے ہوٹل میں ریڈ کے دوران کیا ثبوت فراہم ہوئے"

اس سے پہلے کمشنر صاحب جہانگیر سے اگلا سوال کرتے برابر میں بیٹھا آدمی جہانگیر سے مخاطب ہوا،،، جہانگیر کو سمجھنے میں دیر نہیں لگی یہ کاشف زیری تھا ہوٹل الکینگ کا مالک

"آپ سے میں تب مخاطب ہو گا مسٹر زیری جب میں ثبوت لے کر آپ کے پاس آؤں گا"

جہانگیر کمشنر صاحب کی موجودگی کی پرواکیے بغیر کاشف زیری سے روکھے لہجے میں گویا ہوا

اسٹاپ اٹ جہانگیر یہ اس شہر کے شریف اور عزت دار شہری ہیں،، تم نے وید آؤٹ پرمیشن ان کے " ہوٹل کو ریڈ کیا اور اب بغیر کسی ثبوت کے تم ان سے اس طرح مخاطب ہوں۔۔۔پولیس ویسے ہی بدنام ہے ایسی حرکتوں سے مزید پولیس کا امیج ڈاون نہیں کرو۔۔۔تمہارا ریکارڈ اچھا رہا ہے تو میں تمہیں ایکسپلینیشن "کال نہیں کر رہا صرف وارن کر رہا ہوں اگلی بار ایسی کوئی حماقت نہیں ہونی چاہیے

کمشنر صاحب تھوڑے سخت لہجے میں بولے جس پر جہانگیر کو ضبط کرتے ہوئے "یس سر" کہنا پڑا

سیفی اور دوسرے لڑکے کا بیان ابھی ریکارڈ نہیں کیا گیا تھا وہ اپنی طرف سے مزید کچھ نہیں بول سکتا تھا ہوٹلز کے روم میں اس طرح کیمرے لگانا بھی غیر قانونی تھا لیکن سامنے بیٹھا ہوا شخص لازمی مکر جاتا تو اس کے پاس بھی کوئی ثبوت نہیں تھا اس لیے وہ خاموشی رہا

کمشنر صاحب آپ جیسے آفیسر ہو تو ہم جیسے معزز شہری اس شہر میں سکون کا سانس لے سکتے ہیں۔۔۔" معلوم نہیں آپ کے ایس۔پی یا تو بہت دلیر ہیں جو کہ سامنے والے کو دیکھے بغیر اڑ جاتے ہیں یا پھر بہت نادان جو ایسے ہی بلاوجہ کسی کے کہنے میں آ گئے"

کاشف زیری نے مزاقاً کمشنر صاحب کو کہا اس کا لہجہ طنز سے بھرپور تھا جو جہانگیر کو کافی چبھا

ایسی بات نہیں ہے کاشف صاحب ایس۔پی جہانگیر بہت قابل افیسر ہیں،، ایماندار اور بہادر بھی،، انہوں نے کسی غلط فہمی کی بنیاد پر یہ اسٹینڈ لیا ہو گا آپ بھی یقیناً معزز شہری ہیں۔۔۔ نہیں چاہے گے کہ ایک آفیسر آپ کو سوری کرے اس لیے معاملے کو یہیں رفع دفع کریں"

کمشنر صاحب کو کاشف زیری کا جہانگیر کے بارے میں اس طرح بولنا بھی کچھ خاص پسند نہیں آیا اس لیے وہ بات ختم کرتے ہوئے بولے

****

جنید وہ ایس۔پی ہیڈ کوارٹر سے نکل چکا ہے،، پولیس اسٹیشن پہنچنے والا ہے ان دونوں لڑکوں کی کہانی کو فوراً" ختم کروادو اور معلوم کرو ہمارے بیچ وہ غدار کون ہے جس کی وجہ سے ایس۔پی کو الکیننگ کے بارے میں شک ہوا

کاشف زیری آج صبح ہی واپس آیا تھا اور کمشنر صاحب سے اپوائنمنٹ لے کر وہ ان کے آفس میں پہنچا اب اس نے جہانگیر نامی ایس۔پی کو بھی دیکھ لیا جس نے اس کو چھیڑا تھا۔۔۔وہ واپس اپنی کار میں بیٹھتا ہوا اپنے خاص بندے کو ہدایت دینے لگا

****

"کیا ہوا شکیل رش کیوں لگا ہوا ہے باہر"

جہانگیر پولیس اسٹیشن پہنچا تو میڈیا کی کار اور دوسرے لوگوں کا کافی رش پولیس اسٹیشن کے باہر موجود تھا۔۔۔پولیس اسٹیشن کے اندر آتا ہوا وہ شکیل سے پوچھنا لگا

سر ان دونوں لڑکوں نے ناشتہ کروایا گیا جس کے بعد ان دونوں کی حالت بگڑنے لگی،، ہسپتال لے جانے" سے پہلے۔۔۔اسپتال جانے سے پہلے وہ دونوں ہی دم توڑ چکے تھے۔۔ابھی ایمبولینس میں ان کی ڈیڈ باڈیز کو ڈال کر پوسٹ مارٹم کے لیے بھیجا گیا ہے۔۔۔شاید ناشتے میں کچھ لایا گیا ہو۔۔۔کچھ کہا نہیں جا سکتا،،اور "میڈیا کو کس نے انفارم کیا اس کا بھی کچھ معلوم نہیں

اس کا موڈ پہلے ہی خراب تھا شکیل کی بات سن کر مزید بگڑ گیا

"یقیناً بیان تو نہیں نوٹ کیا ہو گا"

جہانگیر ضبط کرتا ہوا شکیل سے پوچھنے لگا تو وہ اپنا سر جُھکا گیا جہانگیر غصے میں اپنے روم میں چلا گیا

****

تازہ ترین خبروں کے مطابق پولیس کا ایک اور ظلم سامنے آیا۔۔۔جی ہاں ناظرین سیفی نامی ایک طالبعلم "
اور ایک مظلوم لڑکا جس کو شک کی بنیاد پر پولیس نے کل رات سے حراست میں لیا تھا،، آج دوپہر میں ان
دونوں لڑکوں کو پولیس کے سفاکانہ رویے اور بے جا تشدد سے اپنی زندگی سے ہاتھ دھونا پڑا۔۔۔
"یونیورسٹی اور کالجز کے طلباء میں پولیس کے رویے کو لے کر غصہ اور احتجاج

نیوز چائنل پر بریکنگ نیوز دی جارہی تھی اور آغول بے یقینی سے خبریں سن رہی تھی

"او گاڈ سیفی کو مار دیا"

آغول نے بے یقینی سے اسکرین پر چلتی ہوئی نیوز دیکھی

اگر وہ سیفی کا ہوٹل والا روپ نہیں دیکھتی تو اسے سیفی کے مرنے کا دکھ ضرور ہوتا مگر اس وقت وہ دکھ سے
زیادہ شاکڈ تھی

کتنا بے رحم اور بے حس انسان ہے یہ افیسر،، بیشک وہ دونوں لڑکے مظلوم ہر گز نہیں تھے مگر اس کو کوئی "
"حق نہیں پہنچتا اس طرح کسی کی جان لینے کا

آغول کے دل میں جہانگیر کے لیے ناپسندیدگی کا گراف کچھ اور زیادہ بڑھ گیا کیونکہ اس شخص کی وجہ سے وہ اپنے ماں باپ بھائی کے سامنے کچھ نہ کر کے بھی ذلیل ہو رہی تھی

"تم خود بھی مر جاؤ منحوس انسان"

آغول جہانگیر کا چہرہ یاد کرتی ہوئی بڑبڑائی تھی

****

"سر،،، سر میں بالکل قصور ہوں میں نے پولیس کو انفارم نہیں کیا میں سچ کہہ رہا ہوں،، مجھ سے قسم لے لیں

کاشف زیری کے ساتھ روحان بھی صوفے پر براجمان تھا تب بلیک کینگ کے آدمی الیاس نامی شخص کو لے کر اس کے پاس آئے،، الیاس اسی گینگ کا ایک میمبر تھا۔۔۔ وہ بلیک کینگ کے سامنے اپنے ہاتھ جوڑے گڑگڑانے والے انداز میں اپنی بے گناہ ہونے کی وضاحت پیش کر رہا تھا

الیاس تمہیں کہ لگ رہا ہے تم آواز بدل کر کسی اور نمبر سے پولیس کو ہمارے خلاف خفیہ انفارمیشن دو گے " اور ہمیں معلوم نہیں ہو گا۔۔۔ بلیک کینگ اپنے ہر آدمی پر گہری نظر رکھتا ہے،،، ابھی تو خود اپنے جرم کا "اقرار کرو گے جنید لے اس کے بیٹے کو

بلیک کینگ نے الیاس سے بولنے کے بعد اپنے خاص بندے کو مخاطب کرتے ہوئے کہا جو کہ ایک سات سالہ بچے کو لے کر آ گیا

"محاد"

الیاس اپنے بیٹے کو ان ظالموں کے شکنجے میں دیکھ کر تڑپ گیا،،اس سے پہلے وہ آگے بڑھ کر اپنے بیٹے کو جنید سے چھڑواتا دو آدمی مضبوطی سے الیاس کو بازو سے پکڑ چکے تھے

"اب بتاؤ الیاس تم نے پولیس کو انفارم کیا یا نہیں"

بلیک کینگ صوفے پر بیٹھ کر سگار پیتا ہوا الیاس سے پوچھنے لگا جبکہ روحان اس صورتحال سے پریشان ہو کر اس سات سالہ بچے کو دیکھ رہا تھا جسے جنید نے پکڑا ہوا تھا۔۔۔ یہاں غلطی اور بیوقوفی کی سزا ہر ممبر کو بُھگدنی پڑتی تھی جبکہ غداری کا خمیازہ اس کے فیملی ممبرز کو بھی بُھگدنا پڑتا

چھ ماہ کا عرصہ گزر گیا تھا اسے اس گینگ کا حصہ بنے ہوئے مگر وہ ایسی صورتحال پر اکثر بے چین ہو جاتا تھا،، ابھی بھی وہ نہ محسوس طریقے سے اپنے ماتھے پر آیا ہوا پسینہ صاف کرنے لگا

"میں سچ کہہ رہا ہوں میں نے پولیس کو انفارم نہیں کیا"

الیاس نے بولتے ہوئے زور زور سے رونا شروع کر دیا تھا باپ کو روتا دیکھ کر محاد بھی رو رہا تھا،، جسے دو ہفتے سے اپنی ماں کا چہرہ دکھائی نہیں دے رہا تھا

"جنید"

بلیک کنیگ نے جنید کو پکار کر اشارہ کیا جنید نے محاد کی گردن پر بڑا سا تیز دھار والا چاقو رکھا

"سر پلیز مجھے معاف کر دیں میرے بیٹے کو چھوڑ دیں، میں آگے سے کبھی غلطی نہیں کروں گا"

الیاس روتا ہوا اپنی غلطی کی معافی مانگنے لگا۔۔ایس پی جہانگیر کے بارے میں سن کر اسی نے ایس۔پی کو کال کی تھی

غلطی نہیں اسے غداری کہتے ہیں الیاس،، تم نے بلیک کینگ سے غداری کی ہے میں تم سے بالکل نہیں"
"پوچھو گا تم نے ایسا کیو کیا

الیاس اس کے سامنے ہاتھ جوڑ کر رو رہا تھا تک بلیک کینگ الیاس کو بولا

"جنید پیٹر کو کافی دن ہو گئے انسانی گوشت کھائے ہوئے الیاس کی بیٹے کو یہاں سے لے جاؤ"

پیٹر ایک بڑے سائز کا خوفناک کُتا تھا جو کہ انسانی گوشت اور اس کی ہڈیاں بہت شوق سے کھاتا تھا۔۔۔بلیک کینگ کے کہنے پر جنید معاد کو لے کر پیٹر کے پاس جانے لگا یقیناً وہ اس بچے کو اس بھوکے کتے کا نوالہ بنانے والا تھا جو کہ سائز میں بھی شیر کے جتنا تھا۔۔۔روحان نے وحشت زدہ نظروں سے ایک نظر اپنے سامنے بیٹھے کاشف زیری کو دیکھا جو آہ و پکار کرتے ہوئے الیاس کو ہنستا ہوا دیکھ رہا تھا

بیوی تمہاری اب تمہیں مل نہیں سکتی،،، تمہارے بیٹے کا قصہ سمجھو اب ختم ہو جائے گا۔۔۔ویسے تو"
تمہارے جینے کا بھی اب کوئی فائدہ نہیں مگر میں جانتا ہوں زندگی سب کو پیاری ہوتی ہے اس لئے میں تمہیں
"پوری طرح نہیں ماروں گا

بلیک کینگ اٹھتا ہوا الیاس کے پاس آیا اور آپ نے ایک بندے سے موٹے سائز کا انجکشن لے کر الیاس کی گردن کے اندر چاقو کی طرح زور سے گھسیڑ دیا۔۔۔ جس سے الیاس بری طرح تڑپنے لگا۔۔۔ دس سے پندرہ منٹ تک وہ اسی طرح تڑپ رہا اور پھر اس کا جسم بالکل ساکت ہو گیا۔۔۔ یہ نہیں تھا کہ وہ مر گیا تھا اس کی سانسیں بھی چل رہی تھی اور دل بھی کام کر رہا تھا مگر اب وہ جسمانی طور پر مفلوج ہو چکا تھا۔۔۔ بلیک کینگ کے اشارہ پر بلیک کینگ کے بندے الیاس کی باڈی کو وہاں سے لے گئے

"کیا ہوا اینگ مین تم کچھ پریشان دکھ رہے ہو"

بلیک کینگ کی توجہ روحان کی طرف گئی۔۔۔ وہ روحان کے برابر میں صوفے پر آ کے بیٹھا اور روحان کو دیکھتا ہوا بولا

"سر وہ الیاس کا بیٹا۔۔۔ اس کے ساتھ۔۔۔ وہ تو بہت چھوٹا ہے"

روحان بلیک کینگ کو دیکھتا ہوا بولا۔۔۔ بلیک کینگ کے ساتھ روزی بھی ہنسنے لگی جو کہ بلیک کینگ سے بالکل چپک کر بیٹھی ہوئی تھی اور بلیک کینگ روزی کے گھٹنے پر ہاتھ پھیر رہا تھا جبکہ روزی روحان کو دیکھ رہی تھی۔۔۔ وہ ہمیشہ اسے ایسے ہی دیکھتی تھی جیسے شکاری اپنے شکار کو

میں الیاس کے بیٹے کو دوسرے بچوں کے ساتھ سیل میں بند کروا کر منشیات کا کاروبار بھی کروا سکتا تھا،،" جانتے ہو میں نے اس کی کیوں جان لینی چاہئے۔۔۔ کیونکہ وہ بڑا ہو کر مجھ سے اپنے ماں باپ کا بدلہ بھی لے

سکتا تھا۔۔۔ینگ مین میں نہیں چاہتا کہ کوئی موسیٰ پیدا ہو،، جو میری اس سلطنت کا خاتمہ کرے اور دوسرا "یہ بھی میرا آدمی مجھ سے کوئی وفا کریں۔۔۔۔غداری دھوکے بازی سے پہلے اس کے انجام کو سوچے

بلیک کینگ بولتا ہوا سامنے رکھا مشروب پینے لگا روحان خاموش ہو گیا،،،

الیاس بلیک کینگ کے وفادار آدمیوں میں شامل تھا،،،روحان کو اچھی طرح یاد تھا ایک ماہ پہلے رومانامی لڑکی،،، جس نے یہاں سے بھاگنے کی کوشش کی تھی الیاس نے ہی اس کو پکڑا تھا اور بہت بے رحمی سے روما کے ہاتھوں کے نسیں کاٹی تھی

دو ہفتے پہلے بلیک کینگ کے آدمی الیاس کی خوبصورت بیوی کو پکڑ لائے تھے تب الیاس اپنی بیوی کو وہاں دیکھ کر رویا،، گڑ گڑایا،، التجائے کی کہ اس کی بیوی کو چھوڑ دیا جائے مگر بلیک کینگ نے اس کی سنی ان سنی کر دی کیو کہ اس کی بیوی اب یہاں کا راز جان چکی تھی اس کی کمر پر بھی مہر لگا دی گئی تھی۔۔۔اسے دوسری لڑکیوں کے ساتھ بند کر دیا گیا تھا جن کو چند دنوں کے بعد جسم فروشی کے لیے دوسرے ممالک میں بھیجا جا رہا تھا یہی وجہ تھی الیاس نے پولیس کو اس کالے بازار کا پتہ بتایا مگر انجام میں وہ اپنے بیٹے کے ساتھ خود بھی آج اپنی زندگی کی بازی ہار گیا تھا

کاشف زیری اپنے کسی مہمان سے ملنے وہاں سے اٹھ کر گیا،،،روزی ابھی صوفے پر بیٹھی ہوئی روحان کو دیکھ کر مسکرا رہی تھی،،،بیک لیس ڈریس سے اسکی کمر پر لگا ٹیٹو صاف دکھائی دے رہا تھا۔۔۔روحان نے اس کی طرف دیکھا۔۔

نیلی آنکھوں والی روزی خوبصورت ہونے کے باوجود اسے بہت عجیب سی لگتی خاص طور پر تب جب وہ روحان کو اس طرح مسکرا کر دیکھتی۔۔۔روحان کوئی بچہ نہیں تھا،،جوان مرد تھا وہ اس کی نظریں اسکا یوں معنیٰ خیزی سے مسکرانا خوب سمجھتا تھا۔۔۔

روزی بلیک کینگ کی خاص رکھیل تھی کسی کو اس کی طرف دیکھنے یا چھونے کی اجازت نہیں تھی،،،روحان اس کو چھونے کا تو دور اس کی طرف دیکھنے کا بھی شوق نہیں رکھتا تھا مگر وہ محسوس کرتا۔۔۔روزی جان بوجھ کر اس سے مخاطب ہونے کی کوشش کرتی۔۔۔بلیک کینگ کے کمرے سے جاتے ہی وہ ہاتھ میں جام پکڑے روحان کے پاس صوفے پر آ بیٹھی

"میں ڈرینگ نہیں کرتا"

روزی نے اس کے ہونٹوں کی طرف جام سے بھرا گلاس لے جانا چاہا تب روحان گلاس پیچھے کرتا ہوا بولا۔۔۔گلاس پیچھے کرتے ہوئے اس نے احتیاط سے کام لیا تھا کہ اس کا ہاتھ روزی کے ہاتھ کو نہ چھوئے۔۔۔یہ بات بلیک کینگ کو بری لگے نہ لگے مگر وہ ان کو خود بری لگتی کہ وہ روزی کو چھوئے

" بہت ظلم کرتے ہو اپنے ساتھ بھی اور۔۔۔"

روزی روحان کے ہونٹو کو دیکھتی ہوئی بولی اور اسے آنکھ مار کر مسکراتی ہوئی واپس اپنی جگہ پر بیٹھ گئی۔۔
روحان سر جھٹک کر اٹھ کر روم سے نکل گیا

****

"کیا بات ہے یار ناراض ہو مجھ سے بات کیوں نہیں کر رہی"

ہفتے بعد آج وہ سکون سے اپنے کمرے میں آ کر خود سے عینا کو کال ملا کر اسے بات کر رہا تھا مگر دوسری طرف عینا کافی دیر سے اس کی باتوں کا جواب ہاں اور ہوں میں دے رہی تھی تب روحان اس سے پوچھنے لگا

"میری ناراضگی سے کیا فرق پڑتا ہے پرواہ ہے آپ کو میری کچھ"

عینا روحان سے شکوہ کرتی ہوئی بولی

تمہیں ایسا لگتا ہے کہ تمہاری پرواہ نہیں ہے مجھے،، کیوں نہیں پڑے گا تمہاری ناراضگی سے فرق۔۔۔ میرا" "قصور بتاو اور یہ بھی کہ کیوں ناراض ہو مجھ سے

روحان عینا سے پوچھنے لگا

اگر پرواہ ہوتی تو ہفتے بھر سے یوں اگنور نہیں کرتے،، تین دن پہلے جب میں نے آپ کو خود کال کی تو آپ" "نے تب بھی مجھ سے بات کرنا ضروری نہیں سمجھا

عینا اسے اپنے نظر انداز ہونے کا شکوہ کرنے لگی،، وہ عادی ہو چکی تھی اس سے بات کرنے کی اور وہ تھا کہ اپنی عادت ڈال کے اسے نظر انداز کر رہا تھا

یار تم اس بات پر مجھ سے شکوہ کر رہی ہو میں نے ابھی کال پر سب سے پہلے تمہیں کیا بات بتائی ہے کس" طرح میں ایک ہفتے تک بزی رہا۔۔۔ اب ڈیڈی صرف اوپر اوپر کے معاملات دیکھتے یوں سمجھو پورا بزنس

مجھے سنبھالنا پڑتا ہے۔۔۔کلائنٹس سے ڈیل کرنے سے لے کر شپ پر پہنچنے والے مال تک۔۔۔سب کام میں اپنی نگرانی میں کرواتا ہوں اور پھر گھر کی بھی کچھ پرو بلم تھی آغول کو لے کر،،،اس لیے بات نہیں کر پایا مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ تمہیں اگنور کر رہا تھا"

وہ آرام سے اسے دوبارہ سمجھانے لگا اور کوئی ہوتا تو شاید وہ اس کی ناراضگی کی اتنی پرواہ بھی نہیں کرتا

"سچی میں یہی ساری بات ہے اور کوئی بات نہیں"

عینا نے ایک بار پھر کنفرم کرنا چاہا کوئی اور بھی تو دھڑکتا تھا جو اس کو لگا ہوا تھا

"نہیں تو اور کیا بات ہو سکتی ہے۔۔۔عینا جو بھی تمہارے دماغ میں چل رہا ہے وہ کُھل کر کہو"

روحان اب بالکل سیریس ہو کر عینا سے بولا

"دل تو نہیں بھر گیا آپ کا مجھ سے کہیں کوئی اور تو پسند نہیں آ گئی"

عینا اپنے خدشے کا اظہار کرتی ہوئی بولی۔۔۔وہ امیر ہونے کے ساتھ ساتھ ہینڈسم بھی تھا اسے بھلا کسی چیز کی کیا کمی تھی

"او میرے خدا،،عینا سمجھ نہیں آ رہا تمہاری بات پر ہنسو یا تم پر غصہ کرو۔۔۔ایسا انسان سمجھا ہے تم نے مجھ کو،،دل لگی نہیں کی یار میں نے تم سے بلکہ محبت کی ہے۔۔۔اپنی زندگی میں شامل کرنا چاہتا ہوں تمہیں ہمیشہ کے لئے بیوقوف لڑکی۔۔۔آئندہ کبھی میری محبت پر شک نہیں کرنا ورنہ مار کھاؤ گی مجھ سے"

روحان کی باتوں سے اب عینا ہلکی پھلکی ہو گئی تھی دل و دماغ سے اس کے سارے خدشات دی دھل گئے تھے

چاہے کتنے بھی بزی ہو میرے لئے ٹائم نکالا کریں روحان۔۔۔ کتنا ہی ضروری کام ہو پر آپ مجھ سے بات" "کیا کریں۔۔۔ کسی بھی وجہ سے آپ مجھے نظر انداز کریں یہ میں برداشت نہیں کر سکتی

عینا بہت آہستگی سے بولی اس کی بات سن کر دوسری طرف روحان کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آئی

دوری تم نے خود برتی ہوئی ہے مجھ سے،،، میں شرطیہ کہہ سکتا ہوں،، تم نے ابھی تک اپنی فیملی سے" "ہمارے متعلق بات نہیں کی ہو گی

اب روحان اس کی خبر لینے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔۔ کیونکہ لاسٹ ٹائم بھی جب اس کی عینا سے موبائل پر بات ہوئی تھی تب اس نے عینا کو اس کے بھائی سے بات کرنے کے لئے کہا تھا

ایڈمیشن اوپن ہونے والے ہیں پہلے"

"ایڈمیشن لے لو پھر بھائی کو اعتماد میں لے کر بات کروں گی

عینا اس سے اپنا پلان شیئر کرنے لگی

کوئی ضرورت نہیں ہے ایڈمیشن لینے کی،، میں نہیں چاہتا تم اب ایڈمیشن لو بہت پڑھ لیا بس،، اب" "یونیورسٹی کو بائے کرو ہو سیدھی طرح اپنے بھائی سے بات کرو

روحان اب کی بار سنجیدگی سے بولا وہ عینا کے آگے پڑھنے کے حق میں نہیں تھا کیونکہ اسے آگے پڑھنے کے لیے یونیورسٹی جانا پڑتا اور روحان نہیں چاہتا تھا کہ اب وہ یونیورسٹی جائے اس نے آغول کو بھی یونیورسٹی جانے سے روک دیا تھا

"مگر میں آگے پڑھنا چاہتی ہوں میرا مائنڈ ہے کہ شادی کے بعد۔۔۔"

عینا نے اسے بتانا چاہا مگر وہ عینا کی بات کاٹ چکا تھا

"عینا تمہارے لیے میں امپورٹنڈ ہو یا پھر اسٹیڈیز۔۔۔ تمہیں نہیں معلوم حالات کیسے چل رہے ہیں ماحول کیسا ہے اجکل۔۔۔ اب یونیورسٹی کو لے کر یا تمہاری پڑھائی کو لے کر ہمارے درمیان کوئی فضول بحث نہیں ہو گی۔۔ تمہیں میرا اگنور کرنا برداشت نہیں ہوتا اور مجھے ہم دونوں کے درمیان یہ دوری برداشت نہیں ہوتی۔۔ فوراً اپنے بھائی سے بات کرو ہم دونوں کے متعلق"

روحان بات کرتے کرتے سنجیدہ ہو گیا تھا تھوڑا سختی سے عینا سے بولا

"اچھا ناراض تو نہ ہو اب،، بھائی سے بات کر لو گی۔۔ وہ گھر پر ہی ہے میں فون رکھ رہی ہو اب ہم کل بات کر لیں گے"

عینا نے سوچا وہ شادی کے بعد آن لائن یا پرائیویٹ پیپر دے دے گی دوسری طرف اس کا دھیان جہانگیر پر بھی تھا وہ دو دن سے گھر پر ہی موجود تھا، آج بھی وہ شام سے ہی گھر پر آ گیا تھا اسلئے عینا نے احتیاط برتنا ضروری سمجھا

"ٹھیک ہے پھر ہم کل بات کرتے ہیں ٹیک کیئر"

وہ عینا کی بات سن کر ایسا ہر گز نہیں بولتا کیونکہ وہ ہفتے بعد اس سے بات کر رہا تھا مگر اس وقت اس کے کمرے میں منصور آ گیا جس کی وجہ سے وہ شرافت دکھاتا ہوا عینا کی کال کاٹ کر اپنا موبائل ایک طرف رکھ چکا تھا

روحان سے بات کر کے عینا کو اطمینان ہوا وہ مسکرا کر جیسے ہی پلٹی اس کے چہرے سے ایک دم مسکراہٹ غائب ہوئی اب وہ مسکرانے کی بجائے خوفزدہ نظروں سے اپنے سامنے کھڑے جہانگیر کو دیکھ رہی تھی جو چہرے پر غضب ناک اور کرخت تاثرات لیے عینا کو باقاعدہ گھور رہا تھا۔۔۔اس کے تاثرات دیکھ کر عینا اندازہ لگا سکتی تھی کہ وہ اس کی اور روحان کی گفتگو سن چکا ہے۔۔۔یہ سوچ آتے ہی اسے اپنے جسم کا خون خشک ہوتا محسوس ہوا

جہانگیر نے آگے بڑھ کر جھپٹنے والے انداز میں عینا کے ہاتھ سے موبائل چھینا عیناڈر کے مارے دو قدم پیچھے ہو گئی۔۔۔کال لاگ میں مائی لائف کے نام سے لاسٹ کال شو ہو رہی تھی غصے سے جہانگیر کی رگیں تن گئیں

وہ نمبر ڈائل کرنے لگا عینا خوفزہ نظروں سے خاموش کھڑی اسی کو دیکھ رہی تھی،،دو بیلز جانے کے بعد کال کاٹ دی گئی

"کون ہے یہ لڑکا نام بتاؤ فوراً"

جہانگیر سخت لہجے میں عینا کو دیکھتا ہوا پوچھنے لگا۔۔۔ آخر کون تھا یہ لڑکا جس کو اس کی بہن اپنی زندگی سمجھنے لگی تھی کتنا شدید غصہ آیا تھا آج اسے اپنی بہن پر اور وہ کتنے مشکل سے اپنے غصے کو ضبط کیے ہوئے تھا

"رو۔۔۔روحان"

عینا نے تھوک اندر نگلتے ہوئے نام بتایا۔۔۔نام سن کر بے ساختہ جہانگیر نے طیش میں آکر موبائل دیوار پر کھینچ کر مارا۔۔۔اس نام سے تو اسے کالج کے زمانے سے چڑ تھی

عینا جہانگیر کا غصہ دیکھ کر باقاعدہ کانپنے لگی،،اسے لگا اب جہانگیر نے اس پر مزید غصہ کیا تو وہ دھاڑیں مار کر رونے لگ جائے گی

"یونیورسٹی میں پڑھتا ہے"

جبڑے بھینچتے ہوئے اس نے دوسرا سوال کیا جس پر عینا نے نفی میں سر ہلایا

"ملی ہو باہر جا کر اس سے،، بلکل سچ بتانا مجھے عینا"

بے ساختہ عینا نے نظریں جھکائی شاید یہ بات وہ نظر ملا کر نہیں بول سکتی تھی نہ ہی کوئی مزید جھوٹ بول سکتی تھی شاید اب اسے جہانگیر کے سامنے جھوٹ بولا ہی نہیں جاتا دوسری طرف اپنی بہن کی نظریں نیچی جھکی دیکھ کر جہانگیر سے ضبط کرنا مشکل ہو رہا تھا

"جواب دو"

جہانگیر اسکے جُھکے سر کو دیکھ کر عینا پر غُرایا

"ایک بار"

عینا کے منہ سے نکلنے والے الفاظ سے جہانگیر کا ہاتھ فضا میں بلند ہوا اس سے پہلے وہ عینا کے گال پر نشان چھوڑ تا عینا اپنے ہاتھوں میں چہرہ چھپا کر با آواز رونے لگی جہانگیر کا ہاتھ وہی رک گیا۔۔۔اس نے اپنے ہاتھ کی مٹھی کو بند کر کے اپنا غصہ ضبط کیا تھا جو کہ اس سے بالکل نہیں ہو رہا تھا۔۔۔وہ اب بھی عینا کو غصے میں روتا ہوا دیکھ رہا تھا

"کیا ہو گیا جہانگیر،، یہ ایسے کیوں رو رہی ہے"

دی جان عینا کے رونے کی آواز سن کر کمرے میں آئی اور جہانگیر سے پوچھنے لگی

"میں اپنے منہ سے کیا بتاؤں آپ خود پوچھیں اس بے شرم اور بے حیا سے"

جہانگیر دی جان کو کہتا ہوا عینا کے کمرے سے چلا گیا اور جہانگیر کے منہ سے اپنے لیے ایسے الفاظ سن کر عینا کے رونے میں مزید روانی آگئی تھی

دی جان نے اسے گلے لگایا انہیں جہانگیر کا اتنا غصہ اور عینا کے اس طرح رونا۔۔کچھ انہونی کے بارے میں سمجھا رہا تھا وہ عینا کو خاموش کروانے لگیں۔

☆☆☆

زیادہ دیر تک دی جان سے کھڑا نہیں ہوا جا رہا تھا اس لیے وہ صوفے پر بیٹھتی ہوئی جہانگیر کو سمجھانے لگی جو کہ آئینے کے سامنے کھڑا بالوں میں برش پھیر رہا تھا

اگر وہ پسند کرتا تو اسے شریفوں کی طرح رشتہ لے کر آتا عینا کے لیے،،، یو موبائل فون پر عشق و معشوقی" نہیں جھاڑ رہا ہوتا،،، گرینٹی سے کہہ سکتا ہوں آج عینا اسے کہے گی اپنا رشتہ لے کر آؤ۔۔۔ کل اس نے اپنا نمبر چینج کر لینا ہے عینا سے اپنی جان چھڑوانے کے لئے،،، یہ سب کرتے ہیں آج کل کے لڑکے،،، لڑکیوں کو صرف تفریح کا سامان سمجھتے ہیں صرف ٹائم پاس کر ذریعہ بنایا ہوا ہے اور دی جان یہ سب آپ کو عینا کو "سمجھانا چاہئے،، الٹا آپ اس کی بات سن کر مجھے سمجھانے آ گئی ہیں

جہانگیر اب دی جان کے سامنے کھڑا ہو کر ان سے بولا ساتھ ہی اس کی نظریں دروازے پر پڑی جہاں عینا کھڑی تھی جہانگیر نے چہرے کا رخ دوسری طرف کر لیا،، دی جان نے عینا کو کمرے میں آتا دیکھا تو خود اٹھ کر اپنے کمرے میں چلی گئی

اس کا بھائی جو اس سے اتنی محبت کرتا تھا آج وہ اس کی کی طرف دیکھنے کا روادار نہیں تھا عینا کو رونا آنے لگا،،، کل رات سے وہ اب تک کافی رو چکی تھی،،، روحان کو تو اس نے بتایا تک نہیں تھا کہ اس پر کیا کچھ گزر چکی ہے،،، کیا طوفان اس کے گھر آ چکا ہے۔۔۔

عینا چلتی ہوئی جہانگیر کے پاس آئی جو اس کی بجائے کمرے میں موجود کھڑکی سے باہر دیکھ رہا تھا عینا نے جہانگیر کا ہاتھ پکڑ کر اپنے گال پر مارا،، جہانگیر نے اپنا ہاتھ چھڑوانا چاہا مگر عینا نے دوبارہ یہی عمل دہرایا

"عینا"

ایسے کرنے پر جہانگیر غصے میں زور سے چیخا اور اپنا ہاتھ اس سے جھٹکے سے چھڑوایا

غصہ ہے نا آپ کو مجھ پر بھروسہ توڑا ہے میں نے تو پھر مار لیں بھائی مجھے،، جی بھر کے مار لیں مگر یوں "
" نظریں پھیر کر مجھے سزا مت دیں یہ زیادہ تکلیف کا باعث ہے میرے لیے

عینا نے روتے ہوئے جہانگیر کا چہرہ تھاما اس کے چہرے کا رخ اپنی طرف کیا

"فوراً اپنے کمرے میں جاؤ"

جہانگیر اپنے چہرے سے عینا کے دونوں ہاتھ ہٹاتا ہوا سخت لہجے میں بولا تو عینا اس کی بات سننے کے بجائے اس کے گرد اپنے بازو لپیٹ کر اس کے سینے پر سر رکھتی ہوئی مزید رونے لگی

مجھے معلوم تھا یہ غلط ہے،، روحان کو مجھے شروع میں ہی نظر انداز کر دینا چاہیے تھا مگر میں ایسا نہیں کر " سکی،، ہر عام لڑکی کی طرح یہ تصور مجھے اچھا لگا کہ کوئی ایسا ہے جو مجھے پسند کرتا ہے میرے بارے میں سوچتا ہے۔۔۔ روحان کا مجھے ویلیو دینا روز مجھ سے موبائل پر بات کرنا اچھا لگا،، دل کے کسی کونے میں یہ آواز ابھرتی تھی یہ سب ٹھیک نہیں ہے مگر میں اس آواز کو نظر انداز کرتی تھی رہی۔۔۔ میں روحان سے خود سے ملنے نہیں گئی بھائی پلیز میرا یقین کریں۔۔۔ میں جانتی ہوں میں نے غلطی کی ہے میں نے آپ کا دل دکھایا ہے پلیز مجھے معاف کر دیں اگر میں ان سے ملی بھی تھی تو میں نے کوئی غلط کام نہیں کیا میں آپ کے سر کی قسم کھا کر کہتی ہوں کوئی ایسا عمل نہیں کیا جس سے میں آپ سے یا خود سے نظر نہ ملا پاؤ۔۔۔ روحان

بہت اچھی ہیں بھائی،، ان کے لہجے میں ہی نہیں نظروں میں بھی میں نے اپنے لیے پسندیدگی کے ساتھ عزت دیکھی ہے انہوں نے کوئی مجھ سے لمبے چوڑے وعدے نہیں کیے ہیں کہ اتنے سال بعد اپنی فیملی کو لاؤں گا وہ فوری طور پر اپنی فیملی کو ہمارے گھر لانا چاہتے ہیں بھائی پلیز میری خاطر ایک دفعہ ان سے مل لیجئے"

عینا جہانگیر کے سینے سے لگی ہوئی اس سے باتیں کر رہی تھی جہانگیر خاموشی سے اس کی بات سن رہا تھا وہ عینا کو خود سے الگ نہیں کر سکا یا اس کی بات رد نہیں کر سکا شاید اس لیے کہ وہ اپنی بہن سے محبت کرتا تھا

ٹھیک ہے اسے فیملی کے ساتھ گھر آنے کا کہو اگر وہ مجھے ہر لحاظ سے تمہارے قابل لگے گا تب ہی بات آگے چلے گی اور اگر وہ مجھے پسند نہیں آیا تو تم آگے سے پھر کوئی بات نہیں کرو گی"

جہانگیر اسے کندھوں سے تھام کر خود سے الگ کرتا ہوا بولا اور اپنے کمرے سے نکل گیا

عینا کو تسلی ہوئی تھی اسے پورا یقین تھا روحان کو اس کا بھائی ناپسند کر ہی نہیں سکتا کیونکہ وہ ہر لحاظ سے پرفیکٹ تھا،، عینا بھی مطمئن ہو کر اپنے کمرے میں چلی گئی اب اسے روحان کو فون کر کے ساری بات بتانا تھی

****

"مما،، مما۔۔۔ آخر بھائی اور ڈیڈی چاہ کیا رہے ہیں،، کیوں کر رہے ہیں میرے ساتھ اس طرح کا سلوک"

آغول فاطمہ کے روم میں آکر غصے سے تیز آواز میں پوچھنے لگی

"کیا ہو گیا ہے میری جان آخر غصے میں کیوں ہو،، کیا کر دیا منصور اور روحان نے"

فاطمہ جو آئینے کے سامنے کھڑی ہوئی نک سُک سے تیار ہو رہی تھی آغول کو دیکھتی ہوئی حیرت سے پوچھنے لگی

دس دن گزر چکے ہیں سب کچھ نارمل ہو چکا ہے سب اپنی اپنی لائف میں مگن ہو گئے ہیں مگر مجھے نہ" یونیورسٹی جانے دیا جا رہا ہے،، نہ ہی کہیں باہر۔۔۔ میں گھر میں قید ہو کر رہ گئی ہو آخر ایسا کونسا بڑا گناہ سرزد "ہو گیا مجھ سے جو یوں پابندی عائد کر دی گئی ہیں مجھ پر

آغول اس وقت شدید غصے میں تھی اس لئے چیختی ہوئی بولی روحان نے اس کا یونیورسٹی جانا بند کروا دیا تھا جس پر منصور نے نارمل ایکٹ کیا تھا اسے اب ڈرائیور کے ساتھ بھی باہر جانے کی پرمیشن نہیں تھی

میں نے کیا بولا ہے آغول،، اس وقت روحان غصے میں ہے تمہیں معلوم ہے نہ اس کا غصہ فوراً ختم نہیں" ہوتا ہے اور یہ اپنے گھر میں کون قید ہوتا ہے جو پابندیاں تم پر لگ رہی ہیں یہ سب صرف تمہاری سیفٹی کے "لیے کیا جا رہا ہے۔۔۔ میں منصور سے بات کروں گی کہ وہ تمہیں یونیورسٹی جانے دیں

فاطمہ اپنی بیٹی کو بہلاتی ہوئی بولی

"میرا ابھی باہر جانے کا دل چاہ رہا ہے میں یہاں قریبی پارک جانا چاہتی ہوں"

آغول دس دن سے گھر میں بند رہ کر اب بے زار ہو چکی تھی اور گھر کے قریب پارک میں تو وہ اکثر شام میں چلی جایا کرتی تھی وہ ابھی بھی پارک جا رہی تھی تو گارڈ نے اسے منصور صاحب کا حکم نہیں ہے کہہ اگر منع کر دیا جس پر وہ سیدھی فاطمہ کے پاس چلی آئی

"پارک جا کر کیا کرو گی جان،، منصور کے آنے کا ٹائم ہے اور وہ تمہیں گھر میں نہ پا کر وہ روحان سے زیادہ غصہ کریں گے،، چلو ایسا کرو تیار ہو جاؤ،، روحان مجھے اور تمہارے ڈیڈی کو عینا کے گھر لے کر جا رہا ہے تم بھی اپنے بھائی کی چوائس دیکھ لینا"

فاطمہ اسے بہلاتی ہوئی کہنے لگی مگر آغول کو فاطمہ کی بات سن کر نئے سرے سے غصہ آنے لگا وہ جانتی تھی فاطمہ یونیورسٹی کا بھی اسے بہلا رہی ہے وہ ڈیڈی اسے اجازت دیں بھی دیں اسکا بھائی اب کبھی اسے آگے پڑھنے نہیں دے گا

"بھاڑ میں جائے عینا، بھائی کی چوائس مائی فٹ۔۔۔ میرا بڑا احساس کیا ہے بھائی نے جو میں ان کیلئے لڑکی دیکھنے جاؤ"

آغول غصے میں کہتی ہوئی زور سے دروازہ بند کر کے باہر چلی گئی فاطمہ افسوس کرتی ہوئی دوبارہ آئینے کے سامنے کھڑی ہو گئی اور اپنے ڈائمنڈ کے ٹاپس اور انگیوں میں ائیر رینگز ڈالنے لگی۔۔۔ اخر کو عینا پر اس کے گھر والوں پر اپنی امیری کا امپریشن بھی تو چھوڑنا تھا

****

روحان اس وقت فاطمہ اور منصور کے ساتھ عینا کے گھر موجود تھا عینا نے جیسے ہی اسے ساری صورتحال سے آگاہ کیا تھا وہ بغیر اس معاملے کو طول دیے منصور اور فاطمہ کو دوسرے دن ہی عینا کے گھر لے آیا تھا وہ لوگ سیٹنگ ایریا میں صوفے پر براجمان تھے۔۔۔دی جان ہی میزبانی ادا کرتے ہوئے ان کی خاطر میں لگی ہوئی تھی اور وقفے وقفے سے بات کر رہی تھی جس کا جواب صرف منصور ہی دے رہا تھا بلکہ یوں کہنا مناسب ہو گا کہ منصور ہی دی جان سے باتیں کر رہا تھا فاطمہ ہاں اور ہمم کرتی ہوئی گھر کا جائزہ لینے میں مصروف تھی جبکہ جہانگیر ابھی تک پولیس اسٹیشن سے گھر نہیں لوٹا تھا یہ بھی تھوڑی دیر پہلے ہی انہیں دی جان نے بتایا تھا

تھوڑی دیر بعد عینا ان لوگوں کے درمیان آکر بیٹھی اس نے لائٹ پرپل کلر کا ڈریس زیب تن کیا ہوا تھا جس پر وائٹ کلر کی امرائڈری ہوئی تھی دوپٹہ اس نے دی جان کے کہنے پر سر پر لیا ہوا تھا،،، جسے فاطمہ بہت کوفت کے عالم میں دیکھ رہی تھی۔۔۔اسے لڑکی شکل وصورت کی تو خوبصورت لگی تھی مگر آج کل کے دور کے حساب سے ماڈرن نہیں تھی جیسے اسکی بیٹی تھی،،،عینا کا پہناوا اوڈھاوا اسے کافی سمپل لگا البتہ منصور عینا کو دیکھ کر کافی خوش ہوا تھا اسے دلی طور پر اپنے بیٹے کا انتخاب پسند آیا،، دی جان بھی کافی پُرخلوص اور اچھے اخلاق کی خاتون تھی اس کی نظر میں گھر بار بھی برا نہیں تھا اچھے سادہ سے لوگ تھے منصور ہی عینا سے چھوٹے چھوٹے سوالات کر رہا تھا جبکہ فاطمہ خاموشی سے اس کا تفصیلی جائزہ لینے میں مصروف تھی۔۔روحان نے فاطمہ کو دیکھا جیسے آنکھوں ہی آنکھوں میں تھا عینا کے متعلق پوچھنا چاہو،، فاطمہ نے روحان کو اوکے کا سائن دینے کے لیے زبردستی مسکرائی

روحان کی نظروں کا زاویہ ہر تھوڑی دیر بعد وقفے وقفے سے عینا کے اوپر جا رہا تھا پھر سب کا لحاظ کر کے مشکل سے وہ اپنی نظریں ہٹا پاتا۔۔۔اس وقت سر پر دوپٹہ لئے ہوئے صوفے پر سمٹ کر بیٹھی ہوئی،،پلکیں جُھکا کر آہستہ آواز میں منصور کے سوالوں کے جواب دیتی ہوئی اسے بہت کیوٹ لگ رہی تھی،،گھر جانے کے بعد رات کو فون پر وہ اسکے اسٹائل پر اسے خوب چھیڑے گا اس نے سوچ رکھا تھا

"ارے بیٹا آپ تو میری بیٹی کی ہی یونیورسٹی میں پڑتی ہے"

جہانگیر گھر کے اندر داخل ہوا تو اس کی سماعت سے مردانہ آواز ٹکرائی وہ جانتا تھا

آج روحان کے گھر والوں کو آنا ہے اس لئے وہ پولیس اسٹیشن سے جلدی گھر آ گیا،،دی جان نے آج صبح ہی اسے بتایا کہ روحان شام میں اپنے گھر والوں کو لے کر آنے والا ہے تب اسے حیرت ہوئی اسے نہیں لگتا تھا کہ وہ لڑکا اتنی جلدی اپنے گھر والوں کو لے کر آئے گا

میرے خیال میں منگنی جیسی رسم میں پڑھ کر وقت ضائع کرنا فضول ہے آپ اپنے پوتے سے مشورہ کر لیے"
"گا اس کے بعد ہم شادی کی ڈیٹ فکس کی ڈیٹ فکس کر دیں گے

جہانگیر کو دوبارہ وہی مردانہ آواز سنائی دی۔۔۔وہ سیٹنگ روم میں داخل ہوا۔۔۔با آواز سب کو سلام کرتا ہوا اس کی نظر سامنے صوفے پر بیٹھے شخص پر گئی جہانگیر کے قدموں ہی جم گئے

"رونی۔۔۔تو کیا عینا مجھ سے رونی کا ذکر کر رہی تھی۔۔۔یعنی رونی میری بہن سے۔۔۔"

جہانگیر خونخوار نظروں سے روحان کو دیکھتا ہوا سوچنے لگا،، آج بھی اسے اپنے سامنے بیٹھے ہوئے شخص پر اتنا ہی غصہ تھا جتنا دس سال پہلے تھا

جب دو دن پہلے عینا نے اس کے سامنے روحان کا نام لیا تب اسے یہ نام سن کر شدید غصہ آیا جس لڑکے کے بارے میں عینا اس سے بات کر رہی تھی وہ رونی ہو گا،، جہانگیر نے ایسا سوچا بھی نہیں تھا۔۔۔ جہانگیر کے ماتھے پر شکنیں نمایاں ہونے لگی،، وہ قدم بڑھاتا ہوا روحان کے پاس آنے لگا دوسری طرف روحان کا بھی یہی حال تھا وہ بالکل شاکڈ تھا

یہ جیڈی تھا جس سے اس کی کالج کے زمانے میں کبھی بھی نہیں بنی،،، جو اسے پورے کالج میں سب سے زیادہ زہر لگتا تھا۔۔۔ اس کے تو وہم و گمان میں بھی نہیں تھا عینا کا بھائی جیڈی ہو سکتا ہے۔۔۔ اسے یہ معلوم تھا عینا کے بھائی کا نام جہانگیر ہے مگر جہانگیر نام کے تو کئی لوگ ہو سکتے ہیں اس طرف اس کا دماغ ہی نہیں گیا مگر یہ روحان کی بد قسمتی تھی کہ عینا کا بھائی وہی جہانگیر نکلا جو کالج میں اس کے ساتھ پڑھتا تھا اسے اپنی طرف آتا دیکھ کر روحان صوفے سے اٹھ کھڑا ہوا

دس سال بعد آج وہ پھر ایک دوسرے کے آمنے سامنے تھے بلکل دس سال پہلے جیسے آنکھوں میں ایک دوسرے کے لئے غصہ اور حقارت لئے وہ دونوں ہی ایک دوسرے کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھ رہے تھے،، دیکھ بھی کیا رہے تھے گھور رہے تھے

جبکہ منصور فاطمہ کے علاوہ دی جان اور عینا بھی خاموشی سے ان دونوں کو دیکھ رہی تھی ان دونوں کے انداز میں کچھ غیر معمولی پن تھا یہ بات صوفے پر بیٹھے ہوئے وہ چاروں نفوس محسوس کر سکتے تھے،، خاموشی کو جہانگیر کی آواز نے توڑا تھا

"کیا مجھے یہ بات خود سے کہنا پڑے گی کہ میرے گھر سے نکل جاؤ"

جہانگیر سرد لہجے میں بولا تھا جبکہ روحان نے اپنے جبڑے بھینچے توہین اور ذلت کے احساس اس کا چہرا سرخ ہو گیا

چلیں آپ دونوں "روحان منصور اور فاطمہ کو مخاطب کرتا ہوا بولا تو منصور کے ساتھ ساتھ فاطمہ بھی" صوفے سے اٹھ کر کھڑی ہو گئی

روحان کمرے سے نکلنے لگا تو اس کی نظر عینا پر پڑی جو آنکھوں میں پریشانی لیے حیرت سے اسے دیکھ رہی تھی،، روحان اس کو دیکھتا ہوا وہاں سے نکل گیا اس کے بعد منصور اور فاطمہ بھی اس کے پیچھے چل دیئے۔۔۔ اتنے اجنبی انداز میں روحان کے دیکھنے پر عینا کو گھبراہٹ ہونے لگی

"بھائی کیا ہوا وہ رو۔۔۔"

عینا جہانگیر کی طرف پلٹی وہ اس سے پوچھنا چاہ رہی تھی جب جہانگیر نے اسے ہاتھ کے اشارے سے آگے روحان کا نام بولنے سے روکا

"نام بھی مت لینا اپنی زبان سے دوبارہ اس کا"

جہانگیر نے سختی سے ٹوکا تھا

"مگر بھائی"

عینا نے بے بسی سے جہانگیر کو دیکھا

"بس عینا اپنے کمرے میں جاؤ"

ایک دفعہ پھر جہانگیر عینا کو دیکھتا ہوا سختی سے بولا

دی جان ابھی بھی خاموش تھی دونوں بہن بھائی کو دیکھ رہی تھی عینا کی آنکھوں میں آنسو بھرنے لگے

اگر اس کے لئے تمہاری آنکھ سے ایک بھی آنسو گرایا تم نے دوبارہ اس کا نام میرے سامنے لیا تو مجھ سے برا" کوئی نہیں ہو گا،، دشمن رہے ہم دونوں ایک دوسرے کے،، بھول جاؤ اسکو وہ خود بھی تم سے اب کوئی تعلق "نہیں رکھے گا کیونکہ جیڈی کی بہن ہو تم

عینا کی آنکھ میں آنسو دیکھ کر جہانگیر درشتی سے بولا

عینا خاموشی سے وہاں سے چلی گئی مگر یہ ممکن نہیں تھا کہ وہ نہ روتی۔۔۔ روحان کا نام کے علاوہ بھلا کوئی دوسرا نام کیسے لے سکتی تھی اور بھولنے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہو سکتا تھا۔۔۔ مگر اب امتحان روحان کا تھا،، عینا کو دیکھنا تھا وہ اسکے بھائی سے اپنی دشمنی نبھاتا ہے یا اپنی پھر اپنی محبت جس کا وہ دعوے دار ہے،،

عینا نے روحان کو کہا تھا کچھ بھی ہو جائے وہ اسے اگنور نہیں کرے اب عینا کو دیکھنا تھا وہ روحان کے لیے کتنا معنیٰ رکھتی ہے کیا وہ اسے نظر انداز کر دے گا یا اسکی خاطر اسکے بھائی سے اپنی دشمنی کو۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

او گاڈ اتنی انسلٹ،،،اتنی انسلٹ تو ہماری آج تک کسی نے نہیں کی جتنی اس لڑکی کے بھائی نے کر دی۔۔۔ توبہ ہے میری جواب میں اس لڑکی کے گھر دوبارہ جاؤ اپنی بے عزتی کروانے،، حد ہو گئی ہمارے منہ پر ہی "اس کے بھائی نے گیٹ آؤٹ کہہ دیا

فاطمہ جہانگیر کو پہچان گئی تھی یہ وہی تھا جس نے مال میں لگنے والی آگ سے آغول کو بچایا تھا اس نے نیوز میں دیکھا تھا وہ وہی تھا،، فاطمہ کو اس اتفاق پر حیرانی کے ساتھ خوشی بھی ہوئی تھی مگر اس کے تیور دیکھ کر فاطمہ کی ساری خوشی مٹی میں مل گئی اس لیے وہ گھر میں آنے کے ساتھ ہی شروع ہو چکی تھی عینا اس کے لئے روحان کی پسند سے دوبارہ "لڑکی" بن چکی تھی روحان کو غصہ آنے لگا

"فاطمہ تم زرا چپ کرو گی،، روحان ہوا کیا ہے آخر،، کیسے جانتے ہو تم جہانگیر کو"

روحان اپنے کمرے میں جانے لگا تھا منصور نے اس سے پوچھا تو روحان کو اپنے قدم روکنے پڑے

کالج کے زمانے میں پڑھتا تھا میرے ساتھ نہایت بد تمیز اور جھگڑالو قسم کا شخص ہے میری اس سے کبھی" "بھی نہیں بنی ڈیڈی

روحان کو پھر ایک بار کالج کا وہ دور یاد آنے لگا جب وہ دونوں لڑتے ہوئے ایک دوسرے کو بری طرح پیٹ رہے ہوتے تھے۔۔۔ آج بھی جب جیڈی نے اسے اپنے گھر سے جانے کے لیے کہا تو اس کا دل چاہا ایک عدد مُکا وہ اسکے منہ پر جڑ کر چلا جائے

"پھر تو اس کی بہن بھی اسی قسم کی ہو گی بد تمیز اور جھگڑالو۔۔۔ شکر ہے ابھی اصلیت سامنے آ گئی"

فاطمہ اتراتی ہوئی بولی تو روحان نے شکوہ بھری نظر ماں پر ڈالی

"فاطمہ میں بات کر لو اس سے،، یا تم ہی بولی جاؤ گی"

منصور فاطمہ کو دیکھتا بولا اس وقت اسے اپنی بیوی کی بیچ میں مداخلت ذرا پسند نہیں آئی تھی

مما عینا اس قسم کی لڑکی نہیں ہے اور اس کے بارے میں کوئی بھی الٹی سیدھی بات آئندہ مت کریئے گا"
"میرے سامنے

منصور کی بات سن کر،، روحان کی بات پر فاطمہ خاموش ہو گئی اسے تو اپنے بیٹے کی ابھی سے فکر ہونے لگی تھی اسے اندازہ ہو رہا تھا عینا سے اگر اسکی شادی ہو گئی وہ پکا زن مرید نکلے گا

روحان جہانگیر سے تمہارا جو بھی مسئلہ تھا وہ اب پرانی بات ہو چکی ہے اس بات کو لے کر تم وہاں سے اٹھ"
"کر چلے آئے

منصور نے بیٹے کو دیکھتے ہوئے کہا

"اٹھ کر میں نہیں آیا سنا نہیں آپ نے،، اس نے بولا تھا گھر سے نکلنے کا"

روحان کو بولتے ہوئے غصہ آنے لگا وہ آج بھی ویسے ہی تھا بد تمیز قسم کا جھگڑالو انسان،، اپنی نیچر کے مطابق اس نے اپنے لئے جاب کا بھی انتخاب کیا تھا، روحان نے سوچتے ہوئے سر جھٹکا

اس نے بولا اور تم اٹھ کر چلے آئے بات تو کرنے دیتے مجھے،، میں اور اس کی دی جان ہم دونوں مل کر آپس میں صلح صفائی کروا دیتے تم دونوں کی۔۔۔ ایسے تھوڑی نہ بنتے ہیں رشتے،، نرمی لانی پڑتی ہے تھوڑا جُھکنا پڑتا ہے"

منظور روحان کو دیکھتا ہوا سمجھانے لگا

اوہو منصور آپ تو ایسے بات کر رہے ہیں جیسے کوئی سُرخاب کے پر لگے ہوں اس لڑکی میں،، اب ایسی بھی کوئی حور پری نہیں ہے عینا اور نہ ہی ہمارے بیٹے کو رشتے کی کمی ہے ایک سے بڑھ کر ایک ماڈرن لڑکی مل جائے گی روحان کو اور آپ لڑکے والے ہو کر جُھکنے کی بات کر رہے ہیں۔۔۔ لڑکی کے بھائی ہونے کے باوجود اس کی اکڑ نہیں دیکھی آپ نے"

منصور کو اتنی طرفداری کرتا ہوا دیکھ کر فاطمہ ایک دفعہ پھر بولی

"میں عینا کے علاوہ کسی اور دوسری لڑکی سے شادی نہیں کروں گا مما"

روحان بگڑے ہوئے تیور کے ساتھ فاطمہ کو باور کروانے لگا۔۔۔فاطمہ کو ان باپ بیٹوں پر حیرت ہونے لگی جو اپنی بے عزتی کروانے کے باوجود عینا عینا کر رہے تھے ساتھ میں ہی عینا سے چڑ بھی ہونے لگی۔۔۔اسے لگ رہا تھا اگر یہ لڑکی اس کے گھر میں آگئی تو اس کا بیٹا تو پکا اس کے ہاتھ سے نکلے گا

"فاطمہ تم بہت زیادہ بول رہی ہوں تمہارا میک اپ خراب ہو چکا ہے پلیز اپنے کمرے میں جاؤ"

منصور کو معلوم تھا فاطمہ ایسے نہیں جائے گی اس لیے وہ اسے دیکھتا ہوں آرام سے بولا اور فاطمہ منصور کو گھورتی ہوئی اپنے کمرے میں چلی گئی

بیٹا مجھے تمہارا انتخاب بے حد پسند آیا ہے،،عینا واقعی بہت پیاری بچی ہے۔۔۔ہمارے گھر میں وہ بہو کے "روپ میں آئے گی تو مجھے بہت خوشی ہو گی میں چاہتا ہوں تمہاری شادی عینا سے ہی ہو"

منصور اپنا ہاتھ روحان کے کندھے پر رکھتا ہوا بولا اس کی بات سن کر روحان کے تنے ہوئے نقش ڈھلے ہوئے

اسی گھر میں آنا ہے اسے بہو بن کر،،وہ اسی گھر میں آئے گی ڈیڈی"روحان منصور کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتا" ہوا بولا اور اپنے کمرے میں چلا گیا

عینا اس کی محبت تھی،،وہ جیڈی کو بیچ میں ٹانگ اڑانے نہیں دے گا۔۔۔یہ کوئی کالج نہیں تھا اور نہ ہی وہ کوئی اسٹوڈنٹ تھا جو اسے رولز فولو کرنے پڑتے۔۔۔وہ چھین لے گا جیڈی سے اپنی محبت۔۔روحان نے کمرے میں آکر اپنا کوٹ اتار کر بیڈ پر پھینکتے ہوئے سوچا

****

اگر کالج کے زمانے میں تمہاری اس سے نہیں بنی تو اس کا یہ مطلب ہر گز نہیں کہ تم اسے گھر سے جانے کا" کہہ دو،، جہانگیر گھر آیا مہمان اللہ کی رحمت ہوتا ہے اس طرح کی بدسلوکی نہیں کی جاتی بچے۔۔۔بہت "افسوس ہوا ہے مجھے آج تمہارے رویے پر

دی جان رات میں جہانگیر کے کمرے میں آئیں اور وجہ جاننے کے بعد اس سے بولیں

معذرت دی جان مگر مجھے اپنے رویے پر کوئی افسوس نہیں ہوا آپ کو نہیں معلوم کالج کے زمانے میں وہ" کتنا بدتمیز اور خودسر قسم کا لڑکا تھا اپنے باپ کے پیسوں پر اترانے والا ہر چیز پر اپنا حق جتانے والا،، اتنا بدتمیز "انسان جس کو میں پہلے سے جانتا ہوں اپنی بہن تو ہر گز نہیں دے سکتا

جہانگیر دوٹوک لہجے میں بولا

کالج کا دور گزرے ہوئے زمانہ ہو گیا اس دور میں تو لڑکے ہوتے ہیں ایسے ہی،،، آج تو وہ بالکل بدتمیز اور" خودسر نہیں لگا تھا اور اس کا باپ وہ کتنے اچھی طریقے سے بات کر رہا تھا۔۔سب سے بڑھ کر وہ بھی ہماری "عینا کو پسند کر کے گئے ہیں

دی جان افسوس کرتی ہوئی بولی انہیں روحان اچھا لگا تھا اور منصور بھی بہت سلجھے ہوئے طریقے سے بات کر رہا تھا

دی جان کسی کے ماتھے پر نہیں لکھا ہوتا کہ وہ بد تمیز ہے یا خود سر ہے،،، یہاں وہ رشتہ لینے آیا تو شریفوں" کی طرح ہی آئے گا ناں اور جو شروع سے ہی بد تمیز ہو وہ بعد میں بھی ایسا ہی ہو گا۔۔۔ ویسے بھی وہ لوگ "اب جا چکے ہیں اس لئے ہمارا ابھی اس ٹاپک پر بات کرنا ہی فضول ہے

جہانگیر بات ختم کرتا ہوا بولا تو دی جان تھکے ہوئے قدموں سے اپنے کمرے میں چلی گئیں س

****

"کیسی ہو"

تین دن گزر چکے تھے مگر روحان کا غصہ ابھی تک ٹھنڈا نہیں ہوا تھا لیکن وہ عینا کو بھی نظر انداز نہیں کر سکتا تھا اس لیے وہ کال کرتا ہوا عینا سے پوچھنے لگا۔۔۔ عینا کی آواز سن کر دل میں ایک بار پھر شدید قسم کی طلب جاگی تھی اسے حاصل کرنے کی اسے اپنے سامنے دیکھنے کی

"تین دن بعد آپ کو خیال آیا ہے میرا"

روحان کی کال دیکھ کر عینا کو بہت خوشی ہوئی تھی مگر نہ چاہتے ہوئے بھی عینا کی زبان سے شکوہ پھسل گیا تین دن سے وہ انتظار کر رہی تھی کہ روحان اس کو کال کرے گا۔۔۔ وہ اسے خود کال کرنا نہیں چاہتی تھی وہ اب روحان کی محبت دیکھنا چاہتی تھی۔۔۔ عینا کے سوال پر روحان خاموش رہا ایسا نہیں تھا کہ اس کے پاس کہنے کو کچھ بھی نہیں تھا مگر محبت بہت عجیب چیز ہوتی ہے سامنے والے کو گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کر دیتی ہے

بھائی کا رد عمل بہت شدید ہے روحان،، آپ اندازہ نہیں کر سکتے زندگی میں کبھی بھی بھائی نے میرے
"ساتھ اتنا اجنبی رویہ نہیں رکھا پلیز آپ کچھ کریں

عینا روحان کی خاموشی محسوس کر بے بسی سے روحان کو بولی

تین دن سے ان کے گھر کا محل بہت عجیب تھا سب اپنی اپنی جگہ پر خاموش تھے

اچھا ذرا مجھے بتاؤ کیا کرنا چاہیے مجھے "روحان سکون سے اس سے پوچھنے لگا جیسے وہ عینا کی سوچ جاننا چاہتا ہوں"

آپ کو اکیلے یہاں آکر بھائی سے تحمل سے بات کرنی ہو گی۔۔۔ان سے خود سے آگے بڑھ کر دوستی کر لیں"
"پرانی باتوں کو بھول جائیں ورنہ ایسے کیسے چلے گا

عینا بیچارگی سے بولی اب تو اسے اور بھی زیادہ فکر ہو گئی تھی آخر سب ٹھیک کیسے ہو گا بقول دی جان کے جہانگیر نے اس ٹاپک پر بات کرنے سے منع کر دیا تھا

"تمہارا بھائی ہے دوستی کرنے کے لائق،، دل تو چاہتا ہے تمہارے بھائی کو تو میں"

غصہ اسے پہلے ہی آرہا تھا عینا کی بات سے روحان کے غصے کو مزید ہوا ملی مگر اس کے سخت الفاظ یقیناً عینا کا دل دکھاتے اس لیے وہ خاموش ہو گیا۔۔۔عینا پہلے ہی پریشان تھی اور وہ اس کا دل نہیں دکھانا چاہتا

اب جیڈی کو چاہیے وہ میرے گھر آئے، میرے پیرنٹس سے اپنے رویے کی معافی مانگے تب ہی بات آگے
"بڑھے گی

کچھ دیر بعد روحان عینا سے بولا روحان کی بات سن کر عینا پریشان ہو گئی

"بھائی تو ایسا کبھی نہیں کریں گے یہ بات آپ کو بھی معلوم ہے۔۔۔ان کو ہمارے معاملے سے کچھ لینا دینا نہیں ہے۔۔۔بات ہم دونوں کی ہے اس لیے آپ کو ہی کوئی اسٹیپ لینا پڑے گا"

عینا روحان کو سمجھانے لگی

"مجھے ہی کیوں کوئی اسٹیپ لینا پڑے گا تم بھی تو میرا ساتھ چاہتی ہو نا"

روحان عینا سے سنجیدگی سے پوچھنے لگا

"بھائی میری کوئی بات نہیں سن رہے ہیں روحان۔۔۔آپ کو میری پوزیشن بھی سمجھنا چاہیے"

عینا ایک بار پھر بے بسی سے بولی۔۔۔وہ جہانگیر سے کیا بولتی جہانگیر تو اس کے منہ سے روحان کا نام سننے کے لیے تیار نہیں تھا

"جیڈی کبھی میری بات بھی نہیں سنے گا،،،انتہا کا انا پرست انسان ہے تمہارا بھائی،،اب ہمارے پاس صرف ایک ہی آپشن ہے عینا اور وہ ہے کورٹ میرج۔۔۔تم بالغ ہو اپنے لیے خود اسٹینڈ لے سکتی ہو اپنے بھائی کو چھوڑ دو اور میرا ساتھ اپنا لو،،بعد میں تو سب کچھ ٹھیک ہو ہی جائے گا"

روحان سب کچھ کتنی آسانی سے بول رہا تھا اور اس کی بات سن کر عینا کو اپنی سانسیں بند ہوتی ہوئی محسوس ہوئی

"میں آپ سے محبت کرنے کے باوجود اپنے بھائی کے اگینسٹ اتنا بڑا قدم نہیں اٹھا سکتی روحان،، میں اپنے بھائی کو یوں رسوا کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتی"

بولتے ہوئے اس کی آنکھوں سے آنسو رواں ہوئے

"تو پھر اپنے بھائی کے گھر ہی سڑھتی رہو ڈیم اٹ،، میرا پیچھا چھوڑو"

روحان غصے میں تقریباً عینا پر زور سے دھاڑا

"چھوڑ دیا آپ کا پیچھا"

عینا روتی ہوئی بولی تو روحان نے اپنا موبائل کھینچ کر دور پھینکا

ایک وہ تھا کہ عینا کے لیے ہلکان ہوا جا رہا تھا،، عینا اس کی فیلینگز کو سمجھنے کے لیے تیار ہی نہیں تھی شاید عینا اس سے زیادہ جیڈی سے محبت کرتی تھی۔۔۔ بغیر لڑے آج جیڈی اس سے بازی لے گیا تھا روحان کو جیڈی سے نفرت اور عینا پر غصہ آنے لگا مگر وہ اتنی آسانی سے تو جیڈی کو جیتنے دے نہیں سکتا تھا

"بہت شوق ہے ناں جیڈی تجھے ہر معاملے میں اپنی ٹانگ اڑانے کا،، باپ بننا بہت پسند ہے تجھے، چل ایک گیم کھیلتے ہیں"

روحان خود سے بولتا ہوا پُر اسرار طریقے سے ہنسنے لگا اور اٹھ کر اپنا موبائل اٹھانے لگا

****

رات کی تاریخی میں صبح کی سفیدی گُھل رہی تھی اس وقت دنیا جہاں کے لوگ اپنے حال سے بے خبر بستر میں دبک کے سو رہے ہو گے،، یہی وقت ہے جب وہ گھر سے فرار ہو سکتی تھی بغیر آواز نکالے بے حد آہستگی کے ساتھ وہ گھر کے پچھلے حصے میں پہنچی کیونکہ مین گیٹ پر گارڈ موجودہ تھا جو اپنے ڈیوٹی کے فرائض انجام دے رہا تھا اس لئے وہ کوئی رسک نہیں لے سکتی تھی،، ہاتھ میں اپنا بیگ دبائے جس میں اس کے چند جوڑے رکھے ہوئے تھے بڑی سی چادر میں اپنے چہرے کو اچھی طرح ڈھانپ کر،،، اس نے دیوار کے دوسری پار اپنا بیگ پھینکا

اب اسے اس دیوار کو پھیلانگنا تھا دو سے تین بار کوشش کرنے پر وہ کامیاب ہوئی تھی جیسے ہی دیوار کے دوسری پار اس نے چھلانگ لگائی اس کی چادر زمین پر گری، چادر کو جھاڑ کر وہ جلدی سے اپنے گرد دوبارہ لپیٹ چکی تھی اسے اپنا چہرہ چھپانا تھا گھر کے آس پاس ہر جگہ پر کیمرے نصب تھے اپنے بیگ کو ہاتھ میں اٹھایا اب وہ جلدی جلدی گھر سے دور نکلنا چاہتی تھی

****

سورج کی کرنیں مکمل طور پر پھیلی بھی نہیں تھی تب بھی وہ گھر سے نکل گیا تھا ہائی وے کے راستے سے آنے والے ٹرکز اور ٹرالرز کی تلاشی کے آرڈرز اس کے پاس موجود تھے،، ویسے تو ان کی چیکینگ شکیل کی نگرانی میں بھی ہو سکتی تھی جہانگیر کو اس کی ایمانداری پر شک نہیں تھا مگر وہ یہ کام اپنی نگرانی میں کروانا چاہتا تھا جبھی صبح ہونے سے پہلے گھر سے نکل گیا وہ الگ بات تھی کے گھر سے نکلنے سے پہلے دی جان نے اس کو خوب کھری کھری سنائی تھی

بقول ان کے کہ وہ اب تک ویلا پھر رہا ہے جبھی راتوں کو دیر سے ڈیوٹی کر کے گھر میں آنا اور صبح صبح گھر سے نکل جانا،، دی جان کے نزدیک ایسی ڈیوٹی کو آگ لگا دینا چاہیے جس کی کوئی اوقات مقرر نہ ہو اور دی جان نے اس کو یہ بھی بولا تھا کہ ابھی تک کوئی اس کی لگامیں کھینچنے والی نہیں آئی ہے شادی کے بعد ہی وہ سیدھا ہو سکتا ہے۔۔۔ جس پر جہانگیر نے دی جان کو کہا تھا،، اس کی لگامیں کھینچنے والی ابھی تک کوئی پیدا نہیں ہوئی ہے اور اگر پیدا ہو گئی ہے تو دعا کریں کہ وہ آج ہی جہانگیر کے سامنے آجائے

دی جان کو آج پھر سے اس کی شادی کی فکر ہونے لگی تھی وہ بہت مشکلوں سے ان کو بہلا پھسلا کر گھر سے نکلا تھا

ایک بار پھر جہانگیر کا دماغ کل رات والے میسج پر چلا گیا تھا جو اس کو اپنے موبائل پر اجنبی نمبر سے موصول ہوا تھا

Check if you're interested

ApplE 20

oRanGe 12

بے مطلب سا میسج مگر یہ اسے بے معنی نہیں لگا جسے وہ اگنور کر دیتا اس کا دماغ اسے یہ انڈیکیشن دے رہا تھا ان (ARG) یہ کسی چیز کا کلو ہے یا کوئی پہیلی۔۔۔ یہ میسج خاص طور پر اسے کیا گیا تھا۔۔۔ ایپل اور نج میں

تین ایلفابیٹ کو بڑے لیٹر میں لکھا گیا تھا واضح کرنے کے لیے۔۔۔ ایپل اورنج کے آگے نمبر بھی لکھے گئے تھے اس بات کا کیا مطلب ہو سکتا ہے وہ کل رات سے سوچ رہا تھا

صبح کا وقت ہونے کی وجہ سے روڈ ابھی تک سنسان تھا۔۔ وہ سوچتا ہوا کار ڈرائیو کر رہا تھا اچانک اس کی کار کے آگے کوئی خاتون جو کہ چادر میں لپٹی ہوئی تھی اچانک سے بھاگتی ہوئی آئی اپنی سوچوں میں گم ہونے کی وجہ سے اسے بریک لگانے میں دیر ہوئی تھی کار سے ٹکرا کر وہ وجود دس قدم دور جا گرا

"او میرے خدا یہ کیا ہو گیا"

جہانگیر جلدی سے کار سے نکلا وہ لڑکی کراہتی ہوئی اٹھنے کی کوشش کر رہی تھی تب جہانگیر اس کے پاس پہنچا

"اندھے ہو کیا میری ٹانگیں توڑ کر رکھ دی تم نے"

آغول بمشکل اٹھ کر بیٹھتی ہوئی بولی

اسے لگا کہ وہ روڈ کراس کر لے گی مگر کار ڈرائیو کرنے والا اپنی ہی دھن میں کار ڈرائیو کر رہا تھا اسے دیکھ کر بھی کار کی اسپیڈ ہلکی نہیں کی جس کے نتیجے میں وہ کار سے دس قدم دور جا گری مگر یونیفارم میں وہ جہانگیر کو دیکھ کر فوراً پہچان گئی

"ناٹ اگین"

جہانگیر سڑک پر بیٹھی ہوئی آغول کو دیکھ کر بیزاری سے بولا

واٹ ڈو یو مین ناٹ اگین۔۔۔ جیسے میں تمہارا دیدار کر کے بہت خوش ہوں،، پولیس والے ہو تو تم کچھ بھی "
"کر لو گے یہ سڑک تمہارے باپ کی ہے جس پر چلنے والے انسان کو تم اڑ دو گے

غصے میں بولتے ہوئے اس کے آنسو نکلنے لگے کیونکہ اس کی ٹانگ میں بہت زور سے لگی تھی

یہ سڑک میرے باپ کی نہیں ہے تو تمہارے باپ کی بھی نہیں ہے جہاں تم صبح صبح کیٹ واک کرنے میں "
"مصروف تھی۔۔۔ اسپتال جانا ہے تو فوراً کار میں آ کر بیٹھو ٹائم نہیں ہے میرے پاس

جہانگیر کو اندازہ تھا وہ بہت زور سے گری تھی اس کو چوٹ بھی لگی تھی اور بہت تکلیف ہو رہی ہو گی اس لیے اس کی آنکھوں میں آنسو دیکھتا ہوا احسان کرنے والے انداز میں بولا

"شوز لے کر آؤ میرے"

آغول بولتی ہوئی با آواز رونے لگی تھی اس کی ٹانگ میں درد ہو رہا تھا اس کی بات سن کر جہانگیر نے آغول کو گھور کر دیکھا مگر اس کو روتا ہوا دیکھ کر وہ خاموش رہا۔۔۔ کار سے ٹکرانے کی وجہ سے اس کے کینوز کار کے پاس ہی گر گئے تھے

"یہ لو جلدی پہنوں"

کینوس اس کے پاؤں کے پاس رکھتا ہوا وہ عجلت میں بولا

"یہ میں خود پہنوں گی"

آغول روتی ہوئی چڑ کر بولی

"تو کیا میں پہناؤں گا تمہیں یہ جوتے، ہوش ٹھکانے پر ہیں تمہارے"

جہانگیر ایک دم سیدھا ہوا ساری مہربانی بلائے طاق رکھ کر وہ بولا

"تم نہیں پہناؤ گے تو اور کون پہنائے گا، ٹکر کس نے ماری ہے اپنی کار سے"

آغول نے یونیفارم مبلوس اس آفیسر کا لحاظ کرنا ضروری نہیں سمجھا وہ غصے میں اس کو دیکھ کر بولی۔۔ بات کرتے ہوئے وہ رو رہی تھی جہانگیر اس کے آنسو دیکھ کر جُھکا اور کینوس اس کے پاؤں میں ڈالنے لگا،، سیدھے پاؤں میں کینوس پہناتے ہوئے وہ بری طرح کراہی تھی اسکی تکلیف کا اندازہ چہرے سے لگایا جا سکتا تھا

"اُٹھو اب"

کینوس پہنانے کے بعد وہ تھوڑا نرمی سے بولا تھا

"بیگ اٹھا کر لاؤ میرا"

آغول سڑک پر بیٹھی ہوئی نراٹے پن سے بولی اور اپنے ہاتھ سے بیگ کی طرف اشارہ کیا جو کہ چھ قدم دور سڑک پر پڑا ہوا تھا۔۔۔ جہانگیر نے کوفت کے عالم میں اس کا بیگ دیکھا اور اُٹھانے چلا گیا نہ جانے کیوں یہ لڑکی صبح صبح ٹکرا گئی تھی اسے

اُٹھ بھی جاؤاب" جہانگیر اس کے پاس آکر ایک بار پھر بیزاری سے بولا۔۔۔وہ یونیفارم میں تھااور اس کا" لحاظ کر رہاتھاوہ لڑکی ذات تھی اور اس وقت تکلیف میں تھی

"میں خود اٹھ سکتی ہوں،، سہارا چاہیے مجھے تمہارا"

آغول آنسو صاف کرتی ہوئی جھنجھلا کے بولی۔۔۔وہ کیا سوچ کر گھر سے نکلی تھی اور کیا ہو گیا تھا اس کے ساتھ

"میڈم سہارا تو تم ایسے مانگ رہی ہو جیسے یہ تمہارا پیدائشی حق ہے"

آغول کا بیگ اپنے کندھے پر ڈالتا ہوا اس کا بازو پکڑ کر دوسرا ہاتھ اس کی کمر کے گرد حائل کرتا ہوا جہانگیر اسے اٹھانے لگا۔۔۔جس سے آغول کو اٹھتے ہوئے مزید رونا آنے لگا

"اب کیا تکلیف ہو گئی ہے تمہیں"

جہانگیر اس کے رونے سے چڑتا ہوا پوچھنے لگا

"تکلیف ہی ہو رہی ہے مجھے وزن نہیں ڈالا جا رہا۔۔۔تم صحیح طرح سہارا دو پلیز"

آغول روتی ہوئی بولی

"تو سیدھا بولو نہ دس قدم چلنے میں موت پڑ رہی ہے"

جہانگیر بولتا ہوا اسے بازوؤں میں اٹھا چکا تھا یہ کام پہلی دفعہ نہیں کیا تھا تو جھجک بھی نہیں محسوس ہوئی

کوئی وقت ہوتا تو وہ اس کو ہاتھ بھی نہ لگانے دیتی مگر مجبور تھی اس سے واقعی نہیں چلا جا رہا تھا اسے لگ رہا تھا اس کے پاؤں کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے

شکر ہے روڈ سنسان تھا ورنہ پولیس والے کی عوام سے ایسی ہمدردی دیکھ کر لوگ غش کھا اٹھتے۔۔۔ آغول کو اپنے بازوؤں میں اٹھانے کے بعد جہانگیر اس کا چہرہ نزدیک سے دیکھنے لگا۔۔۔ آغول نے کوفت کے عالم میں اس سانولے سے بندے کو دیکھا اور اپنے چہرے کا رُخ پھیر لیا۔۔۔ اس کے بالوں سے اٹھتی کنڈیشنر کی بھینی بھینی خوشبو جہانگیر کی ناک کے نتھنوں سے ٹکرائی تھی۔۔ کتنی مجبور ہو گئی تھی وہ اس بدتمیز آفیسر سے ہیلپ لینے کے لیے آغول بے چارگی سے سوچنے لگی

تم اپنی اسپیڈ دکھا کر کیا ثابت کر رہے ہو کہ قانون کے ہاتھ بڑے ہو نہ ہو مگر پاؤں چھوٹے ہوتے ہیں۔۔۔"

"خدارا تھوڑا تیز چلو مجھے درد ہو رہا ہے

جہانگیر کو آہستہ آہستہ قدم بڑھاتا دیکھ کر آغول بولی تو جہانگیر ایکدم ہوش میں آیا

"دیکھنے میں تم بکری جیسی ہو ہاتھی جیسا تمہارا وزن ہے، تمہیں اٹھا کر میں اتنی اسپیڈ میں چل سکتا ہوں"

اپنے اوپر کی گئی ٹانٹینگ کا بدلہ جہانگیر نے فوراً لیا تھا مگر اس نے واقعی اسپیڈ بڑھا دی اور اپنے آپ کو ہاتھی تصور کر کے آغول،، اپنا درد بھلائے غصے میں اسے گھورنے لگی بے شک یہ آدمی اسے پسند نہیں تھا مگر کسی مرد کے منہ سے اپنے آپ کو ہاتھی سننا کسی لڑکی کے لیے بہت توہین والی بات تھی

چہرہ دوبارہ موڑ لو معلوم نہیں صبح جلدی میں تم نے ٹوتھ برش کیا یا بھول گئی تمہاری سانسوں سے آتی مہک "
"سے مجھے متلی کا احساس ہو رہا ہے

آغول کے چہرے پر غصے کے آثار دیکھ کر جہانگیر اسے مزید سلگانے والے انداز میں بولا

"تم کچھ زیادہ ہی بول رہے ہو آفیسر"

آغول اسے آنکھیں دکھاتی ہوئی بولی

"شش خاموش،، یہی پھینک کر چلا جاؤں گا پھر تم سڑک پر بیٹھی روتی رہنا"

جہانگیر کی دھمکی سننے کے بعد آغول نے اسے لاتعداد گالیوں سے نوازا مگر دل ہی دل میں۔۔۔ جہانگیر اسے فرنٹ سیٹ پر بٹھایا ہوا اس کا بیگ پچھلی سیٹ پر رکھ چکا تھا اور خود ڈرائیونگ سیٹ پر آ کر بیٹھا

"پانی۔۔۔ پانی پینا ہے مجھے"

آغول درد سے آنکھیں بند کرتی ہوئی بولی۔۔۔ جہانگیر نے اس کی حالت کے پیش نظر اپنی پانی کی بوتل کیپ کھول کر اس کی طرف بڑھائی

"تم نے اپنا منہ تو نہیں لگایا اس بوتل سے"

وہ تو زاہدہ سے دس بار ہاتھ دھلوا کر اپنے کام کرواتی تھی تو پھر کسی دوسرے کا جھوٹا پانی کیسے پی سکتی تھی

"ہزار بار اس پر اپنا منہ لگا چُکا ہوں میڈم،،، اگر پانی پینا ہے تو پیو نہیں پیاسی رہو"

آغول کی بات اسے آچھی طرح سُلگا گئی تھی جبھی وہ تپ کر بولا بوتل پر دوبارہ کیپ لگا کر وہ بوتل رکھنے ہی لگا تھا مگر آغول نے اس کے ہاتھ سے بوتل چھینی۔۔۔اس کے حلق میں کانٹے بھرنے لگے تھے کار میں موجود ٹشو سے وہ بوتل کو اچھی طرح صاف کرتی ہوئی بوتل سے پانی پینے لگی

"ویسے کہاں جارہی تھی تم اتنی صبح"

جہانگیر کو یوں صبح سویرے اکیلے نکلنا شک و شبہات میں ڈال رہا تھا اور اسطرح چادر میں تو وہ اسے آج پہلی بار دیکھ رہا تھا اس لیے وہ تفشیشی انداز میں پوچھنے لگا اور ساتھ ہی کار بھی اسٹارٹ کر دی

"گھر چھوڑ کر بھاگ رہی تھی"

آغول سیٹ سے ٹیک لگائے آنکھیں بند کرتی ہوئی بولی جس پر جہانگیر نے اس پر تنقیدی نگاہ ڈالی۔۔۔ آخر وہ کیوں توقع کر رہا تھا یہ لڑکی اس کے سوال کا سیدھا جواب دے گی وہ خاموشی سے ڈرائیونگ کرنے لگا

****

جو خبر صبح صبح زاہدہ نے اسے دی تھی فاطمہ اس سے پریشان ہو گئی۔۔۔فاطمہ آغول کے کمرے کے اندر آئی،،واقعی آغول اپنے کمرے میں کہیں موجود نہیں تھی البتہ بیڈ کے سائیڈ ٹیبل پر ایک پیپر موجود تھا جو فاطمہ کے لیے ہی تھا۔۔۔اس میں صاف لکھا ہوا تھا وہ بے جا لگنے والی پابندیوں سے اُکتا کر دس دن کے لئے

یونیورسٹی کی طرف شمالی جات علاقوں پر اسٹوڈنٹس کے ساتھ ٹرپ پر جا رہی ہے۔۔۔ پیچھے سے منصور اور روحان کو سنبھالنے کا کام اس نے فاطمہ کا لگایا تھا اور اس نے پیپر میں دھمکی بھی دی تھی اگر منصور یا روحان نے غصے میں کوئی بھی قدم اٹھایا تو وہ جلدی گھر لوٹنے کی بجائے مزید دیر سے آئے گی

اس طرح کا دھمکی بھرا خط پڑھ کر فاطمہ اپنا سر پکڑ کر بیٹھ گئی تھی۔۔۔ اسے یقین ہو چلا تھا اس کی بیٹی اِس عمر میں اُسے بھی منصور سے ذلیل کر کے گھر سے نکلوائے گی۔۔۔ فاطمہ آغول کے نمبر پر کال ملانے لگی مگر اس کا موبائل آف تھا۔۔۔ ابھی یہ مصیبت کم نہیں تھی کہ منصور آغول کے کمرے میں آ گیا

"آغول کہاں پر ہے"

منصور بگڑے ہوئے تیوروں کے ساتھ فاطمہ سے سوال کرنے لگا

"آپ منصور۔۔۔ آپ یہاں کیوں آ گئے"

فاطمہ شوہر کو دیکھ کر پریشانی سے پوچھنے لگی اور ہاتھ میں پکڑے ہوئے پیپر کو جلدی سے ڈراز میں رکھنے لگی

فاطمہ میں پوچھ رہا ہوں آغول کہاں پر ہے،، یونیورسٹی سے عبید کا فون آیا ہے وہ مجھ سے پوچھ رہا ہے آغول" یونیورسٹی کیوں نہیں پہنچی ٹرپ پر نکلنے کے لئے اسٹوڈنٹس کی وین تو نکل چکی ہے۔۔۔ میں پوچھتا ہوں "آغول کو یونیورسٹی کی طرف سے ٹرپ پر جانے کی پرمیشن کس نے دی

پروفیسر عبید منصور کا اچھا دوست تھا جس نے تھوڑی دیر پہلے اس کے موبائل پر کال کی تھی اور منصور غصے میں آغول کے کمرے میں آیا تھا

منصور کی بات سن کر فاطمہ مزید پریشان ہو گئی اگر آغول یونیورسٹی نہیں پہنچی تھی تو اس وقت کہاں تھی اور اس کا موبائل کیوں آف تھا۔۔۔ فاطمہ کو کچھ سمجھ میں نہیں آیا تو اس نے رونا شروع کر دیا۔۔۔ منصور نے فاطمہ کو روتے ہوئے دیکھا تو دراز کھول کر پیپر نکال کر پڑھنے لگا جسے پڑھنے کے بعد اس کا غصہ آسمان کو چھونے لگا

****

وہ بیزاری سے،، بیڈ پر لیٹی ہوئی ہوش و خروش سے بیگانہ اس چھوئی موئی سی لڑکی کو دیکھنے لگا۔۔۔ جہانگیر اسے قریبی اسپتال لے کر آ گیا تھا جہاں اس کی ٹانگ کا ایکسرے ہوا جس پر ہیئر لائن فریکچر بتایا گیا اور ساتھ ہی تھری ویکس کا بینڈ ڈریس بھی۔۔۔

ڈاکٹر نے اس کی ٹانگ پر کچا پلاسٹر چڑھا دیا تھا اور درد کی وجہ سے اسے پین کلر کا انجیکشن دے دیا تھا جس کے زیر اثر وہ دنیا پر احسان کرتی ہوئی مزے سے نیند لے رہی تھی تھوڑی دیر پہلے اس کے پاس شکیل کی کال آئی تھی وہ شکیل کو بیس منٹ میں آنے کا کہہ چکا تھا مگر اس وقت تو وہ بے زار ہو کر اس لڑکی کو دیکھ رہا تھا کچھ سوچنے کے بعد اس نے آغول کی پہنی ہوئی جیکٹ کی جیبوں میں موبائل تلاش کیا مگر موبائل اسے کیپری کی پاکٹ سے چھلکتا ہوا نظر آیا۔۔۔ جو اس نے آغول کے چہرے پر نظر ڈال کر اس کی پاکٹ سے

نکالا۔۔۔ موبائل آف تھا ان کرتے ہی وہ مما کے نام سے بلنگ کرنے لگا۔۔۔ جہانگیر نے شکر ادا کرتے ہوئے کال ریسیو کی مگر اس کے بولنے سے پہلے کوئی خاتون بول اٹھی

"آغول تمہیں ہماری عزت کا کچھ احساس ہے کہ نہیں کس قدر ہٹ دھرم اور ضدی ہو چکی ہو تم، گھر والوں کو یوں بغیر انفارم کیے ہفتے بھر کے لئے ٹرپ پر جا رہی ہو تم۔۔۔ تمہیں معلوم ہے اس وقت منصور کتنے غصے میں ہے وہ تمہاری یونیورسٹی پہنچے ہوئے ہیں،،، کہاں پر ہو تم خدارا واپس گھر آ جاؤ"

فاطمہ جب سے مستقل روئے جا رہی تھی اور آغول کا نمبر بار بار ٹرائے کر رہی تھی جبکہ منصور آغول کی یونیورسٹی پہنچ گیا تھا

"دیکھیے میم آغول شاید آپکی بیٹی کا نام ہے، دراصل آپ کی بیٹی صبح میری کار سے ٹکرا گئی تھی میں انہیں ہسپتال لے آیا ہوں،،، گھبرانے کی کوئی بات نہیں ہے معمولی سا فریکچر ان کے پاؤں میں آیا ہے وہ دواؤں کے زیر اثر اس وقت سو رہی ہیں۔۔۔ آپ مہربانی کر کے ہوسپٹل کا ایڈریس اور روم نمبر نوٹ کر لیں میں یہاں زیادہ دیر تک رک نہیں سکتا"

جہانگیر نے فاطمہ کو ایڈریس نوٹ کروانے کے بعد موبائل رکھا اب وہ تاسف بھری نظروں سے آنکھیں بند کئے بیڈ پر لیٹی ہوئی آغول کو دیکھ رہا تھا یعنی کار میں وہ جہانگیر کو ٹھیک بول رہی تھی وہ واقعی چوری چھپے اپنے گھر سے بھاگ رہی تھی

اس لڑکی پر تو ترس کھانا ہی نہیں چاہیے تھا اچھا ہوتا جو اس کی ٹانگ ٹوٹ جاتی اور وہ تین ہفتے کی بجائے چھ مہینے تک بستر پر لگی رہتی کم از کم گھر والوں کو اس کے بھاگنے کا خدشہ تو لاحق نہیں ہوتا۔۔۔ جہانگیر ناگوار نظر آغول پر ڈال کر روم سے نکل گیا اس کا بیگ کار سے نکال کر وارڈ بوائے کے ہاتھوں آغول کے روم میں پہنچا کر وہ ہاسپٹل سے چلا گیا

****

"اس ٹرک کو چیک کیوں نہیں کیا جا رہا شکیل"

جہانگیر ابھی چیک پوسٹ پر پہنچا ہی تھا کہ دور سے اس نے کونسٹیبل کی کارروائی دیکھی جو کہ ٹرک کا نمبر نوٹ کرنے کے بعد بغیر چیکنگ کیے ایک ٹرک کو کلیئر کرتا ہوا جانے کا اشارہ کر رہا تھا۔۔۔ جہانگیر بیریئر واپس گروا کر ٹرک کی چابی ڈرائیور سے لیتا ہوا شکیل کے پاس آیا

"سر کمشنر صاحب کے آرڈرز تھے کے اس ٹرک کو جانے دیا جائے"

انسپیکٹر شکیل کھڑا ہو کر جہانگیر کو سلوٹ کرتا ہوا بتانے لگا۔۔۔ شکیل کی بات سن کر جہانگیر سر جھٹکتا ہوا چابی خود ٹرک ڈرائیور کو دینے آیا

"کیا ہے اس ٹرک میں"

جہانگیر ہاتھ میں پکڑی اسٹک ٹرک پر بجاتا ہوا ٹرک ڈرائیور سے پوچھنے لگا

"صاحب موسمی پھل ہیں۔۔۔سیب اور سنترے"

ڈرائیور کا جواب سن کر جہانگیر نے چابی ڈرائیور کو تھمائی

"ایپلز اور اور نجز"

جہانگیر نے منہ ہی منہ میں بڑبڑایا۔۔

"ایپلز اور اور نجز"

کچھ سوچتے ہوئے اس نے دوبارہ دھرایا

"ایپلز اور اور نجز"

اسے اپنے موبائل پر آیا ہوا اجنبی نمبر سے میسج یاد آیا۔۔دماغ نے انڈیکیشن دی، تو بے ساختہ اسکی نظر ٹرک کی نمبر پلیٹ پر گئی

"ARG 2012"

"اوئے اتر واپس"

جہانگیر بھاگتا ہوا ٹرک ڈرائیور کے پاس پہنچا۔۔۔وہ جو ٹرک میں بیٹھ کر ٹرک کا دروازہ بند کر رہا تھا۔۔۔

جہانگیر اسے گریبان سے پکڑ کر کھینچ کر نیچے اتارتا ہوا چیختا

"شکیل، اسلم، راشد۔۔۔ٹرک کی تلاشی لو اچھی طرح"

جہانگیر ٹرک ڈرائیور کو گریبان سے پکڑ کر ان تینوں سے مخاطب ہوتا ہوا تیز آواز میں بولا

"مگر سر وہ کمیشنر صاحب"

شکیل نے اسے ایک بار پھر یاد دلانا چاہا

"تم سب اس وقت ایس۔پی جہانگیر کے انڈر ہو۔۔۔فولو مائی آرڈرز"

جہانگیر شکیل کو سخت لہجے میں بولا

وہ تینوں ہی ٹرک کے اندر داخل ہوئے جو کہ لکڑی کی پیٹیوں سے بھرا ہوا تھا

"سر اس میں تو سیب اور سنتروں کے سوا کچھ بھی نہیں ہے"

اسلم ایک کے بعد ایک پیٹیاں کھولتا ہوا،، پیٹیوں کی اچھی طرح چھان بین کرتا ہوا بولا،، باقی وہ دونوں بھی تیزی سے پیٹیاں کھول رہے تھے

"سنتروں کا ذائقہ چیک کرو اسلم"

ٹرک ڈرائیور کو سب انسپکٹر کے حوالے کرتے ہوئے جہانگیر اسلم کو بولا

"بہت میٹھا ہے سر، حکم کریں دو پیٹیاں آپ کے گاڑی میں رکھوا دو"

اسلم کی بات سن کر جہانگیر نے اسے سخت نظروں سے گھورا

"ڈیوٹی کے وقت مسخرہ پن نہیں اسلم، تلاشی اچھی طرح لو"

جہانگیر اس وقت بالکل سنجیدہ تھا

"یہ دیکھئے سر"

انسپکٹر شکیل کے حیران کن آواز پر جہانگیر اس کی طرف متوجہ ہوا تھا

پیٹی کے اندر ایک اور لکڑی کا پتلا سا تختہ نسب کیا گیا تھا جس میں بھاری مقدار میں سفید پاؤڈر کی تھیلیاں چھپائی گئی تھی۔۔۔20 سیب کی پیٹیوں میں سے جبکہ 12 سنترو کی پیٹیوں میں سے سفید پاؤڈر کی تھیلیاں بر آمد کی گئی تھی۔۔۔

جہانگیر کو اپنے پاس آئے ہوئے میسج کا مقصد سمجھ میں آیا تھا

****☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

منصور کیا کر رہے ہیں۔۔۔جوان بیٹی پر

"ہاتھ اٹھائیں گے پیچھے ہٹے

تھوڑی دیر پہلے فاطمہ ڈرائیور کے ساتھ ہاسپٹل جا کر آغول کو گھر لے کر آئی تھی اور ساتھ ہی اس نے منصور کو بھی انفارم کر دیا تھا کہ وہ گھر پہنچ جائے آغول اب گھر پر موجود ہے۔۔۔ منصور گھر پر پہنچ کر آغول کے کمرے میں داخل ہوتا ہوا غصے میں اس کی طرف بڑھا۔۔۔ وہ ہاتھ اٹھانے ہی والا تھا تب فاطمہ اسے پیچھے ہٹاتی ہوئی بولی

تمہاری ڈھیل کا نتیجہ ہے جو یہ لڑکی اس مقام تک پہنچی ہے۔۔۔ آنکھیں دیکھو اس کی کیسے دیکھ رہی ہے،،"
"اسے کوئی شرمندگی یا ندامت ہی نہیں ہے اپنی حرکت پر

منصور اب کی بار تیز آواز میں بیوی پر چیخا تو آغول نے خفت سے چہرہ جُھکا لیا۔۔۔ روحان شور کی آواز سن کر اپنے کمرے سے نکل کر آغول کے کمرے میں آ چکا تھا

دیکھ تو رہے ہیں آپ۔۔۔ کتنی چوٹ لگی ہے اس کو،، وہ شرمندہ ہے معافی مانگے گی آپ سے پلیز آپ"
"اپنے کمرے میں جائیں اس وقت

فاطمہ شوہر کے غصے کو ٹھنڈا کرتی ہوئی نرمی سے بولی

"کیا ہو گیا آپ دونوں کو اور یہ پیر پر کیسے لگی تمہارے"

روحان پہلے ماں باپ کو دیکھتا ہوا بولا پھر آغول کے پاس آ کر فکر مندی سے پوچھنے لگا وہ آغول سے ناراض تھا مگر وہ بہن تھی اس کی،، اس کے پلاسٹر چڑھے پیر کو دیکھ کر پریشان ہو گیا تھا

"اس سے نہیں مجھ سے پوچھو بلکہ یہ پڑھو خود معلوم ہو جائے گا تمہاری بہن کیا کارنامہ کرنے جا رہی تھی"

منصور غصے میں اپنی جیب سے پرچہ نکال کر روحان کو تھماتا ہوا بولا

"گھر سے بھاگ رہی تھی صبح صبح، تب اس کا ایکسیڈنٹ کسی لڑکے کی گاڑی سے ہوا اس نے اسے بروقت اسپتال پہنچا کر ہمیں اس کے بارے میں انفارم کیا"

روحان کے پرچہ پڑھنے کے ساتھ ہی منصور اسے آگے کی کہانی بتا رہا تھا جس پر آغول حیرت سے باپ کو دیکھنے لگی یعنی اس آفیسر نے اس کے گھر والوں کو انفارم کیا تھا روحان کو پورا قصہ سمجھ میں آ گیا وہ غصے میں آغول کو دیکھنے لگا

"ہاں۔۔۔اب آپ بھی غصہ کرے مجھ پر مار ڈالیں مجھے۔۔۔کسی لڑکے کے ساتھ نہیں بھاگ رہی تھی میں،،،یونیورسٹی کے ساتھ جا رہی تھی ٹرپ پر،،،معلوم نہیں مجھ سے کیا گناہ سرزد ہو گیا ہے جو آپ لوگ اس طرح کا سلوک کر رہے ہیں میرے ساتھ"

آغول روحان کو دیکھتی ہوئی بولی

"سنی تم نے اس کی بات فاطمہ، اسے اپنی غلطی کا احساس تک نہیں ہے بجائے اس کے کہ یہ اس بات پر شرمندہ ہوں کہ یہ گھر سے بغیر کسی کو بتائے دس دن کے لئے جا رہی تھی الٹا اپنے گناہ ہم سے پوچھ رہی ہے۔۔۔مسز فردوس نے پچھلے سال اسے اپنے بیٹے طلال کے لیے مانگا تھا آج انہیں فون کرو اور اس کا رشتہ

ڈن کر وہی۔۔ میں اب اس کی شادی جلد سے جلد کرنا چاہتا ہوں اور اس بات پر کوئی مجھ سے بحث نہیں کرے گا"

منصور غصے سے میں فاطمہ کو کہتا ہوا کمرے سے نکل گیا اور روحان بھی ناراض نظر آغول پر ڈال کر اپنے کمرے سے چلا گیا

"مما سن لیں میں اس مرد نما عورت سے ہر گز شادی نہیں کرو گی"

آغول روتی ہوئی چیخ کر بولی اور فاطمہ اپنا سر پکڑ کر وہی اس کے کمرے میں بیٹھ گئی

****

آج پانچ دن ہو چکے تھے اسے عینا کی آواز سنے ہوئے ایک عجیب سی کیفیت عجیب بیزاری وہ اپنی طبیعت میں محسوس کر رہا تھا۔۔ اگر وہ اس کی بات مان جاتی تو کیا ہوتا،، محبت کرتی تھی وہ اس سے تو بھائی کے مخالف جا کر شادی کیوں نہیں کر سکتی تھی۔۔۔ رشتہ تو وہ لے کر گیا تھا عزت دار طریقے سے مگر اس کے بھائی نے کیا کیا

اور وہ کونسا بعد میں ظالم شوہر ثابت ہوتا جو اسے اس کے بھائی سے اور گھر والوں سے ملنے نہیں دیتا۔۔۔ معلوم نہیں یہ بیزاری کی کیفیت یہ اداسی،، وہی محسوس کر رہا ہوں یا عینا بھی اسکے بغیر اداس ہو رہی ہو گی۔۔۔ روحان نے سر کو جھٹکتے ہوئے اپنی سوچوں کو بھی جھٹکا تھا

"بلاوجہ کی ضد بنا رہی ہو نہ اب دیکھنا کیا کروں گا میں"

خیالوں میں عینا کا چہرہ نظر آیا تو روحان عینا سے بولا۔۔۔کار کی کیز اٹھا کر آفس سے اٹھتا ہوا وہ الکینگ ہوٹل کے لئے نکلنے لگا

****

"کیا کہہ رہا تھا وہ کمشنر"

کاشف زیری کو اپنے پکڑے جانے والے مال کا شدید غصہ تھا کتنی بھاری مقدار میں اس نے باہر سے کوکین منگوائی تھی جو کہ پولیس کی چیکنگ میں پکڑی گئی تھی اس لئے غصے میں اس نے کمشنر کی بھونڈی وضاحتیں سننے کے لئے کال ریسیو نہیں کی

سر کمشنر کہہ رہا تھا چیکنگ کے وقت ایس۔پی جہانگیر وہاں موجود تھا۔۔۔اسی کے آرڈرز پر ٹرک کی تلاشی" لی گئی مگر کمشنر نے ساتھ میں یہ بھی اطمینان دلایا کہ آپ کا نام کہیں نہیں آیا کمشنر نے آگے سے بات "سنبھل لی ہے اور ڈرائیور کو بھی کمشنر نے اپنی تحویل میں لے لیا ہے

جنید کاشف زیری کو بتانے لگا

یہ وہی ایس۔پی ہے نا۔۔۔جس نے ہوٹل میں بھی ریڈ ڈالی تھی۔۔۔بہت اچھل رہا ہے لگ رہا ہے اس کو" "سبق سکھانا پڑے گا۔۔۔معلوم کرو اس کے آگے پیچھے کون ہے

کاشف زیری جنید کو دیکھتا ہوا بولا

سر معلومات تو میں اس کی تب ہی لے چکا تھا جب اس نے ہوٹل میں ریڈ دلوائی تھی۔۔۔ایک بڑھیا اور" ساتھ میں جوان بہن گھر میں موجود ہے اس کے۔۔۔اور وہ جوان ہونے کے ساتھ ساتھ کافی خوبصورت "بھی ہے

جنید نے کاشف زیری کی معلومات میں اضافہ کرتے ہوئے کہا

اگر جوان ہے اور خوبصورت ہے تو وہ ایس۔پی کے گھر پر کیا کر رہی ہے بھئی۔۔یہاں لے کر آؤ ایس۔پی" "کی بہن کو،،زرا بلیک کینگ بھی تو قریب سے دیکھے کہ وہ کتنی خوبصورت ہے

کاشف زیری نے خباثت سے ہنستے ہوئے جنید سے کہا

"اسی وقت آدمیوں کو بھیجتا ہوں سر"

جنید کاشف زیری سے کہتا ہوا کمرے سے نکل گیا

آؤ ینگ مین،،تم نے تو بہت دنوں بعد اپنی شکل دکھائی"کاشف زیری روحان کو دیکھتا ہوا بولا"

"مال تو آپ کا باحفاظت پہنچ گیا کوئی کام تھا آپ کو"

روحان صوفے پر بیٹھتا ہوا کاشف سے پوچھنے لگا

"اب ہم دونوں کے بیچ صرف مال اور کام کی ہی باتیں ہو گی۔۔۔اپنی اداسی کی وجہ بتاؤ"

کاشف زیری اس کا چہرہ جانچتا ہوا پوچھنے لگا

"آپ کو کس نے کہا میں اداس ہو،، ایسی تو کوئی بات نہیں ہے"

روحان مزید ریلیکس ہو کر بیٹھا، مسکراتا ہوا بولا

ایک عمر گزار چکا ہوں میں ینگ مین۔۔۔اس وقت جو تمہاری آنکھیں میں اداسی ہے وہ تم میرے سے " نہیں چھپا سکتے۔۔۔میرے خاص بندے ہو تم،، چلو آج میں تمہاری اداسی چند لمحوں میں غائب کروا دیتا "ہوں

کاشف زیری نے بولنے کے ساتھ وائن سے بھرا ہوا گلاس منہ کو لگایا

"وہ کیسے"

روحان کے پوچھنے پر کاشف زیری معنی خیزی سے مسکرایا

"جاؤ جنید روزی کو بلا کر لاؤ"

کاشف زیری جنید کو دیکھتا ہوا بولا جو دوبارہ کمرے میں آیا تھا

آج تمہیں میری دوستی اور اپنی اہمیت کا اندازہ ہو جائے گا،،، ینگ مین روزی وہ بلا ہے جس کو بلیک کنگ "
کسی کے ساتھ شیئر نہیں کرتا۔۔۔ مگر آج شام تم اس کے ساتھ گزار سکتے جتنی دیر چاہو "کاشف زیری کی
بات سن کر وہ ایکدم گڑبڑایا

"آپ معلوم نہیں کیا سمجھ رہے ہیں میں ایسا ہرگز نہیں چاہتا آپ پلیز جنید کو منع کریں"

روحان کاشف زیری کو دیکھتا ہوا بولا۔۔۔

ینگ مین میری ایک بات یاد رکھنا اگر تمہیں لائف میں آگے بڑھنا ہے تو کبھی بھی کسی کو اپنی کمزوری مت "
بنانا۔۔۔ دل بہلانے اور خوش رہنے کے لئے دنیا میں ایک سے بڑھ کر ایک سامان ہے۔۔۔ اس کا مطلب یہ
نہیں کہ میں نے تمہاری حرکات پر نظر رکھی ہوئی ہے مگر تمہاری مجنوں والی شکل دیکھ کر میں تمہیں یہ
"مشورہ دے رہا ہوں۔۔۔ عورت صرف استعمال کرنے کی چیز ہے عشق کرنے کی نہیں

کاشف زیری کی بات سن کر روحان خاموش ہو گیا

تھوڑی دیر میں وہاں روزی آ گئی روحان بلیک کینگ کو دیکھنے لگا جو اسی کو دیکھ کر مسکرا رہا تھا

روزی آج شام کو تمہیں روحان کا دل خوش کرنا ہے اس کی ساری اداسی ساری فکریں اپنے حسن کے جادو "
"سے غائب کر دو۔۔۔ جاؤ ینگ مین انجوائے کرو

کاشف زیری روحان کو معنی خیزی سے دیکھتا ہوا آنکھ مار کر بولا۔۔۔روحان نے روزی کو دیکھا جو اسی کو دیکھ کر مسکرا رہی تھی

****

کیا عینا سے اس طرح بدلہ لینا ٹھیک ہے۔۔چند پل کے لیے وہ عینا کو نظر انداز کر کے روزی کے ساتھ۔۔۔ روحان روزی کو دیکھتا ہوا سوچنے لگا جو کہ اب کمرے کا دروازہ بند کر کے اس کی طرف بڑھ رہی تھی۔۔۔۔ وہ صوفے پر بیٹھا ہوا اپنے سامنے کھڑی اس حسین دوشیزہ کو دیکھ رہا تھا جو حُسن کی دولت سے مالا مال تھی۔۔۔روزی روحان کے سامنے ایک ادا سے جُھک کر اس کا ہاتھ تھامتی ہوئی اسے صوفے اٹھانے لگی۔۔۔روحان ٹرانس کی کیفیت میں چلتا ہوا اس کے ساتھ بیڈ تک آیا۔۔۔اسے ہوش تب آیا جب روزی نے اسے بیڈ پر دھکا دیا۔۔۔وہ پیر نیچے لٹکائے بیڈ پر لیٹا ہوا تھا،،روزی معنٰی خیزی سے اسے دیکھتی ہوئی اپنے لونگ کوٹ کے بٹن کھولنے لگی۔۔۔جس کے اندر اس نے نیم عریاں لباس پہنا ہوا تھا۔۔۔روحان کو اس کا خوبصورت جسم دیکھ کر عجیب وحشت ہونے لگی مگر اس کے دل و دماغ میں ایک عجیب جنگ چھڑی ہوئی تھی روزی اس کے اوپر جُھک کر اس کی شرٹ کے بٹن کھولنے لگی روحان کا دل چاہا وہ اسے پیچھے ہٹا دے کیوں کہ یہ اپنی محبت سے بے وفائی تھی مگر وہ ایسے کر نہیں پایا بلکہ اپنی آنکھیں بند کر لیں۔۔۔آنکھیں بند کرتے ہی اسے عینا کا چہرہ نظر آیا۔۔۔وہ خفا تھی اس سے۔۔۔روحان نے ایک دم آنکھیں کھولی تو روزی کو اپنے اوپر جھکا پایا وہ اس کے سینے پر اپنا ہاتھ پھیر رہی تھی

"ڈونٹ ڈو دس"

اس نے روزی کو یہ سب کرنے سے منع کیا وہ اس معاملے میں عینا سے بے ایمانی نہیں کر سکتا تھا مگر روحان کی بات کا روزی پر اثر نہیں ہوا اس نے روحان کے سینے پر اپنے ہونٹ رکھے

"موو بیک"

روحان نے چیختے ہوئے روزی کو پیچھے ہٹایا اور اپنی شرٹ کے بٹن بند کرنے لگا

"ظالم مت بنو روحان، کاشف آج ایس۔پی جہانگیر کی بہن کے ساتھ مصروف ہو گا۔۔۔ میں یہ چند حسین پل تمہارے ساتھ گزارنا چاہتے ہو"

روحان کو بیڈ سے اٹھتا دیکھ کر روزی اس کی طرف لپکتی ہوئی بولی،، جنید جب اسے لینے پہنچا تھا تو اس نے آج رات کاشف کا بھی پروگرام بتا دیا تھا اور اسے اس کا کام بھی بتا دیا تھا

"کیا بکواس کر رہی ہو"

روحان اس کی بات سن کر غصے میں بولا اور روزی کا ہاتھ جھٹکا جو کہ اس نے روحان کے گرد حائل کیا ہوا تھا

"بکواس نہیں بالکل سچ ہے، جنید نے خاور اور زبیر کو بھیجا ہے ایس پی کی بہن کو اٹھوانے کے لیے، یہ لمحات یوں ضائع مت کرو میری تڑپ کو سمجھو"

روزی روحان کا گریبان پکڑتے ہوئے بولی۔۔۔ روحان نے اپنے گریبان سے روزی کے ہاتھ ہٹائے اور غصے میں کمرے سے باہر نکل گیا

****

عینا دی جان سے لائبریری کا کہہ کر نکلی تھی جو کہ گھر کے قریب ہی موجود تھی وہ بکس ایشو کروا کر واپس آرہی تھی تب اچانک ایک گاڑی بالکل اس کے قریب آکر رکی

عینا ایک دم پیچھے ہوئی گاڑی کا دروازہ کھلا اور تیزی سے اس میں سے آدمی باہر آیا جو عینا کو بازو سے پکڑتا ہوا اسے زبردستی گاڑی میں بٹھانے لگا

"کیا کر رہے ہو چھوڑو مجھے"

عینا چیختی ہوئی اس آدمی کو بولی

"بیٹھ گاڑی میں"

اس آدمی نے تھپڑ عینا کے گال پر مارتے ہوئے کہا اور کھینچتا ہوا اسے گاڑی میں بٹھایا فوراً گاڑی اسٹارٹ کر دی گئی

کیا یہ روحان نے کروایا ہے۔۔۔عینا کو سوچتے ہوئے خوف آنے لگا اس نے اپنے بیگ سے موبائل نکالنا چاہا تو اس آدمی نے عینا سے بیگ چھین لیا

"چلاک بن رہی ہے میرے سامنے، اگر کوئی بھی چلاکی کی نہ تو یہی کاٹ کر پھینک دوں گا تجھے"

اس آدمی کے ہاتھ میں چاقو دیکھ کر عینا سہم گئی

"مال اچھا ہے اڈے پر لے جانے سے پہلے کیوں نہ ہم بھی ہاتھ صاف کر لیں،، کیا بولتا ہے"

کار چلاتا ہوا موٹا آدمی کار کے شیشے سے اپنے ساتھی کو دیکھتا ہوا کہنے لگا عینا کے برابر میں بیٹھا ہوا آدمی اس کو ہوس بھری نظروں سے دیکھنے لگا

"آئیڈیا برا نہیں ہے گاڑی راشد کے گیراج میں لے لے"

عینا کے پاس بیٹھے ہوئے آدمی نے ڈرائیونگ کرتے ہوئے آدمی کو مشورہ دیا عینا کو ان دونوں کی باتیں سن کر گھبراہٹ ہونے لگی

"دیکھیے پلیز آپ لوگ میری رو"

عینا نے روتے ہوئے بولنا چاہتا تبھی وہ آدمی عینا کے پیٹ پر چاقو کی نوک رکھ چکا تھا

خاموشی سے بیٹھ "وہ آدمی اس کو دھمکاتا ہوا بولا تو عینا بری طرح لرزنے لگی اس چاقو کے خوف سے نہیں" بلکہ اپنے انجام سے۔۔۔ گاڑی گیراج کے اندر داخل ہوئی گیراج کا شٹر نیچے گرا دیا گیا

"آپ کو اللہ کا واسطہ ہے مجھے جانے دیں خدا کے لیے"

عینا نے روتے ہوئے ان دونوں کے آگے ہاتھ جوڑے تھے جو اس کو کھینچ کر گاڑی سے اتار رہے تھے

دیکھ شرافت سے مان جا،، ویسے بھی تیری خوبصورتی دیکھ کر سر کے استعمال کے بعد آگے تیری بولی لگنے" "والی ہے

موٹے آدمی نے بولتے ہوئے عینا کا دوپٹہ کھینچا جس سے وہ چیختی ہوئی بند شر ٹر کی طرف بھاگی جس کو تالا نہیں لگایا گیا تھا

وہ اپنے دل میں سورتیں پڑھنے کی بجائے با آواز سورتیں پڑھنے لگی شاید ان دونوں کو اس پر رحم آجائے اور وہ ترس کھا کر اسے چھوڑ دیں کیونکہ وہ دو آدمی تھے اس لیے اسانی سے عینا کو فوراً قابو میں کر چکے تھے

"بھائی۔۔۔بھائی"

اسے معلوم تھا جہانگیر اس کے پاس نہیں آسکتا تھا مگر وہ خدا کو یاد کرنے کے بعد اپنے بھائی کو ہی پکار سکتی تھی۔۔۔عینا ان دونوں سے اپنا آپ چھڑانے لگی جو اسے گھسیٹتے ہوئے گاڑی کی طرف لے جا رہے تھے۔۔۔وہ مسلسل چیختی ہوئی جہانگیر کو پکار رہی تھی

ان دونوں نے عینا کو بازوؤں سے پکڑ کر کار کے بونٹ کے اوپر لٹا دیا۔۔۔کیا یہ سب اس کے ساتھ روحان کے آدمی کرنے لگے ہیں عینا کے دل میں خیال آیا

"روحان۔۔۔۔روحان"

اب وہ زور زور سے چیخ کر روحان کو پکارنے لگی

موٹا آدمی عینا کے اوپر جھکنے ہی والا تھا تبھی شر ٹر کسی نے اوپر کھینچا اور تیزی سے اندر آکر شر ٹر کو دوبارہ بند کر دیا

موٹا آدمی پلٹ کر آنے والے کو دیکھنے لگا دوسرے آدمی نے بھی عینا کے دونوں بازوں کو چھوڑ دیا عینا فوراً اٹھ کر کھڑی ہو گئی

وہ جو بھی کوئی تھا اس نے بلیک کلر کی پینٹ کے اوپر بلیک ٹی شرٹ پہنی ہوئی تھی،، سر بالوں سے لے کر چہرے تک کالے رنگ کا کپڑا اماسک کی صورت پہنا ہوا تھا صرف دو آنکھیں اس کی نظر آ رہی تھی وہ چلتا ہوا ان تینوں کے قریب آنے لگا

"کون ہے بے تو،، چہرہ دیکھا اپنا"

عینا کے قریب کھڑا آدمی اس نقاب پوش سے بولنے لگا نقاب پوش نے اپنا ہاتھ پیچھے کمر کی طرف لے جا کر بیلٹ ہولسٹر سے پسٹل نکالی اور بولنے والے کے سامنے پسٹل کا رخ کیا اسے دوبارہ کچھ بولنے کی مہلت دیئے بغیر نقاب پوش نے فائر کیا اور گولی اس آدمی کے سر پر جا لگی

"آآآآ"

خوف کے مارے عینا کے منہ سے چیخ نکلی۔۔۔ جہانگیر کے پاس گھر میں موجود پسٹل ریوالور اس نے ہزار دفعہ دیکھی تھی مگر آج اس سے اپنی آنکھوں کے سامنے مرڈر ہوتا ہوا وہ پہلی بار دیکھ رہی تھا۔۔۔ جسے دیکھنے کے بعد عینا بری طرح خوف سے لرزنے لگی۔۔۔ اس کے ساتھ ہی وہ موٹا آدمی بھی خوفزدہ تھا۔۔۔ نقاب پوش اب اپنی پسٹل کا رخ موٹے آدمی کی طرف کر چکا تھا اس نے پھرتی سے عینا کو پکڑ کر اپنے آگے کھڑا کیا

میرے قریب مت آورنہ اس لڑکی کی گردن مروڑ دوں گا"موٹا آدمی نقاب پوش کے بڑھتے ہوئے قدم" دیکھ کر دھمکی دینے لگا جس سے وہ ایک ہی جست میں بھاگتا ہوا اس کے قریب آیا عینا کو بازو سے پکڑ کر دھکا دیا اور اس موٹے آدمی کی گردن اپنے ایک ہاتھ سے دبوچ کر اسے پیچھے کار کے بونٹ پر لٹا دیا۔۔۔وہ موٹا آدمی اپنے دونوں ہاتھوں سے اپنی گردن چھڑوانے کی کوشش کر رہا تھا

"مم۔۔۔مجھے معاف کر دو"

موٹا آدمی اس سے بولا مگر نقاب پوش نے اپنی پسٹل کو اس آدمی کے ماتھے پر رکھ کر فائر کیا

"اآآآ"

عینا اپنے دونوں کانوں پر ہاتھ رکھکر دہشت سے دوبارہ دیوانہ وار چیخ رہی تھی وہ اب عینا کی طرف مڑا

"شششش"

ہاتھ کی انگلی کو اپنے ہونٹوں پر رکھ کر اس نے عینا کو خاموش رہنے کا اشارہ کیا اور پسٹل کو واپس کمر کے پیچھے بیلٹ ہولسٹر میں رکھتا ہوا وہ اپنے دونوں ہاتھ سرینڈر کی صورت اوپر کرتا اس کے پاس آنے لگا

اسے لگا عینا پسٹل دیکھ کر بہت زیادہ خوفزدہ ہو گئی تھی مگر عینا ابھی بھی خوفزدہ ہو کر اس نقاب پوش کو دیکھ رہی تھی جو اس کے سامنے بغیر ڈرے دو آدمیوں کی جان لے چکا تھا۔۔۔تن پر دوپٹہ نہ ہونے کی وجہ سے وہ اپنے دونوں ہاتھ سینے رکھتی ہوئی پیچھے کی طرف قدم اٹھانے لگی۔۔۔اس کے پاس اس کا دوپٹہ موجود نہیں

تھا سامنے والے کی نیت کیا تھی اسے نہیں معلوم تھا مگر اسے لگا آج اگر وہ بے آبرو ہوئی تو وہ جی نہیں پائے گی

جس طرح وہ اپنے ہاتھوں سے اپنے آپ چھپاتی ہوئی رو رہی تھی نقاب پوش کے قدم وہی رک گئے۔۔۔۔ وہ چاروں طرف نظر دوڑاتا ہوا اسکا دوپٹہ دیکھنے لگا جو کہ گاڑی کے پاس نیچے ہی پڑا ہوا تھا

وہ بھاگتا ہوا اس کا دوپٹہ اٹھا کر اس کی طرف بڑھنے لگا عینا اب بھی اسی پوزیشن میں کھڑی روتی ہوئے آہستہ آہستہ پیچھے قدم اٹھانے لگی وہ کافی ڈری ہوئی تھی شاید جو تھوڑی دیر پہلے اس کے ساتھ ہو چکا تھا وہ کسی پر بھی اعتبار نہیں کر سکتی تھی نقاب پوش نے عینا کا دوپٹہ کھول کر اس کے کندھوں پر ڈال دیا

عینا روتی ہوئی اسے دیکھنے لگی جسکی آنکھوں کے سوا اسے کچھ نہیں دکھ رہا تھا وہ اس کے سامنے بالکل خاموش کھڑا تھا پھر اس نے عینا کے گال سے آنسو صاف کرنے چاہے، اسے اپنی طرف ہاتھ بڑھاتا دیکھ کر عینا ڈر کے مارے پیچھے ہوئی مگر اب وہ حیرت سے اس کی آنکھوں کو دیکھ رہی تھی

نقاب پوش دوبارہ اس کے آنسو صاف کرنے لگا اس کے ہاتھوں کا لمس اجنبی ہر گز نہیں تھا عینا نے کانپتے ہوئے ہاتھوں سے اس کا نقاب ہٹانا چاہا،، اس نے فوراً عینا کا ہاتھ پکڑ کر نفی میں سر ہلایا وہ اسے اپنا چہرہ دکھانے کو تیار نہیں تھا

"رو۔۔۔حا۔۔ن"

عینا روتی ہوئی بولی اور کانپتے ہوئے اس نے روحان کا نام لیا تھا تب اس نے عینا کے ہونٹوں پر اپنی انگلی رکھ کر اسے خاموش رہنے کے لیے کہا عینا کو پورا گیراج گھومتا ہوا محسوس ہوا

اس کی آنکھیں بند ہوئی اس سے پہلے وہ نیچے گرتی وہ نقاب پوش کے بازوؤں میں تھی اپنے بازوؤں سے پھسلتے ہوئے وجود کو بے حد آہستگی سے نیچے فرش تک لایا۔۔خود بھی فرش پر بیٹھ کر اس نے عینا کو اپنے بازوؤں میں چھپانا چاہا

اپنے چہرے پر نمی محسوس کر کے روحان نے چہرے پر سے کالے رنگ کا ماسک ہٹایا اس کے گالوں پر یہ نمی شاید آنسوؤں کی تھی

کیا کر دیا تھا آج اس نے اپنی بیوقوفی میں، اس نے یہی سمجھا تھا کہ جیڈی کو ٹرک کے بارے میں بتانے پر وہ لازمی اس ٹرک پکڑے گا۔۔۔جب یہ خبر کاشف زیری تک پہنچے گی تو کاشف ہمیشہ کی طرح،،، دھمکی کے طور پر یا تو اس کو فون کروا کر وارننگ دلوائے گا یا پھر اسے ڈرانے کے لیے اس پر حملہ کروائے گا جیسے وہ ہمیشہ کرواتا ہوا آتا تھا

اسے ہرگز اندازہ نہیں تک کاشف کا ردعمل اتنا سخت ہو گا وہ عینا کو ہی اٹھوا لے گا۔۔۔اگر آج عینا کو کچھ ہو جاتا یا وہ وقت پر نہ پہنچتا تو شاید وہ خود بھی مر جاتا کو

اس نے کبھی کسی کا مرڈر کرنے کا سوچا تک نہیں تھا زندگی میں پہلی بار اس نے مرڈر کیا بھی تو ایک نہیں دو۔۔۔بے خوف ہو کر بنا ڈرے،، کیونکہ انہوں نے اس کی عزت پر ہاتھ ڈالنے کی کوشش کی جیسے وہ اپنی

عزت بنانا چاہتا تھا اصولاً تو آج اسے کاشف زاری کا مرڈر کر دینا چاہیے تھا مگر فی الحال ایسا ناممکن تھا کاشف زیری کی جان لینا اتنا آسان ہر گز نہیں تھا

جیڈی کے پاس عینا سیو نہیں تھی اب وہ خود اس کی حفاظت کرے گا اپنی جان سے بھی زیادہ،،عینا شاید اس کو پہچان چکی تھی مگر وہ اس کو سمجھا دے گا آسان طریقے سے یا دوسرے طریقے سے

عینا کا دوپٹہ کندھے سے ڈھلکتا ہوا فرش کو چھو رہا تھا،وہ بے جان گڑیا کی مانند روحان کے بازوؤں میں چھپی " ہوئی تھی روحان اس کا دوپٹہ کاندھے پر ڈالتا ہوا عینا کو اپنے بازوؤں میں اٹھا چکا تھا

آج تک اس نے عینا کو بغیر دوپٹے کے نہیں دیکھا تھا،،وہ ان دونوں جانوروں کے سامنے بغیر دوپٹے کے کتنا پریشان ہوئی ہو گی روحان کا دل چاہا وہ ان دونوں کی لاشوں میں مزید گولیاں بھر دے روحان عینا کو وہاں سے لے جانے لگا

***

بے حد آہستگی سے عینا نے اپنی آنکھیں کھولیں تو خود کو اسپتال کے روم میں پایا دائیں ہاتھ پر اس کے ڈرپ بھی لگی ہوئی تھی سامنے صوفے پر اس نے روحان کو بیٹھا دیکھا جو بہت غور سے اسی کو دیکھ رہا تھا،،خوف سے عینا کی پوری کی پوری آنکھیں کھلی وہ ابھی بھی خاموشی سے عینا کے تاثرات نوٹ کر رہا تھا

"شکر ہے خدا کا ہوش آ گیا میری بچی کو"

دی جان عینا کے بیڈ کے سرہانے ہاتھ میں تسبیح لیے بیٹھی تھی،،عینا کو ہوش میں آتا دیکھکر انہوں نے عینا کے سر پر پیار کرتے ہوئے کہا

"دی جان"

عینا نے بے ساختہ اٹھ کر دی جان کے گلے لگنے کی کوشش کی

"چند الیٹی رہو میں یہی بیٹھی ہوں تمہارے پاس"

دی جان عینا کے بالوں میں ہاتھ پھیرتی ہوئی بولی۔۔عینا کبھی خاموش بیٹھے ہوئے روحان کو دیکھتی جو اسی کو دیکھ رہا تھا تو کبھی دی جان کو،،اس کو پریشان دیکھ کر دی جان دوبارہ بولیں

جبھی کہتی ہوں صبح کا ناشتہ ڈھنگ سے کرنا چاہیے آ گئے نہ چکر،،وہ تو شکر ہے روحان کا وہاں سے گزر ہو رہا" تھا وہ تمہیں بے ہوش دیکھ کر اسپتال لے آیا۔۔۔میں گھر پر پریشان نہ ہوں مجھے اپنے ڈرائیور کے ساتھ "یہاں بلوا لیا

دی جان عینا کو بتا رہی تھی کہ اُس کے ساتھ کیا ہوا تھا شاید یہ سب روحان نے انہیں بتایا تھا عینا بیڈ پر لیٹی ہوئی روحان کو دیکھ رہی تھی جو اس وقت بلیک پینٹ کے ساتھ گرے کلر کی شرٹ میں ملبوس تھا پینٹ وہی تھی مگر شرٹ چینج

میں ذرا مغرب کی نماز ادا کر کے آتی ہوں جہانگیر کو فون کر کے بتا دیا ہے میں نے عینا کے بارے میں، ہم"
"دونوں کو گھر پر موجود نہ پا کر پریشان ہوتا۔۔۔وہ کہہ رہا ہے تھوڑی دیر میں ہاسپٹل پہنچتا ہوں

دی جان بیڈ سے اٹھ کر روحان کے پاس آ کر بولی تو روحان نے اثبات میں سر ہلایا تھوڑی دیر پہلے ہی منصور نے موبائل پر اس کی غیر موجودگی کے بارے میں دریافت کیا تھا،،جو دی جان کو اس نے بتایا تھا وہی سب وہ منصور کو بتا چکا تھا۔۔۔دی جان کے کمرے سے نکلتے ہی روحان اٹھ کر عینا کے پاس آیا وہ ابھی بھی روحان کو دیکھ رہی تھی مگر آنکھوں میں تھوڑا تھوڑا خوف لئے۔۔۔

روحان جب اسے بے ہوشی کی حالت میں اسپتال لے کر آیا تھا تب اس نے نوٹ کیا وہ چند دنوں میں اسے کافی ویک لگی چہرہ مرجھایا ہوا اور گلابی رنگت زرد لگ رہی تھی

غصے میں تمہیں پیچھا چھوڑنے کا کہا مگر خود تمہاری یادوں سے پیچھا نہیں چھوڑا سکا اب تم ہی بتاؤ کیا علاج کرو"
"اپنے دل کا اور ساتھ میں تمہارا بھی

روحان عینا کو دیکھتا ہوا اس کے بالوں کی لٹے کان کے پیچھے کرتا ہوا اس سے پوچھنے لگا

"روحان آپ نے دو آدمیوں کی جان لے لی"

عیناڈرتی ہوئی اس سے پوچھ رہی تھی یا اسے بتا رہی تھی عینا کو خود نہیں معلوم تھا۔۔۔عینا کی بات سن کر روحان کے ہاتھ کی حرکت رکی،، چہرے کی نرم تاثرات سنجیدہ ہوئے اور پھر وہ ہنسنے لگا

"روحان نے تو کبھی کا کروچ تک نہیں مارا ہے اور تم انسان کی بات کر رہی ہو وہ بھی ایک نہیں دو"

روحان نے اس کی بات کو مذاق میں اڑایا

"یہ جرم کے زمرے میں آتا ہے روحان آپ کو اندازہ ہے کہ۔۔۔"

عینا اسے بولنے لگی تب اسے اپنے ڈرپ والے ہاتھ پر سختی محسوس ہوئی عینا نے اپنے ہاتھ کی طرف دیکھا روحان نے سختی سے اس کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا مگر وہ دیکھ عینا کو رہا تھا

عینا لائبریری سے نکلی، اسے چکر آیا وہ بے ہوش ہو گئی۔۔۔ روحان وہاں سے گزر رہا تھا اس نے عینا کو "اٹھایا اسپتال لے آیا۔۔ بس یہ یاد رہنا چاہیے تمہیں اس سے زیادہ کچھ نہیں"

روحان اسے دیکھتا ہوا بولا ساتھ میں ہی اس کا ہاتھ بھی چھوڑ دیا کیونکہ عینا کے ہاتھ سے خون نکلنے لگا تھا

"مگر روحان یہ تو غلط ہے"

عینا اسے دیکھتی ہوئی بولی

"شششش"

روحان اپنے ہونٹوں پر انگلی رکھتا ہوا اسے چپ رہنے کا اشارہ کرنے لگا بلکل ویسے ہی جیسے تھوڑی دیر پہلے وہ نقاب میں اسے چپ رہنے کا اشارہ کر رہا تھا۔۔۔ اب چہرے پر نقاب نہیں تھا،، عینا تب بھی اس کی آنکھیں دیکھ رہی تھی،، وہ اس وقت بھی اس کی آنکھیں دیکھنے لگی جن میں عینا کے لیے واضح وارننگ تھی کہ اب وہ

اس سلسلے میں کوئی دوسری بات نہیں کرے نہ اس سے نہ کسی دوسرے سے اور نہ خود سوچے۔۔۔عینا کو اس کے انداز سے ڈر لگنے لگا آخر جو اس کے ساتھ ہوا تھا وہ کیسے بھول سکتی تھی اور روحان دو قتل کر چکا تھا۔۔۔جس سے وہ انکاری پر تھا عینا خاموشی سے اسے دیکھنے لگی

"اچھا یہ بتاؤ ان چند دنوں میں مجھے کتنا یاد کیا"

اب وہ دوبارہ پرانا والا روحان بن کر نرمی سے بولتا ہوا عینا کا دوسرا ہاتھ نرمی سے تھام چکا تھا

کسی نے مجھ سے کہا تھا کہ میں اس کا پیچھا چھوڑ دو۔۔۔بس یہ جملے یاد رہ گئے بولنے والے کے،،اس کے "
"علاوہ ان چند دنوں میں میں نے کچھ یاد نہیں کیا

'عینا اس سے شکوہ کرتی ہوئی بولی کیونکہ اس سے لاسٹ ٹائم روحان کی یہ بات بہت زیادہ فیل ہوئی تھی

غصے میں بولی ہوئی باتوں کو یاد نہیں رکھنا چاہیے۔۔۔روحان نہ تو تمہارا پیچھا چھوڑ سکتا ہے اور نہ تمہیں ایسا"
"کرنے کی اجازت دے گا

روحان نے اس کا ہاتھ تھامے رکھا تھا وہ بے حد نرمی سے عینا کو بولنے لگا

دی جان کے بتانے پر کہ عینا لائبریری کے پاس بے ہوش ہو چکی تھی اور اسے روحان اسپتال لے کر آیا ہے یہ خبر سنتے ہی جہانگیر عینا کے لئے پریشان ہو گیا اور فوراً اسپتال کے لئے نکلا۔۔۔وہاں پر پہنچا تو ایک جذباتی منظر اس کی آمد کر رہا تھا جسے دیکھ کر اسے آگ لگ گئی

"میری بہن کا ہاتھ چھوڑو اور یہ دو ٹکے کے بیہودہ فلمی ڈائیلاگز بولنا بند کرو"

جہانگیر کمرے کے اندر داخل ہوتا ہوا طنزیہ روحان سے بولا۔۔ جس پر عینا اور روحان چونک کر جہانگیر کو دیکھنے لگے جس کی آمد سے وہ بے خبر تھے عینا جلدی سے اٹھ کر بیٹھی اور روحان کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ چھڑانا چاہا مگر روحان نے اس کا ہاتھ نہیں چھوڑا

جس کی خود کی ٹکے بھر کی ویلیو ہو اسے دوسرے کی باتیں بھی دو ٹکے کی لگے گیں اور رہی بات اس کا ہاتھ " چھوڑنے کی تو یہ ہاتھ میں ہمیشہ کے لیے تھامنا چاہتا ہوں"

روحان عینا کا ہاتھ چھوڑے بغیر جہانگیر کو دیکھ کر سنجیدگی سے بولا

"رونی اپنی زبان سنبھال کر بات کرو میں ایسا ہرگز نہیں چاہتا اس کا ہاتھ اسی وقت چھوڑ دو"

جہانگیر نے آنکھیں دکھاتے ہوئے روحان کو کہا تھا۔۔ وہ ابھی بھی ناگواری سے روحان کے ہاتھ کو دیکھ رہا تھا جسے عینا ڈر کے مارے چھڑانے کی کوشش کر رہی تھی لیکن روحان نے مضبوطی سے اس کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا

عینا بھی ایسا ہی چاہتی ہے جیڈی" روحان جہانگیر کو جتاتا ہوا بولا"

میں تب بھی ایسا نہیں چاہوں گا رونی، عینا کا ہاتھ چھوڑ دو میں تمہیں آخری دفعہ وارن کر رہا ہوں ورنہ آج " بھی میں تمہیں ہاتھوں اور لاتوں کے جوہر دکھانے سے پیچھے نہیں ہٹوں گا

روحان کی ڈھٹائی پر جہانگیر کا پارہ ہائی ہونے لگا تھا وہ اب روحان کے قریب آتا ہوا بولا

"تم ایسا کیوں نہیں چاہتے ہو جہانگیر"

ان تینوں کی نظر بے ساختہ کمرے کے دروازے پر گئی جہاں پر منصور صاحب کے ساتھ دی جان بھی موجود تھی روحان نے آہستگی سے عینا کا ہاتھ چھوڑا۔۔۔ منصور چلتا ہوا جہانگیر کے پاس آیا جیسے وہ اس کے جواب کا منتظر ہو

آپ کے بیٹے کی پرانی عادت ہے ہر چیز کو اپنی پراپرٹی تصور کرنا لیکن وہ یہ بھول رہا ہے عینا میری بہن ہے"
"وہ اس پر اتنی آسانی سے اپنا حق نہیں جتا سکتا

جہانگیر منصور کو دیکھتا ہوا بولنے لگا

میرا بیٹا تمہاری بہن کو اپنی پراپرٹی نہیں،، عزت بنانا چاہتا ہے انفیکٹ میں بھی ایسا چاہتا ہوں عینا میرے"
گھر میں بہو بن کر آئے۔۔۔ چلو سمجھو میں آج تم سے اپنے بیٹے کے لئے تمہاری بہن کا ہاتھ مانگنے آیا ہوں ایک پل کے لیے اپنے دل سے ساری رنجشیں اور قدورتیں نکال کر ٹھنڈے دماغ سے غور کرو اور جواب
"دو۔۔۔ کیا میرا بیٹا اس قابل نہیں کہ تم اپنی بہن کا اس کے ہاتھ میں ہاتھ دو

منصور نہایت سلجھے ہوئے انداز میں بردباری سے جہانگیر سے پوچھنے لگا تب سب کی نظریں جہانگیر کے چہرے پر تھی عینا تو باقاعدہ اپنا سانس روکے ہوئے بیٹھی تھی، بہت امید سے وہ جہانگیر کی طرف دیکھ رہی

تھی۔۔۔دی جان بھی بے چین تھیں کہ جہانگیر آگے سے کیا بولتا ہے جبکہ روحان سنجیدہ تاثرات کے ساتھ اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔سب کو ایک نظر دیکھنے کے بعد جہانگیر منصور سے مخاطب ہوا

"آپ میرے بڑے ہیں میں آپ کا احترام کرتا ہوں مگر میرے جواب سے آپ کو شاید مایوسی ہی ہو مگر میں کیا کروں میری ایک ہی بہن ہے اور میں اس سے بہت پیار کرتا ہوں اس کی خوشی کو مد نظر رکھتے ہوئے اگر میں فیصلہ آپ کے بیٹے کے حق میں فیصلہ دے دو تو میں ساری زندگی انسکیور رہ کر کیسے گزار سکتا ہو۔۔۔ پھر میرے نزدیک اس بات کا ایک ہی حل ہے مطلب آپ اس کو میری شرط سمجھ سکتے ہیں جس کی بنیاد پر میں اس رشتے کے لیے حامی بھر سکتا ہوں"

جہانگیر کی بات سن کر منصور نے الجھ کر اسے دیکھا جیسے وہ جہانگیر کی شرط جاننا چاہ رہا ہوں بلکہ وہاں پر موجود دوسرے افراد بھی جہانگیر کے بولنے کے منتظر تھے

"میں اپنی بہن کی آپ کے بیٹے سے تبھی شادی کر سکتا ہوں جب رونی کی بہن،، آئی مین آپ کی بیٹی سے پہلے میری شادی ہو"

جہانگیر نے جتنے آرام سے منصور کو بولا تھا کمرے میں موجود سب کو اس نے ہکا بکا کر دیا

"جہانگیر بیٹا یہ کیا کہہ رہے ہو"

دی جان کے بولنے پر روحان غصے میں جہانگیر کا گریبان پکڑ چکا تھا

"روحان چھوڑو اس کا کالر"

منصور تیز آواز میں بولا مگر اس سے پہلے ہی جہانگیر اپنے گریبان سے اس کے ہاتھ دور ہٹا کر جھٹک چکا تھا

"اگر اب تمہارا ہاتھ میرے گریبان پر آئے تو تم بہت پچھتاؤ گے رونی"

جہانگیر انگلی اٹھا کر اسے وارننگ دینے لگا عینا کو تو لگ رہا تھا اسے آج کچھ ہو جائے گا

"جہانگیر تم پاگل ہو گئے ایسے کوئی رشتے ہوتے ہیں"

دی جان اپنے پوتے کو دیکھتی ہوئی سمجھانے لگی

کیوں اگر میری بہن ان کے گھر جا سکتی ہے تو ان کی بیٹی ہمارے گھر کیوں نہیں آ سکتی "جہانگیر دی جان" سے کو دیکھتا ہوا پوچھنے لگا

"مجھے منظور ہے"

منصور کے جواب پر سب حیرت سے اسے دیکھنے لگے

"ڈیڈی یہ آپ کیا بول رہے ہیں"

روحان سب سے پہلے ہوش میں آیا وہ منصور کو دیکھ کر حیرت سے پوچھنے لگا

"جاؤ تم یہاں سے میں گھر آ کر بات کروں گا"

منصور سنجیدگی سے روحان کو دیکھتا ہوا بولا روحان غصے میں وہاں سے نکل گیا

"میں کل باقاعدہ رشتے کی بات کرنے آؤں گا،، تب ہم آرام سے بیٹھ کر سب باتیں طے کریں گے"

منصور اب دی جان کو دیکھتا ہوا بولا جس پر وہ شفقت سے مسکرا دیں منصور ایک نظر جہانگیر پر ڈال کر وہاں سے نکل گیا

جہانگیر نے دیکھا عینا بیڈ پر بیٹھی ہوئی حیرت سے اسے دیکھ رہی تھی جبکہ دی جان بڑی بڑی آنکھوں سے اسے گھور رہی تھی جہانگیر قدم اٹھاتا ہوا دی جان کے پاس آیا

"کیا ہو گیا آپ کو ایسے کیوں دیکھ رہی ہیں"

وہ انجان بن کر دی جان سے پوچھنے لگا تو دی جان نے جہانگیر کے مضبوط بازو پر دو ہاتھ جڑے

"اس طرح منہ پھاڑ کر کسی باپ سے اس کی بیٹی سے شادی کا کہا جاتا ہے"

دی جان کے بولنے پر جہانگیر کے چہرے پر مسکراہٹ آئی جسے وہ فوراً چھپا گیا

آپ کو تو خوش ہونا چاہیے آج، میں نے آپ کو کتنی بڑی ٹینشن سے آزاد کروایا ہے۔... میری شادی کو لے کر ہر وقت پریشانی لاحق رہتی تھی آپ کو"

جہانگیر دی جان کو بولتا ہوا بیڈ پر عینا کے پاس آ کر بیٹھا

کبھی بھی اپنے بھائی سے بد گمان نہیں ہونا دیکھ لو تمہاری خاطر منصور صاحب کی صاحبزادی کو دیکھے بغیر "
"اپنی زندگی میں شامل کرنے کا ریسک لے رہا ہوں

جہانگیر عینا کے کندھے پر اپنا بازو حائل کرتا ہوا بولا اتنے دنوں سے ان دونوں کی بول چال بند تھی جہانگیر نے اُس خاموشی کو توڑتے کا خود ہی آغاز کیا

"آپ مطمئن کیوں نہیں ہے بھائی،، روحان مجھے خوش رکھیں گے "

عینا نے جہانگیر کے کندھے پر اپنا سر رکھ کر اس کے خدشات دور کرنے چاہے

اب تو خوش رکھنا پڑے گا اسے "جہانگیر اس کے پاس اٹھنے لگا تو عینا نے اس کا ہاتھ پکڑا"

بغیر دیکھے جو رسک آپ نے لیا ہے ہو سکتا ہے وہ آپ کے لئے رسک نہیں بلکہ گفٹ ہو۔۔۔اس لیے "
"آپ خود بھی مطمئن ہو جائے

عینا نے جتنے پیار سے جہانگیر کو کہا جہانگیر کے لبوں نے مسکراہٹ کو چھوا

اب معلوم نہیں گفٹ میں چائنہ کا مال ہی نہ نکل جائے یہ تو شادی کے دن ہی معلوم ہو گا" جہانگیر بولتا ہوا"
روم سے باہر نکل گیا تا کہ ڈاکٹر سے بات کر سکے جبکہ عینا اور دی جان ایک دوسرے کو دیکھ کر ہنسنے لگیں

***

ڈیڈی آپ کو نہیں معلوم جیڈی کتنا بڑا کمین،۔۔۔ سوری میرا مطلب ہے وہ آغول کے ساتھ،،، میرا دماغ" بالکل نہیں قبول کر رہا اس بات کو۔۔۔ آپ کو اس کی شرط ماننے کی بالکل ضرورت نہیں ہے۔۔ میں اپنی خوشیوں کے لئے آغول کی لائف نہیں خراب کر سکتا،، جیڈی کہیں سے بھی میری بہن کے قابل نہیں ہے"

منصور کے گھر آتے ہی روحان اس کے کمرے میں آتا ہوا بولا

جیسا تم اس کے بارے میں سوچتے ہو اور اس وقت بول رہے ہو میں نے نوٹ کیا ہے اس کے خیالات بھی" تمہارے لئے بالکل ایسے ہی ہیں اس کا دماغ بھی تمہارے اور عینا کے رشتے کو قبول نہیں کر پا رہا،، وہ بھی تمہیں اپنی بہن کے قابل نہیں سمجھتا روحان۔،۔۔ شاید تبھی اس نے ایسی شرط رکھی ہے۔۔۔ اور اگر دیکھا جائے تو اس میں برائی کیا ہے جب وہ تمہیں اور عینا کو خوش دیکھے گا تو آغول کو بھی ہر ممکن خوش رکھنے کی "کوشش کرے گا

منصور روحان کو دیکھتا ہوا بولا روہان نے سختی سے اپنے لب بھینچ لئے۔۔۔ اس میں شک نہیں تھا منصور ٹھیک بول رہا تھا منصور تھوڑی دیر خاموش رہ کر پھر گویا ہوا

آغول کا جہانگیر سے رشتہ طے کرنے کا مطلب یہ ہرگز نہیں ہے کہ میں اپنے بیٹے کی خوشیوں کی خاطر اپنی" بیٹی کی قربانی دے رہا ہوں۔۔۔ آغول کی فکر تو اب مجھے تم سے زیادہ رہنے لگی ہے۔۔۔ دن بدن اس کی بے جا ضد اور ہٹ دھرمی دیکھ کر خوف آتا ہے وہ لڑکی ذات ہے،، نہ جانے کیوں اس کی طبیعت میں اتنی

خود سری آگئی ہے۔۔۔طلال کے پیرنٹس کو آغول کے پولیس اسٹیشن جانے والی بات معلوم نہیں کہاں سے پتہ چلی ہے انہوں نے رشتے سے صاف انکار کر دیا،،بقول ان کے انہوں نے آغول کو ہوٹلز میں کسی لڑکے کے ساتھ ڈنر کرتے ہوئے اور مال میں شاپنگ کرتے ہوئے دیکھا ہے انہوں نے مشورہ دیا ہے اپنی بیٹی کی شادی وہی کر دیں جہاں اس کا دل ہے۔۔۔۔مجھے جہانگیر میں ایسی کوئی خرابی نہیں لگی جو اس کے پرپوزل کو ایکسپٹ نہیں کیا جائے۔۔۔ہاں کہا جا سکتا ہے تھوڑا بہت کلاس کا فرق ہے جس کو لے کر فاطمہ اور آغول شور کریں گیں مگر میرے نزدیک یہ طبقاتی فرق کوئی ایشو نہیں رکھتا،،فاطمہ کو میں اپنے انداز میں سمجھا دوں گا وہ آغول کا برین واش کر دے گی۔۔۔ان لوگوں سے میں کمنٹ کر چکا ہوں اس لیے پیچھے نہیں ہٹوں گا تمہاری شادی عینا سے ہو گی اور آغول کی جہانگیر سے"

منصور نے بات مکمل کی تو روحان خاموش ہو گیا وہ اپنے لئے تو بے حد خوش تھا مگر ساتھ ہی آغول کے لیے فکر مندی بھی

****

"مما مجھے سچ سچ بتائیں میں آپ کی اور ڈیڈی کی سگی اولاد ہو کہ نہیں۔۔۔ڈیڈی میرے ساتھ ایسا کیسے کر سکتے ہیں آخر،میں کسی عینا یا پھر مینا کے بھائی سے شادی نہیں کرنے والی۔۔۔یہ میں آپ کو پہلے ہی بتا رہی ہو"

فاطمہ نے دوسرے دن یہ خبر آغول کو بتائی تھی اور آغول ہتے سے اکھڑ گئی۔۔۔وہ تو بہت خوش تھی کہ طلال کے نام کا کانٹا اس نے کتنی مشکل سے ہٹایا تھا طلال کو فون کر کے اس نے اپنے جھوٹے افیئر کا بتایا مگر معلوم نہیں اسے پولیس سٹیشن والی بات پہلے سے کیسے معلوم تھی

"کیسی بات کر رہی ہو میری جان،، تمہیں اپنی ماں باپ کی محبت پر شک ہے۔۔۔ منصور تمہارے لئے کبھی بھی کوئی برا فیصلہ نہیں کریں گے اور وہ ان لوگوں سے بات کر چکے ہیں اور تم تو عینا کے بھائی کو جانتی ہو وہ وہی ہے جس نے۔۔۔۔

فاطمہ پیار سے آغول کو سمجھانے لگی وہ خود بھی اس رشتے پر بہت دل برداشتہ ہوئی تھی مگر منصور نے اس کے ری ایکشن کا کوئی خاص رسپونس نہیں دیا اور اسے اس بارے میں آغول کو بتانے کا کہا

"مجھے نہیں انٹریسٹ مما یہ جاننے میں کہ عینا کا بھائی کون ہے۔۔۔نہ جانے کن ٹٹ پنجے لوگوں میں ڈیڈی میرا رشتہ کر کے آ گئے ہیں میں یہ شادی ہر گز نہیں کروں گی"

آغول فاطمہ کو دیکھتی ہوئی بولی پلسٹر کی وجہ سے وہ صرف بستر کی ہو کر رہ گئی تھی جس کی وجہ سے پہلے ہی وہ چڑچڑی ہو رہی تھی اور اپنے رشتے کی خبر سن کر تو اسے غصہ ہی آنے لگا

"کیا بول رہی ہو تم یہ شادی نہیں کرنی تمہیں"

منصور آغول کے کمرے میں آتا ہوا اس سے پوچھنے لگا

"منصور پلیز آپ جائیں اپنے کمرے میں، میں اسے سمجھا رہی ہوں"

فاطمہ منصور کے تیور دیکھتی ہوئی شوہر سے بولی

ڈیڈی آپ نے صحیح سنا ہے میں یہ شادی ہر گز نہیں کروں گی آخر کیوں کر رہے ہیں آپ میرے ساتھ "ایسا"

آغول جھنجھلا کر منصور سے پوچھنے لگی

کیونکہ خوف آنے لگا ہے مجھے تم سے،، تم کبھی بھی میری عزت میرا نام مٹی میں ملا سکتی ہوں،، میں نے کیا" نہیں دیا تمہیں عیش و عشرت سے لے کر مکمل آزادی تک دی جس کا تم نے لڑکی ہوتے ہوئے ناجائز فائدہ اٹھایا۔۔۔یو لڑکے کے ساتھ گھومنے پھرنے سے لے کر گھر سے بھاگنے اور تھانے میں پہنچنا تک، اس دن کے لئے میں نے تمہیں پالا پوسا تھا کہ تم میرا یو نام روشن کرو۔۔۔ میں نے تمہیں ان سب باتوں کے لئے کوئی سخت سزا نہیں دی آغول۔۔۔ ابھی بھی میں صرف اپنا فرض ادا کر رہا ہوں تمہاری شادی کر کے اس "لیے اب بلاوجہ کی ضد چھوڑ دو اور ترس کھاؤ اپنے باپ پر

منصور کی بات آغول نے خاموشی سے سنی

میں ایسا کوئی عمل نہیں کروں گی جس سے آپ دکھی ہو مگر آپ یہ شادی رکوا دیں۔۔۔ میں اس کے لئے" "تیار نہیں ہوں

آغول منصور کو دیکھتی ہوئی کہنے لگی

میں ان لوگوں کو زبان دے چکا ہوں اور اب میں اس موضوع پر کوئی بحث نہیں کرنا چاہتا تمہاری شادی" عینا کے بھائی جہانگیر سے ہو گی یہ بات اپنے دماغ میں بٹھالو

منظور بولتا ہوا اپنے کمرے میں جانے لگا

"میں نکاح کے وقت انکار کر دو گی تو آپ کی بہت زیادہ بے عزتی ہو گی ڈیڈی"

آغول کی آواز پر منظور کے قدم رکے وہ مڑ کر آغول کو دیکھنے لگا جبکہ فاطمہ ٹینشن سے اپنی بیٹی کو دیکھنے لگی کہ وہ کیا بول رہی ہے

"نکلو میرے گھر سے،، اسی وقت نکلو۔۔۔ تم جیسی بیٹی کو تو پیدا ہوتے ہی مار دینا چاہیے تھا"

منصور طیش کے عالم میں آگے بڑھ کر آغول کے پاس آیا اس کا بازو کھینچ کر بیڈ اتارتا ہوا کمرے کے دروازے پر دھکا دیا۔۔۔ آغول پلستر کی وجہ سے اپنا توازن برقرار نہیں رکھ سکی تھی اس لئے دروازے کے پاس ہی جا گری

"منصور کیا ہو گیا ہے آپ کو کیا کر رہے ہیں آپ، وہ بیٹی ہے ہماری صرف غصے میں ایسا بول رہی ہے"

فاطمہ منصور کو سمجھاتی ہوئی آغول کو اٹھانے لگی

بیٹیاں ایسی نہیں ہوتی فاطمہ ،وہ باپ کا غرور ہوتی ہیں میں نے اسے بہت رعایت دی ہے۔۔۔اگر اس نے " کچھ بھی اب ایسی حرکت کی جس سے میرا تماشہ بناتو یاد رکھنا میں اپنے آپ کو شوٹ کرنے سے پہلے اس کو "شوٹ کروں گا

منصور دھمکی دیتا ہوا کمرے سے چلا گیا جبکہ فاطمہ ناراض نظروں سے آغول کو دیکھنے لگی

"میں جینا حرام کر دو گی عینا کے بھائی کا"

آغول روتی ہوئی فاطمہ کو دیکھ کر بولی اور فاطمہ نے اس کے آگے اپنے ہاتھ جوڑ دیئے کہ وہ خاموش ہو جائے

****

کیا خبر ہے جنید "روحان کو دو منٹ ہوئے تھے کاشف زیری کے پاس آکر بیٹھے ہوئے تب جنید بھی کمرے میں آیا کاشف زیری جنید کو مخاطب کرتا ہوا بولا

سر معلوم کروالیا ہے ایس۔پی کی بہن اس وقت اسی کے گھر پر موجود ہے اور ان دونوں گدھوں کی لاشیں " ایک گیراج میں پائی گئی ہیں،،دونوں کی جان ماتھے پر گولی مار کر لی گئی ہے لاشیں اس وقت پولیس کی تحویل "میں موجود ہیں

کل انہوں نے ایس۔پی کی بہن کو اٹھوانے کے لیے جن دو آدمیوں کو بھیجا تھا وہ دونوں ہی لاپتہ تھے آج صبح ہی گیراج کے اندر سے ان دونوں کی لاشیں ملی تو گیراج کے مالک نے پولیس کو انفارم کر دیا

ہمم تو ان دونوں کو ایس۔پی نے مار کر اپنی بہن کو بلیک کینگ کے چنگل سے بچالیا یا پھر وہ دونوں نامراد" ایس۔پی کے گھر تک پہنچ ہی نہیں پائے۔۔۔ جنید آپ کی بار کسی کام کے بندے کو بھیجو اور معلوم کروان "دونوں کی جان واقعی ایس۔پی نے لی ہے یا پھر کسی اور نے

کاشف زیری جنید سے بولا

"میں نے لی ہے ان دونوں کی جان،،اس پسٹل سے"

روحان جو کہ خاموشی سے ان دونوں کی باتیں سن رہا تھا بات مکمل ہونے پر کاشف زیری سے بولا ساتھ ہی اس نے اپنا پسٹل نکال کر ٹیبل پر رکھا کاشف زیری نے روحان کو حیرت سے دیکھا اور جنید نے اپنے پاس موجود پسٹل نکال کر روحان کی طرف اس کا رخ کیا

"جنید کیا پاگل ہو گئے ہو رکھو اسے اندر"

روحان بغیر ڈرے جنید کو دیکھ رہا تھا کاشف زیری جنید کو دیکھتا ہوا بولا پھر روحان کو دیکھنے لگا

"کیوں جان لے لی تم نے ینگ مین بلیک کینگ کے آدمیوں کی"

کاشف زیری روحان کو دیکھتا ہوں آرام سے پوچھنے لگا

ان دونوں نے جس لڑکی کو اٹھایا تھا وہ میری پسند ہے۔۔۔ مطلب ایس۔پی جہانگیر کی بہن سے میں شادی" کرنے والا ہوں اور اگر کسی نے دوبارہ اس کی طرف میلی نظر سے دیکھنے کی کوشش کی تو میں اس کا بھی یہی "حشر کروں گا

روحان کے ماتھے پر نہ تو آج پسینہ آیا تھا اور نہ ہی وہ ڈرا تھا۔۔۔ کاشف زیری ایک پل کے لئے خاموشی سے اسے دیکھتا رہا پھر زور زور سے ہنس کر تالیاں بجانے لگا

مان گئے بھئی عاشق تو ایسا ہونا چاہئے دیکھا تم نے جنید۔۔۔ ایم امپریسٹ میں تمہارے اس انداز سے بہت" متاثر ہوا ہوں ینگ مین،، جس طرح بلیک کینگ کے سامنے اس کے دو آدمیوں کو اڑانے کے بعد جس دیدہ دلیری سے تم نے ان کو اعتراف کیا ہے وہ واقعی قابل تعریف ہے کیونکہ آج تک بلیک کینگ کے سامنے کسی نے ایسی جرات نہیں کی۔۔ لیکن ایک ایماندار ایس۔پی سے تمہاری رشتے داری ہمارے لیے خطرہ ہو "سکتی ہے کیا تمہیں اس بات کا اندازہ نہیں

کاشف زیری روحان کو دیکھ کر آخری بات بے حد سنجیدگی سے پوچھنے لگا

سر ایسا کچھ نہیں ہو گا میں اپنے بزنس اور رشتوں کو الگ الگ رکھ کے چلنے والا انسان ہوں مجھے یا پھر آپ کو" جیڈی سے کوئی خطرہ نہیں ہو گا بیشک وہ ہوشیار ہے اس نے میری بہن سے شادی کرنے کی شرط رکھی ہے،، اسی کے بدلے میں وہ اپنی بہن کی شادی مجھ سے کروا رہا ہے مگر اس کی بہن اس کی کمزوری ہے جو کہ مکمل "طور پر اب میرے قبضے میں ہو گی اس لیے آپ اطمینان رکھیے

کاشف زیری کے سارے خدشات دور کرنے کے ساتھ ساتھ روحان کو لگا کہ اسے آغول سے جہانگیر کی شادی کے بارے میں بھی کاشف کو علم میں لانا چاہیے تا کہ وہ کبھی آغول کو کوئی نقصان نہیں پہنچائے

مطلب ادلا بدلے کی شادی،، ینگ مین کہیں تم پولیس والے سے رشتے داری مضبوط کر کے ہم سے اپنا" "رشتہ کمزور تو نہیں کر رہے

کاشف زیری روحان کو دیکھتا ہوا پوچھنے لگا

سر میری اور جیڈی کی کالج کے زمانے سے کبھی نہیں بنی میرا اس سے رشتہ کبھی مضبوط ہو ہی نہیں" سکتا۔۔۔اس سے میرا رشتہ صرف اس حد تک ہو گا کہ وہ میری بہن کا شوہر ہو گا اور میری بیوی کا "بھائی۔۔۔۔اس سے زیادہ اور کچھ نہیں آپ کو مجھ پر مکمل بھروسہ ہونا چاہیے

روحان نے ایک دفعہ پھر کاشف زیری کو اپنا یقین دلانا چاہا

مجھے تو تم پر مکمل بھروسہ ہے ینگ مین جبھی تو میں دو ماہ کے لئے تمہارے اور جنید کے بھروسے دبئی جا رہا" "ہوں پیچھے یہاں سب کچھ تم دونوں کو ہی سنبھالنا ہے

ہفتے پہلے ہی کاشف زیری نے روحان کو اپنے دبئی جانے کا بتایا تھا اور ساتھ میں ساری ذمہ داری اس کے اور جنید کے سپرد لگائی تھی۔۔۔کاشف زیری روحان اور جہانگیر کہ اس ادلا بدلی کے رشتے پر وقتی طور پر خاموش تو ہوا تھا مگر اسے روحان پر اعتبار کرنا ہی تھا کیونکہ اگر وہ جہانگیر کا ساتھ دیتا تو خود بھی برا پھنستا کیونکہ اسمگلنگ کے لیے شپ اسی کے استعمال ہوتے تھے

"یہ ان دونوں کے موبائلز ہیں جس میں لاسٹ کال تمہاری شو ہو رہی تھی"

روحان جنید کی طرف دو موبائل فونز بڑھاتا ہوا بولا جو کہ عینا کی بے ہوشی کے بعد اس نے ان دونوں لاشوں کی پاکٹ سے نکالے تھے

****

"تم نے آتے ہی کچن سنبھال لیا، میں نے نوٹ کیا ہے تمہارے آنے سے عینا کافی کام چور ہو جاتی ہے"

جہانگیر اسی وقت پولیس اسٹیشن سے گھر آیا تھا ڈرائنگ روم میں دی جان، فرزانہ خالہ اور عینا کو موجود پا کر وہ کچن میں چلا آیا توقع کے عین مطابق رحجاب کچن میں موجود شام کی چائے بنا رہی تھی جہانگیر کو دیکھ کر اس نے اپنا دوپٹہ سر پر اوڑھا

عینا کو تو میں نے ڈانٹ کر بٹھایا ہے کل اس کے مایوں پلس مہندی کا فنکشن ہے چند دن کی مہمان ہے وہ اس گھر میں،،، کیا کام کرتی ہوئی اچھی لگے گی اور رہی بات میری کچن سنبھالنے کی تو جب تک میں یہاں موجود ہوں تم نے چائے یا کسی نہ کسی کھانے کی مجھ سے ہی فرمائش کرنا ہے اس لئے میں خود ہی کچن میں آ گئی"

رحجاب کی دوسری بات سن کر جہانگیر مسکرا دیا یہ سچ تھا رحجاب جب ان کے گھر آتی جہانگیر کو کچھ بھی کھانے کا دل چاہتا یا چائے کا موڈ ہوتا وہ بلا جھجک اسی کو کہتا

"پھر تو تم نے ہی عقلمندی والا کام کیا ہے ویسے رات کو کھانے میں اپنے ہاتھ کے مرغ چھولے بنا لینا"

جہانگیر نے تازہ بیگ ہوئی نان کھتائی پلیٹ سے اٹھانے کی کوشش کی تو رحجاب نے اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ مارا

زیادہ فری ہونے کی ضرورت نہیں ہے عینا کے رخصت ہونے کے بعد اپنا فرمائشی پروگرام اٹھا کر رکھنا"
آج میں عینا کی پسند کی کوئی ڈش بناو گی۔۔۔بغیر ہاتھ دھلے کسی چیز کو ہاتھ لگانے کی ضرورت نہیں ہے جاؤ
"فریش ہو کر آؤ ہم تمہارا چائے پر ویٹ کر رہے ہیں

رحجاب کی بات سن کر وہ اسے گھورتا ہوا کچن سے چلا گیا

دی جان کی ایک ہی بہن تھی جو کہ اب اس دنیا میں موجود نہیں تھی ان کی ایک ہی بیٹی تھی فرزانہ اور فرزانہ کی ایک ہی بیٹی تھی رحجاب

وہ جہانگیر کی ہم عمر تھی اس لیے بچپن سے ہی ان دونوں کی کافی دوستی تھی جہانگیر ویسے تو ہر کسی سے فری ہو کر نہیں ملتا تھا مگر رحجاب سے وہ کافی فرینک تھا، جہانگیر کو نہ صرف اس کے ہاتھ کے کھانوں کا ذائقہ پسند تھا بلکہ اسے رحجاب کا ہر وقت سر پر دوپٹہ رکھنے والی عادت بہت پسند تھی۔۔۔بائیس سال کی عمر میں جب رحجات کے لئے اچھے گھر سے رشتہ آیا تو فرزانہ نے خوشی خوشی اس کی شادی کر دی،،سب اس کی شادی پر بے حد خوش تھے مگر شادی کی چھ ماہ بعد ان پر یہ راز آشکار ہوا کہ رحجاب کا شوہر نشے کی لت کا عادی ہے جس کے درست ہونے کے امکان ہر گز نہیں تھے تب فرزانہ نے رحجاب کو خلع دلوائی تھی اس کے بعد رحجاب کا جو بھی رشتہ آیا تھا تو اس نے رشتے کے لیے حامی نہیں بھری۔۔۔وہ پرائیوٹ اسکول میں ٹیچنگ کرتی تھی اور فرزانہ کے ساتھ اپنی زندگی مطمئن انداز میں بسر کر رہی تھی

****

خالہ آپ نے اتنے کم جوڑے رکھے ہیں جہانگیر کی بیوی کے لئے "جہانگیر ڈرائنگ روم کی طرف آنے لگا" تب فرزانہ خالہ کی آواز اسے سنائی دی

جہانگیر کی ساس کو تو اس پر بھی اعتراض تھا وہ کہہ رہی تھی،، آغول اس قسم کے کپڑے نہیں پہنتی ہے" آپ بری مت لائیے گا مگر اس طرح خالی ہاتھ بھی جانا کہاں اچھا لگتا ہے اس لئے تین چار جوڑے اچھے مہنگے "بوتیک سے لیے تھے

دی جان کی بات پر جہانگیر کے قدم وہی رکے مگر قدم رکنے کی وجہ صرف اور صرف آغول کا نام تھا جس پر وہ چونکا تھا

ہفتے پہلے منصور ان کے گھر رشتے کی بات کرنے آیا تھا اور پندرہ دن بعد ان چاروں کی شادی رکھی گئی تھی 2 جس پر جہانگیر کو کوئی اعتراض نہیں ہوا تھا

اعتراض اسے رونی کی بات پر ہوا تھا رونی نے فرنیچر لینے سے صاف منع کر دیا تھا بقول اس کے وہ اپنے بیڈ روم میں اپنی پسند کے مطابق فرنیچر چوز کر چکا ہے جس پر اس نے فون پر جہانگیر کو صاف انکار کیا تھا۔۔۔ تب جہانگیر نے بھی فرنیچر کے نام پر کچھ بھی لینے سے منع کیا تھا اس کا تو خود سے بھی نیا فرنیچر لینے کا کوئی ارادہ نہیں تھا کیونکہ جب اس نے اپنا ذاتی مکان بنوایا تھا تب اس نے دی جان اور عینا کے کمروں کے لیے نیا

فرنیچر لیا تھا۔۔ جبکہ اپنے روم کا فرنیچر چند ماہ پہلے ہی لیا تھا۔۔۔ ویسے بھی یہ سب اس کے سامنے فضول خرچی اور شو بازی کے زمرے میں آتا تھا

"عینا تم تو بتا رہی تھی روحان نے تمہارے لئے برائیڈل ڈریس اپنی پسند سے لیا ہے، کیا جہانگیر نے بھی آغول کے لیے کوئی چیز اپنی پسند سے لی ہے لڑکیوں کو تو ان سب چیزوں کا بہت ارمان ہوتا ہے"

اب کی بار جہانگیر کو رحجاب کی آواز سنائی دی تھی شاید رحجاب کی بات سن کر عینا مسکرائی تھی

"بھائی کو تو گھر آنے کی ہی فرصت نہیں ہے چند دنوں سے اتنا لیٹ گھر آ رہے ہیں اور آغول بھابی کے لئے وہ کیا چیز اپنی پسند سے لیں گے انہیں تو شاید ہی اپنے ہونے والی بیوی کا نام معلوم ہو۔۔۔ یہ شاپنگ میں نے اور دی جان نے کی ہے ان کی،، ویسے بھی بھابھی کے ساتھ بڑی ٹریجڈی ہو گئی چند دن پہلے ہی کہیں گرنے کی وجہ سے ان کے پاؤں میں پلاسٹر بندھا ہوا تھا وہ خود بھی اپنے لئے کوئی چیز نہیں لے پائیں،، ساری شاپنگ آنٹی نے کی ہے ان کی"

عینا کی بات سن کر جہانگیر کو بہت کچھ یاد آیا

آغول،، ڈریسنگ،، پلسٹر۔۔ اب اسے حیرت ہو رہی تھی جسے اپنی زندگی میں شامل کر رہا ہے آخر اسے ایک بار تو دیکھنا چاہیے تھا تھا ایسی بھی کیا غفلت اور لاپروائی

تہہ شدہ پروگرام کے مطابق کل عصر کے ٹائم اس کا نکاح تھا اور شام میں عینا کی مہندی اور عینا کی شادی کے ایک ہفتے بعد اس کی برات

کیا اسے دیکھنا چاہیے کہ آغول وہی لڑکی ہے ویسے تو شک و شبہات کی کوئی گنجائش نہیں تھی مگر پھر بھی وہ کار کی چابی اٹھا کر گھر سے باہر نکل گیا

****

اوہو اگر مہندی لگانے والی آگئی ہے تو اس سے کہو انتظار کرلے،، معلوم نہیں ہے آغول کو کچی نیند سے اٹھایا تو اس کا کتنا موڈ خراب ہو گا"

فاطمہ زاہدہ کو جھڑکتی ہوئی بولی۔۔۔ ساتھ ہی اس کی نظر ہال کے اندر داخل ہوتے ہوئے جہانگیر پر پڑی تو وہ اپنے بگڑے ہوئے نقوش ٹھیک کرنے لگی کیونکہ وہ آغول کا ہونے والا ہسبینڈ تھا

"ارے بیٹا جہانگیر کیسے ہو آنا ہوا تمہارا"

جہانگیر کو سلام کا جواب دینے کے بعد فاطمہ خوشدلی سے اس سے پوچھنے لگی

آنٹی وہ دراصل میں آپ کی بیٹی۔۔۔ یعنی آغول کو دیکھنا چاہتا ہوں۔۔ میرا مطلب ہے اس سے ملنا چاہتا ہوں"

جہانگیر کو اس طرح فاطمہ سے بولتے ہوئے عجیب سا لگ رہا تھا اس لئے جھجک کر بولنے لگا مگر پھر خود کو یہ سوچ کر ریلکس کرنے لگا،، ان کے اپنے بیٹے نے اُس کی بہن سے عشق فرماتے ہوئے کونسا شرماشرمی سے کام لیا ہو گا

ہاں ہاں کیوں نہیں بیٹا یہ تو بہت اچھی بات ہے آغول کو میں ابھی اٹھاتی ہوں،، دراصل آج ہی اس کے "
پاؤں سے پلستر اترا ہے۔۔۔ ہاسپٹل سے آنے کے بعد وہ سو گئی تھی تم بیٹھو تو سہی۔۔۔ زاہدہ تم یہاں کھڑی
"منہ کیا دیکھ رہی ہو یہ داماد ہیں اس گھر کے فرسٹ ٹائم آئے ہیں فوراً کچن میں جاؤ

فاطمہ نے جہانگیر کو بیٹھنے کا کہہ کر زاہدہ کو گُھرکا مگر وہ ابھی آغول کو اٹھاتی تو آغول بہت بد تمیزی کرتی ساتھ
ہی اس کا موڈ خراب ہوتا اس لیے وہ خود بھی سامنے والے صوفے پر بیٹھ گئی

آنٹی آپ تکلفات میں نہ پڑیں میں زیادہ دیر کے لئے نہیں آیا یہاں سے گزر رہا تھا تو ایسے ہی خیال "
"آیا۔۔۔ مجھے ایک دو ضروری کام بھی نمٹانے ہیں

جہانگیر نے زاہدہ کو کچن میں جاتا ہوا دیکھا تو فاطمہ کو اپنا پروگرام بتانے لگا

ہاں ہاں کام تو چلتے رہے گے مگر اب تمہیں ایسے تو نہیں جانے دوں گی نا مجھے بالکل اچھا نہیں لگے گا اور "
منصور تو بہت ناراض ہو گیں۔۔ وہ اور روحان تو آنے والے ہونگے ویسے بھی۔۔۔ جہانگیر بیٹا مجھے ویسے بھی
"تم سے کچھ باتیں کرنی تھی اگر تمہیں برا نہ لگے تو

فاطمہ جہانگیر کو دیکھ کر خوش اخلاقی کا مظاہرہ کرتی ہوئی بولی

"جی بولیے"

جہانگیر اب یہاں آکر پچھتا رہا تھا کیونکہ اسے اپنی ہونے والی ساس کا گفتگو کا شاید لمبا چوڑا پروگرام لگ رہا تھا

دراصل میں تم سے آغول کے بارے میں بات کرنا چاہتی ہوں،،ماں ہوں نا بیٹی کی تو اس لیے اس کی" طرف سے فکریں لگی رہتی ہیں۔۔۔ آغول کو ہم نے بہت لاڈ پیار سے پالا ہے اسی وجہ سے اس کی نیچر میں تھوڑا سا بچپنا ہے مطلب تھوڑی ضدی ہے،، تو تم اسے بے حد پیار سے توجہ دے کر ہینڈل کرنا پھر وہ تم سے جلد مانوس ہو جائے گی۔۔۔ پلیز بیٹا میری باتوں کو بالکل غلط مت لینا دراصل یوں اچانک سے کسی اجنبی سے شادی،،،، تم تو سمجھ سکتے ہو نہ مائنڈ تھوڑا ڈسٹرب ہو ہی جاتا ہے جبکہ آغول نے تو فرمابرداری کا ثبوت دیا ہے ہم پر فیصلہ چھوڑ کر مگر تم تو جانتے ہو لڑکیاں کتنی حساس ہوتی ہیں۔۔۔ اسے تھوڑا نرمی اور توجہ سے ڈیل "کرنا،، اپنے اور اس کے رشتے کو سمجھنے کے لیے اگر وہ ٹائم مانگے تو پلیز مائنڈ مت کرنا

فاطمہ خود بھی تھوڑا جھجھکتے ہوئے زبردستی مسکرا کر جہانگیر کو سمجھا رہی تھی جبکہ جہانگیر خاموشی سے فاطمہ کی بات سن رہا تھا اور بہت کچھ سمجھ بھی چکا تھا آغول جسے وہ لاڈ پیار کی وجہ سے ضدی کہہ رہی تھی یعنی ان کی بیٹی لاڈ پیار کی وجہ سے کافی بگڑی ہوئی اور بدتمیز قسم کی لڑکی تھی اور وہ اپنی بیٹی کی جس فرمابرداری کی بات کر رہی تھی جہانگیر کو پورا یقین تھا اس اچانک کی شادی کی خبر سن کر اس نے یقیناً کتنا ہنگامہ شروع کیا ہو گا۔۔۔ جہانگیر کو اچھی طرح سمجھ آ رہا تھا وہ اسے پیار توجہ اور نرمی برتنے کا کیوں کہہ رہی ہیں یقیناً ان کی بیٹی صاحبہ اس اچانک بنے گئے رشتے پر تیار نہیں ہو گی جبھی وہ اسے ٹائم دینے کی بات کر رہی تھی اور اگر یہ آغول وہی آغول ہوئی تو جہانگیر کو تو سرے سے ہی ضرورت نہیں تھی اس بدتمیز لڑکی کو منہ لگانے کی

آپ ان سب باتوں کی فکر مت کریں میں انسان کو اس کی نیچر کے حساب سے ہی ٹریٹ کرتا ہو۔۔۔ میں" سب کچھ بہت اچھے طریقے سے ہینڈل کر لوں گا۔۔۔ آپ عینا کا خیال رکھیے گا اس کے لئے بھی یہ سب

رشتے،ماحول۔۔۔سب کچھ نیا ہو گا ویسے تو وہ سب ایڈجسٹ کر لے گی لیکن آپ کو اگر اس سے کوئی بھی شکایت ہو تو آپ اسے سمجھا سکتی ہیں میری بہن کی نیچر ایسی ہے کہ وہ ایک دفعہ کی بات سمجھ جاتی ہے آپ کو یقیناً وہ شکایت کا موقع نہیں دے گی"

جہانگیر اپنے سارے خیالات جھٹک کر فاطمہ سے عینا کی بات کرنے لگا تو فاطمہ مسکرا دی

تم فکر ہی نہیں کرو بیٹا،،عینا کو ہمارے گھر میں کسی قسم کی شکایت نہیں ہو گی نہ ہی میں روایتی ساسوں کی طرح منٹیلیٹی رکھتی ہو اور رہی بات روحان کی تو وہ آجکل اتنا خوش ہے اپنے بیڈ روم سیٹ کرنے سے لیکر ساری شاپنگ ہی اس نے عینا کی خود سے کی ہے"

فاطمہ مسکراتی ہوئی جہانگیر کو بتا رہی تھی۔۔۔اس کا لہجہ طنزیہ ہر گز نہیں تھا مگر جہانگیر کو فیل ہوا شاپنگ تو اسے بھی ان کی صاحبزادی کے لیے کرنی چاہیے تھی اپنی من پسند اپنی مرضی کی،،،اب تو وہ اس کی بیوی بننے جا رہی تھی ابھی وہ سوچ ہی رہا تھا کہ ملازم ہال میں آیا

"میڈم آپ کی فرینڈ مسز انوار آئی ہیں"

ملازم کی اطلاع پر فاطمہ کے ساتھ جہانگیر بھی اسے دیکھنے لگا

ہاں تو جاؤ بیٹھاؤ انکو،،ان سے کہو تھوڑا ویٹ کریں میں آ رہی ہوں" فاطمہ ملازم کو جواب دینے لگی"

"آنٹی آپ اپنی فرینڈ کو ٹائم دے مجھے ضروری کام ہے میں نکلوں گا اب"

جہانگیر کھڑا ہوتا ہوا فاطمہ سے بولا

"اس طرح اچھا نہیں لگ رہا ہے تم بیٹھو منصور آنے والے ہیں بلکہ میں خود فون کرتی ہوں انکو"

فاطمہ بھی صوفے سے اٹھ کر کھڑی ہوئی

اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے کل تو ملاقات ہو جائے گی ان سے اور اب تو آنا جانا لگا رہے گا آپ اجازت" "دیں

جہانگیر کی بات سن کر وہ مسکرا دی اور خدا حافظ کرتی ہوئی سیٹنگ ایریا کی طرف چلی گئی جہاں مسز انوار فاطمہ کا ویٹ کر رہی تھی جبکہ جہانگیر نے باہر جانے کی بجائے کچن کا رخ کیا جہاں زاہدہ موجود تھی وہ اس سے آغول کا کمرہ پوچھنے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔۔جب وہ تجسس کے ہاتھوں مجبور ہو کر آ ہی گیا تھا تو اسے دیکھے بغیر کیسے جا سکتا تھا

****

کمرے کے چاروں سو اندھیرا پھیلا ہوا تھا صرف کمرے کا وہی حصہ روشن تھا جہاں سلک کی نائٹی میں ملبوس نازک سا وجود، بیڈ پر بڑے لاپرواہ انداز میں سو رہا تھا

جہانگیر آہستہ قدم اٹھاتا ہوا بیڈ کے قریب آیا اور غور سے اس لڑکی کا جائزہ لینے لگا جسے آج تک اس نے کسی ڈھنگ کے پورے لباس میں نہیں دیکھا تھا وہ اس وقت بھی نائٹی زیب تن کیے ہوئی تھی جس میں سے اس

کی سفید ٹانگیں اور بازو چھلک رہے تھے وہ اوندھے منہ لیٹی ہوئی تھی مگر جہانگیر اس کا چہرہ دیکھے بغیر اس کو پہچان گیا تھا

اس کے کندھے سے تھوڑا نیچے جو تِل موجود تھا آج وہ اسے دوسری بار دیکھ رہا تھا،، جس دن شاپنگ مال میں وہ ریک کے نیچے دبی ہوئی تھی ریک اس کے اوپر سے ہٹانے کے باعث اس کی شرٹ پھٹی تھی تب بھی جہانگیر کی نظر اس تِل پر گئی تھی۔۔۔ اس تِل نے اس وقت بھی ایک پل کے لیے اس کی توجہ اپنی جانب کھینچی تھی

"اف یہ کیا فضول سوچ رہا ہوں میں، یہ ہونے والی بیوی ہے ابھی ہوئی نہیں"

جہانگیر نے خود کو جھڑکتے ہوئے کسی احساس کے تحت آغول کے شولڈر پر اپنا ہاتھ رکھ کر اسے سیدھا کیا۔۔۔ نیند میں بھی بے زاری کی کیفیت چہرے پر سجائے وہ گہری نیند سو رہی تھی

خوبصورت خدوخال سے وہ نظریں چراتا ہوا وہ اس پر کمفرٹر ڈال کر کمرے سے باہر نکل گیا

****

جہانگیر نے نکاح نامے پر آغول کے سائن دیکھتے ہوئے خود بھی سائن کیے ہر طرف مبارکباد کی آوازیں گونجی اور باری باری سب اس کے گلے لگ کر اسے مبارکباد دینے لگے یہ پہلا موقع تھا جب روحان اور وہ بغل گیر ہوئے تھے،، دل میں ایک دوسرے کے لئے نیک تمنائیں ہو نہ ہو مگر رسم دنیا تو نبھانی تھی البتہ

منصور جہانگیر سے بہت خوشدلی سے ملا تھا اور جو باتیں فاطمہ نے اس سے آغول کے متعلق کہی تھی ویسے ہی منصور بھی نرمی سے،، ان ڈائریکٹ اسے سمجھا رہا تھا جس پر جہانگیر فرمابرداری سے سر ہلانے لگا

****

یلو مرجنڈا اور گرین کلر کے کمبینیشن کے چٹاپٹی غرارہ میں جس پر یلو کلر کی شرٹ اور نیٹ کے یلو دوپٹے میں عینا بے حد حسین لگ رہی تھی،، آئینے کے سامنے کھڑی خود کو دیکھتی ہوئی وہ اپنی سیلفی لینے لگی تھوڑی دیر پہلے دی جان اس کی نظر اتار کر اور آیتیں پڑھتی ہوئی اس پر دم کر کے گئی تھیں۔۔۔۔سب اس وقت اپنے روم میں آج کے فنکشن کے لئے تیار ہو رہے تھے

"اہم اہم یہ تصویریں کہیں کسی خاص مقصد کے لئے تو نہیں لی جا رہی مطلب کسی کو دکھانے کے لئے"

رحجاب عینا کے کمرے میں داخل ہوئی اسے سیلفی لیتے دیکھ کر شوخی سے بولی اس نے لائٹ یلو کلر کا ڈریس زیب تن کیا ہوا تھا اور عادت کے مطابق سر پر اپنے دوپٹہ اوڑھا ہوا تھا

"توبہ کریں رحجاب آپی ایسی کوئی بات نہیں ہے وہ تو بس آج ایسے ہی خیال آ گیا تو سوچا چند تصویریں لے لو"

عینا جھینپتی ہوئی رحجاب سے بولی

ویسے آج روحان تمھیں دیکھ کر ٹھنڈی آہ ابھرتے ہوئے یہی سوچے گا کہ کاش میں جہانگیر کی طرح آج"
"ہی نکاح کر لیتا

رحجاب کی بات سن کر عینا کے گال سرخ ہو گئے

رحجاب آپی ہم دونوں نے پلان کیا تھا آج ہم بھائی کی ٹانگ کھینچیں گے اور آپ الٹا مجھے دیکھ کر شروع ہو گئی"

عینا اسے مصنوعی گھوری دیتی ہوئی بولی

"کس کی ٹانگ کھینچنے کی بات ہو رہی ہے"

عینا کی بات سن کر جہانگیر اس کے کمرے میں آتا ہوا پوچھنے لگا جس پر عینا اور رحجاب مسکرا دی

"اوہو دلہے میاں تو آج خوب بچ رہے ہیں،، کیو عینا"

وائٹ کلر کے کاٹن کی قمیز شلوار پر بلیک کلر کا واسکوٹ میں جہانگیر کی شخصیت دلکش لگ رہی تھی مگر وہ رحجاب کی بات سن کر ان دونوں کو گھورنے لگا

خبر دار جو تم نے مجھے دلہا میاں کہہ کر پکارا ورنہ پچھلی بار کی طرح نقلی کی بجائے اصلی چھپکلی تم پر پھینک دوں گا"

رحجاب جو صبح سے اسے دلہا میاں کہہ کر چھیڑ رہی تھی چھپکلی کی دھمکی پر بالکل سیدھی ہو گئی کیونکہ چھپکلی سے اس کی جان جاتی تھی

"تم تینوں یہاں کھڑے ہو کر باتیں کر رہے ہو چلو بھئی ایک گھنٹہ ویسے ہی لیٹ ہو چکے ہیں"

ان تینوں کو کمرے میں دیکھ کر دی جان وہاں آتی ہوئی بولی

****

مہندی کے فنکشن میں ہر طرف رنگ وخوشبو کا سیلاب بکھرا ہوا تھا ہر طرف لوگوں کی گہما گہمی میں جہانگیر کی نظریں اس کو ڈھونڈتی رہی جس سے آج کے دن اس کا نیا تعلق جڑا تھا۔۔۔ نظروں کو بینکوئیٹ کے چاروں طرف دوڑانے کے بعد بالآخر وہ اس کو نظر آ ہی گئی۔۔۔ سب سے الگ تھلک،، صوفے پر ایک جگہ بیٹھی ہوئی آنکھوں میں ڈھیر ساری ناراضگی، غصہ اور بیزاری لئے۔۔۔ وہ اپنے آپ کو اس ماحول سے اجنبی رکھنے کی کوشش میں مصروف تھی شاید وہ اس نئے بننے والے رشتے پر خوش نہیں تھی

جہانگیر کو اندازہ تھا یقیناً اسے یہ بھی نہیں معلوم ہو گا کہ اس کا تعلق کس سے جڑا ہے اور جب اس کو معلوم ہو گا تو نہ جانے وہ کس طرح کے رد عمل کا اظہار کرے،، خود جہانگیر کو اپنے اندر اس رشتے کو لے کر کوئی بہت خاص فیلنگز کا احساس نہیں ہو رہا تھا البتہ اب اس کی زندگی کے ساتھ ایک اور زندگی جُڑ گئی تھی جو کہ اس کی ذمہ داری تھی

اتنی دیر سے اپنی بیوی کو گھورنے میں مصروف ہے اس سے بہتر ہے سیدھا سیدھا جا کر بات ہی کر"
لے۔۔۔ کونسا اب رونی تیرا گریبان پکڑنے والا ہے۔۔۔ ویسے ہاتھ تو نے صحیح جگہ مارا ہے

"خوبصورت بیوی کے ساتھ ساتھ اپنے دشمن کو سالا بنا کر

فرحان کی سرگوشی پر جہانگیر نے اس کو گھور کر دیکھا

تمہیں اگر اپنی عزت پیاری ہے تو خاموشی سے بیٹھے رہو ورنہ یہاں سے کھانا کھلائے بغیر اٹھا کر باہر پھینک "
"دوں گا۔۔۔ ویسے رونی کے دوست بھی اس سے، مجھ کو دیکھ کر یہی سب کچھ کہہ رہے ہوں گے

جہانگیر گھورتا ہوا فرحان سے بولا

آج مہندی کے فنکشن میں جہاں جہانگیر نے اپنے تمام تر پرانے دوستوں کو بلایا تھا وہی روحان کے بھی سارے دوست انوائٹ تھے وہ سب ایک دوسرے سے اتنے سالوں بعد ایسے مل رہے تھے جیسے ان سب میں شروع سے ہی بہت دوستی ہو پرانے دور کی باتیں یاد کر کے وہ سب قہقہہ لگانے کے ساتھ ساتھ، روحان اور جہانگیر کا بھی سالے بہنوئی ہونے پر خوب ریکارڈ لگا رہے تھے۔۔۔ جہانگیر اور روحان بھی اسی ٹیبل پر موجود تھے اور وہ دونوں بھی ان سب کی باتوں پر ہنستے ہوئے انجوائے کر رہے تھے

تھوڑی دیر بعد روحان کو رسم کے لئے اسٹیج پر بلایا گیا۔۔۔ تب ان سب نے بھنگڑا ڈال کر دوست ہونے کا حق ادا کیا

روحان کو عینا کے ساتھ بٹھایا گیا تو سب نے ان دونوں کی جوڑی کو سراہا اور پھر مہندی کی رسم ادا کی گئی۔۔۔ روحان کو تو آج عینا کوئی نازک سی گڑیا لگ رہی تھی جس پر سے نظریں ہٹانا واقعی ایک مشکل آمر تھا

بچت ہو گئی آج تمہاری،، اگر آج آغول اور جیڈی کی بجائے میرا اور تمہارا نکاح ہوا ہوتا۔۔ تو ابھی اور اسی "
"وقت سب کے سامنے اٹھا کر لے جاتا

روحان عینا کے منہ میں مٹھائی کا چھوٹا سا ٹکڑا ڈالتا ہوا اس کے کان کی صرف جُھک کر سرگوشی کرنے لگا۔۔۔ جس سے عینا کا سر مزید جُھک گیا

"عینا بیٹا اب تم بھی مٹھائی کھلاؤ"

فرزانہ خالا عینا کو دیکھتی ہوئی بولی تھی۔۔۔ عینا جُھکے سر اور کانپتے ہاتھوں سے پلیٹ سے مٹھائی اٹھانے لگی

اس مٹھائی کی ٹکڑے سے میرا کچھ نہیں ہونے والا۔۔۔ اب تو میں ہماری شادی کے دن پورا ریڈ ویلویٹ "کیک ٹیسٹ کروں گا"

روحان نے اپنی پسند سے عینا کے لئے ریڈ کلر کا خوبصورت سا ویڈنگ ڈریس لیا تھا۔۔۔ روحان کی سرگوشی پر عینا کا ہاتھ کانپا تھا جسے پکڑتا ہوا وہ عینا کے ہاتھ سے مٹھائی کھانے لگا اسٹیج پر موجود سب لوگوں نے اووو کرتے ہوئے تالیاں بجائی،،، جبکہ عینا اپنی دھڑکنوں پر قابو پانے لگی۔۔۔

اسٹیج کے نیچے بھنگڑا کرتے ہوئے روحان کے دوستوں نے اسے بھی اسٹیج سے نیچے اتار لیا۔۔۔ وہ آج خوش تھا اس لئے اپنے دوستوں کا ساتھ دیتے ہوئے اس نے اپنی خوشی کو بھرپور طریقے سے انجوائے کیا۔۔۔ روحان کو بھنگڑا ڈالتے دیکھ کر اسٹیج پر بیٹھی ہوئی عینا بھی مسکرائی دی تھی

"ابے جیڈی نکاح تو آج تیرا ہوا ہے اصولاً تو تجھے بھنگڑا ڈالنا چاہیے"

شارق جہانگیر کو ڈانس فلور پر کھینچتے ہوئے بولا

"میں اس کام میں بالکل زیرو ہو صرف تالیاں بجا سکتا ہوں تم لوگ انجوائے کرو"

جہانگیر دونوں ہاتھ اٹھاتا ہوا بولا اور ایک سائیڈ پر کھڑا ہو گیا جہانگیر کے دوست بھی ڈانس فلور پر پہنچ کر رونی کے دوستوں سے مقابلہ کر رہے تھے

تب فوٹو گرافر نے جہانگیر کے پاس آ کر شور کی وجہ سے اسکے کان میں کچھ بولا۔۔۔ جہانگیر ڈانس فلور پر چلتا ہوا روحان کے پاس آیا اور اس کے سامنے اپنے بازو پھیلا کر کھڑا ہوا،، روحان کنفیوز ہو کر اسے دیکھنے لگا تب جہانگیر نے اسے فوٹو گرافر کی طرف اشارہ کیا۔۔ پھر روحان اس کے گلے لگا تو فوٹو گرافر نے ان دونوں کی تصویریں لی تھی جس میں وہ دونوں ایک دوسرے کے گلے لگے ہوئے مسکرا رہے تھے۔۔۔ دونوں کے دوستوں نے ان دونوں کو دیکھ کر خوب شور مچایا۔۔۔ جہانگیر ہستا ہوا ڈانس فلور سے نیچے اتر گیا

****

جب شام میں نکاح نامہ اس کے سامنے رکھا گیا ایک پل کو اس کے دل میں خیال آیا وہ نکاح نامہ پھاڑ دے،، اچھا ہے اس کے ڈیڈی اسے کہیں باہر پھینک دیں،، کسی انجان آدمی کے ساتھ عمر بھر بندھنے سے یہی بہتر ہے جسے اس نے دیکھا تک نہیں تھا مگر فاطمہ کی التجائیں،، آنکھوں میں فریاد دیکھ کر اس نے نکاح نامے پر خاموشی سے سائن کر دیے تھے۔۔۔ اس کے بعد فاطمہ نے اسے ڈھیر سارا پیار کیا اسے سمجھایا بجھایا

فاطمہ کے کہنے پر ہی اس نے بوٹل گرین کلر کی ٹیل شیپ میکسی زیب تن کی ہوئی تھی،، بیوٹیشن کو فاطمہ نے گھر پر ہی بلا لیا تھا تاکہ وہ آغول کو تیار کر دے مگر آغول نے چیخ و پکار شروع کر کے بیوٹیشن کو اپنے کمرے

سے نکال دیا وہ تو شاید مہندی بھی نہیں لگواتی فاطمہ کی منتیں کرنے اور بے حد اصرار پر اس نے احسان کرتے ہوئے معمولی سے نقش و نگار اپنے ہاتھوں پر بنانے کی اجازت دی

یہاں آ کر وہ بور ہو رہی تھی اسٹیج پر اس نے دور سے عینا کو دیکھا تھا وہ ایک خوبصورت لڑکی تھی،، یقیناً اس کا بھائی بھی اسی کی طرح خوبصورت ہو گا اس بات سے آغول کو تھوڑا اطمینان ہوا تھوڑی دیر بعد فاطمہ اسے جہانگیر اور عینا کی دی جان، فرزانہ خالہ اور ایک کزن سے تعارف کروا کر گئی تھی جس پر آغول ان سے لگے بندھے انداز میں ملی تھی۔۔۔ دی جان نے اپنے پوتے کی نازک سی خوبصورت سی بیوی کو دیکھ کر اس کی ڈھیر ساری بلائیں لی اور خوشی کا اظہار کرتے ہوئے دعائیں دیں،،، آغول کو پیار کرنے لگی تو آغول پریشان ہو کر فاطمہ کو دیکھنے لگی۔۔۔ تب فاطمہ مسکراتی ہوئی دی جان کو باقی سب سے ملوانے کا کہہ کر وہاں سے لے گئی

آغول بے زار انداز میں دوبارہ بیٹھنے لگی تو ڈھول کی آواز اور لڑکوں کے ڈانس پر اس کی توجہ ڈانس فلور پر گئی۔۔۔ جہاں پر آٹھ دس لڑکے شور و غل کرتے ہوئے بھنگڑا ڈال رہے تھے،، اس کا بھائی بھی ان کا بھرپور ساتھ دے رہا تھا۔۔ آغول کو افسوس ہوا وہ اپنی خوشی میں بہن کو بالکل ہی بھول گیا تھا یا پھر جان بوجھ کر منصور کی طرح اسے نظر انداز کر رہا تھا وہی آغول کی نظر اس آفیسر پر پڑی جو ہنستا ہوا اس کے بھائی سے گلے مل رہا تھا

"یہ بھلا یہاں کیا کر رہا ہے کیا یہ بھی بھائی کا دوست ہے"

جہانگیر کو دیکھ کر آغول کی بھنویں تن گئی وہ اسے دیکھتی ہوئی سوچنے لگی

آج پہلی بار اس نے جہانگیر کو کُھل کر ہنستے ہوئے دیکھا تھا، کھل کر نہیں شاید ہنسے ہوئتے ہی پہلی بار دیکھا تھا ورنہ تو وہ ہر وقت اپنے چہرے پر غصہ سجائے رہتا تھا۔۔۔ آغول دنیاوالوں کے ساتھ اسے بھی دفع کر کے بیزار ہوتی ہوئی بینکوئٹ سے باہر نکل گئی

****

"آغول تم یہاں پر ہو میں تمہیں کب سے اندر ڈھونڈ رہی ہوں میری جان"

فاطمہ پورے بینکویٹ کا چکر لگا کر باہر آئی تو سیدھے ہاتھ پر موجود لان میں اسے آغول دکھائی دی

"مما میں ڈرائیور کو بلانے آئی تھی وہ پارکنگ ایریا سے کار لے کر آرہا ہے میں گھر جانا چاہتی ہوں"

آغول بیزار ہوتی ہوئی فاطمہ سے بولی

بیٹا ایسے کیسے جا رہی ہو یہ تو ہمارے گھر کا فنکشن ہے سب کیا کہیں گے تم عینا سے بھی نہیں ملی،، روحان کیا" "سوچے گا اور جہانگیر اس سے تو مل لیتی

فاطمہ آغول کو جاتا ہوا دیکھ کر کہنے لگی

سب کیا کہیں گے،، بھائی کیا سوچے گا،، یہی سب کچھ بول کر آپ نے میری زندگی کی ڈور نہ جانے کس" انجام شخص کے ہاتھ میں پکڑا دی۔۔۔ میں ملوگی جہانگیر سے،، مجھے الہام ہوا ہے جہانگیر کون ہے۔۔۔ وہ "خود کیا کسی ریاست کا شہزادہ ہے جو مجھ سے آکر نہیں مل سکتا

آغول نہ جانے کب سے بھری ہوئی بیٹھی تھی ایک دم فاطمہ کے سامنے پھٹ پڑی

اچھا بابا آہستہ آواز میں تو بولو، جہانگیر کونسا انجان ہے جو ایسے کہہ رہی ہو وہ ہسبینڈ ہے تمہارا۔۔۔ تم ایسے " شو کر رہی ہو جیسے جانتی نہیں ہوں جہانگیر کو، وہی تو ہے جہانگیر جس نے آگ لگنے پر شاپنگ مال میں "تمہاری جان بچائی تھی

فاطمہ کو اندازہ ہو گیا آغول جہانگیر کو نہیں جانتی اس کا موڈ بحال کرنے کے لیے وہ آغول کو جہانگیر کے بارے میں بتانے لگی مگر دوسری طرف تو گویا آغول کے اوپر جیسے کسی نے بم دے مارا ہو

"وہ آفیسر اس کا نام ہے جہانگیر ہے۔۔۔ اس سے نکاح کروادیا آپ لوگوں نے میرا او میرے خدا"

آغول بے یقینی سے فاطمہ کو دیکھتی ہوئی بولی جس پر فاطمہ الجھ گئی

"تم ایسے کیوں ری ایکٹ کر رہی ہوں آخر ہوا کیا ہے"

فاطمہ کی بات پر آغول غصے میں اسے دیکھنے لگی ضبط کرنے کے باوجود اس کی آنکھوں سے آنسو چھلک پڑے

کیونکہ آپ لوگوں نے میرے ساتھ ایسا، آپ نے، ڈیڈی نے، بھائی نے کیوں کیا آخر میرے ساتھ "
ایسا۔۔۔ معلوم ہے آپ کو اسی آفیسر کے کہنے پر انسپکٹر نے روحان بھائی سے کہا کہ میں سیفی کے ساتھ اس کے روم میں موجود تھی،، اسی آفیسر کے کہنے پر لیڈی انسپکٹر نے مجھے اسٹک سے مارا تھا۔۔۔ یہ وہی آفیسر ہے جس کی کار سے میرا ایکسیڈنٹ ہوا تھا۔۔۔ عینا کے مڈل کلاس بھائی کو آپ لوگوں نے میرے سر تھوپ دیا مگر وہ شکلاً اچھا ہو گا یہ سوچ کر میں خاموش رہی مگر ایسا بدصورت کالا انسان آپ لوگوں نے میرے لئے "منتخب کیا ہے اس سے تو بہتر ہے کہ سیفی زندہ ہوتا میں اس کے ساتھ کہیں بھاگ جاتی

آغول روتی ہوئی غصے میں بولی

کیا فضول بک بک کر رہی ہو اور خدا کو مانو کہاں سے کالا اور بدصورت انسان آ گیا جہانگیر،، سانولا یا گہرا" رنگ بھی نہیں ہے اس کا،، گندمی رنگ ہے۔۔۔ اچھی خاصی پرسنیلٹی کا مالک ہے وہ اور کوئی ایسا غریب بھی نہیں ہے جو تم اس طرح ری ایکٹ کر رہی ہو،،، یہ ساری فضول باتیں اپنے دماغ سے نکال دو اور سیفی کا نام "میں تمہاری زبان سے دوبارہ نہ سنو

فاطمہ کو معلوم تھا اس کو نہیں معلوم تھا اس کی بیٹی اس حد تک کلر کونشیس ہو گی جہانگیر کی اچھی خاصی پرسنیلٹی کے آگے اس کے کلر کا، بہت زیادہ فیئر ہونا کوئی ایسا معنی نہیں رکھتا تھا۔۔۔ آغول کا یوں رونا فاطمہ کو نہایت احمقانہ فعل لگا

"جو بھی ہو مما میں جہانگیر کی بیوی بننے سے بہتر خودکشی کرنا پسند کروں گی"

آغول غصے میں فاطمہ کو کہتی ہوئی وہاں سے جانے لگی اس نے چند قدم بڑھائے ہی تھے وہاں جہانگیر کو کھڑا دیکھ کر آغول کے قدم رکے

وہ چہرے پر سنجیدگی طاری کیے آغول کو بالکل خاموش کھڑا دیکھ رہا تھا اس کے تاثُرات سے آغول کو اندازہ ہو گیا کہ وہ ساری باتیں سن چکا تھا

"مائی فٹ"

آغول اس کو نظر انداز کرتی ہوئی غصے میں کار کی طرف بڑی جہاں ڈرائیور اس کا ویٹ کر رہا تھا فاطمہ نے حیرت اور بے یقینی سے دیکھا تھا اسی بھی لگ رہا تھا کہ جہانگیر نے ضرور کچھ سنا ہے وہ بالکل سیریس کھڑا تھا اس لیے جلدی سے فاطمہ اس کی طرف بڑھی

جہانگیر بیٹا وہ دراصل آغول ناں اس وقت کافی ڈسٹرب۔۔۔"

فاطمہ نے بات بنانی چاہئی تھی مگر اس کی بات مکمل بھی نہیں ہوئی کہ جہانگیر وہاں سے چلا گیا

****

عینا کے مڈل کلاس بھائی کو آپ نے میرے سر تھوپ دیا لیکن وہ شکلاً اچھا ہو گا میں یہ سوچ کر خاموش رہی ایسا بدصورت اور کالا انسان آپ لوگوں نے میرے لئے منتخب کیا ہے اس سے تو بہتر سیفی ہے وہ زندہ ہوتا تو "میں اس کے ساتھ بھاگ جاتی

بیڈ پر لیٹے جہانگیر کو، آغول کے جملے یاد آئے تو اسے شدید غصہ آیا

وہ بینکوئیٹ سے باہر برہان کی کال ریسیو کرنے آیا تب اسے بینکوئٹ کے پاس بنے لان میں آغول ٹہلتی ہوئی دکھی برہان سے بات کر کے اس نے آغول کی طرف قدم بڑھائے وہ اس سے بات کرنے کا ارادہ رکھتا تھا، اپنا اور اس کا رشتہ بتاتے ہوئے اس کے چہرے کے تاثرات دیکھنا چاہتا تھا لیکن اس کے آغول کے پاس پہنچنے سے پہلے وہاں فاطمہ آگئی۔۔۔ وہ فاطمہ کو دیکھ کر درخت کی آڑھ میں ہو گیا پھر جو اس نے آغول کے منہ سے اپنے لیے سنا وہ بے حد شاکڈ تھا۔۔ اسے معلوم تھا کہ وہ اسے پسند نہیں کرتی مگر وہ اسے اس حد تک ناپسند کرتی ہے اس کا جہانگیر کو اندازہ نہیں تھا

وہ اس لڑکی کے لیے اپنے دل میں بھلا کیا فیلنگز پیدا کر سکتا تھا جو اسے مڈل کلاس اور بدصورت سمجھتی ہوں سب سے زیادہ غصہ جہانگیر ہو تب آیا جب اس نے سیفی کو اس سے بہتر کہا۔۔ وہ سیفی جو اسے ہوٹل میں بلا کر اگر اپنے مقصد میں کامیاب ہو جاتا، تو وہ آج کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہیں ہوتی۔۔۔ اس سیفی کو جہانگیر پر ترجیح دے رہی تھی آغول کی باتیں سن کر اُس وقت توہین کے احساس سے جہانگیر کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا مگر اِس وقت رات کے پہر غصے کے احساس سے جہانگیر کا چہرہ سرخ ہونے لگا

میری بیوی بننے سے خودکشی کرنا تمہیں بہتر لگ رہا ہے ناں۔۔۔ تو تم آج رات ہی مر جاؤ یہی تمہارے حق" "میں بہتر ہے۔۔۔ نہیں تو شادی کے بعد میں تمہیں مار دوں گا

جہانگیر آنکھیں بند کرتے ہوئے آغول کا چہرہ سامنے لا کر اسے بولنے لگا

****

کیوں اتنا پریشان کر کے رکھ دیا ہے ہمیں،، آخر کب باز آو گی تم اپنی ان حرکتوں سے۔۔۔ منصور کو اگر"
"معلوم ہوا تو وہ کتنی ٹینشن لیں گے

آغول کے ڈرائیور کے ساتھ نکلتے ہی کسی خدشے کے تحت فاطمہ بھی روحان کے ساتھ آغول کے پیچھے گھر پہنچی

"روحان اگر اپنی پستول آغول کے ہاتھ سے کھینچ کر دور نہ پھینکتا تو نہ جانے وہ کیا کر بیٹھتی

فاطمہ کے ساتھ ساتھ زاہدہ بھی آغول کے رد عمل سے ڈر گئی تھی

"مما پلیز اپنے کمرے جائے"

روحان فاطمہ کو بولتا ہوا آغول کو اس کے کمرے میں لے گیا

"کیا حماقت ہے یہ آخر کیوں کیا تم نے ایسا"

روحان اسے بیڈ پر بٹھاتا ہوا خود اس کے پاس بیٹھ کر پوچھنے لگا

اپنی خوشیوں کے آگے آپکو بہن کے آنسو دکھائی نہیں رہے ہیں یا پھر آپ بھی جان بوجھ کر ڈیڈی کی"
"طرح انجان بن رہے ہیں

آغول روتی ہوئی روحان سے شکوہ کرنے لگی

"جو بھی کہنا ہے کھل کر کہو پہلیاں مت بجھاؤ آغول"

روحان نے کوشش کی کہ اپنا لہجہ نرم رکھے

"مجھے یہ شادی نہیں کرنی"

آغول اپنے آنسو صاف کرتی ہوئی بولی

"نکاح ہو چکا ہے صرف تمہاری رخصتی باقی ہے ہفتے بعد"

روحان اسے یاد دلاتا ہوا بولا

"یہ رخصتی رکوا دیں بھائی، مجھے جہانگیر پسند نہیں ہے"

آغول بے بسی سے بولی

تو کون پسند ہے تمہیں، وہ سیفی جس کو پولیس نے مار دیا جانتی ہوں لڑکیوں کو بہلا پھسلا کر کس کام کے لئے"

"بلیک میل کرتا تھا وہ

روحان نے اپنی بہن کے دماغ سے سیفی کا خیال نکالنا چاہا وہ سیفی کی حقیقت آشکارا کرتا ہوا بولا

اس طرح سے پسند نہیں کرتی تھی میں سیفی کو کہ اس کے مرنے کا افسوس کرنے بیٹھ جاؤ پلیز مجھے اتنا" مشکوک ہو کر مت دیکھیں بھائی، سیفی سے میرا کوئی ایسا تعلق نہیں تھا مگر میں جہانگیر کو اپنے شوہر کے "روپ میں ایکسپٹ نہیں کر پا رہی ہو میں اس سے کوئی رشتہ قائم نہیں رکھ سکتی پلیز آپ کچھ کریں

آغول نے پھر رونا شروع کر دیا

اوکے میں کچھ کرتا ہوں مگر پرومس کرو اپنے آپ کوئی نقصان نہیں پہنچاؤ گی۔۔۔ مما ڈیڈی اور میں تم" "سے بہت پیار کرتے ہیں، پلیز یار ہم پر رحم کرو

روحان آغول کو گلے لگاتا ہوا بولا وہ سوچ رہا تھا منصور سے بات کر کے چند ماہ کے لئے اس کی رو خصتی فلحال ملتوی کر دے۔۔۔ جب آغول مینٹلی ریلیکس ہو جائے تب اس کی رخصتی کے بارے میں سوچے

ے

****

"اچھا ہوا تم آ گئے میں ابھی تمہارے پاس ہی آنے والا تھا"

روحان دوسرے دن صبح جب منصور کے کمرے میں آغول کے متعلق بات کرنے کے لیے آیا تب منصور اس کو اپنے کمرے میں آتا ہوا دیکھ کر بولا

"کیا کوئی ضروری کام تھا خیریت ہے نا"

روحان منصور کو دیکھتا ہوا بولا شام میں اس کی برات کا ایونٹ تھا جس کی وجہ سے اس کو تھوڑے بہت کام تھے

ابھی جہانگیر کی کال آئی ہے میرے پاس دراصل وہ کل تمہارے ریسیپشن پر ہی آغول کی رخصتی چاہ رہا" "ہے اسکے کچھ آفیشلی ایشوز آ گئے ہیں جس کی وجہ سے رخصتی کا پریڈ تھوڑا لیٹ ہو جائے گا

منصور روحان کو اپنی اور جہانگیر کے متعلق گفتگو بتانے لگا

ایسے کیسے کل آغول کی رخصتی دے سکتے ہیں ہم، ٹھیک ہے اگر رخصتی کا پروگرام اسکی طرف سے لیٹ" "ہوتا ہے تو ہم چند ماہ کا ویٹ کر لیتے ہیں یہی ٹھیک رہے گا

روحان منصور کو دیکھتا ہوا بولا

کیسی فضول بات کر رہے ہو جب نکاح ہو گیا ہے تو رخصتی لیٹ کرنے کا کیا فائدہ۔۔۔ میں جہانگیر کی بات" کو ایگری کر چکا ہوں، تمہیں اس لئے بتا رہا ہوں تمہارے ریسیپشن والے دن ہی آغول کی برات کا ایونٹ "بھی ہو گا جو بھی ارینجمنٹس ہو وہ دیکھ لینا

منصور روحان کو کہتا ہوں اپنے کمرے سے نکل گیا

****

تھوڑی دیر پہلے ہی روحان اور عینا کا نکاح عمل میں آیا تھا

عینا کو روحان کے پاس اسٹیج پر لا کر بٹھایا گیا روحان ایک پل کے لئے اس کے حسن کو مبہوت سا دیکھے گیا دوسرے ہی پل لوگوں کی موجودگی کے احساس سے اس نے اپنی نظروں کا زاویہ تبدیل کیا مگر وہ آج اپنی خوش قسمتی پر خوب سرشار تھا،، لوگوں سے مبارکباد وصول کرتا ہوا وہ کوئی شرارتی سا فقرہ ہر تھوڑی دیر بات سامنے دیکھ کر عینا کو کہہ دیتا جس سے عینا کے دل کی دھڑکنوں کی رفتار بڑھ جاتی مگر وہ مسلسل پلکیں جھکائے بیٹھی تھی اس طرح رخصتی کا وقت ہوا۔۔۔

رخصت ہوتے وقت وہ دی جان اور جہانگیر کے گلے لگ کر بہت روئی تھی،، بچپن سے لے کر اب تک گزارا ہوا ایک ایک منظر اسے یاد آرہا تھا۔۔۔ دی جان تو کافی رو رہی تھی مگر جہانگیر کافی ضبط سے کام لے رہا تھا،، عینا کو رخصت کرتے ہوئے اندر سے دل اس کا افسردہ تھا۔۔۔

بچپن میں ننھی سے پری کو گود میں لیے پیار کرنا، اسکے ساتھ کھیلنا، کبھی کسی بات پر عینا کا روٹھنا،، اسکا غصہ کرنا، لڑنا، منانا۔۔۔ اس کی ہر سالگرہ پر اس کے لئے کیک بنانا سب باتیں جہانگیر کو یاد آرہی تھی

"عینا کا بہت خیال رکھنا"

عینا کو کار میں بٹھانے کے بعد جہانگیر روحان کو دیکھتا ہوا بولا

وہ میرے ساتھ خوش رہے گی تمہیں اس کی فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے، ہاں یہ جملہ میں تمہیں کل کی "بجائے آج ہی ایڈوانس میں کہہ دیتا ہوں تم آغول کا خیال رکھنا"

روحان جہانگیر کو دیکھتا ہوا بولا تھا

"کیاوہ بھی میرے ساتھ خوش رہے گی"

جہانگیر روحان سے پوچھنے لگاتو روحان نے چونک کر جہانگیر کو دیکھا

آج آغول روحان کی برات کی فنکشن میں نہیں آئی تھی بقول فاطمہ کے اس کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی لیکن یہ بات سچ بھی تھی کیونکہ وہ زاہدہ سے کل رات ان کے گھر میں ہونے والا واقعہ جان چکا تھاجب وہ روحان کی پسٹول سے خودکشی کرنے کی کوشش کررہی تھی

"تم خوش رکھوگے تووہ ضرور خوش رہے گی"

روحان کی بات سن کر جہانگیر نے سر ہلایاروحان کار میں بیٹھ گیا۔۔اور جہانگیر دی جان کے پاس چلا آیا انہیں چپ کروانے کے لئے۔۔۔فاطمہ جاتے وقت بھی جہانگیر کے پاس آکر اسے آغول کی طرف سے صفائیاں دے رہی تھی جس پر جہانگیر نے مسکراتے ہوئے فاطمہ کو مطمئن کیا کہ اس نے کل کی آغول کی کسی بھی بات کو سیریس نہیں لیا

****

ساری رسم اداہونے کے بعد عینا کو روحان کے کمرے میں لا بٹھایا گیاپورا کمرہ ہی گلاب کے پھولوں سے ڈیکوریٹ کیا گیا تھاوہ بیڈ پر بیٹھی ہوئی روحان کے آنے کا انتظار کررہی تھی یہ انتظار اسے زیادہ دیر تک نہیں کرنا پڑا مشکل سے بیس منٹ گزرے تھے کہ کمرے کا دروازہ کُھلا عینا نے نظریں اٹھا کر دیکھا تو روحان

بیڈروم کا دروازہ لاک کرنے کے بعد اسی کو دیکھ رہا تھا عینا نے دوبارہ اپنی پلکیں جُھکالی۔۔روحان مسکرا کر چلتا ہوا اس کے پاس آیا

"آج میں بہت خوش ہوں جس کے ساتھ کی میں نے تمنا کی اس کو حاصل بھی کر لیا اس سے اندازہ لگالوں تمہارے حصول کی خواہش اور میری لگن اتنی سچی ہے کہ آج تم میرے پاس موجود ہو"

روحان بیڈ پر بیٹھتا ہوا ہے عینا کے حنائی ہاتھ تھام کر بولا جو اس وقت سرد پڑ رہے تھے

"تم کچھ نہیں کہو گی"

وہ عینا کے ہاتھ سے ایک ایک کر کے ساری انگوٹھیاں اتارتا ہوا اسے پوچھنے لگا

"کک۔۔۔کیا بولوں"

شاید وہ نرس ہو رہی تھی روحان سمجھ گیا

"کچھ بھی بات کرو یار۔۔۔جیسے موبائل پر تھی"

روحان عینا کے ہاتھ سے چوڑیاں اتارتا ہوا بولا

"کیا بات کرو"

عینا کنفیوز ہو کر اس سے پوچھنے لگی۔۔۔عینا کی بات سن کر آخر کی دو چوڑیاں اتارتا ہوا روحان کا ہاتھ رکا وہ عینا کو دیکھنے لگا

"تم اتنا گھبرا کیوں رہی ہو"

وہ اپنے چہرے پر مسکراہٹ لائے بغیر عینا کے گھبرائے ہوئے چہرے کو دیکھتا ہوا پوچھنے لگا اور باقی کی دو چوڑیاں بھی اتار دی

"نہیں ایسی تو کوئی بات نہیں ہے میں کیوں گھبراؤ گی"

عینا اپنے آپ کو ریلیکس کرتی ہوئی بولی اسے ریلیکس رہنا چاہیے تھا آخر کو وہ اس کا شوہر تھا عینا نے دل میں سوچا

"اگر تم گھبرا نہیں رہی ہو یہ تو بہت اچھی بات ہے"

روحان نے بولنے کے ساتھ ہی اس کی کمر کے گرد اپنے دونوں بازو حائل کیے اور اسے اپنے حصار میں لے لیتے ہوئے بیڈ پر لٹا کر خود اس پر جُھکا

"روحان"

عینا نے بے ساختہ شرما کر اس کا نام پکارا

"بولو روحان کی جان"

روحان اس کی کمر سے اپنے دونوں ہاتھ نکال کر اس کے سر پر پن اپ ہوا دوپٹہ اتارنے لگا عینا کو دوبارہ گھبراہٹ ہونے لگی

"ریلیکس ہو جاؤ یار شوہر ویڈنگ نائٹ پر جن تھوڑی بن جاتے ہیں جو تم ایسے ڈر رہی ہو مجھ سے"

روحان اس کے ماتھے کی بندھیا اور جھومر اتارتا ہوا نارمل انداز میں بولا

"جن نہیں بنتے مگر بے شرم تو بن جاتے ہیں نا"

عینا بے حد آہستگی سے بولی تھی جس پر روحان قہقہہ مار کر ہنسا

اتنی امپورٹینٹ بات معلوم ہے تمہیں، ویسے یہ بے شرم بننے والی بات تمہیں پہلے سے معلوم تھی یا خاص" "کر بتائی گئی ہے

روحان اپنی ہنسی روکتا ہوا عینا کو دیکھ کر پوچھنے لگا

"مازیہ نے بتایا تھا"

عینا نظر جھکا کر اپنی سہیلی مازیہ کا نام لیا جس کی ایک ماہ پہلے ہی شادی ہوئی تھی

"تو تمہیں تمہاری سہیلی نے ڈرایا ہے ویسے کیا کیا بتایا ہے مطلب کیسے بے شرمی کرتے ہیں شوہر"

روحان بالکل سیریس ہو کر پوچھتا ہوا اسکی کمر پر ہاتھ لے جا کر شرٹ کی زپ کھولنے لگا

"افففف روحان آپ بہت۔۔۔ پلیز لائٹ بند کریں روم کی"

عینا اس کی حرکت پر نظر ملائے بغیر شرم سے بولی ساتھ ہی اپنے حنائی ہاتھ اپنی آنکھوں پر رکھنے کی بجائے روحان کی آنکھوں پر رکھ دیے جنہیں وہ مسکرا کر چومنے لگا

"پہلے بتاؤ کیسی بے شرمی کرتے ہیں شوہر نہیں تو میں آج رات بے شرم جن بن جاؤ گا"

روحان اس کے گلے کا نیکلس اتار کر اسے دھمکی دیتا ہوا بولا جس سے عینا اسے ڈر کر دیکھنے لگی مگر اس کی آنکھوں میں واضح شرارت نمایاں تھی

آپ ایسی بے شرمی والی باتیں مت کریں مجھے واقعی شرم آرہی ہے اور انسان کبھی بھی جن نہیں بن سکتے"
"اس طرح مجھے ڈرانا بند کریں

عینا ناراض ہو کر اس سے شکوہ کرنے لگی ساتھ ہی اپنے حنائی ہاتھ روحان کی سینے پر رکھ کر اسے پیچھے ہٹانے لگی روحان کو اندازہ تھا وہ اس سے گریز نہیں برت رہی بلکہ شرم کی وجہ سے اسے پیچھے ہٹا رہی ہے

"کوئی لڑکی مجھ سے شادی سے پہلے کہتی تھی اسے بالکل ڈر نہیں لگتا کیونکہ وہ ایک پولیس والے کی بہن ہے"

وہ عینا کے دونوں ہاتھ کلائیوں سے پکڑ کر تکیے پر رکھتا ہوا اسے یاد دلانے لگا ساتھ ہی اپنے ہونٹ عینا کے گال پر رکھ دیے جس سے عینا نے بے ساختہ آنکھیں بند کی

"یہ جن تم پر شادی سے پہلے ہی بری طرح عاشق تھا اور اب یہ تم پر اپنا پورا پورا قبضہ جمانا چاہتا ہے"

عینا کو روحان کی آواز سنائی دی ساتھ ہی وہ عینا کو اپنے حصار میں قید کر چکا تھا۔۔روحان نے اسکی گردن اپنے ہونٹ رکھے تو وہ خود میں سمٹنے لگی

"یار اس طرح شرماؤ گی تو کیسے کام چلے گا"

روحان اپنا سر اٹھاتا ہوا عینا کو دیکھ کر بولا جو اس وقت آنکھیں بند کئے ہوئے تھی، جسم کا سارا خون اس کے چہرے کی لالی بنا ہوا تھا روحان اسکا چہرہ غور سے دیکھنے لگا

"کیا آپ رحم نہیں کر سکتے آج رات مجھ پر"

عینا بند آنکھوں سے یہ محسوس کر سکتی تھی کہ روحان کی نظریں اسی کے چہرے پر موجود ہیں

تم پر رحم کرنے کا مطلب ہے آج رات خود پر جبر کرنا جو میں ہمیشہ سے تمہیں دیکھ کر خود پر کرتا آیا ہو مگر"
"آج رات میں ایسا کچھ نہیں کرنے والا

روحان عینا کو بولتا ہوا پورا پورا من مانیوں پر اتر آیا تھا۔۔۔اسے نہیں معلوم تھا لائٹ کھلی ہوئی ہے یا بند بس عینا نے اپنی آنکھوں کو بند رکھا تھا۔۔۔وہ روحان کے ہونٹوں کا لمس اس کی شدت سب محسوس کر سکتی تھی۔۔وہ اس وقت واقعی جن بنا ہوا تھا جو کہ پورا پورا اس پر قابض تھا

****

صبح عینا کی آنکھ کھلی تو چہرے پر خود بخود ہلکی مسکراہٹ در آئی کل رات روحان نے نا صرف عملی طور پر اپنی محبت کا ثبوت دیا تھا بلکہ اس کے ایک ایک انداز سے عینا کو ظاہر ہو رہا تھا وہ اس کے لیے کتنی معنی رکھتی ہے

کل رات روحان کی بڑھتی ہوئی جسارتوں اور من مانیوں کے بعد تو عینا اس سے نظریں نہیں ملا رہی تھی تب روحان نے اسے ریلیکس کرنے کے لئے اسے اس کا نائٹ ڈریس تھمایا جسے وہ چینج کر کے بیڈ پر لیٹ گئی تب روحان نے اس کا سر اپنے سینے پر رکھا عینا سے ڈھیر ساری باتیں کی،، جیسے وہ روز اس سے موبائل پر کرتا تھا۔۔۔اس کی اور اپنی باتیں، اپنے آنے والی فیوچر کی باتیں، آگے کی پلاننگز، ڈھیر سارے وعدے۔۔۔عینا اس کے سینے پر سر رکھ کر ساری باتیں سنتی رہی کسی بات پر سینے سے سر اٹھا کر اس کی بات کا جواب دے دیتی اس طرح وہ دونوں کافی دیر باتیں کرنے کے بعد سوئے

عینا کچھ رات کے منظر یاد کر کے شرمائی کچھ باتیں سوچ کر اس کے لبوں پر مسکراہٹ بکھری۔۔۔اپنے چہرے کا رخ اس نے دوسری سائیڈ کیا جہاں روحان ابھی تک بے خبر سو رہا تھا اس کی پشت عینا کی طرف تھی وہ بغیر شرٹ کے لیٹا ہوا تھا، کل رات اس کو نائٹ ڈریس تھمانے کے بعد روحان نے شرٹ نہیں پہنی تھی جس کی وجہ سے عینا کو جھجھک محسوس ہو رہی تھی۔۔۔

نشان کے ٹیٹو پر گئی جسے وہ غور (k) عینا نے کمفرٹر روحان کے اوپر ڈالنا چاہتا تو اس کی نظر روحان کی پیٹھ پر سے دیکھنے لگی۔۔۔عینا اس کی پیٹھ پر موجود نشان پر اپنی انگلی پھیرنے لگی تبھی روحان کی آنکھ کُھلی، عینا کی انگلی کا لمس اپنی پیٹھ پر موجود نشان پر محسوس کر کے ایک دم اس کے چہرے کے تاثرات پتھریلے ہوئے۔۔۔برق رفتاری سے مڑ کر اس نے عینا کا ہاتھ پکڑا،، یوں اچانک ہونے والے حملے پر عینا ڈر گئی

"اُف روحان آپ نے تو مجھے ڈرا دیا"

عینا اس کے چہرے کے تاثرات کا نوٹس لیے بغیر بے ساختہ بولی مگر وہ ابھی بھی سنجیدگی سے اسے دیکھ رہا تھا

"کیا کر رہے ہیں میرا ہاتھ چھوڑیں"

عینا کو اپنی کلائی پر سختی محسوس ہوئی تو وہ روحان کو دیکھ کر بولی

"تم کیا کر رہی تھی"

روحان اس کی کلائی چھوڑے بغیر بولا،، اس کا لہجہ بے انتہا سرد تھا جس سے ایک پل کے لیے عینا خاموشی سے اسے دیکھنے لگی،، روحان کے انداز میں آنکھوں میں یا چہرے پر مزاق کا یا شرارت کا شائبہ تک نہ تھا

"کیا پوچھ رہا ہوں میں، تم ابھی کیا کر رہی تھی"

اب کی بار سنجیدگی کے ساتھ لہجے میں سختی در آئی تھی جس سے عینا سہم گئی

"وہ۔۔۔ میں۔۔۔ وہ،،، آپ کی پیٹھ پر جو نشان"

عینا کی بات مکمل بھی نہیں ہوئی تھی تو روحان نے عینا کی کلائی پر اپنے ہاتھ کی گرفت مزید سخت کی

"کون سا نشان"

روحان پتھریلے لہجے میں عینا کو آنکھیں دکھاتا ہوا پوچھنے لگا

"میرا ہاتھ چھوڑیں پلیز مجھے درد ہو رہا ہے"

کل رات وہ ایک محبت کرنے والا شوہر تھا لیکن اس وقت وہ اسے کوئی ظالم محسوس ہوا۔۔۔شادی کی پہلی صبح اتنی جلدی آخر کوئی کیسے بدل سکتا تھا

"میں پوچھ رہا ہوں کون سا نشان دیکھا ہے تم نے میری پیٹھ پر"

وہ مکمل اٹھ کر بیٹھ چکا تھا اور عینا کا ہاتھ مڑوڑ کر اس سے پوچھنے لگا درد کی وجہ سے عینا کے منہ سے چیخ نکل گئی

"کوئی نشان نہیں ہے، کچھ نہیں دیکھا میں نے،، پلیز میرا ہاتھ چھوڑ دیں"

بولتے ہوئے عینا کی آنکھوں سے آنسو چھلک پڑے تب روحان نے عینا کا ہاتھ چھوڑا

"گڈ، مجھے اسی طرح کی انٹیلیجنٹ بیوی چاہیے تھی اب یہ بات زندگی بھر یاد رکھنا،، تم نے میری پیٹھ پر کوئی نشان نہیں دیکھا بلکہ میری پیٹھ پر کوئی نشان موجود ہی نہیں ہے اوکے میری جان"

وہ نرمی سے اس کا ہاتھ سہلاتا ہوا بولا اس کے انداز میں اور لہجے میں دوبارہ نرمی سمٹ آئی تھی مگر عینا اب خوفزدہ ہو کر اسے دیکھ رہی تھی روحان نے عینا کو اپنی طرف کھینچ کر حصار میں لیا اور بیڈ پر لیٹ گیا اسے اب اپنی بیوی کو ریلیکس کرنا تھا شاید وہ اس سے ڈر گئی تھی کل رات سے تھوڑا زیادہ

روحان نے کار کو بریک لگائی تو عینا اسے دیکھنے لگی وہ اس وقت پورٹ پر موجود تھے چند قدم کے فاصلے سے دور پانی میں شپ کھڑا تھا اندھیرے کی وجہ سے ہر طرف بتیاں جل رہی تھی۔۔۔شپ بھی روشنیوں سے

جگمگا رہا تھا۔۔۔ تھوڑی دیر پہلے ہی ان کا فنکشن اپنے انجام کو پہنچا تھا آغول کو رخصت کرنے کے بعد روحان عینا کو کار میں بٹھا کر یہاں لے آیا تھا

"ہم اس وقت یہاں پر کیوں آئے ہیں روحان"

روحان نے کار سے باہر نکل کر عینا کی طرف کا دروازہ کھولا تو عینا کار سے اترتی ہوئی کنفیوز ہو کر اس سے پوچھنے لگی

"آج کی رات کو مزید حسین اور یادگار بنانے"

روحان اپنے چہرے پر مخصوص مسکراہٹ لائے عینا کو دیکھتا ہوا بولا پورا فنکشن گزرنے کے بعد اب وہ تفصیل سے اس کا جائزہ لے رہا تھا فون کلر کی میکسی میں کسی اپسرا سے کم نہیں لگ رہی تھی، روحان مسکرا کر اس کا ہاتھ تھامتا ہوا اسے شپ کی طرف لے جانے لگا شپ سے چند قدم دور کھڑے گارڈ کی طرف اس نے اپنی کار کی چابی اچھالی

"کار پارک کرو اور کار سے بیگ نکال کر شپ میں پہنچاوں"

روحان کی بات سن کر گارڈ سر ہلا کر حکم کی تعمیل کرتا ہوا وہاں سے چلا گیا روحان عینا کا ہاتھ تھام کر میکسی کی وجہ سے محتاط انداز میں اس کو سیڑھیوں کے اسٹیٹ چڑھانے میں مدد دینے لگا رہا

آج اس کی شادی کا دوسرا دن تھا اور دوسرے ہی دن اس نے عینا کے چہرے پر اداسی دیکھی تھی۔۔۔۔ صبح والے واقعہ کے بعد تو وہ اس کو بہلا چکا تھا مگر وہ اپنی دی جان کو دیکھ کر رو رہی تھی۔۔۔۔ پھر جب وہ آغول سے بات کر رہا تھا تو روحان کو اندازہ نہیں تھا کہ عینا اس کی باتیں سن رہی ہو گی۔۔۔۔ وہ جو کچھ جیڈی کے متعلق کہہ رہا تھا یقیناً عینا اس سے ہرٹ ہوئی ہو گی کیونکہ وہ اپنے بھائی سے محبت کرتی تھی

روحان روم میں آنے کے بعد اس کو وضاحت بھی دے سکتا تھا مگر اس نے عینا کو دوسرے طریقے سے منانے کا سوچا، وہ دونوں شپ پر پہنچے تو عینا نے دیکھا روحان نے اس بار شپ کو سرخ گلابوں سے ڈیکوریٹ کروایا تھا ساتھ ہی شپ پر لائٹز روشن تھی، عینا نے روحان کی طرف دیکھا جو مسکراتی نظروں سے عینا کو ہی دیکھ رہا تھا

"آغول تھوڑی ٹینس تھی آج شام میں، اسے اسی انداز میں بہلانا پڑتا ہے چھوٹی بہن ہے وہ میری اور اس سے مجھے بہت پیار ہے اس لیے اس کے اور جیڈی کے رشتے کا سوچ کر میں بھی تھوڑا اپ سیٹ ہو گیا تھا مگر یہ بھی سچ ہے میں جیڈی اور آغول کے رشتے کو لے کر ہمارے رشتے کے بیچ کوئی مس انڈراسٹینڈنگ نہیں چاہتا"

روحان نے بولتے ہوئے عینا کو خود سے قریب کیا تو گارڈ روحان کا بیگ لے کر شپ کے اندر داخل ہوا جلدی سے عینا دور ہوئی روحان کے اشارہ کرنے پر وہ بیگ اندر روم میں لے گیا

"ڈنر کو کیوں منع کر دیا تھا تم نے" روحان عینا کو دیکھتا ہوا پوچھنے لگا

اس وقت دل نہیں چاہ رہا تھا مگر اس وقت بہت زور کی بھوگ لگ رہی ہے۔۔۔ آپ نے تو میرے بغیر ڈنر "
"کر لیا ہو گا

عینا روحان کو دیکھتی ہوئی پوچھنے لگی

"میں ایسی گستاخی کر سکتا ہوں بھلا ر کو پہلے ڈنر کا بول کر آتا ہوں"

روحان اس کو بولتا ہوا شپ پر موجود چھوٹے سے کچن کی طرف چلا گیا۔۔ تھوڑی دیر میں انجن اسٹارٹ ہوا اور شپ چلنے لگا

"یہ ناز نخرے صرف ابھی کے لیے ہیں یا ساری زندگی یونہی ناز نخرے اٹھانے کا ارادہ رکھتے ہیں آپ"

روحان واپس آیا تو عینا اس سے دیکھ کر پوچھنے لگی جس پر روحان نے قہقہہ لگایا

جب تم سے محبت کر لی ہے اپنا بنا لیا ہے تو نخرے بھی ساری عمر اٹھا سکتا ہوں تم بیشک سارے ناز اٹھوا لینا"
نخرے بھی دکھا لینا وہ تو ویسے بھی لڑکیوں کا حق ہوتا ہے مگر زیادہ ٹائم کے لیے مجھ سے ناراض مت رہنا
"جلدی مان جایا کرنا

روحان بولتا ہوا عینا کے قریب آیا اس کی طرف جھکنے لگا تبھی وہاں پر ایک لڑکا آیا اور ٹیبل کرسیاں رکھنے لگا اب کی بار روحان کو پیچھے ہٹنا پڑا جس پر وہ کافی بدمزہ ہوا جبکہ عینا کو اس کی شکل دیکھ کر ہنسی آنے لگی تھوڑی دیر بعد وہ دونوں ڈنر کر کے روم کے اندر چلے گئے

***

نہ جانے دی جان کے کون کون سے ارمان تھے جو رسموں کی صورت پورے کرنے کی کوشش کر رہی تھی مگر وہ پورے نہیں ہو رہے تھے۔۔۔اور آغول کافی دیر سے بے تکی رسمیں دیکھ کر بری طرح اکتا چکی تھی

دی جان میرے خیال میں آغول تھک گئی ہے اسے میں اس کے روم میں چھوڑ کر آتی ہوں"رحجاب"
آغول کے فیس ایکسپریشن دیکھتی ہوئی بولنے لگی

اس نے کون سافٹ بال کھیلی ہے جو تھک گئی ہے آج دی جان کو جی بھر کے کسر نکالنے دو اگر کوئی ارمان"
"ادھورا رہ گیا تو ساری زندگی مجھ سے شکوہ کریں گیں

جہانگیر جو کہ آغول کے برابر میں بیٹھا ہوا تھا اس نے رحجات کو دیکھتے ہوئے کہا

"میں دیکھ رہی ہوں بہت انجوائے کر رہے ہو تم اپنی شادی کی رسموں کو"

رحجاب سامنے میز پر کھیر کا پیالہ رکھتی ہوئی بولی

پہلی پہلی شادی ہے نہ اس لیے بھرپور طریقے سے انجوائے کر رہا ہوں کچن میں دیکھ کر آؤ شاید کوچولہے پر"
"رکھا ہوا ہے

جہانگیر سنجیدگی سے رحجاب سے پوچھنے لگا

"تھوڑی دیر پہلے چائے رکھی تھی پر ابھی تو چولہا بند ہے

رحجاب سنجیدگی سے کہنے لگی

"ایسا لگ رہا ہے جیسے دھواں اُٹھ رہا ہے خیر چھوڑو دی جان اب اس کھیر کا کیا کریں گی آپ جہانگیر دلچسپی سے کھیر کو دیکھنے کے بعد دی جان کو دیکھ کر پوچھنے لگا جبکہ آغول سے یہ مراحل ضبط کرنا کس قدر مشکل ہو رہے تھے اس کا دل ہی جانتا تھا

"کرنا کیا ہے اس خیر کو بہو کی ہتھیلی پر رکھنا ہے اور تم بغیر ہاتھ لگائے منہ سے کھاؤ گے"

ایسی خوفناک رسم کے بارے میں سن کر آغول کا منہ اور آنکھیں کھل کر رہ گئی

"اس میں کونسی فنکاری ہے یہ بھی کرلیں گے"

جہانگیر کے بے پرواہ انداز سے آغول کو مزید گھبراہٹ ہوئی

"کوئی ضرورت نہیں ہے" بے ساختہ آغول کے منہ سے نکلا تو سب اس کو حیرت سے دیکھنے لگے جبکہ جہانگیر اسے کافی سنجیدگی سے دیکھ رہا تھا

"میرا مطلب ہے یہ رسم پہلے کبھی میں نے نہیں دیکھی نہ سنی تو مجھے نہیں معلوم کہ کیا کرنا ہے"

ماحول میں چھائی خاموشی کو نوٹ کرکے اور منصور کی نصیحتوں کو یاد کرکے آغول باری باری سب کو دیکھتی ہوئی بولی

تمہیں کچھ نہیں کرنا ہے صرف اپنے اس نازک سے ہاتھ کو آگے کر کے اس پر کھیر کو بیلنس کرنا ہے،،"

"رکھیں بھئی دی جان اپنی بہو کے ہاتھ پر کھیر

بولنے کے ساتھ ہی جہانگیر نے اس کا ہاتھ پکڑ کر آگے کیا،، جہانگیر نے اس کا ہاتھ اتنی سختی سے پکڑا تھا کہ اول کسی کے سامنے چوں تک نہیں کر سکی متلی اس کو تب ہوئی جب کھیر اکو چمچے سے نکال کر اس کی ہتھیلی پر رکھا گیا

"ہاں بھئی جہانگیر اب یہ کھیر بنا ہاتھ لگائے کھا کر بتاؤ تو مان جائیں گے"

فرزانہ خالہ نے آغول کی کلائی پکڑتے ہوئے جہانگیر کو دیکھ کر کہا

"اس میں کونسی بڑی بات ہے"

جہانگیر بولتا ہوا جیسے ہی آغول کی ہتھیلی کی طرف کھیر کھانے کے لئے جُھکا فرزانہ خالہ نے آغول کا ہاتھ فوراً پیچھے کر دیا اور رحجاب اس کی ہتھیلی سے کھیر کھا چکی تھی۔۔۔ آغول ہونقوں کی طرح ان کی یہ رسم دیکھ رہی تھی ساتھ ہی اسے ومٹ کا احساس ہونے لگا

"یہ غلط ہے یار پہلا نوالا تو میرے کھانے کا بنتا تھا شادی تو میری ہوئی ہے"

جہانگیر رحجاب سے ناراض ہوتا ہوا بولا

اوہو مر کیوں رہے ہو ابھی چھ بار آغول کے ہاتھ پر رکھی جائے گی تب کھیر کھانے کی کوشش کر لینا دیکھتے"

"ہیں کون جیتا ہے کیوں دی جان سہی کہہ رہی ہوں نہ میں

رحجاب جہانگیر کو بولتی ہوئی دی جان سے کنفرم کرنے لگی جس پر آغول کے اوسان خطا ہوئے

اس کے بعد واقعی 6 بار آغول کی ہتھیلی پر کھیر رکھی گئی جسے رحجاب نے بھرپور طریقے سے کھانے کی کوشش کی مگر ہر دفعہ وہ کھیر جہانگیر نے بغیر ہاتھ لگائے آغول کی ہتھیلی سے کھائی جس سے آغول کو لگا وہ بے ہوش ہو جائے گی

"یہ لو ٹشو اپنے ہاتھ صاف کر لو"

رحجاب نے آغول کی طرف ٹشو بڑھاتے ہوئے کہا

"مجھے ہینڈ واش کرنے ہیں"

آغول نے بگڑے ہوئے موڈ کے ساتھ کہا

"آؤ میں تمہیں لے جاتی ہوں"

رحجاب نرمی سے آغول کو دیکھتی ہوئی بولی تو صوفے سے اٹھ گئی اس کے بعد رحجاب اغول کو جہانگیر کے روم میں بٹھا کر آ گئی

****

شپ کے روم کو بھی اندر سے پورا گلابوں سے سجایا گیا تھا عینا روم کے اندر پہنچ کر پورے روم کا جائزہ لینے لگی تبھی پیچھے سے روحان نے آکر اسے تھاما

"یہ شپ کیا ساری رات یوں ہی چلتا رہے گا ہم کہاں جا رہے ہیں"

عینا اپنے چہرے کا رخ روحان کی طرف کرتی ہوئی اسے پوچھنے لگی

تمہیں اغوا کر کے سب کی نظروں سے بہت دور لے کر جا رہا ہوں جہاں تمہیں میرے علاوہ اور کوئی نہ" "دیکھ سکے

روحان اس کے گال پر اپنے ہونٹ رکھتا ہوا بولا پھر اس نے کوٹ کی پاکٹ سے اپنا موبائل نکالا اور سونگ پلے کیا اب وہ عینا کی طرف ہاتھ بڑھاتا ہوا اسے دیکھ رہا تھا عینا نے مسکرا کر اس کا ہاتھ تھام لیا

"کیا آپ کو کپل ڈانس کرنا آتا ہے"

روحان اپنے دونوں اسکی کمر پر رکھ عینا کو خود سے نزدیک کر چکا تھا۔۔۔تب عینا اپنے دونوں ہاتھ اسکے شولڈرز پر رکھتی ہوئی روحان سے پوچھنے لگی

"نہیں"

روحان نے بہت کونفیڈنس سے جواب دیا جس پر عینا ہنسنے لگی

"ہنسی کیو آ رہی ہے تمہیں"

روحان ڈانس کے اسٹیٹ کرتا ہوا عینا سے پوچھنے لگا

"کیونکہ یہ ڈانس تو مجھے بھی نہیں آتا پھر کرنے کی ضرورت کیا ہے"

روحان سے ڈانس کے اسٹیٹ لیتے ہوئے اناڑی پن صاف چھلک رہا تھا اور عینا نے بھی یہ ڈانس صرف کپل کو کرتے دیکھا تھا اسی کے مطابق اندازے سے کر رہی تھی تبھی وہ ہنستے ہوئے بولی۔۔۔روحان کو خود بھی اپنی بچکانہ حرکت پر ہنسی آرہی تھی مگر وہ انجوئے کر رہا تھا

"ضرورت تو ایسی کوئی خاص نہیں ہے لیکن ٹرائی کرنے میں ہمارے کون سے پیسے لگ رہے ہیں"

روحان نے بولتے ہوئے عینا کا ہاتھ تھام کر اونچا کیا تو وہ مسکراتی ہوئی آہستہ گول گھومنے لگی وہ دونوں باقی کے اسٹیپ لیتے ہوئے اب زور زور سے ہنس رہے تھے

****

رحجاب اسے جہانگیر کے کمرے میں لا کر بٹھا کر جا چکی تھی آغول نے کمرے کا جائزہ لیا، کمرہ اچھا بڑا تھا مگر اس میں موجود فرنیچر سمپل سا تھا جو کہ اتنا برا تو نہیں لگ رہا تھا البتہ کہیں سے نیا ہر گز نہیں لگ رہا تھا۔۔۔ ایک بار پھر اسے قسمت کی ستم ظریفی پر رونا آیا۔۔۔ناپسندیدہ ہستی کے ساتھ آخر وہ کیسے ساری زندگی گزار سکتی ہے آغول گڑھتی ہوئی سوچنے لگی تھوڑی دیر بعد کمرے کا دروازہ کھلا جہانگیر کمرے کے اندر آیا آغول کو سوچوں میں گم بیٹھا دیکھا تو اس کا خوشگوار موڈ جو کہ ابھی تھوڑی دیر پہلے سب کے سامنے تھا بالکل چینج ہو گیا

"یہاں بیٹھ کر اپنے عاشق کی موت کا سوگ منانے کی بجائے جا کر ڈریس چینج کرو"

اس نے کمرے میں آتے ہی آغول پر نشتر چلایا۔۔۔ آغول جو اب تک برائیڈل ڈریس میں بیڈ پر بیٹھی اپنی سوچوں میں گم تھی ایک دم ہوش میں آئی۔۔۔۔ اب وہ خونخوار نظروں سے سامنے کھڑے اپنے مزاجی خدا کو دیکھ رہی تھی،، اس کو یہی سب کچھ توقع تھی اس سے،، بیڈ سے اتر کر وہ جہانگیر کے سامنے آئی اور استہزائیہ ہنسی

کیوں مجھے اپنے عاشق کا سوگ مناتا ہوا دیکھ کر تمہیں تکلیف ہو رہی ہے" آغول نے اسے بھی سُلگانے میں" کسر نہیں چھوڑی تھی مگر جیسے ہی آغول کے منہ سے جملے ادا ہوئے، جہانگیر نے آغول کا منہ اپنے ہاتھ سے دبوچا

تکلیف مجھے صرف تم جیسی لڑکی کو اپنی بیوی بنا کر ہو رہی ہے۔۔۔ میں تمہارے گھر کا ملازم نہیں ہوں اس" "لئے آئندہ "تم" کہنے کی بجائے "آپ" کہہ کر مخاطب کرنا اگلی بار

جہانگیر نے آغول کا منہ جھٹکے سے چھوڑا تو پیچھے صوفے پر جا گری

مطلب کیا ہے تمہارا مجھ جیسی لڑکی،، اگر اتنی ہی تکلیف ہو رہی ہے تو مجھ سے شادی کرنے کی شرط کیوں" "رکھی تم نے میرے باپ کے سامنے۔۔۔ تم خود کیا ہو کبھی اپنی اوقات دیکھی ہے تم نے

اس کے جملے آغول کو طیش دلا گئے وہ ایک بار پھر وہ صوفے سے اٹھ کر جہانگیر کے روبرو ہوئی،،تب جہانگیر نے سختی سے آغول کے دونوں بازوؤں کو پکڑا۔۔اس کی انگلیاں آغول کے بازوؤں میں گڑھنے لگی تو وہ تکلیف سے کراہ اٹھی

"تمہارے عشق میں پاگل ہو کر تم سے شادی نہیں کی ہے میں نے، یہ شادی میں نے کیوں کی ہے یہ تم بخوبی جانتی ہو اور رہی بات میری اوقات کی تو مجھے میری اوقات بچپن سے معلوم ہے لیکن آج میں تمہیں یہ بتاؤں گا کہ میری نظر میں تمہاری کیا اوقات ہے"

اس نے بولتے ہوئے بے دردی سے آغول کے سر سے دوپٹے کو کھینچا۔۔پہلے اس نے دوپٹے کو بیڈ پر پھینکا پھر اس نے آغول کو بیڈ پر دھکا دیا۔۔وہ اوندھے منہ بیڈ پر جا گری

"میری بیوی بننے سے بہتر تمہیں خودکشی کرنا لگ رہا تھا مگر افسوس تم بچ گئی لیکن آج میں تمہیں بتاؤں گا کہ پل پل مرنا کیسا ہوتا ہے"

وہ سنبھل بھی نہیں پائی تھی کہ جہانگیر اس کی ٹانگوں سے شرارہ اوپر سرکاتا ہوا اس کے اوپر جُھکا،، آغول نے اپنے ہاتھ چلانے کی کوشش کی تو جہانگیر نے اپنے ایک ہاتھ اس کے دونوں ہاتھوں کو پکڑ کر تکیہ سے اوپر رکھے

"بے شرم انسان ہٹو میرے اوپر سے مجھے سانس نہیں آ رہا"

جہانگیر کے ورزشی جسم کے نیچے آغول کا نازک سراپا دب گیا تھا وہ بمشکل ہی بول پائی

"تمہاری قسمت میں کالا، موٹا اور مڈل کلاس شوہر لکھا تھا آج رات تم اس باتوں پر جی بھر کر سوگ منانا"

جہانگیر نے اپنا دوسرا بازو اس کی کمر کے گرد حائل کر کے آغول کو تھوڑا اوپر سرکایا

تمہیں شرم آنی چاہیے میرے ساتھ زبردستی کرتے ہوئے تم تو مجھے پسند بھی نہیں کرتے ہو تو پھر یہ سب" "کیوں کر رہے ہو

وہ جہانگیر کی اگلی کاروائی پر ساتھ ہی اس کے مضبوط حصار میں تڑپتی ہوئی بولی

میں نے آج کی رات اپنے آپ کو تمہاری طرح بے شرم بنالیا ہے اس لیے مجھے آج تمہارے ساتھ کچھ بھی" کرتے ہوئے بالکل شرم نہیں آئے گی۔۔۔ تم میں واقعی ایسا کچھ بھی نہیں جو تمہیں پسند کیا جائے اور اگر "اب تم نے مجھے "تم" کہہ کر مخاطب کیا تو تم آج پوری رات میرے شر سے صرف پناہ مانگو گی سنا تم نے

جہانگیر ایک بار پھر اس کا منہ دبوچتا ہوا بولا۔۔ آغول مسلسل کوشش میں تھی کہ وہ اپنے ہاتھوں کو جہانگیر کی ہاتھ سے چھڑا لے مگر جہانگیر نے اس کی کلائیوں کو مضبوطی سے پکڑا ہوا تھا کانچ کی بہت سی چوڑیاں ٹوٹ کر اسکی کلائی کو بھی زخمی کر چکی تھی

سیفی تمہیں مجھ سے زیادہ بیٹر آپشن لگا تھا ناں، آج میں تمہیں بتاتا ہوں کہ وہ اس دن تمہارے ساتھ کیا" "کرنے والا تھا

جہانگیر غصے میں بولتا ہوا اس کے دونوں ہاتھ کمر کے پیچھے لے گیا، بیڈ پر پڑا دوپٹہ اٹھا کر،، یونہی آغول کے اوپر جُھکے ہوئے،، دوپٹے کے ایک سرے سے اس کے دونوں ہاتھ پیچھے باندھنے لگا۔۔۔ اس سے پہلے آغول اسے کچھ بولتی دوپٹے کا دوسرا سرا وہ اس کے منہ میں ٹھونس چکا تھا۔۔۔ وہ جہانگیر کی گرفت میں کسی زخمی پرندے کی طرح پھڑ پھڑانے لگی۔۔۔

تم میں اکڑ بہت زیادہ ہے اور برداشت کا مادہ بے حد کم۔۔۔ لیکن آج میں تمہاری ساری اکڑ نکال دوں گا"

"اور برداشت تم میں خود ہی آجائے گا

جہانگیر نے بولتے ہوئے اس کا شرارہ ٹانگوں سے مزید اوپر سرکایا

آغول پیر چلاتی ہوئی مسلسل نفی میں سر ہلا رہی تھی مگر آج جہانگیر کو شاید اس پر ترس نہیں آنا تھا

جہانگیر کے آگے ہتھیار ڈالتے ہوئے وہ اب اسکی گرفت میں ساکت ہو چکی تھی۔۔۔ جہانگیر نے اپنے دونوں ہاتھ آغول کے دائیں اور بائیں طرف تکیے پر جمائے ہوئے تھے اس کا چہرہ آغول کے بہت نزدیک تھا جہانگیر کی سانسوں کی گرمائش آغول کے چہرے کو جھلسائے دے رہی تھی۔۔۔ آغول کے آنسو آنکھوں سے نکلتے ہوئے اس کے اپنے بالوں میں جذب ہونے لگے۔۔۔ مگر جہانگیر آج اس لڑکی کو رعایت دینے کے لیے تیار نہیں تھا۔۔۔ اپنا ہاتھ تکیہ سے ہٹا کر اس نے آغول کے ہاتھ کھولے اور دوپٹہ کھینچ کر اس کے منہ سے نکالا۔۔۔ ایک سسکی آغول کے منہ سے نکلی۔۔۔ ساتھ ہی اس نے جہانگیر کی شرٹ کو اپنی مٹھیوں میں دبا لیا۔۔

جہانگیر اپنی شرٹ سے اسکے ہاتھ ہٹا کر تکیے پر جُھکا اب آغول کو اپنی گردن اور کاندھا اسکی سانسوں کی گرمائش سے جُھلستا ہوا محسوس ہونے لگا۔۔۔ جہانگیر اسکی دونوں کلائیاں جھکڑ چکا تھا۔۔۔ جو سختی وہ اپنی کلائیوں پر محسوس کر سکتی تھی اس سے دوگنی اس کے دوسرے عمل میں تھی

"تعلق جوڑا ہے میں نے تم سے، تمہیں اپنی بیوی بنا کر۔۔۔ یہ تمہارے باپ کا گھر نہیں ہے جہاں سے تم دن دہاڑے کہیں بھی بھاگ جاؤ،، اگر تم نے کبھی میرے گھر سے بھاگنے کی کوشش کی یا تمہاری کسی بھی حرکت سے میری عزت میرے نام پر حرف آیا تو میں تمہیں زندہ زمین میں گاڑھ دوں گا"

جہانگیر اپنے ہونٹ اس کے کان کی طرف لا کر اسے وارننگ دیتا ہوا اس کے اوپر سے اٹھا۔۔ آغول سسکنے لگی غضبناک نظر اس کے چہرے پر ڈال کر جہانگیر اپنی جگہ پر کروٹ لے کر لیٹ گیا

اس کی بے جان ٹانگوں میں اتنی جان نہیں تھی کہ وہ اٹھ کر واشروم جاتی۔۔۔ وہ کانپتے ہاتھوں سے اپنی ٹانگیں ڈھگتی ہوئی کمفرٹر اپنے اوپر ڈال کر سسکنے لگی

بھرپور نیند کے بعد اس کی آنکھ کھلی تو ایک حسین صبح اس کی منتظر تھی عینا نائٹی میں ملبوس روحان کے سینے سے سر اٹھا کر اسے دیکھنے لگی روحان ابھی تک سویا ہوا تھا عینا کے سر اٹھاتے ہی اس نے نیند میں دوسری طرف کروٹ لی شاید وہ کافی دیر سے سیدھا لیٹے لیٹے تھک گیا تھا روحان کے کروٹ لینے پر عینا کے لبوں نے مسکراہٹ کو چھوا مگر کروٹ لیتے ہیں اس کی پیٹھ پر عینا کو وہی ٹیٹو نظر آیا جس سے عینا کے لب سکھڑے لیکن اب وہ کوئی غلطی نہیں کرنا چاہتی تھی اس لئے روحان پر اچھی طرح کمفرٹر ڈال کر اس نے اپنا گاؤن

پہننے کیلئے اٹھایا گاؤن کی ڈوریوں کو اپنی کمر پر اچھی طرح کستے ہوئے اس نے اپنے آپ کو کور کیا اور روم سے باہر نکل گئی

صبح کا حسین منظر اس کا منتظر تھا تھا ملگجا سا اندھیرا رخصت ہو رہا تھا بادلوں میں چھپا ہوا سورج منتظر تھا کہ وہ چاروں سو اپنی روشنی پھیلائے آسمانوں پر غول کی صورت پرندے اڑ رہے تھے جبکہ ہلکے نیلے پانی میں ان کا شپ مدھم رفتار سے چل رہا تھا عینا لوہے کے پائپ کو تھامے نیچے جُھک کر پانی کی گہرائی کا جائزہ لے رہی تھی تب اسے اپنی پشت پر کسی کی موجودگی کا احساس ہوا اس سے پہلے عینا مڑ کر دیکھتی روحان اس کے گرد اپنے بازو حائل کر کے عینا کو اپنے حصار میں قید کر چکا تھا

"اتنی جلدی کیوں اٹھ گئی"

وہ جھک کر عینا کے کان میں سرگوشی کرتا ہوا پوچھنے لگا آواز میں ابھی بھی ہلکی ہلکی نیند کی خماری موجود تھی شاید وہ کمرے میں عینا کی غیر موجودگی محسوس کر کے یہاں آیا تھا

"اتنی جلدی نہیں اٹھتی تو کتنا حسین منظر مس کر دیتی دیکھیے روحان کتنا حسین لگ رہا ہے نہ صبح کا یہ منظر"

عینا کے انداز میں بچوں جیسی خوشی تھی وہ روحان کی طرف چہرہ کرتی ہوئی پوچھنے لگی تو روحان نے اس کے گال پر اپنے ہونٹ رکھے

یہ منظر بھی اچھا ہے مگر مجھے صبح کا وہ منظر زیادہ حسین لگتا جب میری آنکھ کھلتی اور میں تمہیں اپنی باہوں میں موجود پاتا"

روحان مدہوش لہجے میں بولا وہ شاید رات والی مدہوشی کے حصار میں اس وقت بھی تھا روحان کی بات سن کر عینا اس کی طرف مڑی اور مسکرا کر روحان کو دیکھنے لگی

"پھر تو میں زیادہ لکی ہوں وہ منظر تھوڑی دیر پہلے میری نگاہیں دیکھ چکی ہیں"

عینا نے بولتے ہوئے شرم سے اپنا سر روحان کے سینے پر رکھا روحان نے دوبارہ اس کے گرد اپنے بازو حائل کئے

"اب میں بھی لکی بننا چاہتا ہوں کل رات والے ہمارے کپل ڈانس کے بعد والے سین کو دوبارہ دہرا کے"

وہ عینا کا چہرہ تھامتا ہوا بولا اور روحان کی فرمائش پر عینا کی نظریں جُھک گئی۔۔وہ عینا کی پیشانی پر اپنے ہونٹ رکھتا ہوا اسے اٹھا کر واپس روم میں لے جانے لگا

****

جہانگیر نے کروٹ لی تو بیڈ پر کسی کی موجودگی کے احساس سے اس کی آنکھ کھلی اپنے برابر میں سوئی ہوئی آغول کو دیکھ کر اس کا ذہن بیدار ہوا۔۔۔وہ کل رات والے برائیڈل ڈریس میں موجود تھی سوتے وقت اس نے اپنی جیولری بھی اتارنے کی زحمت نہیں کی تھی۔۔۔جب وہ کروٹ لے کے دوسری سائیڈ پر لیٹا تھا کافی دیر تک وہ اس کی سسکیاں سنتا رہا تھا۔۔۔جس طرح وہ مجرموں کو سزا دیتا تھا۔۔۔اسی طرح کل رات اس نے آغول کو بھی ٹریٹ کیا تھا،،

جہانگیر نے آغول کا چہرا دیکھا،، اس وقت اس کا سارا میک اپ سونے اور رونے کی وجہ سے اچھا خاصا خراب ہو چکا تھا،، آگے ہاتھ بڑھا کر اس نے آغول کے بالوں میں اٹکا ہوا جُھومر نکالا جو کہ کبھی بھی گر سکتا تھا

جس دن اسے معلوم ہوا تھا آغول رونی کی بہن ہے جس سے اس کی شادی ہونے والی ہے اس دن اسے بھی حیرت ہوئی تھی، یہ مغرور نک چڑی سی لڑکی اسے اپنی نیچر کی وجہ سے پسند نہیں تھی۔۔۔ مگر اس نے اس بات کو زیادہ نہیں سوچا تھا ویلولا تو وہ مچا ہی نہیں سکتا تھا یہ اسکی اپنی رکھی گئی شرط تھی،، شرط نہ بھی ہوتی تو اسے اچھی بری عادتوں کے ساتھ قبول کرنا ہی تھا، اسے معلوم تھا آغول خود بھی اسکو ناپسند کرتی ہے اسے بھی جب معلوم ہو گا اس کی شادی کس سے ہو رہی ہے تو وہ بھی بہت شوگڈ ہو گی۔۔۔ مگر اپنے لئے اتنے حقارت زدہ لفظ سن کر الٹا جہانگیر ہی شاکڈ ہو گیا تھا

کل رات اس نے کمرے میں آتے ہی سب سے پہلے آغول کو سیفی کا طعنہ دیا۔۔ وہ اس کی بیوی تھی،، اب ساری زندگی اسے جہانگیر کے ساتھ ہی گزارنا تھی وہ چاہتی تو سیفی اور اپنے رشتے کو کل رات ہی اسکے سامنے کلیئر کر سکتی تھی،، یا جو کچھ اس نے مہندی والی رات کہا تھا وہ اپنی ان باتوں کی معافی بھی مانگ سکتی تھی مگر اس نے ہمیشہ کی طرح بد تمیزی کرنا اور زبان چلانا شروع کر دیا

کل رات والا مناظر یاد کرتے ہوئے جہانگیر کی نظر اس کے چوڑیوں سے بھرے حنائی ہاتھ پر پڑی جسے آئستہ سے تھام کر وہ اس کی سفید چمکتی ہوئی کلائی دیکھنے لگا۔۔۔ جس پر ہلکی سی سُرخ لکیر ابھری ہوئی تھی یہ چوڑیاں ٹوٹنے کے سبب ہوا تھا۔۔۔ جہانگیر اس لکیر پر نرمی سے اپنا انگوٹھا پھیرنے لگا۔۔۔ آغول اسکا ہاتھ جھٹک کر کروٹ لے کر لیٹی شاید اسے نیند میں بھی اسے جہانگیر کی قربت گوارا نہیں تھی،، وہ سفید رنگ کی

حامل خوبصورت نقوش رکھنے والی لڑکی تھی اسے یہ شکل اللہ نے عطا کی تھی اس میں اس کا کوئی کمال نہیں تھا، کہ وہ دوسرے کو کم تر جانے یا اس کی تذلیل کرے

آغول کے کروٹ لیتے ہی جہانگیر نے اس کی پُشت کو دیکھا، بے ساختہ اس کی نظر کندھے سے تھوڑے نیچے اس تل پر پڑی جو شرٹ میں سے ہلکا سا جھانکتا ہوا مسکرا رہا تھا نہ جانے کیوں اس کے دل میں یہ خواہش جاگی کے وہ اس تِل کا دیدار کرے۔۔۔ جہانگیر نے آئستہ سے اس نے شرٹ کی ڈوری کھولی اب اسے وہ تِل واضح نظر آرہا تھا۔۔۔ اس تِل کو دیکھنے کے بعد جہانگیر کا دل چاہا کہ وہ اسے چھو کر بھی دیکھے۔۔۔ ہاتھ بڑھاتا ہوا بے حد آئستگی سے وہ اس تِل کو چھونے کی کوشش کرنے ہی لگا تھا کہ آغول نے دوبارہ کروٹ لی اور وہ سیدھی ہو کر لیٹ گئی جہانگیر نے فوراً اپنا ہاتھ پیچھے کیا اور ماتھے پر شکن لائے وہ سوتی ہوئی آغول کو گھورنے لگا

"سوتے ہی رہنا ہے یا جاگنا بھی ہے اٹھو فوراً"

جہانگیر آغول کا کندھا ہلاتا ہوا بولا۔۔۔ آغول نے آہستہ سے اپنی آنکھیں کھولی اپنے برابر میں لیٹے ہوئے جہانگیر کو دیکھا اس کا ہاتھ اپنے کندھے پر دیکھ کر ناگواری کی لہر اس کے چہرے پر ابھری

"کون مر گیا ہے اتنی صبح جو مجھے اٹھا دیا"

وہ اس کا ہاتھ جھٹکتی ہوئی بولی اور سامنے ٹنگی ہوئی گھڑی میں ٹائم دیکھا صبح کے آٹھ بج رہے تھے اس کا موڈ کافی بگڑا

مجھے لگا شاید تم فوت ہو گئی ہو کل رات والی واردات کا صدمہ لے کر مگر میں بھول گیا تھا تم کافی ڈھیٹ شے "
"ہو،، جاؤ جا کے شاور لو اور چینج کر و دی جان جاگ گئی ہو گیں

جہانگیر اس کے بگڑے نقوش دیکھتا ہوا بولا

میں کیا کروں گا اگر دی جان جاگ گئیں ہیں تو۔۔۔ انہیں کیا رات والا آپکا کارنامہ سناؤ جا کر،،، معلوم "
ہو گیا نہ آپکو کہ میں کافی ڈھیٹ شے ہو تو اب آئندہ یاد رکھیے گا۔۔۔ جب میری نیند پوری ہو گئی تو میں خود
"اُٹھ کر شاور لے لوں گی فلحال مجھے ریسٹ کرنے دیجئے

آغول اس کو گھورتی ہوئی ایک ایک لفظ چبا کر بولی۔۔۔ بدتمیزی اور زبان چلانے والی عادت اس کی وہی کی
وہی تھی فرق صرف اتنا پڑا تھا کہ وہ کل رات والی دھمکی یاد رکھتے ہوئے "تم" سے "آپ" پر آگئی تھی۔۔۔
اس کی بات سن کر جہانگیر خاموشی سے اسے دیکھتا رہا وہ کروٹ لے کر لیٹے لگی تھی تب جہانگیر نے اس کا
بازو پکڑ کر اسے اپنی طرف کھینچا۔۔۔ وہ اس حملے کے لیے تیار نہ تھی جبھی جہانگیر کے سینے سے آسکا سر
ٹکرایا،، جہانگیر ایک بار پھر اسے اپنی گرافت میں لے چکا تھا

"چھوڑیے مجھے کیا چاہ رہے ہیں اب،، کل رات آپ اپنی من مانی کر تو چکے ہیں"

آغول اپنی کمر سے جہانگیر کے بازو ہٹانے کی کوشش کرتی ہوئی بولی۔۔۔ جہانگیر نے اسکی کمر سے بازو ہٹانے
سے پہلے اس کا رخ بیڈ کی دوسری سائیڈ کیا اور آغول کو اپنی گرفت سے آزاد کیا۔۔۔ آغول فوراً پیچھے ہوئی
اور بیڈ سے نیچے جا گری

تمہاری نجات اور بخشش اسی میں ہے کہ جو کام بولا جائے اسے بغیر بحث کے سعادتمندی سے اسے انجام "
دو۔۔۔کل رات میں پھر بھی ریاعت کر گیا تمہارے ساتھ،، لیکن اگلی بار نافرمانی کی صورت مجھ سے کسی
"نرمی کی توقع نہیں رکھنا تم

جہانگیر بیڈ پر بیٹھ کر اسے دیکھتا ہوا وارننگ دینے لگا۔۔۔آغول خاموشی سے اٹھ کر ڈریسنگ ٹیبل کے پاس
آئی آئینے میں اپنی شکل دیکھ کر حیران رہ گئی وہ اتنی دیر سے وہ ایسی شکل لیے جہانگیر سے باتیں کر رہی تھی
کلینزنگ ملک کی بوتل اٹھا کر ٹشو کی مدد سے اپنے گال پر پھیلا ہوا مسکارہ صاف کرنے لگی

نرمی کی توقع نہیں رکھنا کل رات کونسی نرمی دکھائی تھی وحشی جنگلی انسان نے،، معلوم نہیں کونسے اُلو کے "
پٹھے مرد ہوتے ہیں جو حسین بیوی کو دیکھ کر ان کی تعریفوں میں زمین اور آسمان ایک کر دیتے ہیں۔۔۔
شوخ سے فقرے،، نرم لہجے،، محبت بھرے لمس سے روشناس کرواتے ہیں۔۔۔اپنی بیوی کے حُسن کو محبت
"کا خیراج سے نوازتے ہیں۔۔۔۔اس انسان کو تو جیسے ان سب چیزوں سے کوئی لینا دینا ہی نہیں تھا

آغول دل ہی دل میں اپنے آپ کو مخاطب کرتی ہوئی بولی۔۔۔کل اس نے سب سے اپنے حسن کی تعریف
سنی تھی۔۔۔آغول کو لگا تھا کہ جہانگیر سب کچھ بُھول بھال کر اس کے حُسن کے آگے اپنے گھٹنے ٹیک
دے،، وہ اس سے اپنی تعریف وصولے گی مگر اسے کچھ وصولنے نہیں دے گی مگر اس بے حس اور بدتمیز
انسان نے تو حد ہی کر دی

آغول ساری باتیں سوچتے ہوئے اپنا زیور اتارنے کی بجائے نوچ نوچ کر پھینکنے لگی۔۔۔اسے یہ احساس بھی نہیں ہوا کہ بیڈ پر لیٹا ہوا اسکا شوہر باقاعدہ اس کی ایک ایک حرکت کے ساتھ اس کے چہرے کے تاثرات کا بھی جائزہ لے رہا ہے

آغول کی نظر آئینے میں سے جہانگیر پر پڑی جو اسی کو دیکھتے ہوئے نہ جانے کیا سوچ رہا تھا آغول اپنے کالے نصیب پر لعنت بھیجتی ہوئی واش روم جانے لگی

"رکو پہلے اس بیڈ شیٹ کو چینج کرو"

جہانگیر کی آواز پر اس کے قدم تھامے اس کی نظر بیڈ شیٹ پر گئی دوسری نظر جہانگیر پر ڈالتے ہوئے اس نے نظر چرائی

"میں نے پہلے کبھی یہ کام نہیں کیئے اور نہ ہی یہ کام مجھے کرنے آتے ہیں"

وہ نظریں ملائے بغیر جہانگیر سے بولی جہانگیر بیڈ سے اٹھ کر اس کے پاس آیا اس کا چہرہ پکڑ کر رخ اپنی طرف کیا

پہلے تو اسطرح کا خون خرابا بھی نہیں ہوا ہو گا،، آج کے بعد اب جو بھی ہو گا وہ پہلی بار ہی ہو گا بیڈ کور چینج" "کرو،، پھر شاور لینے جانا

جہانگیر اسے دیکھتا ہوا بولا اس کا انداز حکم دینے والا تھا جو کہ آغول کو سخت زہر لگا

"آپ نے یہ کام کروانے کے لیے مجھے اپنی بیوی بنایا ہے"

آغول جہانگیر کو غصے میں دیکھتی ہوئی پوچھنے لگی

یہ کام تم نہیں کرو گی تو اور کون کرے گا تمہارے گھر والے یا پھر سب کو دکھانے کے لئے گلدستہ سجا کر" "رکھنا ہے

آگے سے آغول کے جواب دینے پر جہانگیر سختی سے بولا

میرے گھر والے کیوں کریں گے،، یہ کام وہی کرے گا جس نے کل رات اپنی مردانگی کا ثبوت دیتے ہو یہ" "سب کیا

آغول کے بولنے کی دیر تھی جہانگیر نے مٹھی میں اس کے بالوں کو جکڑا اس کے نازک ہونٹوں کو بے دردی سے نشانہ بنایا وہ مزاحمت کرتی ہوئی اپنا آپ چھڑا کر پیچھے ہٹی جہانگیر نے تب رک اسے آزادی نہیں بخشی جب تک خون کا ذائقہ اپنی زبان پر گھولتا ہوا محسوس نہ ہوا اس جھٹکے سے چھوڑا تو وہ پیچھے صوفے پر جا گری

"اب دکھاتا ہو تمہیں مردانگی کی بھرپور جھلک"

جہانگیر اپنے ہونٹوں سے اس کے ہونٹ کا نکلا خون صاف کر کے آغول کے پاس آکر اسے بازو سے اٹھاتا ہوا بولا

"پلیز آپ مجھے کل ہرٹ کر چکے ہیں بہت زیادہ"

آغول اس کی دھمکی سے ڈر گئی تھی اس لئے بولتے ہوئے اس کے چہرے پر خوف چھلکنے لگا

اپنی اس فر فر چلتی ہوئی زبان کو اب قابو میں رکھنا سیکھو،، اپنا دماغ، لہجہ اور انداز سب درست کر لو۔۔۔۔"

"ورنہ تمہیں دن رات ہرٹ ہونا پڑے گا۔۔۔۔ بیڈ کور چینج کرو اور دس منٹ کے اندر شاور لے کر باہر آؤ

جہانگیر سے وارن کرتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا

آغول نے دانت پیس کر بند دروازے کو دیکھا۔۔۔ اور کھینچ کر بیڈ شیٹ کو اتار کر فرش پر پھینکا۔۔۔ ڈھانڈ ڈھانڈ کر دوسری بیڈ شیٹ نکالتی ہوئی اسے الٹی سیدھی بچھا کر اور اپنا ڈریس لے کر واشرم چلی گئی

****

سب کے ساتھ جہانگیر سیٹنگ روم میں بیٹھا ہوا تھا تب اسے آغول لاونج سے آتی ہوئی دکھائی دی۔۔۔ اف وائٹ کلر کے کیپری پر لائٹ یلو کالر کا شارٹ کُرتے میں ملبوس، اس سے پہلے وہ کمرے کے اندر داخل ہوتی جہانگیر صوفے سے اٹھ کر کمرے سے باہر نکلا اور آغول کا بازو پکڑ کر اسے واپس بیڈ روم میں لایا۔۔۔ کمرے میں آنے کے بعد جھٹک کر آغول نے جہانگیر سے اپنا بازو چھڑایا۔۔۔ اب وہ انتظار میں کھڑی تھی کہ اسے معلوم ہو،، اس کے شوہر کو آخر کیا تکلیف ہوئی ہے

جو تم شادی سے پہلے کرتی آئی ہوں تب بات الگ تھی،، ایسے کپڑے یہاں پہننے کی ضرورت نہیں ہے فوراً"

"اپنا ڈریس چینج کرو

جہانگیر کو شش کی تھی کہ وہ اپنا لہجہ نارمل رکھے مگر جہانگیر کہ بات سن کر آغول کو آگ لگ گئی

"کیا چاہ رہے ہیں آپ گھونگھٹ نکال کر آپ کے گھر والوں کے سامنے آؤ،، کم از کم میری ڈریسنگ کو لے کر آپ کو ابجیکشن نہیں کرنا چاہیے"

آغول جھنجھلا کر بولی۔۔۔یہ شخص تو شوہر بن کر اسے اریٹیٹ کرنے پر تُل گیا تھا

"میں ہر اس چیز پر آبجیکشن کروں گا جو میری نظر میں غلط ہو گی۔۔۔جو ڈریس میں لے کر آیا ہوں ان میں سے ایک پہنو"

جہانگیر اب بھی اسے آرام سے بولا تھا ساتھ ہی وارڈروب میں سے ایک ڈریس نکال کر بیڈ پر کھا

"یہ کپڑے تو میرے معیار کے مطابق نہیں ہیں جو آپ لے کر آئے ہیں۔۔۔شاید زاہدہ بھی پسند نہ کرے ان کپڑوں کو تو"

جہانگیر کو نرم پڑتا دیکھ کر اس کی نرمی کا فائدہ اٹھاتی ہوئی وہ طنزیہ بولی

"تمہارا معیار تم سے بہتر تمہارے ڈیڈی جانتے ہیں جنہوں نے تمہارے لئے ایک مڈل کلاس، کالے، بدصورت انسان کا انتخاب کیا۔۔۔اور میری نظر میں جو تمہارا معیار ہے وہ تم کل رات ہی دیکھ چکی ہوں۔۔۔اس لیے اب دوبارہ میرے سامنے معیار کی بات کبھی بھی مت کرنا ورنہ بہت تکلیف پہنچے گی تمہیں"

جہانگیر کی بات سن کر آغول کا چہرہ خجالت سے سرخ ہوا۔۔۔اب اسے منصور پر بھی غصہ آنے لگا جس نے ایک بار بھی اس کی شادی کرتے وقت ذرا اس کا خیال نہیں کیا

"میں یہ ڈریس نہیں پہنوں گی جہانگیر۔۔۔۔بے شک میں سارا دن اسی کمرے میں بیٹھی رہوں"

وہ کہاں کسی کی مانتی اسی تو صرف اپنی منوانے کی عادت تھی

"تم ڈریس بھی چینج کروں گی اور کمرے سے باہر بھی نکلو گی"

جہانگیر آغول کو بولتا ہوا اس کے قریب آکر کھڑا ہوا

"چینج کرو"

وہ بیڈ پر رکھے ہوئے ڈریس کی طرف اشارہ کر کے بولا

آغول خاموشی سے کھڑی جہانگیر کو دیکھتی رہی اس کی آنکھوں میں واضع انکار تھا۔۔۔ایک سیکنڈ سے بھی کم وقت لگا تھا جہانگیر کو اس کا گریبان سے کُرتا پکڑ کر چاک کرنے میں۔۔۔

"پانچ منٹ کے اندر چینج کر کے باہر آؤ"

جہانگیر اسے بولتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا آغول بے یقینی سے اپنے اتنے مہنگے کُرتے کو دیکھ رہی تھی جو اس کا شوہر بے دردی سے پھاڑ چکا تھا

کیاسوچ کر بنایا آپ نے یہ پروگرام آپ کو معلوم ہے ناں میں آپ کے بغیر نہیں رہ سکتا کہیں نہیں جارہی ہیں آپ"

آج جہانگیر اور آغول کا ریسپشن تھا،،وہ لوگ ابھی گھر لوٹے تھے سب ہی سیٹنگ روم میں بیٹھے تھے،،جب جہانگیر کو دی جان نے فرزانہ اور رجاب کے ساتھ دوماہ کے لیے اپنے جانے کا بھی بتادیا جسے سن کر جہانگیر کو پہلے حیرت ہوئی اور پھر وہ سنجیدگی سے بولا۔۔۔جہانگیر کی بات سن کر دی جان نے آغول کو دیکھا،،ان کا دیکھنا جہانگیر نوٹ کر چکا تھا

ویسے آپ نے یہ پروگرام کیاسوچ کر بنایاذرامجھے بھی تو معلوم ہو،،،اور فرزانہ خالہ آپ نے تو مجھے کہا تھا" ابھی ایک ہفتہ ہے جانے میں پھر یہ اچانک بیٹھے بیٹھے آپ تینوں کو کل فیصل آباد روانہ ہونے کا پروگرام کیسے بن گیا"

جہانگیر ایک نظر خاموش بیٹھی آغول کو دیکھ کر دی جان اور فرزانہ خالہ سے پوچھنے لگا

اوہو بھئی کیامسئلہ ہے تمہارے ساتھ، بچپن سے لے کر اب تک دی جان کو تم نے اپنے پاس رکھا ہوا ہے۔۔۔اب تمہاری بیوی آگئی ہے،،ان کی ڈیوٹی ختم کرواور دی جان کو تھوڑے دن ہمارے پاس بھی رہنے دو۔۔۔پروگرام تو ہمارا پورا ہفتہ روکنے کا تھا مگر آج صبح ہی اسکول سے پرنسپل صاحبہ کی کال آگئی تھی وہ بلارہی ہیں اس لیے جانا پڑ رہا ہے جلدی"

رحجاب کپڑوں کی پیکنگ کرتی ہوئی جہانگیر کو بتانے لگی

"بیوی گھر پر آئی ہے تو کوئی انوکھا کام نہیں ہوا،، اور میری بیوی کے آنے سے دی جان کی ڈیوٹی ختم ہی ہو گئی ہے۔۔۔اب سب کچھ آغول ہی سنبھالے گی۔۔۔اور آپ سن لیں کہیں نہیں جا رہی ہیں آپ"

جہانگیر نے ان سب کو بتانے کے ساتھ یہ بات آغول پر بھی جتائی تھی اور آخر میں دی جان کو دیکھ کر جانے کے لیے منع بھی کیا کیونکہ اسے دی جان کے بغیر رہنے کی بالکل عادت نہیں تھی اور یہ بات تو خود دی جان بھی جانتی تھی نہ جانے وہ کیا سوچ کر فرزانہ خالہ کے ساتھ جا رہی تھیں

"جہانگیر ضد نہیں کرو بچے،، جب فرزانہ آئی تھی میں نے تب ہی اس سے کہا تھا کہ اب کی بار میں بھی تمہارے ساتھ چلو گی۔۔۔کونسا ہمیشہ کے لئے جا رہی ہوں صرف دو ماہ کی تو بات ہے۔۔۔عینا ماشاءاللہ اپنے گھر کی ہو گئی ہے تمہارا خیال رکھنے والی گھر آ گئی ہے۔۔۔اب مجھے تم دونوں کی طرف سے پریشانی نہیں ہو گی۔۔۔دو ماہ کیسے گزر جائیں گے معلوم بھی نہیں ہو گا۔۔۔بہو کا بہت زیادہ خیال رکھنا،،، بہن کو بھی پوچھتے رہنا۔۔اور ساتھ ساتھ اپنا بھی خیال رکھنا"

دی جان جہانگیر کو نصیحتیں کرتی ہوئی بولیں جبکہ رحجاب اپنا بیگ پیک کرنے کے بعد اب دی جان کے کپڑے بیگ میں ڈال رہی تھی

"آپ کو پریشانی نہیں ہو گی مگر مجھے آپ کے گھر نہ ہونے کی وجہ سے کتنی پریشانی ہو گی، اس بات کی آپ کو کوئی پریشانی نہیں ہے۔۔۔ٹھیک ہے جائیں آپ میں بات نہیں کروں گا آپ سے"

جہانگیر دی جان سے ناراض ہوتا ہوا بولا اور اس کے خفا ہونے پر آغول کو چھوڑ کر سب ہی ہنس دیئے۔۔۔ وہ بہت بیزار شکل بنا کر ان سب کے بیچ بیٹھی ہوئی تھی

"دیکھو ذرا اسے بیوی آگئی ہے اسکی اور کیسے بچوں کی طرح ناراض ہو رہا ہے مجھ سے،، یہاں آو"

دی جان مسکراتی ہوئی جہانگیر کو اپنے پاس بلانے لگیں وہ آغول کے برابر میں سے اٹھ کر دی جان کی گود میں سر رکھ کر صوفے پر لیٹ گیا۔۔۔ وہ جہانگیر کے بالوں میں ہاتھ پھیرتی ہوئی اسے اور بھی نصیحتیں کر رہی تھی۔۔۔ آغول سے تو اس پوتے اور دادی کے ڈرامے ہی برداشت نہیں ہو رہے تھے

آج دوپہر کے وقت جب جہانگیر تھوڑی دیر کے لیے گھر سے باہر نکلا تھا اور رجاب آغول سے بات کرنے کے غرض سے اس کے پاس صوفے پر آکر بیٹھی، تب آغول نے اس کی باتوں کے جواب میں سیدھا سیدھا اس سے سوال پوچھا کہ وہ اور اسکی مدر واپس فیصل آباد کب جا رہی ہیں۔۔۔

آغول کی بات سن کر ایک پل کے لئے رجاب خاموش ہوئی تھی۔۔۔ دوسرے ہی پل وہ مسکرا کر اپنے اگلے دن واپسی کا پروگرام بتانے لگی۔۔۔ جس پر دی جان کو بھی حیرت کے ساتھ افسوس ہوا انہیں معلوم تھا کہ فرزانہ اور رجاب کو ایک ہفتہ اور رکنا تھا۔۔۔ مگر آغول کی اگلی بات سن کر دی جان کو صدمہ پہنچا تھا۔۔۔ ان کے پوتے کی بہو بہت آرام سے رجاب کو مشورہ دے رہی تھی کہ اپنی مدر کے ساتھ دی جان کو بھی اپنے ساتھ لے جانا۔۔۔ آغول اپنی بات کر کے اپنے روم میں چلی گئی تھی جبکہ وہ تینوں ہی بالکل خاموش ہو گئی تھی

آج ریسیپشن پر جب عینا کو معلوم ہوا کہ دی جان دو ماہ کے لئے فیصل آباد جا رہی ہیں تو اس نے فاطمہ سے اپنے رکنے کی اجازت لینی چاہیے تھی جس پر فاطمہ نے یہ کہہ کر منع کر دیا کہ،،ان کی بیٹی آج کون سا ان کے گھر آئی تھی وہ بھی دی جان سے یہی مل لے

"بیٹا آپ تھک گئی ہو گی چاہو تو اپنے کمرے میں ریسٹ کر لو"

آغول کی بے زار شکل دیکھ کر فرزانہ خالہ اس سے بولی

"جی مجھے ریسٹ ہی کرنا ہے"

آغول فرزانہ خالہ کی طرف دیکھتی ہوئی بولی اور اٹھ کر بیڈ روم کی طرف جانے لگی

جہانگیر نے ایک نظر سجی سنوری اپنی بیوی پر ڈالی۔۔۔جو کہ بیڈ روم میں جا رہی تھی

"تم کس خوشی میں مجھے دیکھ کر مسکرا رہی ہو جاؤ چائے بنا کر لاؤ میرے لیے"

جہانگیر دی جان کی گود سے سر اٹھا کر بیٹھتا ہوا رحجاب سے بولا ا

"چائے یہی لے کر آؤ یا تمہارے روم میں بھیجواؤ"

رحجاب اس کو اپنے بیڈ روم میں جاتا دیکھ کر شرارتاً پوچھنے لگی

"انسان بنو، چینج کر کے آ رہا ہوں تھوڑی دیر میں"

وہ رحجاب کو گھورتا ہوا اپنے روم میں آغول کے پیچھے چلا آیا

****

آج کے فنکشن سے پہلے جب دوپہر میں فاطمہ کی آغول کے پاس کال آئی۔۔۔تو فاطمہ نے نصیحتوں کے پل باندھنے شروع کر دیئے تھے

جہانگیر اپنی دی جان سے بہت اٹیچ ہے اگر وہ دی جان کو اپنے قابو میں کر لے اور ان سے اچھے طریقے سے پیش آئے تو جہانگیر کے دل میں اس کے لیے خود بخود جگہ بن سکتی ہے۔۔۔فاطمہ کی ان باتیں سے آغول فاطمہ سے بھی بیزار آ گئی اور اس نے فون رکھ دیا

اسے معلوم تھا یہ مڈل کلاس بڑی عمر کی خاتون کبھی اپنے کام سے کام نہیں رکھتی بلکہ خوشخبری کا پوچھ پوچھ کر جینا حرام کر کے رکھ دیتی ہیں۔۔۔دی جان اس گھر میں موجود ہو گیں تو یقیناً روک ٹوک بھی کریں گی،، جہانگیر سے بلاوجہ کی شکایتیں بھی لگائے گی۔۔۔فی الحال آغول کے لیے اس کا شوہر ہی کافی تھا جو کہ شوہر ہونے کے ساتھ ساس کا رول بھی پلے کر رہا تھا۔۔۔اسے کسی کے دل میں جگہ بنانے کی ضرورت نہیں تھی اس لیے اس نے اسٹریٹ فارورڈ رحجاب کو دی جان کو بھی اپنے ساتھ لے جانے کا بول دیا

وہ کمرے میں آ کر اپنی جیولری اتار رہی تھی تب جہانگیر بھی کمرے میں آیا

"تم نے بولا ہے دی جان کو یہاں سے جانے کے لیے"

جہانگیر آغول کی پشت پر کھڑا آئینے میں اسے دیکھ کر سوال کرنے لگا

"مجھے کسی کے بھی یہاں پر ہونے یا نہ ہونے سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے۔۔۔نہ ہی یہاں پر میں کسی کو منہ لگانا پسند کرتی ہوں اور نہ ہی کوئی دوسرا میرے منہ لگے، تو یہی اسکے لیے بھی بہتر ہے"

آغول پلٹی اور تڑخ کر جہانگیر کو دیکھتی ہوئی جواب دینے لگی

"اپنی زبان کو سنبھال کر بات کرو۔۔۔میں ابھی تمہیں پیار سے سمجھا رہا ہوں بعد میں پیار سے بالکل نہیں سمجھوں گا۔۔۔کوئی وجہ ہے جو دی جان یہاں سے جا رہی ہیں وہ کبھی بھی اپنے گھر کو چھوڑ کر کہیں نہیں جا کر رہ سکتی وہ تمہاری طرف دیکھ کر بات کر رہی تھی"

جہانگیر کو بھول نہیں رہا تھا دی جان کیسے اپنے جانے کا بتاتے ہوئے آغول کو دیکھ رہی تھی، کہیں کوئی گڑبڑ ضرور تھی۔۔۔اب کیا بات تھی وہ دی جان خود سے جہانگیر کو کبھی بھی نہیں بتاتی اس لیے وہ آغول کے پاس پوچھنے آ گیا تھا

"وہ یہاں سے جا رہی ہیں یا کیوں جا رہی ہیں یہ بات تو آپ اپنی دی جان سے پوچھیں مجھے کیا پتہ ان کے ساتھ مسئلہ کیا ہے یا کیو دیکھ رہی تھیں وہ مجھے،، عجیب ہی کنفیوز خاتون ہیں"

آغول اپنی چوڑیاں اتارتی ہوئی جہانگیر سے بولی، آخری جملے پر وہ محض بڑبڑائی تھی۔۔۔مگر جہانگیر نے سختی سے اس کی کلائی پکڑی

دی جان کے بارے میں کبھی بھی کوئی الٹا سیدھا لفظ نہیں بولنا آغول۔۔۔میری یہ بات آج کان کھول کر "
"سن لو اور اپنے دماغ میں بھی بٹھالو۔۔۔اگر تم کبھی ان سے بد تمیزی کی یا زبان چلائی حشر بگاڑ دو گا میں تمہارا

جہانگیر کو اس کا دی جان کے بارے میں یوں مخاطب ہونا اچھا نہیں لگا تھا اور کمرے سے باہر کوئی تماشہ نہ بنے اس لیے وہ دھیمی آواز میں اس کو سمجھانے لگا

کل آپ سیفی کو لیکر شروع ہو گئے تھے آج آپ اپنی دی جان کو بیچ میں لا کر شروع ہو گئے آخر چاہ کیا رہے "
"ہیں آپ مجھ سے،، لڑائی کرنی تو ویسے ہی بتا دیں

آغول جہانگیر سے اپنا ہاتھ چھڑا کر آنکھیں دکھاتی ہوئی پوچھنے لگی۔۔۔اپنی آج والی حرکت کا تو آغول کنفویز ہو کر اسے کوئی سرا نہیں دینا چاہتی تھی تبھی کانفیڈینس سے بولی

اگر مجھے معلوم ہوا کہ دی جان کے یہاں سے جانے میں تمہارا کوئی عمل دخل ہے۔۔۔تو میں تمہیں ہر گز "
"نہیں بخشوں گا آغول یہ یاد رکھنا

جہانگیر اسے دھمکاتا ہوا بولا وارڈروب سے اپنے کپڑے لے کر وہ کمرے سے باہر چلا گیا

کافی دیر تک وہ دی جان فرزانہ خالہ اور رجاب کے ساتھ بیٹھا رہا۔۔۔اس نے رجاب سے بھی باتوں باتوں میں ان لوگوں کے اتنی جلدی واپس جانے کی وجہ جاننی چاہی۔۔۔مگر رجات ایک سمجھدار لڑکی تھی اس لیے وہ بات بنا کر سلیقے سے جہانگیر کو مطمئن کر چکی تھی۔۔۔وہ ہر گز نہیں چاہتی تھی کہ جہانگیر کا اپنی نئ "نویلی بیوی سے دل خراب ہو۔۔۔اس کے دوبار ٹوکنے پر کہ "آغول اس کا روم میں ویٹ کر رہی ہوں گی

جہانگیر اٹھ کر واپس روم میں چلا آیا۔۔۔ توقع کے عین مطابق وہ ڈریس چینج کر کے خود کو آرام دہ حلیہ میں لا کر سو چکی تھی جہانگیر بیڈ پر بیٹھ کر لیمپ کی مدھم روشنی میں آغول کا چہرہ غور سے دیکھنے لگا اس وقت اس کا میک اپ سے پاک چہرہ تھا جہانگیر نے محسوس کیا وہ بغیر میک اپ کے اور بھی زیادہ خوبصورت لگتی ہے یا پھر وہ فطرتاً ایسا تھا اسے سادہ چیزیں زیادہ پر کشش لگتی تھی

اچانک جہانگیر کے موبائل پر میسج ٹون بجی ایک ان نون نمبر سے اس کے موبائل پر میسج آیا تھا جس میں کسی ہوٹل کی تصویریں تھی اور میٹینگ کا ٹائم پرسوں رات دس بجے لکھا تھا۔۔۔ یہ ہوٹل دبئی میں تھا،، یہ میسج میں نہیں بتایا گیا تھا یہ جہانگیر خود جانتا تھا۔۔۔ کیا اسے کوئی پھر سے انفارمیشن دے رہا تھا جہانگیر کو ایپل اورنج والا میسج یاد آیا،، جہانگیر نے اس نمبر پر کال ملائی وہ نمبر بند تھا یعنی یہ نمبر صرف اسے میسج کرنے کے لئے ہی استعمال کیا گیا تھا۔۔۔ اس وقت رات کے دو بج رہے تھے اس نے صبح ایس ایس پی سیف اللہ صاحب سے یہ سب ڈسکس کرنے کا سوچا اور خود بھی اپنے اوپر کمفرٹر ڈال کر سونے کے لئے لیٹ گیا ابھی ایک سیکنڈ بھی نہیں گزرا تھا جب آغول نے نیند میں چھٹپٹنے کے انداز میں کمفرٹر کھینچ کر خود پر ڈالا تھا۔۔۔ جہانگیر حیرت سے اسے دیکھنے لگا،، دن میں تو دن میں وہ رات میں سوتے وقت بھی اس سے لڑنے کو تیار رہتی جہانگیر افسوس سے سر ہلا کر آنکھوں پر اپنا ہاتھ رکھ کر لیٹ گیا

****

اف اتنی صبح یہ کس کا فون آ گیا" روحان کا موبائل کافی دیر سے بجے رہا تھا اور وہ کمرے میں موجود نہیں تھا" رینگ ٹون کی آواز مسلسل عینا کی نیند میں خلل ڈال رہی تھی رات کو بھی وہ تب سوئی تھی جب روحان نے اسے اپنی قید سے آزاد کیا تھا

سلک کی نائٹی میں مبلوس عینا نے بیڈ پر لیٹے لیٹے ہی اپنا ہاتھ بڑھا کر سائیڈ ٹیبل سے موبائل اٹھایا اور کال ریسیو کر کے کان سے لگایا

سر آدھے گھنٹے بعد یہاں سے بیس لڑکیاں اور دس بچوں کو روانہ کر دیا جائے گا گنتی کرنے کے بعد آپ اپنی" "نگرانی میں انہیں شپ پر منتقل کر دیئے گا۔۔سب کی کمر پر مہر سے یقین کر لئے گا کہ۔۔۔

عینا ہیلو بولنے کے ہی لگی تھی مگر فون کرنے والے نے کال ریسیو کرتے ہی بولنا شروع کر دیا ابھی وہ پوری بات بھی نہیں سن پائی تھی کہ روحان نے جھپٹ کر اس کے ہاتھ سے اپنا فون لیا اور اسکرین دیکھنے لگا

"روحان وہ آپ کی کال آئی۔۔۔"

عینا اس سے پہلے کچھ بولتی روحان نے اپنا ہاتھ اس کے منہ پر رکھ کر سختی سے اس کا منہ بند کیا۔۔۔وہ شاید شاور لے کر ابھی نکلا تھا ڈریس پینٹ کے اوپر گلے میں ٹاول ڈالی جسم پر ابھی بھی پانی کی بوندیں موجود تھی

"ہاں جنید دوبارہ ریپیٹ کرو میں سن سے نہیں سکا"

جنید کے ہیلو ہیلو بولنے پر روحان کان سے اپنا موبائل لگاتا ہوا جنید سے بولنے لگا دوسرے ہاتھ سے اس نے ابھی بھی عینا کا منہ سختی سے بند کیا ہوا تھا

اوکے بے فکر رہو میں دیکھ لیتا ہوں،، نہیں پیمنٹ کوئی ایشو نہیں ہے وہ اگلے پھیرے میں فکس کر لیں"

"گے۔۔۔ نہیں چیکنگ کا آج ایشو نہیں ہو گا۔۔ تم وہاں سے سب کو روانہ کرو آگے میں دیکھ لیتا ہوں

روحان نے بات کر کے کال کاٹی اب وہ اپنا موبائل بیڈ پر پھینکتا ہوا بازوں سے عینا کو پکڑ کر بیڈ سے اٹھانے لگا

"میرے موبائل پر کال کیوں ریسیو کی تم نے"

وہ آنکھوں میں اور لہجے میں سختی لائی عینا کو دیکھتا ہوا پوچھنے لگا

"وہ کافی دیر سے بج رہا تھا میں نیند میں تھی اس لیے بے دھیانی میں ریسیو کر لی"

عینا روحان کے اسطرح دیکھنے پر اور اس کے انداز پر تھوڑی سہم گئی تھی۔۔۔ کال ریسیو کرنا ایسی کوئی بڑی بات نہیں تھی مگر وہ اپنی صفائی دیتی ہوئی بولی

"کیا سنا تم نے فون پر"

روحان اس کے سیدھا بازو سختی سے پکڑتا ہوا دوبارہ سخت لہجے میں پوچھنے لگا

کوئی کہہ رہا تھا کہ آدھے گھنٹے بعد لڑکیوں اور بچوں کو روانہ۔۔۔"

ابھی عینا بات کو مکمل بھی نہیں کر پائی تھی روحان کے پڑنے والے تھپڑ سے اس کے باقی کے الفاظ منہ میں ہی رہ گئے۔۔۔ تھپڑ زیادہ زور کا نہیں تھا جو عینا سہہ نہیں سکتی تھی یہ صرف اسے ڈرانے کے لیے مارا گیا تھا مگر ہتک کے احساس سے عینا کا چہرہ سرخ ہو گیا، وہ آنکھوں میں بے یقینی لائے روحان کو دیکھنے لگی

"اب دوبارہ بولو کیا سنا تم نے موبائل پر"

روحان ایک بار پھر عینا سے سخت لہجے میں پوچھنے لگا

"کچھ نہیں۔۔۔ کچھ بھی نہیں سنا"

جب وہ نفی میں سر ہلاتی ہوئی بولی تو آنکھوں سے خود بخود آنسو لڑھک کر گالوں پر آ گئے

آئندہ کبھی میرے موبائل پر کسی کی بھی کال ریسیو نہیں کرنا چاہے کتنی ہی ایمرجنسی کیوں نہ ہو، تم" میرے موبائل کو ہاتھ نہیں لگاؤ گی۔۔۔ فوراً اپنی آنکھوں سے آنسو صاف کرو تمہیں منانے کا ٹائم نہیں ہے "میرے پاس

روحان اسے وارن کرتا ہوا تولیہ سے اپنے بال رگڑ کر وارڈروب سے اپنی شرٹ نکال کر پہننے لگا اس کے کہنے پر عینا اپنے آنسو پونچھے تھے مگر اپنے منہ پر پڑنے والے تھپڑ کو یاد کر کے ایک بار پھر اس کی آنکھیں بھیگ گئی تھی

روحان آئینے کے سامنے کھڑا بالوں میں ہیئر برش پھیر تا آئینے سے اسی کو دیکھ رہا تھا مگر اس وقت اسے شپ پر پہنچنا تھا وہ کام زیادہ ضروری تھا اُس کام میں غفلت اس کے لیے خطرے کا سبب بن سکتی تھی،، شوز پہننے کے بعد جب اس نے روم کا دروازہ کھولا تو سامنے ہی فاطمہ کھڑی تھی

"روحان مجھے تم سے ضروری بات کرنی ہے دیکھو آغول"

فاطمہ بولتی بھی کمرے کے اندر آئی۔۔عینا جلدی سے اپنا گاؤن پہننے لگی

"مما پلیز میرے آفس نکلنے کے وقت مجھے ان گھریلو مسلوں سے آزاد رکھا کریں واپسی پر آکر سنو گا آپ کی بات"

روحان بیزاری سے فاطمہ کو بولتا ہوا اپنے کمرے سے باہر نکل گیا اور فاطمہ اپنے بیٹے کو جاتا ہوا دیکھنے لگی

"بس من پسند چیز مل جائے پھر ماں کی تو کوئی اہمیت ہی نہیں رہتی"

فاطمہ عینا کو گھورتی ہوئی بولی عینا شکوہ کناں نظروں سے فاطمہ کو دیکھنے لگی اس کا دل چاہا وہ اپنی ساس کو بتائے کہ ان کے بیٹے نے تھوڑی دیر پہلے اپنی من پسند چیز کے ساتھ کیا سلوک کیا

"یہ آنکھیں کیوں اتنی سرخ ہو رہی ہیں تمہاری اور روحان کیوں اتنے غصے میں تھا،، لڑائی کی ہے تم نے صبح صبح روحان سے،، ناراض کر کے بھیج دیا اسے آفس"

فاطمہ آب عینا کو گھورتی ہوئی اس سے روحان کے بگڑے ہوئے موڈ کا پوچھنے لگی

میں نے لڑائی نہیں کی آنٹی آپ کے بیٹے سے،،وہ اپنا غصہ بغیر میری غلطی کہ میری ذات پر نکال کر آفس گئے ہیں"

عینا نے اپنی شادی کی صبح جب فاطمہ کو روحان کی طرح مما کہہ کر پکارا تو فاطمہ نے فوراً اسے مڈل کلاس کا طعنہ دیا اور باور کروایا وہ اسے آنٹی اور منصور کو انکل کہے

اگر غصہ نکال کر گیا ہے تو کونسی انوکھی بات ہو گئی ہے جو یوں بیٹھ کر ٹسوے بہا رہی ہو، کیا مجھے دیکھتا نہیں کس طرح دیوانوں کی طرح آفس سے آنے کے بعد میرا بیٹا تمہارے آگے پیچھے گھومتا ہے۔۔۔ناشکری عورتیں ہوتی ہیں وہ جو شوہر کی محبت بھرے میٹھے بول بھول کر ذرا سی ڈانٹ پھٹکار پر رونے بیٹھ جاتی ہیں۔۔۔یوں مڈل کلاس عورتوں کی طرح رونا بند کرو اور کک سے کہہ کے رات کے ڈنر کا اچھا سا مینو تیار کرواؤ جہانگیر اور آغول رات میں یہی ڈنر کریں گے۔۔۔ابھی جہانگیر کو بھی فون کر کے بولنا ہے ظاہری بات ہے داماد بنایا ہے نخرے تو برداشت کریں گے بھئی ہم"

فاطمہ عینا کو سناتی ہوئی اس کی بیڈ روم سے باہر نکل گئی

عینا نے اپنی آنکھوں سے آنسوؤں کو سختی سے صاف کیا کیونکہ اب وہ مڈل کلاس لڑکی نہیں رہی تھی،،جو یوں بیٹھ کر روتی،،اب اسے اپر کلاس وومن کی طرح چہرے پر نقلی مسکراہٹ سجائے خوش رہنے کی ایکٹنگ کرنی تھی۔۔۔بس وہ اس بات کو لے کر تھوڑی کنفیوز تھی کہ اپر کلاس سوسائٹی میں موو کرنے والی عورتوں

کی برداشت کس حد تک ہوتی ہے کیا ساری اپر کلاس عورتیں یونہی صبح شوہر کے آفس جانے سے پہلے ان سے تھپڑ کھاتی ہیں۔۔۔

کل صبح جب جہانگیر دی جان، فرزانہ خالہ اور رحجاب کو اسٹیشن چھوڑنے جارہا تھا تب اس نے آغول کو نیند سے جگا کر کہا تھا کہ وہ ان لوگوں کو الوداع کر کے واپس سو جائے۔۔۔ مگر آغول نیند میں اس کو باتیں سنا کر واپس سو گئی۔۔۔ جہانگیر چاہتا تو آغول کی نیند اسی وقت اچھی طرح اسکی آنکھوں سے غائب کر سکتا تھا لیکن وہ دی جان فرزانہ خالہ اور رحجاب کے جانے کے ٹائم پر گھر میں کوئی تماشا نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔ اس لیے اس نے آغول کے دماغ کو واپسی میں آکر درست کرنے کا سوچا اور ان لوگوں کو اسٹیشن روانہ کر کے آرہا تھا تب اس کے پاس ایس ایس پی سیف اللہ کی کال آئی۔۔۔ تو جہانگیر ان کے پاس جانے کا ارادہ کیا تاکہ وہ کل رات والے میسج کے بارے میں ان کو آگاہ کر سکے۔۔۔۔ کمشنر صاحب سے تو اسے کوئی توقع ہی نہیں تھی۔۔۔ اس نے دوبار کمشنر صاحب سے اس ٹرک ڈرائیور کے بیان کے بارے میں جاننا چاہا تو الٹا کمشنر صاحب نے اسے ان ڈائریکٹ وے میں معطل (سسپینڈ) کرنے کی دھمکی دینے لگے۔۔۔۔ ایس ایس پی صاحب سے ملنے کے بعد،، اپنے ایک توضروری کام نمٹاتا ہوا وہ شام تک گھر پہنچا۔۔۔ تو آغول کو موبائل فون پر کسی سے باتیں کرتے پایا۔۔۔ صبح والا غصہ جہانگیر کا اتر چکا تھا اسی چکر میں آغول کی بخشش بھی ہو گئی۔۔۔ رات کے کھانے کا بھی اس لیے مسئلہ نہیں ہوا کہ جانے سے پہلے رحجاب اس کی پسند کی مٹن کڑھائی بنا کر گئی تھی البتہ رات تک وہ دی جان کے جانے سے تھوڑا اداس ہو گیا تھا عینا کی غیر موجودگی بھی اسے محسوس ہو رہی تھی۔۔۔۔ آغول نے اس سے کوئی کلام نہیں کیا تو اس نے بھی اس نے بھی آغول سے

پھر کوئی بات نہیں کی،،بس وقفے وقفے سے وہ اسے کیپری جینز اور شارٹ باڈی سلیولیس ٹی شرٹ میں پورے گھر میں ادھر سے ادھر منڈلاتے ہوئے دیکھ رہا تھا یوں کل کا دن تمام ہوا۔۔۔۔

"آغول سنائی نہیں دے رہا تمہیں اٹھو جلدی"

تیسری بار بھی جب وہ ٹس سے مس نہیں ہوئی جہانگیر اب کی بار اسے ڈانٹتا ہوا بولا اور ساتھ ہی کمفرٹر اس کے منہ سے کھینچا کے اتارا

"کیا پریشانی ہے آپ کو نہ خود سونا ہے نہ مجھے سونے دینا ہے"

آغول نیند میں بھری آواز سے جھنجھلاتی ہوئی جہانگیر کو دیکھ کر بولی

صبح کے دس بج چکے ہیں اور کتنا سونا ہے تمہیں۔۔۔کچھ احساس ہے تمہیں شوہر دو گھنٹے سے جاگا ہوا ہے"
"اٹھو اور ناشتہ بناؤ

جہانگیر اسے شرم دلاتا ہوا تھوڑا سخت لہجے میں بولا

میں ناشتہ کیسے بنا سکتی ہوں میں نے پہلے کبھی ناشتہ نہیں بنایا ہے۔۔۔جہانگیر اس بات کا تو آپ کو بھی"
اندازہ ہو گا کہ مجھے ان گھریلو کاموں کی عادت نہیں ہے نہ ہی کچھ کرنا آتا ہے تو پھر کیوں جان بوجھ کر صبح صبح
"بدمزگی پھیلا رہے ہیں

جہانگیر اس کا بازو کھینچ کر اسے بیڈ پر بٹھا چکا تھا اور خود بیڈ لیٹ کر اسے ناشتہ بنانے کے لیے کہنے لگا تو آغول بری طرح چڑ گئی تھی۔۔۔ اگر وہ اس وقت اپنے گھر میں ہوتی اور اس کوئی اس کی نیند برباد کرتا تو وہ طوفان مچا دیتی مگر جہانگیر کی بدتمیزیاں وہ شادی کے دن سے برداشت کر رہی تھی

اگر ایک شوہر اپنی بیوی سے صبح ناشتے کا بولے تو اس میں کونسی بدمزگی ہو گی ناشتہ تم نہیں بناؤں گی تو اور" کون بنائے گا اور آخری بات اپنے کان کھول کر سن لو میں تمہیں پہلے ہی بتا چکا ہوں جو کام تم نے پہلے نہیں کیے وہ اب تمہیں کرنے پڑے گے" جہانگیر بیڈ پر لیٹے لیٹے اسکو باور کرواتا ہوا بولا

"شادی کے یہی تقاصے ہوتے ہیں کہ لڑکی کو اپنے گھر لا کر اس کو نوکرانی بنا دیا جائے"

آغول ناشتہ بنانے کے موڈ میں ہرگز نہیں تھی اس لیے وہ بحث پر اتر آئی مگر اس کے جواب میں جہانگیر نے آغول کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنی طرف کھینچا جس سے وہ جہانگیر کے اوپر آ گری

چھوڑیئے مجھے" جہانگیر بیڈ پر لیٹا ہوا اسے اپنی گرفت میں لے چکا تھا۔ آغول کو شادی والی رات کا منظر" یاد آیا تو وہ ڈر گئی

شادی کے صرف یہی تقاضے نہیں ہوتے بلکہ اور بھی بہت سے تقاضے ہوتے ہیں جو ہر لڑکی کو پورے" "کرنے ہوتے ہیں، اب تم مجھے بتاؤ کہ تم ناشتہ بناؤ گی یا پھر دوسرا تقاضا پورا کروں گی

جہانگیر اس پر مزید جُھکتا ہوا سنجیدگی سے پوچھنے لگا

"ایسے کیسے بناؤ گی، آپ میرے اوپر سے ہٹے گیں تو بناؤ گی ناشتہ"

آغول کو جب دو چیزوں کی چوائس ملی تو اسے ناشتہ بنانا بہتر لگا

"آج میں سانس نہیں آرہا ہو گا تمہیں"

جہانگیر اس کی نازک مزاجی پر بڑبڑاتا ہوا سر جھٹک کر اٹھا اور آغول کو فرار کا راستہ ملتے ہی وہ فوراً بیڈ چھوڑ کر نیچے اتری

"ناشتے میں، میں پراٹھا اور آملیٹ لیتا ہوں چائے میں آدھا چمچہ چینی"

اغول کمرے سے نکلنے لگی تو اسے جہانگیر کی آواز سنائی دی

"کاش اس وقت میرے پاس زہر کی پوری شیشی ہوتی وہی چائے میں انڈیل کر دے دیتی"

آغول دل میں سوچتی ہوئی کمرے سے باہر نکل گئی

جہانگیر آدھے گھنٹے بعد لاونج میں آیا تو ڈائننگ ٹیبل پر ناشتہ موجود نہیں تھا البتہ آغول کے رونے کی زور شور سے آواز کچن میں سے آرہی تھی

جہانگیر کچن میں آیا تو وہ چولہے کے سامنے کھڑی توے کے اوپر سائیکل کی سیٹ نما شیپ میں کوئی چیز زور و شور سے روتے ہوئے سیکھ رہی تھی۔۔۔اس چیز کو کچھ بھی کہا جا سکتا تھا مگر پراٹھا ہر گز نہیں کہا جا سکتا

تھا۔۔۔جبکہ دوسرے چولہے پر تیز آنچ میں نہ جانے کب سے چائے اُبل اُبل کر باہر آچکی تھی مگر اس کی آنچ کو ہلکا کرنے کی زحمت گوارا نہیں کی گئی

پورے شیلف پر آٹے کی خشکی ریت کی مانند بچھی ہوئی تھی اور بیلن بل کھا کر آغول کے قدموں کے پاس سجدہ کر چکا تھا۔۔۔دو انڈے بھی فرش پر بغیر لباس (چھلکوں) کے اپنی بے حرمتی پر رو رہے تھے۔۔۔۔

جبکہ ایک انڈہ پیالے میں ڈلا ہوا تھا،، جس پر چھلکوں سمیت پیاس کو نہایت بے ڈھنگے طریقے سے کاٹا گیا تھا اور دو ہری مرچ ثابت اس پیالے میں تیر رہی تھی

"یہ کیا حشر کیا ہے تم نے کچن کا، ناشتہ ایسے بنایا جاتا ہے"

پورے کچن میں دھواں بھرا ہوا تھا جہانگیر نے اسے غصے میں ڈانٹتے ہوئے دونوں چھولے بند کیے

"تو اور کیسے بنایا جاتا ہے مجھے کیا معلوم"

آغول نے بولتے ہوئے مزید زور زور رونا شروع کر دیا۔۔۔اسے معلوم تھا اس طرح گلا پھاڑ پھاڑ کر رونے سے ہی،، ناشتہ بنانے سے اسکی جان چھوٹ سکتی ہے

جہانگیر ایک ہاتھ سے اپنی پیشانی مسلتا ہوا دوسرا ہاتھ کمر پر رکھ کر کچن کی حالت دیکھ رہا تھا اور پھر زور و شور سے روتی ہوئی آغول کو دیکھنے لگا

"پیچھے ہٹو یہاں سے پھوہڑ لڑکی"

جہانگیر ڈپٹتا ہوا آغول کو بولا اور بگڑے ہوئے موڈ کے ساتھ ڈسٹر سے شیلف کو صاف کرنے لگا فرش پر گرے ہوئے انڈوں اور بیلن کو اٹھانے کے بعد وہ چائے کا برتن دھونے لگا۔۔۔ جبکہ آغول خاموشی سے ایک کونے میں کھڑی ہو کر اسے دیکھ رہی تھی

"ارے واہ بھئی جہانگیر تمہیں تو بڑی خوبصورت بیوی ملی ہے۔۔۔ جہانگیر کی دلہن تو دیکھو کتنی حسین ہے۔۔۔ جہانگیر نے کیا اچار ڈالنا ہے ایسی خوبصورت بیوی کا، جسے آتا جاتا کچھ نہیں۔۔۔ بس الٹے سیدھے فیشن کروالو اور زبان چلوالو۔۔۔ نکمی، پھوہڑ، بدسلیقہ، بے ڈھنگی لڑکی"

وہ اپنے آپ سے بولتا ہوا چائے کا پانی رکھنے کے بعد آملیٹ کے اجزاء پیالے میں ڈال رہا تھا۔۔۔ مگر آغول سے اپنے متعلق فضول گوئی برداشت کرنا مشکل ہو گیا اس لیے وہ کچن سے جانے لگی

"وہی کھڑی رہوں خبردار جو تم کچن سے باہر نکلی، اچھی طرح اپنی آنکھیں کھول کر رکھو اور دیکھو میں کیسے ناشتہ بنا رہا ہوں"

آغول کو باہر جاتا دیکھکر جہانگیر اس پر مزید غصہ کرتا ہوا بولا

"تو پھر اپنا ٹیپ بند کریں۔۔۔ میں اپنے لیے ایسی فضول باتیں بالکل برداشت نہیں کر سکتی"

اپنے لیے تعریفوں کے علاوہ ایسے الفاظ تو اس نے کسی کے منہ سے نہیں سنے تھے نہ ہی اسے اپنی اتنی بے عزتی برداشت ہو رہی تھی

جو لڑکیاں کوئی بھی کام ڈھنگ اور سلیقے سے نہیں کر سکتی وہ شوہر اور سُسرال والوں سے ایسے ہی طعنے سنتی ہیں۔۔۔ میں آج ناشتہ بنا رہا ہوں،، کل تم میرے سامنے ناشتہ بناؤں گی۔۔۔ اس لئے آنکھیں نکال کر مجھے مت گھورو،، یہاں دیکھو ناشتہ کیسے بنتا ہے"

جہانگیر اسے ایک بار پھر گُھرکتا ہوا بولا اور پورا ناشتہ بنانے کے دوران وہ باقاعدہ اسے ٹیچ کرنے لگا۔۔۔ آغول خاموشی سے ضبط کرتی ہوئی اس کے ہاتھوں کی مومنٹ دیکھ رہی تھی

"بدتمیز انسان کو پراٹھا بنانا کتنا پرفیکٹ آتا ہے۔۔۔ پھر بھی میری جان عذاب میں کی ہوئی تھی"

آغول کے دل میں شدت سے خواہش ابھری کے وہ بیلن اٹھا کر جہانگیر کے سر پھاڑ دے مگر وہ ایسا خیالوں میں ہی سوچ کر خوش ہو سکتی تھی

"تمہیں پراٹھا کھانا ہے"

ایک پراٹھا بنانے کے بعد جہانگیر اس پر احسان کرتا ہوا پوچھنے لگا جس پر آغول نے جلدی سے سر ہلا دیا کیونکہ اس نے رات کو کھانا مرچوں کی زیادتی کی وجہ سے برائے نام ہی کھایا تھا

"اُف ایک تو اس آدمی کی شکل اچھی نہیں، اوپر سے اس پر بھی ہر وقت بارہ بجے رہتے ہیں"

جہانگیر آغول کے لیے پراٹھا بنا رہا تھا اور آغول اس کی شکل دیکھتے ہوئے سوچنے لگی

"میری شکل نہیں دیکھو یہاں دیکھو پراٹھا کیسے بنا رہا ہوں"

وہ تو شکر تھا کہ جہانگیر آغول کے اپنے بارے خیالات نہیں جان سکا تھا

"شکل تو جیسے بڑی اچھی ہے"

نہ جانے کیسے آغول کی زبان پر کُھجلی ہوئی اور اس کے منہ سے پھسلا۔۔۔ ویسے ہی جہانگیر میں خونخوار نظروں سے اُسے دیکھا

"آملیٹ سے ہیوی ہو جائے گا میں بس چائے سے پراٹھا لے لو گی"

جہانگیر کے دیکھنے پر آغول معذرت خوانہ نظروں سے اُسے دیکھتی ہوئی بتانے لگی۔۔۔ جہانگیر خاموشی سے اس کے لیے پراٹھا بنانے لگا۔۔۔ اور آغول اپنے آپ کو ملامت کرنے لگی وہ کوئی زائدہ تھوڑی تھا جو اس کی باتیں سن لیتا

****

"مجھے جم جوائن کرنا ہے اس طرح گھر میں بیٹھے بیٹھے تو میرا ویٹ بڑھ جائے گا"

ناشتے سے فارغ ہونے کے بعد جہانگیر لاونج میں رکھی ہوئی ایل ای ڈی پر نظر جمائے بیٹھا تھا تب آغول اس کے پاس آتی ہوئی بولی۔۔۔ جہانگیر نے اس کی بات سن کر اس کا اوپر سے لے کر نیچے تک جائزہ لیا

تو اس میں جم جوائن کرنے کی کیا ضرورت ہے،، گھر کا جھاڑو پوچھا کرو یہی سب سے اچھی ایکسر سائز ہوتی"
ہے بلکہ دن کا ایک بج چکا ہے۔۔۔ رانی شاید آج نہیں آئے گی اسٹور سے جا کر جھاڑو لے کر آؤ۔۔۔ پہلے بیڈ
"روم کی جھاڑو نکالو اور پھر باقی کے رومز کی

جہانگیر نے اسے جتنے اطمینان سے مشورہ دیا تھا اس کا مشورہ سن کر آغول کی جان ہی جل گئی

اگر رانی نہیں آئی ہے تو آپ کیا چاہ رہے ہیں اس کی جگہ میں رانی بن جاؤ،، سمجھ کے رکھا ہے آپ نے"
"مجھے

آغول غصے اسے آنکھیں دکھاتی ہوئی واپس کمرے میں جانے لگی تب جہانگیر صوفے سے اٹھا اور اس کا بازو
پکڑ کر رخ اپنی طرف کیا

تم رانی ہی ہو،،، میرا مطلب ہے اس گھر کی اور اپنے گھر کا کام کرنے سے کوئی عزت تھوڑی گھٹ جاتی ہے،"
شاباش اب جلدی سے اچھے بچوں کی طرح جھاڑو لے کر آؤ اور پورے گھر کی جھاڑو نکالو۔۔۔ دیکھو اس سے
تمہارا ٹائم بھی کتنے اچھے سے پاس ہو گا،، گھر کی صفائی بھی ہو جائے گی اور تمہاری ایکسر سائز بھی۔۔۔ صرف
"ایک کام کرنے سے کتنے کام میں نمٹ جائیں گے

جہانگیر اسے دوستانہ لہجے میں بولا جبکہ آغول کو اس کی باتیں مزید غصہ دلانے لگی

میں یہ گھٹیا کام ہر گز نہیں کروں گی اور آپ بھی مجھ سے زور زبردستی سے کچھ بھی نہیں کروا سکتے ورنہ یہ"
ساری باتیں میں اپنے پیرنٹس کو بتاؤں گی۔۔۔ جہانگیر پھر بات بہت آگے تک جائے گی کیونکہ یہ سب کچھ
"اب بہت زیادہ ہو رہا ہے

آغوول اسے دھمکاتی ہوئی کہنے لگی۔۔۔ فالتو میں اس نے جم کا شوشہ چھوڑ کر اس سوئے ہوئے بھوت کو جگایا
تھا

ابھی ابھی آیا تو تمہاری مما کا فون میرے پاس،، آج شام ہم دونوں تمہارے گھر انوائٹ ہے پورے دو گھنٹے"
دوں گا تمہیں،، وہاں بیٹھ کر رو رو کر اپنے ساتھ ہوئے ظلم کی کہانی سنانا،، چلو اب جھاڑو لے کر آؤ جلدی
"سے،، ورنہ سمجھو اس دن کچھ نہیں ہوا تھا آج بہت زیادہ ہو جائے گا

جہانگیر اس کو بولتا ہوا خاموشی سے دیکھنے لگا جبکہ آغول دانت پیس کر جہانگیر کا چہرہ دیکھنے لگی

"اس وقت اسٹور سے جھاڑو لے کر آنا ہے یا پھر سیدھا سیدھا بیڈ روم میں جانا ہے"

جہانگیر اس کے گھورنے پر آغول کی کلائی پکڑتا ہوا سنجیدگی سے پوچھنے لگا۔۔۔ آغول نے اپنی کلائی اس سے
چھڑوائی اور اسٹور روم میں جھاڑو لینے چلی گئی

جان اسکی تب جلی جب پورے گھر کی صفائی کرنے کے بعد، کالی صورت، پیلے دانت والی رانی کو آتے ہوئے
دیکھا وہ اپنے دیر سے آنے کی نہ جانے کون کون سی ٹوپیاں کروا رہی تھی مگر جہانگیر خوش تھا اور اس نے
آغول کو اس کے کام پر آپریشیٹ کیا تھا کیونکہ فرسٹ ٹائم اس نے گھر کی صفائی بہت صفائی سے کی

تھی۔۔۔شاور لیتے ہوئے آغول نے تہیہ کر لیا تک کے وہ منصور فاطمہ اور روحان کو سب اپنے ساتھ جہانگیر کے سلوک کا بتائے گی وہ ایسے بد تمیز انسان کو شوہر کے روپ میں بالکل قبول نہیں کر سکتی

شاور لے کر جب وہ باہر آئی تب اس کے غم کی انتہا نہیں رہی کیونکہ وارڈروب کے پورشن میں اس کے ڈریسز موجود نہیں تھے صرف وہی کپڑے موجود تھے جو جہانگیر اس کیلئے لے کر آیا تھا۔۔۔ایک ڈریس نکال کر اس کو پہننے کے بعد اسکا دوپٹہ ہاتھ میں لیتی ہوئی وہ دندناتی ہوئی اس کمرے کا رخ کرنے لگی جہاں جہانگیر موجود تھا

****

"چٹاخ"

سیٹنگ روم کے اندر سے آنے والی تھپڑ کی آواز پر آغول کے قدم دروازے پر ہی رک گئے

کتنے پیسے لینے کے بعد تم نے اس غریب انسان کی رپورٹ درج کی اگر دو دن میں تھانے کے چکر نہیں لگاؤ" گا تو یہ سب کچھ کرو گے تم لوگ میرے پیچھے،، آج ہی کے دن میں فوراً مخدوم کے گھر جا کر اس کو اس کے پیسے واپس کرو اور آئندہ اگر تم نے کسی سے ناجائز پیسوں کا مطالبہ کیا نہ اسلم تو میں گھر بلا کر تمہیں نہیں " سمجھوں گا بلکہ پولیس اسٹیشن میں سب کے سامنے اچھی طرح سمجھاؤں گا

جہانگیر کو نسٹیبل اسلم پر برہم ہوتا ہوا بولا۔۔۔کانسٹیبل اسلم اپنے سرخ گال پر ہاتھ رکھ کر وہاں سے چلا گیا تو جہانگیر کی نظر آغول پر پڑی جو کہ کمیز شلوار میں مبلوس ہاتھ میں دوپٹہ لیے خاموشی سے کھڑی اسے دیکھ رہی تھی

"تمہیں کیا ہوا"

جہانگیر اس کے پاس آکر سنجیدگی سے پوچھنے لگا

"کچھ نہیں"

وہ جو جہانگیر سے اپنے کپڑوں کے بارے میں پوچھنے آئی تھی اس کو غصہ میں دیکھ کر نفی میں سر ہلاتی ہوئی بولی

"بھوک لگ رہی ہے"

جہانگیر آغول کے ہاتھ سے دوپٹہ لے کر اس کے گلے میں ڈالتا ہوا غور سے اس کو دیکھ کر پوچھنے لگا

"نہیں کچھ خاص نہیں لگ رہی"

کہیں وہ اسے بھی تھپڑ ہی نہ کھلا دے آغول آئستہ آواز میں بولتی ہوئی، وہاں سے جانے لگی تو جہانگیر نے اس کا ہاتھ پکڑا

"میں نے تم سے پوچھا نہیں ہے بلکہ تمہیں بتا رہا ہوں کہ مجھے بھوک لگ رہی ہے"

جہانگیر آغول کو دیکھتا ہوا بولا۔۔۔ آغول نے اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھا اسے لگا جیسے کہ جہانگیر اپنی مسکراہٹ چھپا رہا ہو

"تو میں کیا کر سکتی ہوں اس سلسلے میں"

آغول ضبط سے مام لیتی ہوئی جہانگیر کو بولی

"جب سلسلہ تم سے جڑا ہے تو پھر تمہیں ہی سب کرنا ہے"

لائٹ گرین کلر کے کپڑوں میں وہ تپی تپی سی جہانگیر کو کافی اٹریکٹ کر رہی تھی جہانگیر نے اسے دونوں شانوں سے تھاما اس کا رُخ پھیر کر اپنے ہاتھ سے اسکے شانوں پر دباؤ ڈالتا ہوا اسے کچن میں لے جانے لگا

"آؤ آج میں تمہیں چکن چیز سینڈوچ بنانا سکھاتا ہوں بہت ہی ایزی ہے"

جہانگیر دوستانہ لہجے میں کہتا ہوں ایک بار دوبارہ اسے سینڈوچ بنانے کا طریقہ بتانے لگا آغول ضبط کرتی ہوئی وہاں خاموش کھڑی رہی جیسے ہی سینڈوچ تیار ہوا وہ بغیر پلیٹ کی طرف دیکھے بیڈ روم میں چلی اور بیڈ پر لیٹ کر رونے لگی دوپہر کے تین بج رہے تھے اور شام میں اسے اپنے میکے جانا تھا اور یہ شام کب آنی تھی وہ شدت سے انتظار کرتے کرتے سو گئی

"چینج کر لیا"

جہانگیر کمرے میں آتے ہی آغول سے پوچھنے لگا مگر وہ بیڈ سے نیچے ٹانگیں لٹکا کر بیٹھی ہوئی رو رہی تھی۔۔۔وہ اسی ڈریس میں موجود تھی جو جہانگیر نے اسے سلیکٹ کر کے دیا تھا مگر جہانگیر نے غور سے دیکھا اس نے صرف کلیوں والا آسمانی اور وائٹ کلر کا فراک پہنا ہوا تھا جو کہ اسکی پنڈلیوں کو چھو رہا تھا جبکہ اس کے ساتھ چوڑی دار پاجامہ وہ اپنے ایک پاؤں کے ٹخنے میں پھسائے بیٹھی تھی شاید اس کے رونے کی بھی یہی وجہ تھی

"کس قسم کے کپڑے ہیں یہ جہانگیر،، مجھے نہیں پہننا یہ ڈریس میں چینج کر رہی ہو"

وہ اپنے آنسو صاف کر غصہ ضبط کرتی ہوئی جہانگیر سے بولنے لگی ساتھ ہی پھنسا ہوا پجامہ پاؤں سے نکالنے لگی جو کہ ٹائٹ ہونے کی وجہ سے اس کے پاؤں سے نکل نہیں رہا تھا

"کوئی ضرورت نہیں ہے چینج کرنے کی، اچھی لگ رہی ہو،،، میں تھوڑی ہیلپ کر دیتا ہو"

جہانگیر بے ساختہ بولتا ہوا اس کے پاس آیا اور بیڈ سے نیچے اس کے پاؤں کے پاس بیٹھا۔۔۔آغول اس کی ہیلپ کا یاد رکھنا بھول گئی صرف اسے یہ جملہ یاد رہا جہانگیر نے اسے ابھی کہا وہ اچھی لگ رہی ہے

"میں اچھی لگ رہی ہو آپکو"

وہ جہانگیر کا جملہ پکڑ کر اس سے پوچھنے لگی جہانگیر چونک کر نظر اٹھا کر اسے دیکھنے لگا

"اچھی تمیز والی ڈریسنگ میں لڑکیاں اچھی ہی لگتی ہیں"

وہ آغول کا پاؤں اپنے گھٹنے پر رک کر اس کے پاؤں میں پھنسا ہوا پاجامہ نکالتا ہوا بولا جس کی وجہ سے اس کا پاؤں سرخ ہو گیا تھا۔۔۔ آغول جہانگیر کی بات سن کر اسے غصے میں گھورنے لگی۔۔۔ جہانگیر اٹھ کر اسے شاپر لے کر آیا اور آغول کو دیکھا جو اس کو غصے میں دیکھ رہی تھی

"ہر وقت منہ کیوں بنا رہتا ہے تمہارا، مطلب وہی تھا میرا اچھی لگ رہی ہو"

جہانگیر دوبارہ اس کے پاؤں کے پاس بیٹھ کر، اس کا پاؤں شاپر میں ڈالنے لگا

"ہا تعریف کرتے ہوئے تو پیسے خرچ ہوتے ہیں اس شخص کے میڈل کلاس آدمی"

آغول سر جھٹک کر سوچنے لگی اور غور سے جہانگیر کی ڈریسنگ دیکھنے لگی۔۔۔ لائٹ گرے کلر کی اسٹریپ والی شرٹ پر بلیک ڈریس پینٹ میں وہ اتنا برا ابھی نہیں لگ رہا تھا۔۔۔

"افف کیا ہو جاتا اگر اس کا کلر تھوڑا سا اور فیئر ہوتا"

وہ جہانگیر کے نقش غور سے دیکھنے لگی۔۔۔ بغیر اسکی نظریں محسوس کیے

اتنی سی بات تھی اور تم بلاوجہ پریشان ہو رہی تھی اب دوسرے پاؤں میں بھی شاپر کی مدد سے اسی طرح" "پہنو

اتنے قریب سے آغول کی سفید پنڈلیوں کو دیکھ کر ایک دم اس کے جذبات شور مچانے لگے تھے جہانگیر اس کا پاؤں اپنے گھٹنے سے ہٹاتا ہوا بولا مگر آغول نے جھٹ سے جہانگیر کے اٹھنے سے پہلے اپنا دوسرا پاؤں اس کے گھٹنے پر رکھ دیا

"دوسرا پاؤں بھی آپ ہی پہنا دیں، میں تھک گئی ہوں سارا دن کام کرتے ہوئے"

آغول اسے آرڈر دینے والے انداز میں بولی،۔۔ جہانگیر اسے خاموش نظروں سے دیکھنے لگا،، آغول کا اسے آرڈر دینا بالکل برا نہیں لگا واقعی اس نے بہت محنت کی تھی جس کا کچھ تو صلہ بنتا تھا اس لئے خاموشی سے اس کا دوسرا پاؤں دیکھنے لگا جو کہ اس کے گھٹنے پر رکھا ہوا تھا اس کی پنڈلی کو اپنی انگلیوں سے چھوتے ہوئے وہ اس کی ٹانگ کی نرماہٹ محسوس کرنے لگا یہ ایک غیر ارادی عمل تھا وہ اپنا ہاتھ آغول کے گھٹنے تک لے گیا تھا،، ہوش میں وہ تب آیا جب آغول نے فوراً اس کا ہاتھ پکڑا اور اپنا پاؤں اس کے گھٹنے سے ہٹایا

"میں پہن لیتی ہوں ہو"

اغول ایکدم گھبراتی ہوئی بولی تو جہانگیر اٹھ کر کمرے سے باہر نکل گیا

توبہ کتنا خطرناک آدمی ہے یہ۔۔۔ مجھے بھی کیا ضرورت تھی بکواس کرنے کی،، کون سا میں دوسرا پاوں"
"خود پہننے سے فوت ہو جاتی

آغول جہانگیر کو باہر جاتا ہوا دیکھ کر سوچنے لگی

****

شام آٹھ بجے کا وقت جب جہانگیر آغول کے ساتھ اپنے سسرال پہنچا کیونکہ وہ اپنے سُسرال میں فرسٹ ٹائم آیا تھا اور یہ بہن کبھی سُسرال تھا اس لیے فروٹ مٹھائیاں عینا کا فیورٹ کیک اور بہت سارا سامان پیک کروا کر لایا تھا

منصور اور فاطمہ نے اس کا پرتپاک طریقے سے استقبال کیا،، آغول منصور اور فاطمہ سے مل کر جہانگیر کے ہی برابر میں بیٹھی گئی وہ خاموش تھی شاید اپنے ماں باپ سے ناراض بھی۔۔۔تب ہی لیونگ روم میں روحان داخل ہوا اسکے ہاتھ میں پھول کا بکے تھا جو کہ اس نے زاہدہ سے کہہ کر اپنے بیڈ روم میں رکھنے کو کہا تھا شاید وہ آفس سے ابھی آیا تھا

جہانگیر سے وہ نارمل انداز میں ملا تھا مگر آغول کو وہ پیار کرتا ہوا اپنے ساتھ والے صوفے پر بھٹا چکا تھا

"آنٹی عینا نظر نہیں آرہی"

روحان نے بھی عینا کی غیر موجودگی کو محسوس کیا تھا مگر جہانگیر کے فاطمہ سے پوچھنے پر روحان بھی فاطمہ کو دیکھنے لگا

"تمہاری آمد کا سن کر دوپہر سے کچن میں مصروف تھی۔۔۔میرے منع کرنے کے باوجود آج رات کا ڈنر اسی نے بنایا ہے۔۔۔بس ابھی فریش ہو کر آتی ہو گی"

فاطمہ مسکراتی ہوئی جہانگیر کو بتانے لگی تو جہانگیر سر ہلا کر خاموش ہو گیا

"آنٹی صرف بھائی کی آمد ہی نہیں بھابھی کی بھی آمد میرے لیے اہم ہے"

عینا کمرے کے اندر آ کر مسکرا کر بولی سب کو با آواز سلام کرتی ہوئی آغول سے ملی، شادی والے دن کی بانسبت آغول بھی اس سے خوشدلی سے ملی،،

عینا اسے اچھی لڑکی لگی مگر کیا ہی تھا جو وہ اسے بھابھی کی بجائے نند کہہ کہ مخاطب کرتی۔۔۔ روحان غور سے آغول سے ملتی ہوئی اپنی بیوی کو دیکھنے لگا اس نے روحان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھا بھی نہیں تھا، صبح والے واقعہ سے شاید وہ بہت زیادہ ہرٹ ہوئی تھی۔۔۔ مگر وہ اپنی بیوی کو بیڈ روم میں جا کر منالے گا روحان ایسا سوچنے لگا

عینا آغول سے ملنے کے بعد جہانگیر کے پاس آئی تو وہ مسکرا کر اپنی جگہ سے کھڑا ہو گیا

"آپکو آج صبح سے بہت مس کر رہی تھی میں"

عینا نے بولتے ہوئے جہانگیر کے سینے پر سر رکھ کر بہت سی نمی کو آنکھوں میں لائے بغیر اپنے اندر اتارا تھا

"یہاں دیکھو، ٹھیک ہو تم"

جہانگیر جانچتی ہوئی نظروں سے اسے دیکھکر پوچھنے لگا تو عینا بھرپور مسکراہٹ کے ساتھ سر اقرار میں ہلا کر اپنے بھائی کو مطمئن کرنے لگی اور جہانگیر کے برابر میں ہی بیٹھ گئی

تھوڑی دیر ہلکی پھلکی گفتگو کے بعد کھانے کا دور چلا۔۔۔ آغول نے نوٹ کیا جہانگیر عینا سے کسطرح مسکرا کے بات کر رہا تھا ایسے ہی نرم مسکراہٹ کے ساتھ وہ اپنی دی جان سے بھی بات کرتا تھا مگر اس سے۔۔۔ فاطمہ نے دوبار اسے ڈنر سے پہلے بھی روم میں بلایا تھا مگر آغول نے سنی ان سنی کر دی۔۔۔۔ وہ جانتی تھی فاطمہ اسے اکیلے میں جہانگیر کے رویہ بارے میں جاننے کے لیے بلا رہی تھی مگر یہ بات وہ فاطمہ کو اکیلے میں نہیں آج سب کے سامنے بتانے والی تھی ڈنر کے بعد

"تم نے کھانا کافی اچھا بنایا تھا، میں تمہیں بھابھی یا آپ جناب کہہ کر بالکل مخاطب نہیں کرو گی مائنڈ مت کرنا"

ڈنر کے بعد آغول عینا سے مسکرا کر بولی اور دوبارہ روحان کے پاس ہی صوفے پر بیٹھی تھی کیونکہ سامنے جہانگیر بیٹھا تھا اور اب وہ سب کچھ بتاتے ہوئے اسکے تاثرات دیکھنا چاہتی تھی

"تکلف والا رشتہ مجھے بھی پسند ہم دونوں کا اچھا نہیں لگے گا"

عینا آغول کو مسکرا کر بولی اور باری باری سب کو کافی سرو کرنے لگی

"یار تم نے شادی سے پہلے بتایا نہیں کہ کھانا بنانے والی بھی کوالٹی ہے تمہارے اندر"

عینا کتنی دیر سے روحان کو اگنور کر رہی تھی اس کی طرف دیکھ بھی نہیں رہی تھی تبھی روحان عینا کے ہاتھ سے کافی لیتا ہوا بولا

"آپ نے بھی تو اپنے ہاتھ اٹھانے والی کا الٹی کا شادی سے پہلے ذکر نہیں کیا تھا"

عینا مسکراتی ہوئی روحان کو دیکھ کر بولی اور جا کر سنگل صوفے پر بیٹھ گئی۔۔۔روحان کے ساتھ روم میں موجود تمام افراد کو سانپ سونگھ گیا سبھی عینا کی طرف دیکھنے لگے اور وہ اپنے مگ سے کافی کا سپ لینے لگی

"عینا یہاں دیکھو میری طرف اور مجھے پوری بات بتاؤ"

جہانگیر کافی کا مگ ٹیبل پر رکھتا ہوا کھڑا ہو گیا

"عینا کمرے میں جاو فوراً"

روحان صوفے سے اٹھتا ہوا عینا کو دیکھ کر بولا

ماحول میں سنگینی پھیلتی ہوئی محسوس ہوئی تو آغول اور منصور بھی اپنی اپنی جگہ سے اٹھے جب کہ فاطمہ حیرت سے عینا کو صوفے پر بیٹھا ہوا دیکھ رہی تھی

تم نے میری بہن پر ہاتھ اٹھایا ہے رونی" جہانگیر روحان کے پاس آتا ہوا بولا۔۔۔اس سے پہلے روحان" جہانگیر کو کچھ بولتا ہے،، جہانگیر نے اسکے ساتھ کھڑی آغول کے منہ پر تھپڑ مارا۔۔۔جہانگیر کے رد عمل پر کمرے میں موجود تمام افراد ایک دم سکتے میں آ گئے

"تمہاری ہمت کیسے ہوئی جیڈی میری بہن پر ہاتھ اٹھانے کی"

سب سے پہلے روحان کا سکتہ ٹوٹا تھا وہ غصے میں چیختا ہوا جہانگیر کی طرف بڑھا۔۔۔روحان نے جہانگیر کا گریبان پکڑا تو جہانگیر نے جھٹکے سے اسے اپنا گریبان چھڑا کر دھکا دیا فاطمہ اور عینا بھی اپنی اپنی جگہ ایک دم گھبرا کر کھڑی ہو گئی

"جیسے تم نے میری بہن پر ہاتھ اٹھایا،، کیا سوچ کر تم نے ہاتھ اٹھایا میری بہن پر،، جواب دو"

جہانگیر نے ایک ہاتھ سے روحان کا گریبان پکڑا کر دوسرے ہاتھ کا مُکا بنا کر،، اس سے پہلے وہ روحان کے منہ پر مارتا منصور نے آگے بڑھ کر جہانگیر کا ہاتھ پکڑا

جہانگیر چھوڑو اس کا گریبان اور یہ بتاؤ کہ تمہارا ہاتھ میری بیٹی پر کیسے اٹھا۔۔۔اپنی بیٹی کی شادی میں نے تم" "سے اس لیے کروائی تھی،، اتنا بے مل سمجھ لیا تم نے میری بیٹی کو کہ میرے سامنے ہی اسے مار دیا

جہانگیر اور روحان دونوں ایک دوسرے کو خانخوار نظروں سے دیکھ رہے تھے جب منصور غصے میں جہانگیر سے پوچھنے لگا

بے مول تو میری بہن بھی نہیں ہے انکل جو آپکا بیٹا میری بہن ہر اپنا ہاتھ صاف کرے۔۔۔نہ ہی میں نے" اپنی بہن کی شادی یہاں پر اس لیے کروائی تھی کہ اس کے ساتھ ایسا سلوک کیا جائے۔۔۔یہی تھپڑ میں اس "کے منہ پر بھی مار سکتا تھا مگر میں چاہتا ہوا سے بھی میری تکلیف کا اندازہ ہو

جہانگیر منصور کو دیکھتا ہوا بولا

اور میری بیٹی کی تکلیف،،اس کی تذلیل۔۔۔۔وہ کوئی معنٰی نے نہیں رکھتی تمہاری نظر میں۔۔۔ آغول" اسکی بہن ہونے سے پہلے میری بیٹی ہے۔۔۔یہ تکلیف تو تم نے مجھے بھی دی ہے اب بتاؤ میں تم سے اس "تکلیف کا کیسے بدلا نکالو

منصور کی بات سن کر جہانگیر خاموش ہو گیااور آغول پر اس کی نظر گئی۔۔۔جو آنکھوں میں آنسو بھرے جہانگیر کو ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔ جہانگیر کے دیکھنے پر آغول وہاں پر رکی نہیں بلکہ اپنے کمرے کی طرف چلی گئی

"فساد کی جڑ"

فاطمہ عینا کو دیکھ کر بڑبڑاتی ہوئی آغول کے پیچھے اس کے کمرے میں چلی گئی اور عینا اسے ذرا اندازہ نہیں تھا جہانگیر غصے میں ایسا کرے گا

"بیٹا اس نے کس بات پر آپ پر ہاتھ اٹھایا،،میں اس سے نہیں پوچھوں گا آپ مجھے بتائے"

آغول اور فاطمہ کے جانے کے بعد منصور عینا کو دیکھتا ہوا اس سے پوچھنے لگا

ڈیڈی وہ ہم دونوں ہسبنڈ وائف کا پرسنل میٹر ہے پلیز میں نہیں چاہتا وہ یہاں ڈسکس ہو "عینا کے کچھ" بولنے سے پہلے روحان جلدی سے بولا اور عینا کے پاس آیا

"صبح جو بھی کچھ ہوا اس کے لیے میں شرمندہ ہو،پلیز اپنے روم میں چلو"

روحان عینا کو دیکھ کر آئستگی سے بولا عینا نے روحان کی آنکھوں میں دیکھا اس کا انداز عاجزانہ تھا مگر آنکھوں میں تنبیہ۔۔۔۔

"وہ اب تمہاری روم میں نہیں جائے گی۔۔۔ میرے ساتھ میرے گھر جائے گی۔۔۔ اپنی بہن کی ذات کا مزید تماشا نہیں بننے دو گا میں اب"

جہانگیر غصے میں روحان کو دیکھتا ہوا بولا

"یہ بیوی ہے میری"

روحان جہانگیر کو آنکھیں دکھاتا ہوا جتانے لگا

"روحان خاموش ہو جاؤ،، ٹھیک ہے جہانگیر تم اپنی بہن کو یہاں سے لے کر چلے جاؤ۔۔۔ اب آغول بھی تمہارے ساتھ نہیں جائے گی بلکہ یہی رہے گی"

منصور روحان کو خاموش کروانے کے بعد جہانگیر کو دیکھتا ہوا بولا

"میرے عمل سے آپ کا دل دکھا میں معذرت خواہ ہوں۔۔۔ آغول سے بھی میں ایکسکیوز کر لو گا لیکن وہ واپس میرے ساتھ جائے گی"

جہانگیر منصور کو دیکھتا ہوا بولا اس وقت وہ غصے میں تھا مگر پھر بھی منصور سے بات کرتے ہوئے اس کے انداز میں احترام شامل تھا

میں نے یہ وٹہ سٹہ اس لئے ہر گز نہیں کروایا تھا کہ تم دونوں اپنی پرانی دشمنی نکال سکوں۔۔۔مجھے تم ایک سنجیدہ اور سمجھ بوجھ رکھنے والے انسان لگے، اس لئے میں نے اپنی بیٹی کا ہاتھ تمہارے ہاتھ میں دے دیا تھا۔۔۔لیکن آج میں اپنی بیٹی کی طرف سے فکر مند ہو گیا ہوں۔۔۔پہلے غلطی میرے بیٹے نے کی ہے اس لیے فیصلے کا حق میں تمہیں دیتا ہوں۔۔۔آج اپنی بہن یا بیوی میں سے کسی ایک کو ہی یہاں سے لے کر جانا "

منصور جہانگیر کو بولتا ہوا اپنے کمرے میں چلا گیا آغول کا سامنا کرنے کی اس میں ہمت نہیں تھی۔۔۔جبکہ روحان عینا کو التجائی نظروں سے دیکھنے لگا

"اپنے روم میں جاؤ عینا اور اگر تم نے اب دوبارہ میری بہن پر ہاتھ اٹھایا تو میں تمہیں چھوڑوں گا نہیں"

جہانگیر روحان سے بولتا ہوا آغول کے کمرے کی طرف جانے لگا

اگر آج وہ عینا کو یہاں سے لے کر چلا جاتا اور آغول کو یہی چھوڑ جاتا تو بات مزید بگڑ جاتی ابھی اسے آغول سے بھی ایکسکیوز کرنا تھی۔۔۔اس سارے قصے میں اس کا قصور نہیں تھا مگر وہ نشانہ بن گئی

****

یا میرے خدا، اتنا بدتمیز انسان ہے یہ شخص۔۔۔میں نے اس کی بہن کو کسی کام کو ہاتھ نہیں لگانے دیا اور " وہاں میری بیٹی کو ماسی بنا کر رکھا ہوا ہے میں ابھی جا کر پوچھتی ہوں" فاطمہ نے جب آغول کی زبانی جہانگیر کے آج کے کارنامے سنے تو اسے غصہ آنے لگا اس سے پہلے وہ منصور کے پاس جاتی جہانگیر کمرے میں آ گیا

آغول گھر چلو" جہانگیر کمرے میں آکر آغول کے روئے ہوئے چہرے کو دیکھتا ہوا بولا آج پہلی بار اسے " روتا ہوا دیکھ کر جہانگیر کے دل کو کچھ ہوا تھا

آغول اب تمہارے ساتھ نہیں جائے گی وہ اس طرح ہر گز زندگی نہیں گزار سکتی جس طرح تم اسے رکھنا" چاہتے ہو، اس نے اپنے گھر میں اٹھ کر کبھی پانی تک نہیں پیا اور تم نے اس سے گھر کی صفائی کرنے کو کہا اور "کھانا بنوایا

فاطمہ جو کہ بھری ہوئی بیٹھی تھی آغول کے گھر جانے کی بات سن کر جہانگیر کو دیکھتی ہوئی بولی اب وہ اسے داماد نہیں بس عینا کا بھائی لگ رہا تھا

آنٹی آپ بات کو بڑھائے مت، آغول میری بیوی ہے اور میں اسے اپنے ساتھ اپنے گھر لے کر جاؤ" گا۔۔۔ اگر اس نے کبھی اٹھ کر پانی نہیں پیا تو یہ اس کی نااہلی ہے جسے آپ بہت فخریہ انداز میں بیان کر رہی ہیں۔۔۔ آپ کو اپنی بیٹی کو بہت کچھ سکھانا چاہیے تھا معاف کیجیے گا مگر لڑکی کی ذات کی تربیت اور پرورش مختلف اقداروں پر کی جاتی ہے کیونکہ انہیں آپ زندگی بھر اپنے پاس نہیں رکھ سکتے۔۔۔ کام والی میں افورڈ کر سکتا ہوں اور وہ کام کرنے آتی بھی ہے،، ایک دن اگر اِس نے اپنے گھر کا کام کر لیا تو اس سے آپ کی بیٹی گِھس نہیں گئی اور نہ ہی اپنے گھر کا کام کرنے سے کوئی چھوٹا ہو جاتا ہے۔۔۔ ہاں کھانا میں کسی نوکر کے ہاتھ کا کھانا پسند نہیں کرتا اور نہ ہی روز ہوٹلنگ افورڈ کر سکتا ہوں اس لیے کوکنگ کی عادت اسی کو ڈالنی ہو گی مگر یہ آپ کا سر درد نہیں ہے،، اپنی بیوی کو خود ٹیکل کر لو گا۔۔۔ ویسے بھی شادی کے بعد ہر لڑکی کو اپنے شوہر "کے مزاج کے مطابق اپنا آپ ڈھالنا ہوتا ہے آپ کی بیٹی کوئی نرالا کام نہیں کرے گی

جہانگیر اپنی بات کر کے آغول کو دیکھنے لگا اس کی آنکھوں میں چلنے کا واضح اشارہ تھا

"مجھے آپ کے ساتھ نہیں جانا،، نہیں میں رہ سکتی ہوں آپ کے ساتھ۔۔۔ آپ کے گھر کے کام کرو آپ کی مرضی سے کپڑے پہنو،، اپنے بھائی کی غلطی پر آپ سے پٹوں میں ایسے اپنی ساری زندگی نہیں گزار سکتی"

آغول آنکھوں میں آنسو لیے جہانگیر کو دیکھ کر بولی

"یہ ساری شکائتیں اپنے گھر جا کر کرنا اب یہ تمہارا گھر نہیں ہے اس لیے یہاں تماشہ نہیں کرو اور خاموشی سے گھر چلو"

جہانگیر سنجیدگی سے اسے دیکھتا ہوا بولا

"میں منصور سے پوچھ کر آتی ہوں،، اتنا کچھ ہونے کے بعد وہ کیسے ہماری بیٹی کو بھیج سکتے ہیں"

فاطمہ جہانگیر کو سناتی ہوئی کمرے سے نکل گئی

"تماشہ میں کر رہی ہوں جہانگیر،، تماشہ تو آپ نے بنا دیا ہے میری ذات کا شادی کی پہلی رات بھی اور آج میری فیملی کے سامنے بھی،، میں ہرگز آپ کے ساتھ نہیں جاؤں گی"

آغول اٹل لہجے میں بولی

اوکے میں اپنی غلطی ایکسپیٹ کرتا ہوں مجھے ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا تمہارے ساتھ نہ آج نہ ہی اس" دن۔۔۔میں دونوں دفع غصے میں تھا۔۔پلیز اب گھر چلو ورنہ یہاں دوبارہ نیا تماشا ہو جائے گا اور وہ سب "کے سامنے بالکل بھی اچھا نہیں لگے گا

جہانگیر اپنی غلطی تسلیم کرنے کے ساتھ ساتھ اسے گھر نہ جانے کے نتائج سے بھی آگاہ کرتا ہوا بولا

یہ غلطی ایکسپیٹ کر رہے ہیں آپ،،یا پھر مجھے دھمکی دے رہے ہیں۔۔۔سوری تو کی ہی نہیں ہے آپ" "نے۔۔۔ہاتھ دیکھا ہے آپ نے اتنی زور سے مجھے مارا ہے

آغول کو اپنے سامنے کھڑے ہوئے شخص پر غصہ آیا معلوم بھی نہیں تھا کہ اسے اپنی غلطی کا احساس ہے بھی کہ نہیں تب ہی آغول اسے شرمندہ کرتی ہوئی بولی

جو گھر پر غلطی کی تھی اس کے گھر پر معافی مانگ لوں گا۔۔۔جو یہاں غلطی کی ہے اس کی معافی یہاں مانگ" "لیتا ہوں

جہانگیر نے آگے بڑھ کر اس کا چہرہ تھاما اور جیسے ہی وہ اس کے ہونٹوں پر جُھکنے لگا آغول نے اسے پیچھے دھکا دیا

"ہر ایک سے آپ ایسی ہی سوری کرتے ہیں"

وہ مزید غصے میں جہانگیر کو دیکھتی ہوئی پوچھنے لگی

"لاحول ولا۔۔۔ کیا آدمی سمجھا ہوا ہے تم نے مجھے۔۔۔ تم تو بیوی ہو اس لئے۔۔۔ خیر چھوڑو گھر چلو اب"

جہانگیر اب کی بار آغول کا ہاتھ پکڑتا ہؤا بولا

"میں آپکو بتا چکی ہوں جہانگیر میں اب آپ کے ساتھ نہیں جاؤں گی"

آغول جہانگیر سے اپنا ہاتھ چھوڑ آتی ہوئی بولی

میں نخرے برداشت کرنے والا آدمی ہر گز نہیں ہوں اور تم مجھے ڈھیر سارے نخرے دکھا چکی ہو جنھیں"

"میں خاموشی سے برداشت بھی کر چکا ہوں اب تمہارے منہ سے ایک لفظ نہیں نکلے

جہانگیر نے اب آنکھیں دکھاتے ہوئے اس کا بازو پکڑا اور کمرے سے باہر لے گیا،،ہال اس وقت کوئی بھی موجود نہیں تھا جہانگیر اس کے رونے کی پرواہ کیے بغیر اسے کار میں بٹھا کر واپسی کا سفر کرنے لگا

کمرے میں منصور کو پریشان دیکھ کر فاطمہ نے مزید کچھ بھی منصور کو نہیں بتایا صرف یہی کہا کہ جہانگیر آغول کو لے کر جا رہا ہے جس پر منصور نے کوئی خاص رد عمل کا اظہار نہیں کیا مگر کچن میں عینا کو دیکھ کر فاطمہ نے اسکی اچھی طرح طبیعت صاف کی

اس نے عینا کو بتایا کہ آج جو بھی کچھ ہوا ہے صرف اور صرف اس کی وجہ سے ہوا ہے بقول فاطمہ کے اس کی بیٹی پر آج اس کی کی وجہ سے ہاتھ اٹھا۔۔۔ سالے اور بہنوئی اگر آمنے سامنے ہوئے تو صرف اس کی غلطی کی وجہ سے،،، فاطمہ نے عینا کو یہ بھی کہا کہ وہ اسے مڈل کلاس لڑکی سمجھتی تھی لیکن اس نے آج لور کلاس

عورتوں جیسی حرکت کی اسے اپنے مسئلے مسائل یوں سر عام نہیں کھولنے چاہیے تھے۔۔۔فاطمہ عینا کو اور بھی بہت کچھ کہہ رہی تھی جسے عینا نے خاموشی سے سنا اور جب فاطمہ اسے کھری کھری سنانے کے بعد وہاں سے گئی تو عینا نے بھی اپنے کمرے میں کا رخ کیا

جہاں پر اس کا شوہر موجود تھا،،اب اسے نہیں معلوم تھا کہ اس کا شوہر اس کے ساتھ کیا رویہ رکھتا ہے روحان نے اسے گھر جانے سے تو روک لیا تھا مگر اب وہ کیسا ردعمل کرے گا یہ ان کو نہیں معلوم تھا

عینا نے اپنے کمرے میں آئی تو روحان بیڈ کے کراؤن سے ٹیک لگا کر آنکھیں بند کئے بیٹھا تھا بیٹھا ہوا تھا،، کمرے کا دروازہ کھلنے کی آواز پر اس نے آنکھیں کھول کر عینا کو دیکھا عینا روحان سے نظریں چرا کر کمرے کا دروازہ بند کرتی ہوئی ڈریسنگ ٹیبل کے پاس آئی اپنی جیولری اتار کر وارڈروب کھولتی ہوئی نائٹی کی بجائے اپنے لیے آرام دے قمیض شلوار نکالا اور چینج کرنے چلے گئی۔۔۔واپس آئی تو کمرے کی لائٹ بند کر کے خاموشی سے آنکھوں پر ہاتھ رکھتی ہوئی لیٹ گئی۔۔۔ابھی تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ عینا کو محسوس ہوا جیسے کمرے کی لائٹ دوبارہ کھلی ہو روحان نے عینا کی آنکھوں سے ہاتھ ہٹا کر اسے ہٹا کر اسے بیڈ پر بٹھایا

"کیا ملا تمہیں اپنے بھائی، میرے ماں باپ کے سامنے یوں اپنا اور میرا تماشہ بنا کر جواب دو"

روحان اس کے سامنے کھڑا ہوا سخت لہجے میں پوچھنے لگا

"نیند آ رہی ہے مجھے سونا ہے"

عینا آہستہ سے بولتی ہوئی دوبارہ بیڈ پر لیٹنے لگی مگر روحان نے اسے بازو سے پکڑ کر بیڈ سے اٹھا کر اپنے سامنے کھڑا کیا

میرا سکون تباہ کر کے میری نیند حرام کر کے تم سو سکتی ہو،، تمہیں کیا لگتا ہے میں تمہیں سونے دو گا کیو" "بکواس کی تم نے وہاں سب کے سامنے

روحان اسے اپنے سامنے کھڑا کرتا ہوا غصے میں چیخا

آپ میرے ساتھ بند کمرے میں ایسا رویہ رکھیں گے تو یہ جائز ہے۔۔۔ آپ مجھے ڈرائے گے، مجھ پر ہاتھ" "اٹھائے گے اور میں بدلے میں کچھ نہ بولو یہ ناانصافی نہیں ہے روحان

عینا نے کوشش کی تھی کہ اس کی آنکھوں میں نمی نہ آئی عینا کے بولنے پر روحاں نے زور سے اس کا منہ پکڑا

کیا رویہ رکھتا ہو میں تمہارے ساتھ بند کمرے میں۔۔۔ زیادتی کی ہے تمہارے ساتھ،، کتنا مارا پیٹا ہے" تمہیں۔۔۔ کھانے پینے کو نہیں دیتا یا خوش نہیں رکھتا۔۔۔ بولو کتنی زور سے مارا تھا میں نے تمہارے منہ پر،، جس کا تم نہیں ہو سر عام ڈھنڈورا پیٹا۔۔۔ تھپڑ معلوم ہے کیا ہوتا ہے، تھپڑ وہ ہوتا ہے جو آج تمہارے بھائی "نے، تمہاری وجہ سے میری بہن کو مارا۔۔۔ اسے کہتے ہیں تھپڑ، لگاؤ میں تمہارے منہ ویسا تھپڑ

روحان اس کا منہ بوجھ کر آنکھیں دکھاتا ہوا پوچھنے لگا۔۔۔ عینا نے اس کا ہاتھ اپنے منہ سے ہٹایا

آپ کی انا کو تسکین ملے گی تو زور کا تھپڑ بھی مار کے دیکھ لیں،، تھپڑ زور سے مارا جائے یا پھر آہستہ سے تھپڑ" تھپڑ ہی ہوتا ہے روحان،، آہستہ مارنے میں بھی اتنی ہی تذلیل اور زلت کا احساس ہوتا ہے مگر آپ نہیں سمجھیں گے۔۔۔ کتنا دکھ ہو رہا ہے آپ کو اپنی بہن کا۔۔۔ میرے بھائی کو بھی بالکل اسی طرح دکھ ہوا ہو گا آپ یہ بھی نہیں سمجھیں گے۔۔۔ کیوں کی تھی آپ نے مجھ سے شادی،، ایسا سلوک روا رکھنے کے لیے یہ تھی آپ کی مجھ سے محبت"

عینا اپنی آنکھوں سے آنسو صاف کرتی ہوئی روحان سے پوچھنے لگی۔۔۔ روحان نے آگے بڑھ کر شاید اسے گلے لگانا چاہا مگر عینا نے اسے روک دیا

ایک منٹ روحان، ہماری شادی سے پہلے اور بعد میں بھی میں نے نوٹ کیا ہے آپ کی شخصیت میں ایسا کچھ" ہے جو مجھ سے بلکہ سب سے چھپا ہوا ہے۔۔۔ کیوں اپناتے ہیں آپ اچانک ایسا رویہ، جو میری تکلیف کا سبب بنتا ہے۔۔۔ آخر ایسی کیا بات ہے جو آپ مجھ سے یا کسی سے شئیر نہیں کرنا چاہتے۔۔۔ آپ کی شخصیت کا وہ کون سا پہلو ہے جو سب سے پوشیدہ ہے۔۔۔ میں آپ کی بیوی ہو مجھے وہ سب جاننا روحان"

جو جو باتیں عینا کو اب تک کنفیوز کر رہی تھی عینا نے سوچا آج وہ روحان سے پوچھ لے۔۔۔ روحان اسکی بات تحمل سن کر اس کے پاس آیا اسے شانوں سے تھام کر بیڈ پر بٹھایا اور خود بیڈ سی نیچے بیٹھ کر اس نے عینا کے دونوں ہاتھ تھام لئے

میری کالج کے زمانے سے ہی جیڈی سے کبھی نہیں بنی جب مجھے یہ بات معلوم ہوئی کہ تم جیڈی کی بہن ہو" تب بھی میری محبت میں کوئی کمی نہیں آئی۔۔۔عینا میں نے تم سے شادی کی ہے تمہارے ساتھ فیئر طریقے سے زندگی گزارنا چاہتا ہوں۔۔۔کچھ باتیں ہیں جو میں تم سے شیئر نہیں کر سکتا بلکے کسی سے بھی نہیں کر سکتا۔۔۔۔ مگر ان باتوں سے تمہارا کوئی تعلق بھی نہیں ہے،،اس لیے تم اُن باتوں کے پیچھے نہیں پڑو گی،،نہ مجھ سے سوال کرو گی،،نہ کچھ کریدوں گی اور نہ ہی کسی دوسرے سے ڈسکس کرو گی۔۔۔تم ایسا کرو گی عینا،،تم ایسا ہی کرنا پڑے گا"

آخری جملہ ادا کرتے ہوئے اس نے اپنے ہاتھ سے عینا کے ہاتھ پر دباؤ ڈالا تھا

"مگر روحان یہ سب"

عینا نے بولنا چاہا تب روحان نے اس کے ہونٹوں پر اپنی انگلی رکھتے اسے خاموش کروایا

"شش،،یہ وہ اگر مگر کچھ نہیں۔۔۔۔ آج کے بعد ہم دوبارہ اس ٹاپک پر بات نہیں کریں گے اب سو جاؤ"

روحان عینا کو بیڈ پر لٹانے کے بعد لائٹ بند کرتا ہوا خود بھی بیڈ پر لیٹ گیا

****

گاڑی جیسے ہی کار پورچ میں آکر رکی آغول روتی ہوئی گاڑی کے اندر سے اتر کر گھر کے اندر داخل ہوئی جہانگیر بالکل خاموش اس کے پیچھے گھر کے اندر داخل ہوا لاونج کے اندر اینٹر ہوتے ہی آغول نے ہاتھ میں

موجود کلچ زور سے ڈیوائیڈر پر کھینچ کر مارا اور گلے میں موجود اپنا دوپٹے کو اتار کر کرسی پر پھینکتی ہوئی وہ بیڈ روم میں چلی گئی

جہانگیر خاموشی سے اس کا کلچ اور دوپٹہ اٹھاتا ہوا بیڈ روم کے اندر داخل ہوا۔۔۔۔ ہوا میں اڑتی ہوئی سینڈل اس کی طرف آئی اگر وہ سائیڈ پر نہ ہوتا تو یقیناً وہ سینڈل جہانگیر کے سر پر لگتی جبکہ دوسری سینڈل کو اتار کر زور سے باتھ روم کے دروازے پر مارا گیا تھا

کوئی اور وقت ہوتا تو وہ آغول کا دماغ دو منٹ میں درست کر دیتا مگر ابھی وہ خاموشی سے آغول کی ساری بدتمیزی برداشت کر رہا تھا وہ اب روتی ہوئی اپنے کانوں سے ایئر رینگز کے بعد چوڑیاں اتار کر کوئی چیز کہی، تو کوئی چیز کہی پھینک رہی تھی آخر میں وہ بالوں سے بینڈ اتار کر اپنے بال کھولتی ہوئی بیڈ پر اندھے منی لیٹ کر رونے لگی

جہانگیر خاموشی سے ایک ایک کر کے اس کی ساری جیولری اٹھا کر ڈریسنگ ٹیبل پر رکھتا ہوا دراز میں اسکا کلچ ڈالنے لگا۔۔۔ وارڈروب سے اپنے کپڑے لے کر چینج کرنے چلا گیا واپس آیا تو وہ ابھی بھی اوندھے منہ لیٹی ہوئی رونے میں مصروف تھی۔۔۔ جہانگیر خاموشی سے شاپر لے کر آیا اور اس کے پاؤں میں ڈالنے لگا

یہ کیا بدتمیزی ہے" آغول ایک دم مُڑ کر غصے میں بولی۔۔۔ زور سے اپنے ٹانگ کو جھٹک کر وہ شاپر پھینک" چکی تھی

"سیریسلی ابھی صرف ہیلپ کر رہا تھا تمہاری اور کچھ بھی نہیں"

جتنے تحمل انداز میں اس نے سیریس ہو کر بولا تھا آغول کو اس میسنے انسان پر غصہ آنے لگا

"آپ نے اگر مجھے ذرا بھی ٹچ کیا نہ جہانگیر، تو میں جان لے لو گی آپ کی"

آغول غصے میں اسے دھمکاتی ہوئی بولی اس کی سفید رنگت رونے اور غصے کی وجہ سے سرخ ہو چکی تھی

"مگر تم خود چاہتی تھی کہ میں تم سے سوری کہو"

جہانگیر اس کے پاس بیٹھتا ہوا نرمی سے بولا اور آغول کا ہاتھ تھام لیا

ہماری شادی والے دن میں نے تمہارا دل دکھایا وہ ٹھیک نہیں تھا، میرے عمل سے آج تم ہرٹ ہوئی تمہارا غصہ بھی جائز ہے مجھے ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا۔۔۔ ہماری شادی سے پہلے اور جب جب میری باتوں اور میرے عمل کی وجہ سے تمہارا دل دکھا ہو،، میں ان سب کے لیے تم سے سچے دل سے معافی مانگتا ہوں ایم سوری"

جہانگیر نرمی سے اس کا ہاتھ اپنے انگوٹھے سے سہلا بے حد نرم لہجے میں بولتا ہوا آغول کو دیکھنے لگا آغول بھی خاموشی سے جہانگیر کو دیکھ رہی تھی

اندر کہیں اسے خوشی بھی ہوئی کہ وہ اس سے معافی مانگ رہا ہے یقیناً اس سے مرغوب ہو کر، جبھی وی اس کے سامنے جھک رہا تھا مگر کیا شخص کو اتنی جلدی معاف کرنا چاہیے آغول دل ہی دل میں سوچنے لگی

"ٹھیک ہے آپ نے معافی مانگ لی اب لائٹ بند کر دیں مجھے سونا ہے"

آغول نے جہانگیر کے ہاتھوں سے اپنا ہاتھ نکالا اپنے لہجے میں نرمی اور لچک لائے بغیر بولی اور بیڈ پر لیٹ گئی

جہانگیر خاموشی سے چند منٹ اس کو دیکھتا رہا پھر اس کے پاس سے اٹھ کر لائٹ بند کرتا ہوا اپنی جگہ پر لیٹ گیا

****

"یار یہ والی شرٹ پریس نہیں ہے میری"

عینا کمفرٹر تہہ کر رہی تھی تب اسے روحان کی آواز سنائی دی وہ بیزاری سے وارڈروب سے اپنی دوسری شرٹ نکال رہا تھا

"لائے میں زاہدہ کو بول دیتی ہو وہ پریس کر دے گی"

روحان کی طبیعت میں بیزاری دیکھ کر عینا روحان کے پاس آئی اور اس کے ہاتھوں شرٹ لینی چاہی مگر روحان نے شرٹ پکڑے رکھی وہ عینا کو دیکھ رہا تھا

"شرٹ چھوڑیں گے تو پریس ہو گی"

عینا نے بولتے ہوئے اب کی بار شرٹ کھینچی مگر روحان نے ابھی بھی شرٹ نہیں چھوڑی،،،وہ اب بھی عینا کو دیکھ رہا تھا۔۔۔عینا روحان کو دیکھنے لگی

"ابھی تک ناراض ہو"

روحان نے اس سے اپنائیت بھرے لہجے میں سوال کیا تھا کل صبح اسے لے کر اب تک 24 گھنٹے گزر چکے تھے اور وہ عینا کی آنکھوں میں اپنے لیے پیار اور لبوں پر مسکراہٹ نہیں دیکھ پایا تھا

"میں ناراض نہیں ہوں آپ سے"

عینا اس سے شرٹ لے کر روم سے باہر نکل گئی

"زائدہ"

عینا روحان کے شرٹ ہاتھ میں تھامے زاہدہ کو پکارتی ہوئی کچن میں گئی مگر وہاں پر زاہدہ کے ساتھ فاطمہ بھی موجود تھی

"کیا کام پڑ گیا تمہیں صبح صبح زاہدہ سے"

فاطمہ نے عینا کے ہاتھ میں موجود روحان کی شرٹ پر نظر ڈالی اور عینا سے پوچھنے لگی

"روحان کی شرٹ پریس نہیں دی وہی بولنے آئی تھی زاہدہ کو"

عینا کو فاطمہ کے لہجے میں اجنبیت سی محسوس ہوئی دوستانہ رویہ تو اس نے عینا سے شروع دن سے ہی نہیں رکھا تھا مگر کل رات عینا کو فاطمہ نے جس طرح باتیں سنائی تھی اس سے عینا کو لگا۔۔۔ اس کی ساس سے اس کے ساتھ تعلقات مزید خراب ہو گئے

جمیل (خانسامہ) نہیں آیا ابھی تک زاہدہ سب کے لئے ناشتہ بنا رہی ہے۔۔۔روحان کی شرٹ تم پریس" کرو بلکہ آج سے روحان کے سارے کام تم ہی کرنا جیسے آغول جہانگیر کے کام کرتی ہے۔۔۔میری بیٹی کو تو عادت بھی نہیں ہے ان کاموں کی جبکہ تم نے اپنے گھر میں یہ سارے کام خود ہی کیے ہو گے۔۔۔۔انسان کو "نہ ہی اپنی عادت بھی بگاڑنی چاہیے اور نہ ہی اوقات بھولنی چاہیے

فاطمہ اسے چبھتے ہوئے لہجے میں بولی عینا نے ایک نظر زاہدہ کو دیکھا جو اسی کو دیکھ رہی تھی پھر فاطمہ کو دیکھ کر اپنے روم میں جانے کے لیے واپس مڑی

"شرٹ پریس کرنے کے بعد کچن میں آکر زاہدہ کی ہیلپ کروا دینا"

فاطمہ کی آواز کر عینا کے قدم رکے عینا نے مڑ کر فاطمہ کو دیکھا وہ آنکھوں میں تکبر لیے اسی کو دیکھ رہی تھی۔۔۔عینا "جی" بول کر وہاں سے دوبارہ اپنے روم میں آگئی

روحان بغیر شرٹ کے کھڑا اسی کا منتظر تھا

"زاہدہ ناشتہ تیار کر رہی ہے میں پریس کر دیتی ہوں آپ کی شرٹ"

عینا خود ہی بولتی ہوئی آئرن اسٹینڈ کے پاس آئی

"رہنے دو یار، ایسا کوئی ضروری نہیں ہے یہی شرٹ پہن کے جاؤ،، میں کوئی دوسری شرٹ پہن لیتا ہوں"

روحان نے اس کے ہاتھ سے اپنی شرٹ لینی چاہی جسے زور سے عینا نے اپنی طرف کھینچی

اپنے گھر کے میں سارے کام خود کرتی آئی ہوں میں، ابھی سے نہیں بہت چھوٹی عمر سے۔۔۔ ہمارے گھر "
"میں ہر کام کیلئے الگ الگ نوکر نہیں ہے عادت ہے مجھے سارے کام کرنے کی

عینا روحان کو جتاتی ہوئی بولی اسے شاید فاطمہ کا رویہ کافی محسوس ہوا تھا جس کا نزلہ وہ روحان پر اتارنے لگی

مگر سچ تو یہ تھا کہ اس کی استری کرنے سے جان جاتی تھی اور جینٹس کے کپڑے وہ بالکل پریس نہیں کر سکتی تھی، نہ ہی اس سے پینٹ کی کریس صحیح بنتی تھی۔۔۔ اسی لئے جہانگیر اپنے کپڑے خود ہی پریس کرتا تھا۔۔۔ روحان خاموش کھڑا حیرت سے عینا کا لب و لہجہ اس کا بی ہیویئر دیکھنے لگا۔۔۔ عینا اس کی شرٹ پریس کرنے لگی۔۔۔ استری تیز ہونے کے باعث اچانک اسکی شرٹ جل گئی،، روحان نے چونک کر ایک نظر اپنی شرٹ کو دیکھا دوسری نظر دوبارہ عینا پر ڈالی جو پوری آنکھیں کھولے روحان کی جلی ہوئی شرٹ دیکھ رہی تھی۔۔۔ روحان دوبارہ اسے دیکھنے لگا

"سوری"

روحان کی طرف اپنا رخ کر کے نظریں نیچے جھکائے بولی وہ بے حد شرمندہ تھی۔۔۔ روحان آگے بڑھ کر استری کا پلگ نکالا اور عینا کو گلے سے لگا لیا۔۔۔ گلے لگنے کی دیر دی تھی عینا بری طرح رونے لگی

بھائی کے کپڑے بھی تین بار جلا چکی ہوں تو انہوں نے اپنے کپڑے پریس کروانا ہی چھوڑ دیے،، سب کام "
"ہو جاتے ہیں مگر جینٹس کپڑے پریس نہیں ہوتے مجھ سے

وہ روحان کے گلے لگ کر باقاعدہ روتی ہوئی اسے وضاحت دینے لگی جس پر روحان کو ہنسی آنے لگی

یار میں نے کہا تو تھا تم سے میں دوسری شرٹ پہن لوں گا،، اب اس شرٹ کے لئے اپنے آنسو مت"

"بہاؤ۔۔۔ یہ بتاؤ تمہارا غصہ اتر گیا،، اب ناراض تو نہیں ہو نا مجھ سے

روحان عینا کا چہرہ تھام کر اس سے پوچھنے لگا

غصہ نہیں کر رہی تھی آپ پر،، وہ بس ایسے ہی آ گیا تھا"عینا کے بولنے پر روحان نے مسکرا کر اس کی" پیشانی پر اپنے ہونٹ رکھے

کہاں جا رہی ہو" روحان وارڈروب سے دوسری شرٹ نکالنے لگا تو عینا باہر جانے لگی"

زاہدہ کو ہیلپ کروا دو کچن میں ابھی تک جمیل نہیں آیا"عینا روحان کو دیکھتی ہوئی بتانے لگی"

"وہ اپنی ہیلپ خود کر لے گی اسے چھوڑو اور اپنا ڈریس چینج کرو پھر ناشتہ کرنے چلتے ہیں"

روحان اس کو بولتا ہوا خود بھی آفس کے لئے تیار ہونے لگا۔۔۔ عینا نے ایک نظر نے رات والے ملگجے کپڑوں پر ڈالی اور چینج کرنے چلی گئی

"آ غول اٹھو ناشتہ کر لو، پھر مجھے نکلنا بھی ہے"

جہانگیر کمرے کے اندر داخل ہو کر ناشتے کی ٹرے سائیڈ ٹیبل پر رکھتا ہوا بولا

"مجھے ناشتہ نہیں بنانا"

آغول بیڈ پر لیٹی ہوئی بغیر آنکھیں کھولے جہانگیر سے بولی

"اپنی آنکھیں کھولو اور اٹھ کر بیٹھو ناشتہ میں بنا چکا ہوں"

جہانگیر وارڈروب سے اپنا یونیفارم نکال کر ایک نظر آغول کو دیکھتا ہوا بولا۔۔۔ آغول نے آنکھیں کھول کر سائڈ ٹیبل پر ناشتے کی ٹرے دیکھی اور پھر جہانگیر کو دیکھنے لگی

"شکل مت دیکھنے بیٹھ جاؤ، جلدی سے برش کر کے آؤ"

جہانگیر اس کی سُست طبعیت پر اسے ٹوکتا ہوا بولا۔۔۔ یونیفارم ہینگ کرتا ہوا۔۔۔ بیڈ پر آ کر بیٹھ گیا

"بول تو ایسے رہے ہیں جیسے مری جاری میں اس شکل کو دیکھنے کے لئے"

آغول جہانگیر کو دیکھ کر سوچتی ہوئی واشروم چلی گئی۔۔۔ واپس آئی تو جہانگیر اس کے انتظار میں بیٹھا ہوا تھا،، اسے اتنی عزت دینے پر آغول کو اس پر حیرت ہونے لگی۔۔۔ وہ خاموش کر کے جہانگیر کے سامنے بیڈ پر بیٹھ گئی

"روز اتنا اوئیلی ناشتہ نہیں کیا جاتا مجھ سے"

آغول پراٹھا دیکھ کر باقاعدہ منہ بنا کر بولی۔۔۔۔

جہانگیر خاموشی سے اپنی جگہ سے اٹھا اور روم سے باہر نکل گیا۔۔۔ آغول ابھی سوچ ہی رہی تھی کہ وہ کہاں گیا ہے جہانگیر واپس روم میں آیا، براؤن بریڈ اس کے ہاتھ میں موجود تھی

"تھوڑی دیر پہلے لے کر آیا تھا تمہارے لئے"

جہانگیر براون بریڈ کا پیکٹ آغول کی طرف بڑھاتا ہوا بولا آغول اس کی کرم نوازی پر باقاعدہ جہانگیر کو سر اٹھا کر دیکھنے لگی پھر اس کے ہاتھ سے بریڈ کا پیکٹ لیا۔۔۔ جہانگیر کافی دنوں سے نوٹ کر رہا تھا وہ صبح ناشتہ بہت مجبوری میں کرتی ہے شاید اسے ہیوی ناشتہ کرنے کی عادت نہیں تھی۔۔۔ اس لیے آج صبح بیدار ہوا تو اس کے لیے بریڈ لے آیا تھا

آغول بریڈ کھا کر چائے کے سپ لیتی ہوئی چور نظروں سے جہانگیر کی پلیٹ کو دیکھنے لگی۔۔۔ وہ کتنے مزے سے روز پراٹھے کے ساتھ املیٹ کھاتا تھا۔۔ اور حیرت کی بات یہ تھی کہ عام پولیس والوں کی طرح اس کی ٹمی بھی باہر نہیں تھی۔۔۔ وہ تو مشکل سے ہی ادھا پراٹھا کھا سکتی تھی

ویسے تو تمہیں جم جوائن کرنے کی ضرورت نہیں ہے، اچھا باڈی شیٹ ہے تمہارا، مگر کل تم جم جوائن کرنے" کا ذکر کر رہی تھی۔۔۔ یہاں سے دس منٹ کی واک پر جم موجود ہے،، رانی سے گھر کی صفائی کروانے کے "بعد چلی جانا

جہانگیر ناشتے سے فارغ ہونے کے بعد اپنے والٹ سے ہزار ہزار کے چند نوٹ نکال کر آغول کی طرف بڑھاتا ہوا بولا

آغول حیرت سے منہ کھول کر اسے دیکھ رہی تھی وہ کتنا میں مینا تھا کس طرح اس کے بوڈی شیٹ پر غور و فکر کرتا تھا شاید وہ اسے جم کے لئے ایڈمیشن فیس دے رہا تھا،، آغول نے اس کے ہاتھ سے پیسے لینے کے

بعد اس کا والٹ جو کہ جہانگیر دوبارہ اپنی پاکٹ میں رکھنے والا تھا اس کے ہاتھ سے لیا اور کھول کر چند ہزار کے نوٹ مزید نکالنے لگی

"اتنے میں گزارا کیسے ہو گا میرا اور بھی دوسری ضرورت کی چیزیں ہوتی ہیں"

جہانگیر نے بڑی بڑی آنکھیں نکال کر اسے گھورا تو آغول الٹا اس کو گھورتی ہوئی بولی

"ہلکا ہاتھ رکھ کر خرچ کرنے کی عادت ڈالو،، اب تمہارے ڈیڈی یا بھائی جتنا پیسے نہیں ہے میرے پاس"

جہانگیر اس کے ہاتھ سے اپنا والٹ لے کر واپس اپنی پاکٹ میں رکھتا ہوا بیڈ سے اٹھا۔۔۔

آغول اس کی پشت کو دیکھ کر اسے منہ چڑانے لگی،، جہانگیر اس کی حرکت آئینے میں دیکھ چکا تھا۔۔ آغول نے آئینے میں دیکھا تو اپنی حرکت پر شرمندہ ہونے کی بجائے مسکرا کر اسے دیکھنے لگی

ویسے اتنے مڈل کلاس بھی نہیں ہے آپ،۔۔۔ وارڈروب تو اچھا خاصا ہے آپ کا،، موبائل بھی اتنا مہنگا" رکھا ہوا ہے۔۔۔ بس یہ گاڑی جو آپ نے رکھی ہوئی ہے وہ تھوڑی کھٹارا۔۔۔ میرا مطلب ہے پرانے ماڈل کی ہے۔۔۔ اور یہ بیڈ روم کا فرنیچر بہت سمپل ہے،، چلے ایسا کرتے ہیں پہلے ہم بیڈ روم کا فرنیچر چینج کریں "گے اور اس کے ایک دو مہینے بعد نیو کا رلے لیں گے

آغول ہاتھ میں موجود پیسوں کو بیڈ پر رکھتی ہوئی خوشی خوشی اسے آئیڈیا دینے لگی۔۔۔ جسے سن کر جہانگیر اس کے پاس آیا

میں ایک مڈل کلاس آدمی ہونے کے ساتھ ساتھ اچھا خاصہ کے کفایت شعار انسان بھی ہو۔۔۔ فرنیچر بیشک سمپل ہے مگر یہ اتنا پرانا نہیں ہے،، چند ماہ پہلے ہی لیا تھا۔۔ اور میری گاڑی جو تمہیں کھٹارا لگ رہی ہے اسے میں تین سال تک مزید استعمال کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں"

جہانگیر آغول کے پاس آکر اسے بولتا ہوا بیڈ پر رکھے ہوئے پیسے اٹھتا کر دراز کے اندر رکھتا ہوا اس سے مزید بولا

یہ پیسے میں نے بہت محنت سے کمائے ہیں۔۔۔ اس لئے انہیں۔۔۔ اور آگے بھی سوچ سمجھ کے خرچ کرنا"

جہانگیر کو اندازہ تھا آغول کو اس کی باتیں پسند نہیں آئی ہو گی یا شاید اسے برا بھی لگا ہوں۔۔۔ کیونکہ اسے کھلا خرچ کرنے کی عادت ہو گی لیکن اب اسے جہانگیر کے ساتھ زندگی گزارنی تھی تو یہ سب عادتیں بھی اسے ڈالنی ہو گی۔۔۔

دوسری طرف جہانگیر کی باتیں سن کر تو آغول کا دل ہی گھبرانے لگا۔۔۔ یہ جو پیسے اس نے جہانگیر سے لئے تھے اسے ان پیسوں کی ضرورت نہیں تھی اس کے اکاؤنٹ میں اچھی خاصی رقم موجود تھی۔۔۔ مگر وہ شوہر تھا اس کا، تو وہ اس کے پیسوں پر حق رکھتی تھی اس لیے اس نے جہانگیر سے پیسے لے لیے تھے

ویسے جہانگیر جو عنایات آج صبح آپ نے کی ہیں، وہ کس خوشی میں کی ہے۔۔۔ مطلب خود سے ناشتہ بنانا اور پیسے دینا۔۔۔ کیا یہ کل رات والی تھپڑ کا مداوا ہے"

جہانگیر چینج کر کے آیا تو آغول اس کو دیکھ کر پوچھنے لگی

صبح جلدی آنکھ کھل گئی تھی اس لیے ناشتہ خود بنالیا۔۔۔اور یہ پیسے تمہاری پاکٹ منی ہیں میں عینا کو بھی" دیتا تھا۔۔۔ہاتھ اٹھانے کا مداوا نہیں ہے یہ سب چیزیں ویسے تو اس کے لیے کل رات تم سے معافی مانگ چکا "ہوں۔۔۔لیکن اگر تم اس کا مداوا چاہتی ہو تو وہ آج رات مداوا کر دوں گا

جہانگیر گہری نگاہوں سے اس کو دیکھتا ہوا بولا۔۔۔تو آغول اس سے نظریں چرا گئی

اچھا سنو آج رات کا کھانے بنانے کی ٹرائے کرنا۔۔۔جو بھی آسانی سے بن جائے وہ بنالینا،،میں سات بجے" "تک آجاؤں گا

جہانگیر نے اس کو نظریں چراتے ہوئے دیکھا تو بولا آغول اس کو گھورنے لگی

آپ کو معلوم ہے نا، کھانا بنانا مجھے نہیں آتا آپ پھر وہی باتیں لے کر بیٹھ گئے۔۔۔جہانگیر مجھ سے نہیں" "بنایا جائے گا کھانا

آغول اس کو دیکھ کر اب منہ بگاڑ کر بولی

"جیسا بھی بنے گا میں کھالوں گا مگر تم ٹرائے ضرور کرنا اور اب دروازہ بند کر لو میں جا رہا ہوں"

جہانگیر اس کو بولتا ہوا پولیس اسٹیشن کیلئے روانہ ہو گیا

****

"روحان کی شرٹ پریس نہیں کی تم نے"

ناشتے کی ٹیبل پر منصور روحان عینا موجود تھے تب فاطمہ روحان کو دوسری شرٹ میں دیکھ کر عینا سے پوچھنے لگی۔۔۔روحان نے چونک کر اپنی ماں کا لب ولہجہ دیکھا

"پریس کر رہی تھی مگر غلطی سے وہ جل گئی مجھ سے"

عینا اپنی نظریں جُھکا کر آہستگی سے فاطمہ کو بتانے لگی

تمہیں کچھ آتا جاتا بھی ہے یا پھر اپنے گھر میں بھی ایسے ہی کام کرتی تھی اور یہ ناشتہ کیوں نہیں بنانے آئی"
"تم

فاطمہ کرخت لہجے میں عینا کو دیکھتی ہوئی بولی

"یہ بات کس لہجے میں کر رہی ہے آپ اِس سے"

روحان حیرت سے فاطمہ کو دیکھتا ہوا پوچھنے لگا جبکہ منصور کو بھی فاطمہ کا یہ انداز پسند نہیں آیا عینا خاموش بیٹھی رہی

کیا غلط کہہ رہی ہوں میں، اپنے گھر میں کام کر سکتی ہے سسرال میں نہیں کر سکتی۔۔کل تو اس کا بھائی بڑا"
"لڑکیوں کی تربیت پر باتیں سنا کر گیا تھا،، اپنی بہن کو کچھ نہیں سکھایا اُس نے

فاطمہ روحان کو بولتی ہوئی عینا کو گھورنے لگی

"مما عینا میری بیوی ہے آپ اسے اس طرح ٹریٹ کریں گی تو مجھے بہت برا لگے گا"

روحان نے فاطمہ کو ناراضگی سے بولتے ہوئے بھی اپنا لہجہ نرم رکھا تھا

"اور یہ تمہاری بیوی، اس نے سر عام سب کے سامنے اپنے کمرے کی باتیں کھولی تب برا نہیں لگا تمہیں"

فاطمہ اپنے بیٹے کو دیکھ کر جتاتی ہوئی بولی۔۔ جس سے عینا کا سر تھوڑا اور زیادہ جُھک گیا

فاطمہ بالکل خاموش ہو جاؤ اب،، جو بات گزر چکی ہے اسے دہرانے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ اور ذرا" اپنے رویے پر غور کرو۔۔۔ آئندہ نہ میں دیکھو، نہ سنو، کہ تم نے عینا کے ساتھ اس طرح کا رویہ اپنایا ہوا ہے"

منصور جو کہ خاموش بیٹھا ہوا تھا فاطمہ کو ٹوکتا ہوا بولا

"اور آپ کو معلوم ہے اس کے بھائی نے ہماری بیٹی کے ساتھ کیسا رویہ رکھا ہے"

فاطمہ اب شوہر کو دیکھتی ہوئی بولی

فاطمہ میں تم سے کہہ رہا ہوں خاموش ہو جاؤ تو اس کا مطلب ہے اب تم بالکل خاموش ہو جاؤ۔۔۔ ان" دونوں کی جو بھی بات ہے وہ میں جہانگیر آغول سے خود اپنے سامنے بٹھا کر ان سے پوچھ لوں گا،، اس ٹاپک پر اب کوئی بات نہیں ہونی چاہیے

منصور سخت لہجے میں بیوی کو بولتا ہوا ناشتے کی ٹیبل سے اٹھ گیا اور آفس کے لیے نکل گیا۔۔۔۔ تھوڑی دیر بعد روحان بھی ناشتہ کر کے آفس کے لیے نکل گیا جبکہ فاطمہ کھا جانے والی نظروں سے عینا کو گھورتی ہوئی اپنے کمرے میں چلی گئی

****

"کھانا بنالیا تھا تم نے"

جہانگیر کو گھر آتے آتے اٹھ بج چکے تھے وہ گھر آیا تو آغول کو ایل ای ڈی کے آگے بیٹھا دیکھا آغول نے اس کے آنے کا کوئی رسپونس نہیں دیا تھا، اس کی ساری توجہ اسکرین کی طرف تھی جہانگیر خود ہی اس سے پوچھنے لگا

"پیزا آرڈر کر دیا تھا میں نے، کچن میں رکھا ہے جا کر کھالیں"

وہ اسکرین سے نظریں ہٹائے بغیر جہانگیر سے بولی

"میں نے تم سے صبح کہا کہ کھانا تم بنانا۔۔۔ سمجھ میں نہیں آئی تھی تمہارے بات"

اس نے دوپہر کا کھانا نہیں کھایا تھا اسے ویسے ہی بھوک لگ رہی تھی اوپر سے آغول کی بات سن کر جہانگیر کو غصہ آنے لگا

آپ کو کیوں نہیں آتی میری بات سمجھ میں۔۔۔ کتنی بار کہا تو ہے کہ نہیں بنانا آتا مجھے کھانا۔۔۔ وہی"
"جاہلوں کی طرح لڑنا ہر وقت

اچھی بھلی وہ مووی دیکھ رہی تھی اسے جہانگیر کا بیچ میں مداخلت کرنا بالکل پسند نہیں آیا۔۔۔ تبھی چڑھتی ہوئی بولی۔۔۔ جہانگیر نے آگے بڑھ کر آیل ای ڈی سوئچ آف کیا اور آغول کے سر پر کھڑا ہو گیا

یہ جاہل کس کو بولا تم نے،، جن عورتوں کو بات کرنے کی تمیز نہ ہو وہ صرف جوتے کھانے کے لائق ہوتی"
ہیں۔۔ آئندہ اگر تم نے آگے سے بکواس کی نا تو پھر تمہیں بتاؤں گا کہ جہالت کا مظاہرہ کیا ہوتا ہے۔۔۔۔
"فوراً کچن نے جاؤ اور کھانا بناؤ ابھی اور اسی وقت

جہانگیر اس پر چیختا ہوا اسے بازو سے کھینچ کر اٹھاتا ہوا بولا

"بول تو رہی ہوں کہ پزا آرڈر کر دیا ہے پھر کیو بناو کھانا۔۔۔ ریموٹ دیں مجھے"

آغول نے جہانگیر کے چیخنے کی پروا کیے بغیر اس سے ریموٹ لینا چاہا جو جہانگیر نے دیوار پر دے مارا

"پزا نہیں پسند ہے مجھے، کچن میں جاؤ اور کھانا بناؤ"

جہانگیر نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے دروازے کی طرف دھکیلتے ہوئے کہا

اس طرح کھانا بنوائیں گے آپ مجھ سے،، کھانا تو میں اب بالکل نہیں بناؤں گی بلکہ اپنے آپ کو آگ لگا"
"لوں گی تا کہ یہ کھانا بنانے کا چیپٹر ہی کلوز ہو جائے

اغول خود بھی غصے میں چیختی کی ہوئی کچن کے اندر گئی اور کیبنٹ کھول کر میچ باکس نکالا

جہانگیر اس کے پیچھے تیزی سے کچن میں آیا اور جھپٹ کر اس کے ہاتھ سے میچ باکس لیا

"چھوڑے مجھے، آج میں اپنے آپ کو آگ لگا کر ختم کر لو گی"

آغول چیختی ہوئی جہانگیر سے میچ باکس لینے کے لیے چھپٹی تبھی جہانگیر نے اس کو دھوکہ دیا وہ فرش پر جا گری

"تمہیں کیا لگتا ہے میں تمہیں یہاں پر بچانے کے لئے آیا ہوں ایسے نہیں جل کر مروں گی تم"

جہانگیر نے دوبارہ دوسرا دوسرا کیبنٹ کھولا اور ایک چھوٹے سائز کا گیلن نکالنے لگا

"یہ کیا ہے"

آغول نے گھبراتے ہوئے فرش سے اٹھ کر پوچھا

"مٹی کا تیل، پہلے یہ تم پر چھڑکوں گا اور پھر اپنے ہاتھ سے خود تمہیں آگ لگاؤں گا"

جہانگیر نے گیلن کا کیپ ہٹاتے ہوئے مٹی کا تیل اس پر چھڑکنا چاہا۔۔۔ آغول کمرے کی طرف بھاگی

"آپ کو قسم ہے اپنی دی جان کی جو آپ میرے پاس آئے تو"

وہ چیختی ہوئی بولی اور اپنے آپ کو واش روم میں بند کر لیا

وہ ڈر گئی تھی اسے لگا جہانگیر سچ میں اس پر مٹی کا تیل چھڑک کر اسے آگ ہی نہ لگا دے غصے میں۔۔۔وہ خود کونسا اپنے آپ کو آگ لگانے والی تھی وہ تو صرف جہانگیر کو ڈرا رہی تھی

"یہ مرنے کے ایکٹینگ اپنی فیملی کے سامنے کرو جو تمہارے ڈراموں پر یقین کریں۔۔۔آئندہ میرے سامنے مت کرنا ورنہ اپنے ہاتھوں سے تمہارا کام تمام کر دو گا۔۔۔شرافت سے واش روم دروازہ کھول کر باہر نکلا اور کھانا تیار کرو میرے لیے"

واش روم کے اندر اسے جہانگیر کی آواز سنائی دی تو آغول زور و شور سے روتی ہوئی باہر نکلی

"جب ایک کام مجھے آتا ہی نہیں ہے تو آپ میرے پیچھے کیوں پڑ گئے ہیں۔۔۔اس طرح زور زبردستی سے آپ مجھ سے کھانا بنوائے گے روز"

باہر نکلتی ہوئی وہ جہانگیر کو دیکھ کر بولی

"تمہارے بارے میں مجھے اندازہ ہو رہا ہے کہ تم ایک ڈھیٹ لڑکی ہو، پیار کی زبان تمہیں راس نہیں آتی،، بھوک اور غصے سے تم میرا پارہ مزید ہائی کر رہی ہو آغول، اس سے پہلے میں تم سے بہت برے طریقے سے پیش آؤ، شرافت سے کچن میں آجاؤ"

جہانگیر اسے وارننگ دیتا ہوا خود بھی کچن میں آگیا چولہا جلا کر نون اسٹک پین چولہے پر رکھا

"چلو آئل ڈالو اس میں۔۔۔بس اتنا نہیں،، سوئمنگ کرنی ہے کیا اس میں"

جہانگیر آغول کو روتا ہوا دیکھ کر غصے میں بولا اور پیاز لے کر آیا

کاٹو اسے۔۔۔یا میرے مالک،، پہلے چھلکا اتارتے ہیں پیاز کا۔۔۔بے وقوف لڑکی صرف زبان چلانی آتی ہے، ہاتھ نہیں چلائے جاتے"

جہانگیر اس کے ہاتھ سے پیاز چھینتا ہوا کاٹنے لگا

"جاؤ فرج سے مٹر نکل کر لاؤ"

اس کے بعد جہانگیر نے پوری ریسیپی بتاتے ہوئے آغول کے رونے کی پروا کیے بغیر اس سے مٹر پلاؤ بنوایا

جسے بنانے کے بعد وہ سیدھی بیڈ روم میں چلی گئی۔۔۔کل رات سے لے کر صبح تک جہانگیر کا اپنے ساتھ رویہ دیکھ کر وہ فاطمہ کو مطمئن کر چکی تھی مگر اسے کیا معلوم تھا کہ پولیس اسٹیشن سے آنے کے بعد وہ دوبارہ جلاد بن جائے گا۔۔۔وہ سمجھ رہی تھی جہانگیر اس کی خوبصورتی سے متاثر ہو کر اب یونہی اسے پیار سے باتیں کرتا رہے گا

ایک گھنٹے سے وہ بیڈ پر لیٹی ہوئی تھی، جہانگیر نے معلوم نہیں کھانا کھا لیا تھا یا نہیں۔۔۔وہ اس کو چھوڑ کر آ گئی تھی نہ جانے وہ دوسرے کمرے میں کیا کر رہا تھا۔۔۔آغول کو اس کے اوپر شدید غصہ تھا اس نے سوچ لیا تھا۔۔۔اب وہ اس سے بات ہی نہیں کرے گی اور نہ ہی اسے خود سے فری ہونے دے گی،، یہی سوچتے سوچتے اس کی آنکھ لگ گئی

****

تھوڑی دیر پہلے ہی اس نے دی جان سے بات کی تھی بارہ بجے کے قریب جہانگیر اپنے بیڈ روم میں آیا تو اس نے آغول کو سوتا ہوا دیکھا

جب وہ پولیس اسٹیشن سے واپس گھر آیا تھا تو اس کا موڈ اچھا تھا اسے لگ رہا تھا کہ آغول بھی اس سے خوشگوار موڈ میں ملے گی۔۔۔ مگر ایسا کچھ نہیں ہوا جب وہ واپس آیا مگر آغول نے اس کے آنے کا رسپانس ہی نہیں دیا۔۔۔ تو جہانگیر نے اسے خود سے مخاطب کیا

اسے لگا تھا کہ آغول نے رات کا کھانا بنالیا ہو گا۔۔۔ اس نے سوچا تھا کہ وہ جیسا بھی کھانا بنائی گی وہ بغیر نقص نکالے کھالے گا تا کہ اگلے دن بھی اسے کھانا بناتے ہوئے برا نہ لگے۔۔۔

مگر جہانگیر کے پوچھنے پر آغول نے بتایا کہ اس نے کھانا نہیں بنایا۔۔۔ جس پر جہانگیر کو غصہ آیا۔۔۔ وہ اسے کھانا بنانے کے لیے فورس نہیں کرتا اگر آغول آگے سے بدتمیزی سے جواب نہیں دیتی۔۔۔ اگر وہ اس سے کل رات سے نرمی برت رہا تھا تو آغول پورا پورا اس کی نرمی کا فائدہ اٹھا رہی تھی

جہانگیر کو اس پر مزید غصہ تب آیا جب آغول نے اوور ایکٹینگ شروع کر دی۔۔۔ شاپنگ مال میں جب آگ لگی تھی، وہ ڈیڈ باڈی کو دیکھ کر جس طرح ڈری تھی جہانگیر کو معلوم تھا وہ کبھی خود کو کبھی آگ نہیں لگا سکتی۔۔۔ وہ صرف اسے دھمکانے کے لیے ایسا کر رہی ہے

ڈرامہ کوئین" جہانگیر سوتی ہوئی آغول کا چہرہ دیکھ کر بڑبڑایا اور اپنے کپڑے لے کر چینج کرنے چلا گیا"

واپس آکر بیڈ پر لیٹا تو آغول کی پشت اس کی طرف تھی۔۔۔ پیچھے سے بڑے گلے کی وجہ سے اس کی نظر آج پھر آغول کے دائیں کندھے کے تھوڑا نیچے اس کے تِل پر پڑی جو کہ اس کی قمیز سے جھانک رہا تھا جہانگیر اپنی انگلی سے اسکی قمیز کو نیچے کرتا ہوا تِل کو دیکھنے لگا۔۔۔ آج پھر اس تِل کو دیکھنے کے بعد جہانگیر کے دل میں اس تل کو چھونے کی خواہش جاگی۔۔۔ مگر اب کی بار وہ یہ تِل ہاتھ سے نہیں بلکہ ہونٹوں سے چھونا چاہتا تھا۔۔۔

خواہش کے جاگنے سے اسے اپنی سوتی ہوئی بیوی کا خیال آیا مگر آغول کو سوتا ہوا دیکھ کر بھی وہ اپنی اس خواہش کو سلا نہیں پایا،، تھوڑا نزدیک آکر جہانگیر اپنے ہونٹوں سے اس تِل کو چھونے کی جسارت کرنے لگا۔۔۔

تِل پر اپنے ہونٹ رکھتے ہی جذبات کا طوفان اسکے اندر امڈ آیا،، ہر چیز سے بے نیاز وہ مدہوشی کے عالم میں آغول کی قمیض کی زپ کھولنے لگا

اس کی کمر کو اپنے ہونٹوں سے چھوتا ہوا وہ اپنی انگلیاں نرمی سے اس کی کمر پر پھیرنے لگا،، اب وہ اپنا ہاتھ آغول کے گرد لپیٹتا ہوا اس کے پیٹ کو نرمی سے چھو رہا تھا۔۔۔ جہانگیر آغول کا کندھا پکڑتے ہوئے اسی سیدھا کرنے لگا۔۔۔ وہ ابھی بھی آنکھیں بند کئے لیٹی ہوئی تھی

کیا وہ اتنی بے خبر سو رہی تھی یا پھر اس وقت جان بوجھ کر بے خبر بن رہی تھی۔۔۔ جہانگیر اس کے اور بھی نزدیک آکر اس کے چہرے کی ایک ایک نقش کو اپنی انگلیوں سے چھو کر دیکھنے لگا۔۔۔ بے شک وہ ضدی،

بد دماغ، مغرور، بد تمیز تھی،، مگر اس کی بیوی تھی،، اس کی محرم۔۔۔ جہانگیر اس کے ہونٹوں پر اپنا انگوٹھا پھیرتے ہوئے

اس کی گردن پر جُھکا۔۔۔ وہ دیوانہ وار اس کی گردن کو چومتا ہوا اپنے آپ کو سیراب کرنے لگا

وہ جو گہری نیند میں سوئی ہوئی تھی اسے اپنے کندھے سے تھوڑا نیچے ایک اجنبی سے لمس محسوس ہوا،، کچھ عجیب سا،، جسے وہ نیند میں سمجھ نہیں پائی۔۔۔ جب نیند میں اسے اپنی قمیض کی زپ کھلتی ہوئی محسوس ہوئی تو آغول کا نیند کا غلبہ جاتا رہا اس کا دماغ بیدار ہونا شروع ہوا، یہ ہونٹوں کا لمس تھا،، جہانگیر کے ہونٹوں کا لمس۔۔۔ وہ اس کی کمر کو چھو رہا تھا آغول کا دل خوف سے بری طرح ڈھڑکا۔۔۔

تھوڑی دیر پہلے تو وہ اسے آگ لگانے کے لیے تیار تھا پھر یہ اچانک کیا ہوا، اس نے تو جہانگیر کے کھانے میں کوئی نشہ آور چیز بھی شامل نہیں کی تھی پھر وہ اس کے ساتھ ایسا کیوں کر رہا تھا

وہ باقاعدہ اس کی کمر پر اپنے ہونٹوں سے مہر لگانے کے ساتھ ساتھ اپنی انگلیوں سے نرمی سے اس کی کمر کو چھو رہا تھا پھر اس سے جہانگیر کا ہاتھ اپنے گرد محسوس کیا وہ اسے اپنے حصار میں لے چکا اب وہ اس کی انگلیوں کی نرماہٹ اپنے پیٹ پر محسوس کر رہی تھی۔۔۔ آغول کی ہتھیلیاں بھیگنے لگی مزید ڈر اسے تب لگا جب جہانگیر نے اس کا کندھا پکڑا

اب وہ اسے سیدھا کر کے لٹا رہا تھا۔۔۔ آغول نے جلدی سے اپنی آنکھیں بند کر لی۔۔۔۔ جہانگیر مزید اس کی نزیک آ کر جھکا،، آنکھیں بند ہونے کے باوجود وہ جہانگیر کی نظریں اپنے چہرے پر محسوس کر سکتی تھی

ایک بار پھر وہ اپنی انگلیوں سے اس کے چہرے کے نقوش چھونے لگا۔۔۔جب وہ اس کے ہونٹوں پر اپنا انگوٹھا پھیر رہا تھا تب آغول کا دل چاہا وہ اپنی آنکھیں کھول لے مگر اب وہ اس کی گردن پر جھک چکا تھا۔۔۔ وہ اس کی گردن پر اپنے ہونٹوں سے جگہ جگہ مہر ثبت کرنے لگا۔۔۔

آغول کو اس کا اپنے ساتھ رویہ یاد آنے لگا۔۔۔شادی کی رات وہ اسے اس کے عشق کے طعنے دے رہا تھا،،، اس کی اوقات بتاتے ہوئے کس طرح اس نے زبردستی اس کے ساتھ۔۔۔۔بے شک وہ اس سب کے لیے معافی مانگ چکا تھا۔۔۔مگر وہ اسے معاف کرنے والی ہرگز نہیں تھی۔۔۔آغول نے جہانگیر کے سینے پر اپنے دونوں ہاتھ رکھے پوری طاقت سے اسے پیچھے دھکیلا۔۔۔وہ جیسے مدہوشی سے ایک دم ہوش میں آیا اور اٹھ کر بیٹھا

"کیا کر رہے تھے آپ میرے ساتھ"

آغول خود بھی اٹھ کر بیٹھی اور شدید غصے میں جہانگیر کو دیکھ کر پوچھنے لگی

"اس فضول سوال کا مطلب،، کیا غلط کر رہا تھا۔۔۔تم سے جائز رشتہ جوڑا ہے۔۔۔بیوی ہو تم میری"

جہانگیر اس کے چہرے کے تاثرات دیکھ کر خود بھی سنجیدگی سے بولا

اچھا تو آپ کی بیوی ہونے کا مطلب یہ ہے کہ جب آپ کا دل چاہا آپ مجھ پر اپنا حکم چلائیں گے، مجھ سے اپنی مرضی کی کام کروائیں گے، مجھے اپنی مرضی کا پہنائے گے۔۔۔اور جب آپ کا دل چاہے گا تو آپ میرے ساتھ کھیلیں گے۔۔۔کوئی حیثیت ہے آپ کی نظر میں میری یا نہیں"

آغول اسے دیکھ کر غصے میں چیخی

بکواس بند کرواپنی آغول اور اب کوئی غلط بات نہیں کرنا مجھ سے "جہانگیر غصہ میں انگلی اٹھاتا ہوا اسے "وارن کرنے لگا

کیوں کیا غلط کہا ہے میں نے،، شادی والی رات آپ مجھے میری اوقات یاد دلا چکے ہیں نا،، تو پھر آج دوبارہ" مجھ کیوں میری اوقات یاد دلا رہے ہیں،، اس لئے کہ میں نے آج کھانا نہیں بنایا آپ کے لیے۔۔۔ یا پھر یہ "کہ اوقات یاد دلانے کی آڑھ میں آپ اپنے نفس کی تسکین چاہ رہے ہیں

آغول کا جملہ مکمل ہوا تو جہانگیر کا ہاتھ فضا میں بلند ہوا۔۔۔ مگر ہاتھ کی مٹھی بند کر کے وہ اپنا غصہ ضبط کرتا ہوا قہر آلود نظروں سے آغول کو دیکھنے لگا۔۔ جہانگیر کا ہاتھ فضا میں بلند دیکھ کر آغول بھی اب خاموش ہو چکی تھی

کل رات جو میں نے تمہارے گال پر تھپڑ مارا تھا۔۔ اس کا مجھے بعد میں افسوس ہوا تھا۔۔۔ اور یہ تھپڑ" "جو آج میں تمہیں مارتے مارتے رہ گیا، مجھے اس تھپڑ کے نہ مارنے کا بھی افسوس زندگی بھر رہے گا

وہ آغول کو دیکھ کر غصے میں بولتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا

اور سناؤ روحان کیا حال ہیں تمہارے کیسی گزر رہی ہے شادی شدہ زندگی "کاشف زیری چار مہینے کے بعد" کل ہی پاکستان لوٹا تھا تو صبح آفس جانے سے پہلے روحان اس سے ملنے آیا

"الحمدللہ سر بہت اچھی،، اب کی بار آپ کا ٹور کافی طویل رہا، مطلب پورے چار ماہ"

روحان کاشف زیری کو دیکھتا ہوا پوچھنے لگا

کاشف زیری کے برابر میں ہی روزی بھی بیٹھی ہوئی تھی جو کہ کاشف زیری کے ساتھ چار مہینے سے دبئی میں تھی،، پورے چار ماہ بعد وہ روحان کو بہت غور سے دیکھ رہی تھی، ان چار ماہ میں اس نے روحان کو بہت مس کیا،، کاشف زیری کے بیڈ کی زینت بنی ہوئی وہ تصورات میں صرف اور صرف روحان کو ہی سوچ رہی ہوتی تھی۔۔۔ روحان کی شادی کے بارے میں سن کر اس کا دل کو بے پناہ بے سکونی ہوئی مگر روحان کی وائف کو دیکھنا چاہتی تھی

ہاں آپ کی بار یہ دورہ تھوڑا طویل ہو گیا کچھ نئے پلانز دماغ میں ہیں جو تم سے فرصت میں شیئر کروں" گا۔۔۔ مجھے بہت خوشی ہوئی میرے پیچھے تم نے اور جنید میں سب کچھ بہت اچھے طریقے سے سنبھالا۔۔۔ یہ ہمارے بیچ غدار کون پیدا ہو گیا ہے روحان، جو ہمارے باہر سے آنے اور جانے والے مال کی پولیس کو "انفارمیشن دیتا ہے اس کا تم نے یا جنید نے کچھ پتہ نہیں لگایا اب تک

کاشف زیری روحان کو دیکھتا ہوا پوچھنے لگا کیونکہ جب وہ دبئی میں تھا اور پولیس نے اس کے بہت سے ساتھیوں کو پکڑا تب کاشف زیری کی بچت ہو گئی تھی مگر اس نے پتہ لگا لیا کہ پولیس کو انفارمیشن پاکستان سے دی گئی تھی

سر وہ جو بھی کوئی ہے اب تک تو میرے یا جنید کی نظر میں نہیں آیا انشاءاللہ بہت جلد پتہ لگالوں گا آپ فکر"
"نہیں کریں

روحان کاشف زیری کو دیکھتا ہوا بولا

اب بلیک کینگ واپس آگیا ہے۔۔۔وہ خود اس غدار کو ڈھونڈ لے گا۔۔۔اور اس کو ایسی سزا دے گا نہ"
"صرف اس کی روح کانپے گی بلکہ آنے والی اس کی نسلیں بھی یاد رکھیں گے

کاشف زیری بہت غور سے روحان کو دیکھتا ہوا بولا، اسے کہیں نہ کہیں روحان پر ہی شک تھا۔۔۔کیونکہ اس کا مال اب تک ہر کہیں سے پولیس نے پکڑا تھا مگر روحان کی شپ تک پولیس رسائی حاصل نہیں کر سکی تھی

خیر یہ باتیں تو ہوتی رہے گی، ان چند ماہ تم میرے خاص آدمی بن گئے ہو اور وفادار بھی۔۔۔دبئی میں"
ہونے کی وجہ سے میں تمہاری شادی میں شرکت نہیں کر سکا۔۔۔اس لئے میں تمہاری دعوتِ خاص کرنا
"چاہتا ہوں ہو، جس نے تمہاری فیملی کے علاوہ تمہاری بہن اور بہنوئی شرکت کریں

کاشف زیری کی بات سن کر روحان ایک پل کے لیے خاموش ہو گیا وہ اپنی فیملی کو اس کی نظر میں نہیں لانا چاہتا تھا اور جیڈی کو تو ہوا بھی نہیں لگنے دینا چاہتا تھا کہ اس کے کاشف زیری سے تعلقات ہیں

"کیا ہوا تمہیں میرے گھر کی دعوت کو قبول نہیں"

روحان کی خاموشی محسوس کرتے ہوئے کاشف زیری نے اس سے پوچھا تو روحان زبردستی مسکرایا

ایسی بات نہیں ہے سر یہ تو میرے لیے باعث فخر ہے کہ آپ مجھے میری فیملی کو اپنے گھر انوائٹ کر رہے" ہیں،، خاموش میں صرف جیڈی میرا مطلب ہے جہانگیر کی وجہ سے ہوا تھا۔۔۔اس سے میرے تعلقات "کچھ خوشگوار نہیں ہیں ایک دوسرے سے قریبی رشتہ ہونے کے باوجود ہم میں تکلف کا رشتہ قائم ہے

روحان کی یہ بات بالکل درست یا ان دونوں کی شادی کو چار ماہ ہونے کو آیا تھا مگر جہانگیر اور روحان کے بیچ تکلف کی دیوار اب تک قائم تھی جسے وہ دونوں ہی گرانے کو تیار نہیں تھے

مگر میری خاطر تم اپنے بہنوئی کو منا سکتے ہو میں اس سے ملنا چاہتا ہوں روحان،،، اور پرسوں دعوت پر تم اسے" "میرے گھر لے کر آرہے ہو

کاشف زیری کا انداز حاکمانہ تھا جس کی وجہ سے روحان مزید کچھ نہیں بولا کاشف زیری جہانگیر سے ملنا چاہتا تھا یہ بات روحان کے لیے کتنے مسائل پیدا کر سکتی تھی اس کا کاشف زیری کو اندازہ نہیں تھا

****

عینا کچن میں موجود تھی تب اسے روحان کی کار کا ہارن سنائی دیا۔۔۔ایک نظر ٹرالی میں سجے لوازمات پر ڈال کے وہ جلدی جلدی چائے کا پانی رکھنے لگی۔۔۔روحان گھر کے اندر داخل ہوا تو عینا نے کمن سے جھانک کر، روزانہ کی طرح چہرے پر مسکراہٹ سجا کر اس کا استقبال کیا۔۔۔روحان بھی اسے روز کی طرح بیڈ روم میں آنے کا اشارہ کر کے اپنے روم میں چلا گیا

ان دونوں کی شادی کو چار ماہ جا عرصہ گزر چکا تھا عینا نے ان چار ماہ کے عرصے میں یہ تجربہ حاصل کیا تھا۔۔۔ چاہے لو میرج ہو یا ارینج میرج ایڈجسٹ دونوں صورتوں میں کرنا پڑتا ہے اس نے ان چار ماہ میں کوئی بہت زیادہ ٹائم نہیں گزارا تھا مگر پھر بھی شروع شروع میں وہ روحان اور فاطمہ کے رویے کو لے کر تھوڑی ڈسٹرب رہتی تھی۔۔۔۔ لیکن جس دن روحان نے اس پر یہ واضح کر دیا تھا

کہ کچھ بات ہو اس سے شیئر نہیں کر سکتا نہ عینا ان کے متعلق اس سے کوئی سوال کرے پوچھے۔۔۔ تب سے عینا نے ان باتوں کو سوچنا ہی چھوڑ دیا تھا۔۔۔ ان چار مہینوں میں روحان ایک لونگ اور کیئرنگ ہسبنڈ ثابت ہوا تھا وہ اس کا خیال رکھتا اسے ہر ممکن خوش رکھنے کی کوشش کرتا ہے۔۔۔ عینا اس سے خوش تھی اور اپنی شادی شدہ زندگی سے مطمئن بھی،۔۔۔ ڈھائی ماہ پہلے ڈرائیور کے ساتھ شاپنگ مال سے واپسی آتے ہوئے عینا کا ایکسیڈنٹ ہوا تھا، اسے زیادہ چوٹ تو نہیں آئی تھی بس سر پر چوٹ لگنے کے باعث اسٹیچیس لگے تھے۔۔۔ اس دن عینا نے روحان کو اپنے لیے بہت پریشان دیکھا تھا بلکہ اس نے ہی نہیں منصور، فاطمہ، کے ساتھ جہانگیر نے بھی۔۔۔ وہ عینا کے سر پر اسٹیچز دیکھ کر بہت زیادہ ڈسٹرب ہو گیا تھا۔۔۔ عینا کے لئے اس کا حساس ہونا فاطمہ، منصور، جہانگیر یا آغول سے ڈھکا چھپا نہیں تھا۔۔۔ اس معاملے میں عینا اپنی خوش قسمتی پر ناز کرتی تھی

مگر کبھی کبھی وہ روحان کے رویے سے اکثر الجھ جاتی۔۔۔ جیسے کبھی وہ اکثر بہت پریشان دکھائی دیتا اپنے آپ میں الجھا ہوا۔۔۔ عینا اس کی پریشانی نوٹ کرنے کے باوجود اس سے سوال نہیں کر سکتی تھی، کہ اس

کی پرابلم کیا ہے۔۔۔عینا معلوم تھا وہ اسے خاموش کروادے گا یا آنکھیں دکھادے گا مگر کبھی بھی اس سے کچھ شیئر نہیں کرے گا

ایک دفعہ رات میں ایسا بھی ہوا تھا کہ اس نے روحان کو روتے ہوئے دیکھا تھا۔۔۔اپنے آپ کو بہت روکنے کے باوجود عینا اس سے پوچھے بغیر نہیں رہ سکی کہ اس کے ساتھ کیا مسئلہ ہے۔۔۔تب اس نے عینا کو صرف اتنا ہی کہا تھا کہ کسی طرح یہ نشان وہ اس کی کمر سے ہٹادے۔۔۔مگر اگلے دن وہ پھر سے نارمل ہو گیا تھا جیسے رات میں اسے کچھ ہوا ہی نہیں تھا۔۔۔۔

ایک دفعہ اس نے روحان کو لیٹر پیڈ پر کچھ لکھتے ہوئے دیکھا جیسے بہت سوچ سوچ کر وہ کچھ لکھ رہا تھا۔۔۔ رات کو روحان کے سونے کے بعد عینا نے وہ لیٹر پیڈ کھولا تو وہاں ایک پہیلی درج تھی یا پھر چیلنج۔۔۔۔نہ جانے روحان اتنی دیر تک یہ پہیلی کو خود تیار کر رہا تھا یا پھر سولو کر رہا تھا۔۔۔مگر وہاں جو بھی کچھ لکھا تھا سب عینا کے سر پر سے گزر گیا تھا۔۔۔۔یہ سب عینا کے لئے روحان کی شخصیت کا ایک پُراسرار پہلو تھا۔۔۔جسے عینا کو اس سے پوچھنے کی اجازت نہیں تھی

جہاں تک فاطمہ کے رویے کا سوال تھا تو وہ اس دن صبح ناشتے والے واقعے کے بعد منصور کے ٹوکنے پر عینا سے نہیں الجھتی تھی۔۔۔نہ ہی عینا سے زیادہ مخاطب ہوتی تھی،،بس اسے وقفے وقفے سے یہ بتانا نہیں بھولتی تھی کہ اپر کلاس میں ایسا نہیں ہوتا ہے۔۔۔عینا آگے سے فاطمہ کی باتیں سن کر چپ ہو جاتی تھی کیونکہ جو اس کی کلاس تھی اور جس طرح دی جان نے اس کی پرورش کی تھی،اس میں دی جان نے عینا کو بڑوں سے بدکلامی کرنا نہیں سکھایا تھا

ہاں عینا کی اپنے سُسر سے بہت اچھی طریقے سے بنتی تھی۔۔۔وہ کافی سُلجھے ہوئے اور اچھے اخلاق والے انسان تھے۔۔۔البتہ ان چار ماہ میں وہ جہانگیر کے پاس صرف چار بار ہی جا سکی تھی۔۔۔کیونکہ جہانگیر کافی بزی رہنے لگا تھا۔۔۔وہ چھٹی والے دن مشکل سے ہی گھر پر ٹکتا تھا۔۔۔اور رہا آغول کا سوال تو اس نے بھی دوبارہ یونیورسٹی جوائن کر لی تھی۔۔۔وہ مشکل سے ان چار ماہ میں دو بار ہی اپنے میکے آئی تھی۔۔۔وہ بھی اپنے ڈیڈی کے بلانے پر،،ورنہ زیادہ تر روحان اور فاطمہ میں سے ہی کوئی نہ کوئی اس سے جا کر مل لیتا

دی جان سے اس کی ہر ایک دن چھوڑ کر بات ہوتی وہ دی جان سے جبوہ واپس آنے کا بھی پوچھتی تو وہ اگلے ماہ کا کہہ کر ٹال دیتیں۔۔۔۔عینا کو حیرت بس یہ جان کر ہوئی تھی کہ رجاب اور آغول کی پچھلے دو ماہ سے موبائل پر بات چیت ہے

آ گئے آپ آفس سے "عینا بیڈ روم میں آتی ہوئی روحان سے پوچھنے لگی"

"یہ بتاؤ میرے آفس سے آنے کے ٹائم پر تم کچن میں کیا کر رہی ہوتی ہو"

روحان کوٹ اتارنے کے بعد ٹائی کی ناٹ ڈھیلی کرتے ہوئے ریلیکس انداز میں بیڈ پر لیٹا ہوا عینا کو اپنے پاس آنے کا اشارہ کرتا ہوا پوچھنے لگا

تین دن پہلے کوئی اپنے ڈیڈی سے کہہ رہا تھا کہ اسے اپنی بیوی کے ہاتھ کی چائے پینے سے اپنی دن بھر کی "تھکن اترتی ہوئی محسوس ہوتی ہے

عینا مسکرا کر کہتی ہوئی بیڈ پر اس کے قریب آ کر بیٹھی

"تو تم میری اور ڈیڈی کی باتیں چھپ کر سکتی ہو"

روحان اپنی مسکراہٹ چھپا کر گھورتا ہوا عینا سے پوچھنے لگا

"بیوی ایسی ہی ہوتی ہیں"

عینا اتراتی ہوئی روحان کو دیکھ کر بولی

"اور معلوم ہے شوہر کیسے ہوتے ہیں"

روحان عینا کو کھینچ کر اپنے حصار میں لے لیتا ہوا اس سے پوچھنے لگا

"وہ آپ مجھے بتاتے رہتے ہیں،، چھوڑیں اور باہر چلیں"

عینا اس کا حصار توڑ کر نکلتی ہوئی بولی

"چار مہینے سے بتا رہا ہو مگر پھر بھی کوئی خاطر خواہ نتیجہ نہیں نکلا لگ رہا ہے اس بار محنت زیادہ کرنا پڑے گی"

روحان بیڈ سے اٹھتا ہوا بولا کل ہی عینا کو اپنی طبعیت گڑبڑ محسوس ہوئی تھی۔۔۔ مگر رپورٹ میں ایسا کچھ نہیں آیا۔۔۔ عینا اسکی آخری بات پر گھور کر کمرے سے باہر نکل گئی جبکہ روحان خود بھی مسکراتا ہوا اسکے پیچھے کمرے سے باہر نکل گیا

****

آج اس کی طبعیت ناساز تھی بخاز ہونے کے باوجود وہ یونیورسٹی چلی گئی تھی،، جب یونیورسٹی سے گھر واپس آئی تو رانی سے گھر کی صفائی کروا کر وہ سونے کے لئے لیٹ گئی، کروٹیں بدلنے کے بعد جب اسے نیند نہیں آئی اور طبعیت کا بوجھل پن بڑھنے لگا تو کچن میں آ کر رات کے لئے کھانا بنانے لگی۔۔۔ ان 4 مہینوں میں اس کی زندگی میں کافی اتار چڑھاؤ آئے تھے اب کافی کچھ بدل چکا تھا اس کا اندازہ، مزاج، دماغ اور دل بھی۔۔۔

جس رات اس نے جہانگیر کو باتیں سنائی اس وقت فوری طور پر جہانگیر کاری ایکشن سامنے نہیں آیا مگر اس دن کے بعد یہ ہوا کہ جہانگیر اب بیڈ روم میں کسی ضروری کام سے آتا۔۔۔ کوئی چیز بیڈ روم سے لینا ہو یا پھر اپنے کپڑے وارڈروب سے لینے ہو، اس دن کے بعد سے جہانگیر دوسرے بیڈ روم میں سونے لگا تھا۔۔۔

آغول اور اس کی آپس میں ویسے بھی زیادہ بات چیت نہیں ہوتی تھی مگر اس دن کے بعد سے جہانگیر نے آغول سے بالکل بات کرنا ختم کر دیا تھا،، نہ وہ اسے صبح ناشتے کے لیے بولتا، نہ رات کے کھانے کے لئے بولتا،، وہ بیڈ روم میں بھی ریلیکس ہو کر سوتی،، اپنے کھانے کے لیے آرڈر کر کے باہر سے منگوا لیتی،، صبح کا ناشتہ رانی سے کہہ کر اپنے لئے بنواتی

جہانگیر کا اسے کچھ پتہ نہیں کہ وہ صبح ناشتہ کہاں کرتا ہے یا رات میں کھانا کہا کھاتا ہے،،، وہ اط اپنی مرضی کی مالک تھی اور ایسے ہی بہت خوش تھی۔۔۔ مگر ایسا صرف پندرہ سے بیس دن تک ہی رہا آغول خود ہی اپنے روٹین سے گھبرا گئی۔۔۔۔ سارا دن گھر میں تنہا رہنا کوئی بولنے والا نہیں، کوئی سننے والا نہیں۔۔۔ اوّل تو جہانگیر گھر میں رات گئے تک آتا اور اگر وہ گھر میں موجود بھی ہو تو وہ دوسرے کمرے میں رہتا

آہستہ آہستہ اسے جہانگیر کا رویہ محسوس ہونے لگا تو پھر وہ جان بوجھ کر اسے خود ہی مخاطب کرتی۔۔۔ مگر وہ اس کی ضروری بات پر مختصر جواب دیتا اور فالتو کی بات پر آغول کو اتنے برے طریقے سے گھورتا کہ آغول خاموش کر جاتی۔۔۔ شروع شروع میں اس نے جہانگیر کو تپانے اور غصہ دلانے کے لئے جان بوجھ کر وہی ڈریسنگ کرنا شروع کر دی جیسے وہ پہلے کرتی تھی۔۔۔ مگر جہانگیر نے اس پر آغول کو کوئی رسپونس نہیں دیا۔۔ پھر یوں ہوا کہ آغول کے اکاؤنٹ میں پیسے ختم ہو گئے۔۔۔ اس نے جان بُوجھ کے جہانگیر کے والٹ سے اچھی بڑی رقم نکالی آغول کو پوری امید تھی کہ جہانگیر رقم سے متعلق اس سے پوچھے گا،، مگر جہانگیر نے ایسا کچھ نہیں کیا۔۔۔ تو الٹا وہ خود تپ گئی۔۔۔ اسے جہانگیر کے ایٹیٹیوڈ دکھانے پر غصہ آنے لگا

پھر ایک دن اس نے جہانگیر کے کمرے میں جا کر یہ شوشہ چھوڑا کہ اسے یونیورسٹی دوبارہ جوائن کرنی ہے۔۔ جہانگیر نے اسے بنا کچھ کہے ایڈمیشن فارم اور کورس کی کتابیں دوسرے ہی دن لا کر دیں دی۔۔۔۔ جس پر اسے بعد میں فاطمہ سے معلوم ہوا کہ روحان نے جہانگیر کے اس قدم کی مخالفت بھی کی

آغول کو پھر خود اپنے اوپر حیرت ہونے لگی آخر وہ کیوں چاہتی تھی کہ جہانگیر اسے لڑے، اس پر غصہ کرے۔۔۔ مجھے بوریت اور اکیلے پن کا احساس بڑھنے لگا تو اس نے ایک دن کھانا بنایا۔۔۔ جو کہ بالکل کھانے کے قابل نہیں تھا مگر یہ کھانا اس نے بہت محنت سے بنایا تھا،، اس نے خود وہ کھانا تو چند نوالے ہی کھایا۔۔ مگر جہانگیر کے آنے کے ٹائم پر ڈائننگ ٹیبل پر سجا کر رکھ دیا وہ دیکھنا چاہتی تھی کہ جہانگیر کیا کرتا ہے۔۔۔۔ بعد میں خالی برتن دیکھ کر اسے حیرت ہوئی،، آغول کو ہرگز توقع نہیں تھی کہ جہانگیر وہ کھانا کھا لے گا

دوسرے دن پھر اس نے جہانگیر کے لیے کھانا بنایا لیکن پھر اسے خود اپنے ہاتھ کا کھاتے ہوئے مایوسی ہوئی۔۔۔ اس سے نمک بہت تیز ہو گیا تھا بالکل زہر کی طرح۔۔۔۔ آغول نے وہ کھانا بھی پہلے دن کی طرح ٹیبل پر سجا کر رکھ دیا۔۔۔ آغول کے ہاتھ کا بنا ہوا وہ کھانا بھی کھا لیا گیا تھا۔۔۔ تب آغول تھوڑی کنفیوز ہوئی۔۔۔۔ اپنے ہاتھ کا بنا ہوا کھانا وہ خود نہیں کھا سکتی تھی پھر جہانگیر کیسے کھا لیتا تھا

تیسرے دن اس نے جان بوجھ کر کھانے میں نمک اور مرچ تیز کر دی۔۔۔ کھانا ڈائننگ ٹیبل پر سجا کر دیا اور چپکے سے وہ جہانگیر کو دیکھنے لگی، اس دن اسے جہانگیر کو کھانا کھاتے دیکھ کر بہت ہنسی آئی تھی وہ ہر دو نوالے کے بعد آدھا گلاس پانی بھی پیتا مرچوں کی زیادتی کی وجہ سے اس کی آنکھوں سے پانی نکلنے لگا مگر پھر بھی وہ بڑے بڑے نوالے بنا کر کھانا کھا رہا تھا جیسے یہ ٹاسک اسے پورا کرنا ہو،،، اس طرح کا عمل کرتا ہوا وہ آغول کو پیارا لگا

پیارا"۔۔۔ آغول کو اپنی ہی سوچ پر ملامت ہوئی وہ پیارا کہاں تھا۔۔۔ آغول دوبارہ اسکو غور سے دیکھنے" لگی۔۔۔ فاطمہ شاید ٹھیک ہی کہتی تھی اس کا رنگ سانولا نہیں گندمی تھا۔۔ آغول پوری رات اس بات کو سوچ کر کنفویز رہی، آیا اس کا رنگ گندمی ہے یا سانولا اور فجر کی اذان کی آواز پر اسے حیرت ہوئی وہ آخر جہانگیر کو سوچ ہی کیو رہی ہے

اس دن کے بعد پھر یہ ہوا، آغول توجہ سے کھانا بنانے لگی ہر چیز کا دھیان رکھتے ہوئے۔۔۔ آئستہ آئستہ اس نے رانی سے پراٹھا بنانا بھی سیکھ لیا۔۔۔ تو وہ رات کو ڈائننگ ٹیبل پر کھانا رکھنے کے بعد جہانگیر کا ناشتہ بھی صبح ڈائننگ ٹیبل پر رکھ دیتی۔۔۔۔ جو جہانگیر کوئی بھی رد عمل کا اظہار کیے بنا آرام سے کھا لیتا

جب آغول کے پاس موجود رقم دوبارہ ختم ہوئی اس نے دوبارہ جہانگیر کے والٹ سے پیسے نکالنے چاہے تب اسے جہانگیر کا جملا یاد آیا۔۔۔ کہ اسکے پاس اسکے ڈیڈی اور بھائی جتنا پیسا نہیں ہے

مڈل کلاس آدمی" آغول نے بڑبڑاتے ہوئے،، جتنی رقم اس کے والٹ سے پچھلے مہینے نکالی تھی،، اس بار" اس کی آدھی نکالی۔۔۔ ایسا تو ہرگز نہیں تھا کہ وہ جہانگیر کے والٹ سے پیسے نکالتی ہو اور جہانگیر کو اس بات کا علم نہ ہو۔۔۔ بس وہ اسے کچھ کہتا نہیں تھا۔۔۔ آغول کو یہ سوچ سوچ کر بھی الجھن ہونے لگتی کہ وہ اسے کچھ کہتا کیوں نہیں

پھر ایک دن اس نے جہانگیر کو دی جان سے موبائل پر باتیں کرتے سنا، وہ انہیں بہت مس کر رہا تھا اور ان سے واپس آنے کا پوچھ رہا تھا۔۔۔ اس دن آغول کو دی جان کے ساتھ اپنے رویہ پر افسوس ہوا۔۔۔ تب اس نے فون کی ڈائری میں سے رحجاب کا موبائل نمبر نوٹ کیا اور اسے کال کی۔۔۔ اس نے اپنے رویے کی معافی تو نہیں مانگی البتہ رحجاب سے اچھی طریقے سے بات کی اور دی جان کو بھی واپس آنے کے لیے کہا۔۔۔ مگر اُن کا کہنا تھا کہ ابھی فرزانہ کی طبیعت ٹھیک نہیں وہ اگلے ماہ آئے گی۔۔ پھر اس طرح اسکی رحجاب سے اچھی دوستی ہو گئی۔۔۔ اکثر وہ اسے یا پھر رحجاب اسے فون کر لیتی

وہ منصور کے بلانے پر اپنے میکے گئی تھی فاطمہ کے بے حد اصرار پر بھی وہ روک نہیں پائی۔۔۔ اسے جہانگیر کے ناشتے اور کھانے کی فکر رہتی اگر وہ رک گئی تو جہانگیر کو پرابلم ہو گئی

اب اس کا روٹین بن گیا تھا صبح بیدار ہونے کے بعد وہ جہانگیر کے لیے ناشتہ بناتی۔۔۔اس کے بعد اپنی یونیورسٹی جانے کی تیاری کرتی،،یونیورسٹی سے واپس آکر رانی سے پورے گھر کی صفائی کرواتی۔۔۔ تھوڑی دیر نیند لینے کے بعد شام میں وہ رات کا کھانا بناتی،، جہانگیر کا کھانا ڈائننگ کے پر رکھنے کے بعد خود اپنا کھانا بیڈ روم میں کھاتی۔۔۔

اور اس کے بعد وہ اپنی پڑھائی میں مصروف ہو جاتی۔۔۔جم وہ ڈیلی بیسس پر نہیں جاتی ہفتے میں تین دن جاتی۔۔۔گھر میں ہی یوگا یا ایروبکس کر لیتی

فاطمہ اس کے پاس ہر ہفتے چکر لگاتی۔۔۔جبکہ روحان بھی اس سے تین سے چار بار جہانگیر کی غیر موجودگی میں ہی آیا تھا۔۔۔چار ماہ کا عرصہ گزر چکا تھا اس کی شادی کو ہوئے

اب اسے جہانگیر کا رویہ شدت سے محسوس ہوتا۔۔۔ کبھی کبھی اس کا دل چاہتا وہ جہانگیر کا گریبان پکڑ کے خوب چیخے، چلائے،ڈھاڑے،،بہت سارا روئے۔۔۔۔وہ اپنی اِن سوچوں پر خود بھی پریشان ہو جاتی۔۔۔ آخر اسے کیا ہوتا جا رہا تھا۔۔۔وہ بھلا پہلے کہاں پسند کرتی تھی سانولے یا گندمی رنگ کو۔۔۔پھر اسے اب یہ رنگ کیوں اچھا لگنے لگا تھا۔۔۔نہیں اسے یہ رنگ اب بھی اچھا نہیں لگتا تھا،،اگر ایسا ہوتا تو اسے رانی بھی اچھی لگتی جو کہ صرف نام کی رانی تھی

اسی جہانگیر اچھا لگنے لگا تھا یعنی کہ اپنا شوہر۔۔۔اس کا کلر وائٹ نہیں تھا پھر بھی وہ اسے آٹریکٹ کرنے لگا تھا۔۔۔وہ چاہتی تھی کہ جہانگیر اور اس کے بیچ سب کچھ صحیح ہو جائے۔۔۔دوسرے ہسبنڈ وائف کی طرح اس کا اور جہانگیر کے ساتھ ایک نارمل اور ہیلدی ریلیشن ہو

اس کا شدت سے دل چاہتا تھا وہ جہانگیر کی آنکھوں میں اپنے لیے پسند دیدگی اور محبت دیکھے۔۔۔جیسے وہ روحان کی آنکھوں میں عینا کے لیے دیکھتی تھی۔۔۔ویسے ہی محبت وہ جہانگیر کی آنکھوں میں بھی اپنے لئے دیکھنا چاہتی تھی۔۔۔

اس کی خوبصورتی کی ہر کوئی تعریف کرتا تھا،، آغول کے دل میں شدت سے یہ طلب جاگنے لگی تھی کہ اس کا شوہر بھی اس کو سراہے ہے اس کی تعریف کرے۔۔۔۔اسے پیار کرے۔۔۔ہاں وہ یہی چاہتی تھی وہ اپنے شوہر کی مکمل توجہ چاہتی تھی وہ اس کی منتظر تھی۔۔۔اور ایک وہ تھا جو اس سے بری طرح ناراض ہو کر بیٹھا ہوا تھا اور اسے مکمل طور پر نظر انداز کیے ہوئے تھا۔۔۔

کتنا تو بدل لیا تھا اس نے اپنے آپکو، وہ کھانا بنانے لگی تھی، پوائنٹ سے یونیورسٹی جاتی، باہر نکلتے وقت باقاعدہ دوپٹے کا خیال رکھتی،، جو وہ اپنی پاکٹ منی ہر ماہ جہانگیر کے والٹ سے نکالتی، کوشش کرتی کہ پورا مہینہ اس میں چلالے مگر ایسا مشکل سے ہی ہو پاتا،، مگر وہ کوشش تو کرتی تھی نا ایسا کرنے کی۔۔۔یہی نہیں اس کے مزاج میں بھی کافی تبدیلی آئی تھی، وہ اب ضد نہیں کرتی۔۔۔بے جا بولنے سے بھی اس نے اپنی زبان کو بریک لگا لیا تھا۔۔۔بس ایک غصہ تھا جو اسے کبھی کبھی شدید آتا۔۔۔مگر وہ اس پر بھی کنٹرول کرنے کی

کوشش کرتی۔۔۔ لیکن آج طبعیت خرابی کی وجہ سے وہ چڑچڑی ہو رہی تھی نہ جانے کیو، کس بات کو لے کر اسے شدید غصہ آرہا تھا

تھوڑی دیر پہلے ہی فاطمہ کی کال آئی تھی۔۔۔ جس پر فاطمہ کو اس کی آواز سے طبیعت خرابی کا علم ہوا، فاطمہ کے منع کرنے کے باوجود وہ رات کے لئے کھانا بنا رہی تھی۔۔۔۔ کہاں شادی سے پہلے اس کی طبیعت خراب ہوتی تو وہ پورا گھر اپنے سر پر اٹھا لیتی اور اب جس کے لیے اس نے اپنے آپ کو اتنا بدل لیا تھا شاید اس کے تو علم میں بھی نہیں تھا کے آج اس کی اتنی طبیعت خراب ہے

وہ چھولے پر موجود پیاز براؤن کر رہی تھی اور ساتھ ہی پلیٹ میں رکھے ہوئے آلو چھیلنے میں مصروف تھی تب اسے مین گیٹ کھلنے کی آواز آئی

جہانگیر کی عادت تھی وہ بیل نہیں بجاتا تھا اپنے پاس موجود گھر کی چابی سے لاک کھول کر اندر آتا تھا مگر یہ اس کے آنے کا ٹائم نہیں تھا،، اس وقت دوپہر ہو رہی تھی وہ رات میں گھر آتا تو اس وقت کون آیا ہو گا آغول سوچ ہی رہی تھی جب جہانگیر کچن میں آیا

جب طبیعت ٹھیک نہیں ہے تو کیا ضرورت ہے کھانا بنانے کی، طبیعت خرابی کا رونا بھی رونا ہے اور کھانا بنا کر ڈھنڈورا بھی پیٹنا ہے"

جہانگیر نے غصے میں کہتے ہوئے آگے بڑھ کر چھولا بند کیا۔۔۔یعنٰی فاطمہ آغول کے بعد جہانگیر کو کال کر کے آغول کی طبیعت خرابی کا بتا چکی تھی اور یہ بھی کہ وہ طبیعت خراب ہے میں کھانا بنا رہی ہے جبھی وہ پولیس اسٹیشن سے سیدھا گھر آیا تھا اور اس پر غصہ کرنے لگا

"جاؤ جا کر کمرے میں آرام کرو،،ایسا گرا پڑا نہیں ہوں میں جو ایک دن باہر سے کھانا نہیں لا سکتا"

وہ آغول کے گھورنے کا نوٹس لیے بغیر غصے میں اس پر چیختا ہوا بولا۔۔۔کتنا ضروری کام تھا جسے چھوڑ کر وہ فاطمہ کے کال کرنے پر گھر آیا تھا۔۔۔

آغول اس کو سُرخ آنکھوں کے ساتھ دیکھنے لگی ایک تو اس کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی اوپر سے آغول کو خود بھی غصہ آیا ہوا تھا۔۔۔وہ اُس کے لئے کھانا بنا رہی تھی،الٹا جہانگیر اسی کو غصے میں ڈانٹ رہا تھا۔۔۔آغول نے دانت پیس کر ہاتھ میں موجود آلو کھینچ کر جہانگیر کو مارا جو اس کے کندھے پر جا لگا

"آغول"

جہانگیر اسکی بدتمیزی پر آنکھیں دکھاتا ہوا زور سے غصے میں دہاڑا مگر اس کے بعد آغول نے جہانگیر کے غُصّے کی پرواکیے بغیر پلیٹ میں موجود آلو اور ٹماٹر غُصّے میں اس پر برسانا شروع کر دیے

جہانگیر شدید غُصّے میں اس کے پاس آیا اور آغول کے ہاتھ میں موجود ٹماٹر اس سے چھین کر آغول کو دھکا دیا ساتھ ہی پلیٹ کھینچ کر دیوار پر دے ماری

"جنگلی، جاہل، بد تمیز، بے شرم لڑکی"

جہانگیر پہلے ہی غصے میں گھر آیا تھا پھر ثابت آلو اور ٹماٹر کھانے کے بعد اس کا پارہ مزید ہائی ہونے لگا۔۔۔ ایسا کون بیوی کرتی تھی بھلا شوہر کو آلوؤں اور ٹماٹروں سے مارے۔۔۔ وہ غُصّے میں آنکھیں دکھاتا ہوا القابات سے اسے نوازنے لگا

"ظالم، بے حس، بے درد، بے رحم آدمی"

آغول بھی اس کے سامنے آکر اُسی کے انداز میں چیختی ہوئی غُصّے میں بولی۔۔۔ جہانگیر خاموشی سے اس کا غُصّے اور بخار کی وجہ سے سُرخ ہوتا چہرہ دیکھنے لگا

"کمرے میں جاؤ فوراً"

اب کی بار وہ کمرے کی طرف اشارہ کرتا ہوا ضبط کرتا بولا

مگر اگلے ہی پل وہ آغول کے ری ایکشن پر ایک لمحے کے لئے پریشان ہو گیا

وہ جہانگیر کا گریبان پکڑ کر زور زور سے چیخ رہی تھی۔۔۔ نہ جانے کون سا غُصّہ، کون سا غُبار اس کے اندر بھرا ہوا تھا۔۔۔ جو وہ اس کا گریبان پکڑ کر چیختی ہوئی نکال رہی تھی

"بی ہیو یور سیلف"

جہانگیر اس کی دونوں کلائیاں پکڑتا ہوا غُصّے میں زور سے چیخا

مگر اگلے ہی لمحہ وہ اور زیادہ پریشان ہو گیا۔۔۔جب آغول اس سے اپنے ہاتھ چھڑا کر چیختی ہوئی زور زور سے اپنے ہاتھوں کو جہانگیر کے سینے پر مار مار کر رونے لگی

اب جہانگیر بالکل خاموش کھڑا ہوا اس کے ہاتھوں سے اپنے سینے پر مار کھا رہا تھا اور چپ ہو کر اُسے روتا ہوا اور شور مچاتا ہوا دیکھ رہا تھا۔۔۔جب وہ چیخ چیخ کر اور اُسے مار مار کر تھک گئی تب وہ جہانگیر کے سینے میں منہ چھپا کر رونے لگی،،اب وہ اس کے سینے سے لگی زار و قطار روئے جا رہی تھی۔۔۔

جہانگیر بالکل خاموش کھڑا ہوا تھا،،جب آغول سسکیاں بھرنے لگی تب جہانگیر اسے خود سے الگ کر کے بیڈ روم کے اندر لایا

سینے کے پاس سے اس کی وردی آغول کے آنسوؤں سے نم ہو چکی تھی وہ آغول کو بیڈ پر بٹھاتا ہوا اس کے بھیگے ہوئے چہرے کو دیکھنے لگا

ٹشو باکس سے ٹشو نکال کر جب اس نے آغول کو تھمایا۔۔۔تو آغول غصے میں جہانگیر کا چہرہ دیکھنے لگی اور اس کے ہاتھ سے ٹشو چھین کر نیچے پھینک دیا۔۔۔جہانگیر خاموشی سے اس کا رویہ نوٹ کرنے لگا دوبارہ ٹشو لا کر،وہ خود اس کا بھیگا ہوا چہرہ صاف کرنے لگا

پھر جہانگیر نے اسے پانی سے بھرا گلاس تھمانا چاہا جسے آغول نے بناء جہانگیر کو دیکھے ہاتھ مار کر پانی کا گلاس فرش پر گرا دیا۔۔۔جہانگیر بنا غُصّہ کیے خاموشی سے دوبارہ اسے دیکھنے لگا وہ نظریں نیچے کیے ماربل کے

فرش کو گھور رہی تھی جہانگیر دوبارہ کچن میں گیا اور دوسرے گلاس میں پانی بھر کر لایا۔۔۔اب کی بار اُسے گلاس تھمانے کی بجائے اپنے ہاتھ سے پانی پلانے لگا وہ خاموشی سے پانی پینے لگی۔۔۔ آدھا پانی بچا کر جہانگیر میڈیسن باکس میں سے ٹیبلٹ نکال کر لایا اور اس کی طرف بڑھانے کی بجائے خود آغول کے منہ میں ڈال کر اُسے باقی کا پانی پلانے لگا جسے پینے کے بعد وہ جہانگیر کو دیکھنے لگی۔۔۔

جہانگیر نے اُسے بیڈ پر لٹا کر کمفرٹر اُوڑھایا۔۔۔اب وہ وہی کھڑا اپنی شرٹ کے بٹن کھول کر یونیفارم کی شرٹ چینج کرنے لگا۔۔۔شاید اب اُس کا پولیس اسٹیشن واپس جانے کا ارادہ نہیں تھا۔۔۔ آغول بیڈ پر لیٹی ہوئی خاموشی سے اُسے دیکھ رہی تھی۔۔۔جو اپنی یونیفارم کی شرٹ ہینگ کرنے کے بعد ٹراؤزر لے کر کمرے سے باہر چلا گیا۔۔۔ آغول نے اپنی آنکھیں بند کر لی۔۔۔ آہٹ کی آواز پر دوبارہ اس نے آنکھیں کھول کر دیکھا وہ گھر کے کیجول کپڑوں میں۔۔۔فرش پر بکھرا ہوا کانچ اٹھا رہا تھا۔۔۔ آغول نے جہانگیر کو ایک بار پھر دیکھ کر دوبارہ اپنی آنکھیں بند کر لی

کل نہ جانے اس کو طبیعت خرابی میں کیا ہو گیا تھا۔۔۔جو وہ کل جہانگیر کے سامنے اوور ری ایکٹ کر گئی تھی۔۔۔اس کے سونے کے کافی دیر تک جہانگیر بیڈ روم میں ہی اس کے پاس موجود رہا تھا۔۔۔وہ نیند میں بھی اس کی خوشبو اپنے آس پاس محسوس کر سکتی تھی۔۔۔ہر تھوڑی دیر بعد وہ اس کے ماتھے کو چھو کر،، آغول کا بخار چیک کرتا۔۔۔ آغول بند آنکھوں کے باوجود اس کے ہاتھ کا لمس وقفے وقفے سے اپنے ماتھے پر محسوس کرتی رہی تھی

کتنی دیر جاگنے کے باوجود وہ اپنی آنکھیں بند کئے لیٹی رہی تھی۔۔۔ تاکہ جہانگیر اس کے پاس کمرے میں موجود رہے مگر وہ آغول کی پلکوں کے لرزنے سے اس کے جاگنے کا اندازہ لگا چکا تھا اس لئے کمرے سے نکل کر چلا گیا۔۔۔ تو آغول نے اپنی آنکھیں کھولی اس کا دل اداس ہوا۔۔۔

مگر تھوڑی دیر بعد جہانگیر ہاتھ میں ٹرے لیے دوبارہ کمرے کے اندر داخل ہوا اور اس کے سامنے آکر بیٹھا۔۔ اسے سہارا دے کر بٹھانے کے بعد وہ اپنے ہاتھ سے اسے کھانا کھلانے لگا۔۔۔ آغول خاموشی سے اسے دیکھتی ہوئی اسکے ہاتھ سے کھانا کھانے لگی۔۔۔ کھانا کھلانے کے بعد جہانگیر نے اسے میڈیسن دی۔۔۔ جب وہ اٹھ کر جانے لگا تب آغول نے اس کا ہاتھ تھام لیا تھا۔۔۔ وہ نہیں چاہتی تھی کہ جہانگیر اس کے پاس جائے۔۔۔ مگر جہانگیر اس سے اپنا ہاتھ چھڑا کر کمرے سے باہر چلا گیا تھا

اس وقت کچن میں موجود کھانا بناتی ہوئی وہ یہی سوچ رہی تھی۔۔۔ بھلا اسے کل رات جہانگیر کو روکنے کی کیا ضرورت تھی، کتنی انا رکھتا تھا یہ شخص

آج صبح اس کا بخار ٹھیک ہو گیا تھا مگر وہ آج یونیورسٹی نہیں گئی تھی،، رانی سے سارے گھر کا کام کروانے کے بعد وہ تھوڑی دیر لیٹ کر ریسٹ کرنے لگی تو اس کی آنکھ لگ گئی،، شام ہونے کو آئی تھی تو آغول نے کھانا بنانے کا سوچا ابھی کھانا بنا کر وہ فارغ ہوئی تھی کہ گھر کے ڈور بیل بجی

"بھائی"

دروازہ کھولنے پر جب اس نے روحان کو دیکھا تو مسکرا کر اس کے گلے لگی کافی دنوں بعد وہ روحان کو دیکھ رہی تھی

"بھائی کی شکل دیکھ کر ہی محبت جاگتی ہے تمہاری، چکر کیوں نہیں لگایا اتنے دنوں سے گھر کا"

روحان پیار سے اس کا سر تھپتھپاتا ہوا پوچھنے لگا

"یونیورسٹی کی وجہ سے شیڈیول تھوڑا بزی ہو گیا ہے آپ نے بھی تو اتنے دنوں بعد شکل دکھائی ہے"

وہ روحان کے ساتھ ڈرائنگ روم میں آتی ہوئی روحان سے شکوہ کرتے لگی

میں یہاں تم سے ملنے کے لیے چار سے پانچ دفعہ آ چکا ہوں،، بھائی شادی کے بعد اتنا ہی بہنوں کے گھر" آتے ہیں۔۔۔ہاں تمہیں آنا چاہیے ڈیڈی مما تمہارا ویٹ کرتے ہیں۔۔۔ کہیں جیڈی نے تو نہیں روکا ہوا "تمہیں

روحان صوفے پر بیٹھتا ہوا آغول سے پوچھنے لگا۔۔۔ وہ نوٹ کر رہا تھا ان چار مہینوں میں آغول کی شخصیت میں کافی بدلاو آیا تھا۔۔۔ اس کی نیچر کے حساب سے، ڈریسنگ کے لحاظ سے، بقول فاطمہ کے کہ اب وہ کوکنگ خود کرتی ہے۔۔۔ مگر یہ سب چیزیں روحان کو پوزیٹو لگی تھی

"وہ مجھے کسی بھی بات کے لئے نہیں روکتے ٹوکتے،، یہ بتائیں کھانا چلے گا ڈائریکٹ آفس سے آ رہے ہیں ناں"

آغول روحان کے پاس سے اٹھنے لگی تو روحان نے اس کا ہاتھ پکڑ کر واپس بٹھا لیا

آفس سے سیدھا آرہا ہوں مگر کھانا گھر جا کر کھاؤ گا۔۔۔ میرے چکر میں عینا خود بھی کھانا نہیں کھاتی،،،"

"یہاں میں تم سے ملنے آیا ہوں یہ بتاؤ وہ جن ابھی تک پولیس اسٹیشن سے نہیں آیا

روحان آغول کو دیکھتا ہوا جہانگیر کا پوچھنے لگا

"ابھی آیا ہوں، تم سناؤ تمہارا کیسے آنا ہوا"

آغول کے کچھ بولنے سے پہلے جہانگیر ڈرائنگ روم کے اندر آتا ہوا بولا وہ ابھی ابھی پولیس اسٹیشن سے لوٹا تھا اور اس وقت یونیفارم میں موجود تھا

"کافی دن ہو گئے تھے آغول سے ملے ہوئے اسے ملنے آیا تھا۔۔۔ تم سناؤ کیسے ہو"

روحان جہانگیر کے بڑھائے ہوئے ہاتھ کو دیکھ کر اس سے ہاتھ ملا کر اس کی خیریت دریافت کرنے لگا اور اپنے آنے کی وجہ بھی بتائی

میں ٹھیک ہوں،،عینا کیسی ہے اس نے تو بالکل ہی آنا چھوڑ دیا۔۔۔ کہیں تم نے تو اس پر پابندی نہیں" "لگائی

جہانگیر صوفے پر بیٹھتا ہوا روحان سے پوچھنے لگا۔۔۔ جس پر روحان مسکرایا جبکہ آغول خاموشی سے روحان کے برابر میں بیٹھی جہانگیر کو دیکھ رہی تھی

میں نے تمہاری بہن پر کوئی پابندی نہیں لگائی،، اب وہ خود سے میری پابند ہو گئی ہے۔۔۔ لڑکیاں شاید ایسی ہی ہوتی ہیں اب آغول کو ہی دیکھ لو میں بھی اِس سے یہی شکوہ کر رہا تھا کہ اس نے اپنے گھر بالکل ہی آنا چھوڑ دیا"

روحان جہانگیر کو جتاتا ہوا بولا

میں نے تمہاری بہن کو اپنا پابند بالکل نہیں بنایا،، یہ تمہارے سامنے بیٹھی ہے۔۔۔ تم اس سے پوچھ سکتے ہو بلکہ تم لوگ بیٹھ کر باتیں کرو میں چلتا ہوں"

جہانگیر روحان کو دیکھتا ہوا بولا اور صوفے سے اٹھ کھڑا ہوا

"ایک منٹ جیڈی مجھے کچھ تم سے ضروری بات کرنی ہے۔۔۔ جس کے لیے میں یہاں آیا تھا"

روحان جہانگیر کو اٹھتا ہوا دیکھ کر ایک دم بولا

"مگر تم ابھی کہہ رہے تھے کہ تم آغول سے ملنے آئے ہو"

جہانگیر سیریس ہو کر اس کو دیکھتا ہوا بولا آغول خاموشی سے صرف اور صرف جہانگیر کے انداز دیکھ رہی تھی وہ بالکل اس کے بھائی سے ویسے ہی بات کرتا تھا۔۔ جیسے اس سے،، وہ صرف اپنی بہن اور دی جان سے ہی خوش ہو کر بات کرتا تھا شاید

میں پچھلے چار سے پانچ دفعہ جب آغول سے یہاں ملنے آیا تھا تو اس ٹائم آتا تھا جب تم پولیس اسٹیشن میں ہوتے تھے اور آج میں تمہارے گھر آنے کے ٹائم پر آیا ہوں۔۔۔ وجہ یہی ہے کہ مجھے تم سے بھی مل کر ضروری بات کرنا تھی"

روحان جہانگیر کو اچھی طرح وضاحت دیتا ہوا بولا

"کہو کیا بات کرنی ہے"

جہانگیر دوبارہ صوفے پر بیٹھتا ہوا روحان سے پوچھنے لگا

میرے ایک جاننے والے ہیں۔۔۔ ان سے اچھی سلام دعا ہے میری، پچھلی چار ماہ سے وہ ملک سے باہر تھے۔۔۔ اس لئے ہماری شادی میں شریک نہیں ہو سکے تھے، دو دن پہلے ہی پاکستان لوٹ کر آئے ہیں تو انہوں نے ہماری پوری فیملی کو انوائٹ کیا ہے خاص طور پر تمہیں اور آغول کو بھی دعوت دی ہے۔۔۔ کاشف زیری نام ہے ان کا"

روحان نے بغیر تمہید باندھے ہوئے کاشف زیری کا پیغام جہانگیر کو دیا

"ہوٹل الکینگ کا مالک کاشف زیری"

جہانگیر آنکھیں سکیڑ کر یاد کرتا ہوا روحان سے تصدیق کرنے لگا

ہاں وہی، وہ چاہتے ہیں کہ تم۔۔۔۔"

روحان بولنے لگا تب جہانگیر اس کی بات کاٹ کر بولا

"میں نہیں ملنا چاہتا،، میری طرف سے معذرت کر لینا"

جہانگیر بولتا ہوا صوفے سے اٹھ کر کمرے سے باہر نکلنے لگا

"بھائی ان سے بولیئے گا ہم آئیں گے"

آغول جو کہ سارے عرصے خاموش بیٹھی تھی ایک دم بول اٹھی

"آغول"

آغول کے بولنے پر جہانگیر مڑ کر آغول کو آنکھیں دکھاتا ہوا اس کی طرف دیکھنے لگا جیسے اسے آغول کا بیچ میں مداخلت کرنا بالکل پسند نہیں آیا ہو

اپنا ایٹیٹیوڈ اپنے تک ہی محدود رکھا کریں یا پھر ان لوگوں کو دکھایا کریں جن سے آپ خوش ہو کر ملتے ہیں" "یا جن کے ناز اُٹھاتے ہیں

آغول کھڑی ہو کر جہانگیر کو دیکھ کر بولی۔۔۔وہ ایسے اس کے سامنے اس کے بھائی کی انسلٹ نہیں کر سکتا تھا

"اب زبان بالکل نہیں چلانا آگے سے"

جہانگیر روحان کا بناء لحاظ کیے آغول کے پاس آ کر اسے وارن کرنے لگا

"آغول نے ایسا کچھ نہیں کہا ہے جو تم اس کے ساتھ یوں بات کر رہے ہو"

روحان جہانگیر کے تیور دیکھتا ہوا خود بھی اٹھ کھڑا ہوا اور جہانگیر کو نرمی بولا۔۔اسے اپنی بہن سے جہانگیر کا یہ رویہ برداشت نہیں ہوا

"تم ہمارے بیچ میں مت بولو رونی"

جہانگیر اب انگلی اٹھا کر روحان کو بولا

کیوں نہیں بولے وہ،،،میرے بھائی ہیں وہ بولیں گے بیچ میں۔۔۔کیسی تکلیف ہوئی تھی اس دن آپ کو" اپنی بہن کے تھپڑ کا سن کر۔۔۔لیا تھا نہ میاں بیوی کے بیچ میں پڑ کر فوراً بدلا۔۔۔ایسی ہی جب انہیں تکلیف "ہو گی تو یہ بھی بولیں گے بیچ میں

آغول جہانگیر کے آنکھیں دکھانے کی پرواکیے بغیر بناء ڈرے اس کو دیکھ کر بولی۔۔۔جہانگیر اب خاموشی سے آغول کو دیکھ رہا تھا جبکہ روحان نے آگے بڑھ کر آغول کو گلے سے لگا لیا

کیا ہو گیا یار اتنا سیریز کیو ہو گئی اٹس اوکے۔۔۔میں جیڈی سے ایک نارمل بات کر رہا تھا۔۔۔اس نے مجھے" نارمل جواب دیا کہ وہ نہیں جانا چاہتا۔۔۔ایسا کوئی کمپلسری بھی نہیں ہے جانا،،میں ان سے معذرت کر لوں "گا،اب بالکل کول ہو جاؤ۔۔۔اس طرح ویٹ لوز کیا ہے تم نے غصہ کھا کھا کر پاگل لڑکی

روحان آغول کو بہلاتا ہوا بولا۔۔۔روحان نے سوچا وہ کاشف زیری سے دوبارہ معذرت کرلے گا،، آغول اور جیڈی کے بیچ تعلقات خراب ہو۔۔۔یہ بھی ٹھیک نہیں تھا

"میں غصہ نہیں کر رہی ہو بھائی مگر ہم وہاں پر جائیں گے آپ انہیں بتا دیے گا"

آغول جہانگیر کو دیکھ رہی تھی مگر بات روحان سے کر رہی تھی، جہانگیر آغول کو دیکھتا ہوا بغیر کچھ بولے اپنے روم میں چلا گیا

"اچھا بتاؤ ذرا آج کھانے میں کیا بنایا ہے۔۔۔چلو یار آج اپنی بہن کے ہاتھ کھانا ٹیسٹ کر کے دیکھ لیتا ہوں"

روحان آغول کو بہلاتا ہوا بولا

****

اسے نہیں معلوم تھا کہ روحان کی کاشف زیری سے دوستی تھی۔۔۔نہ ہی وہ یہ جانتا تھا کہ کاشف زیری کو اس بات کا علم ہے کہ ایس۔۔پی جہانگیر روحان کا بہنوئی ہے۔۔۔اس کے کاشف زیری کے گھر جانے کی کوئی تُک نہیں بنتی تھی، نہ ہی اسے کاشف زیری کا اپنے گھر انوائٹ کرنے کی وجہ سمجھ میں آئی مگر روحان کے جانے کے بعد،، رات میں وہ روحان کو کال کر کے، اس سے اپنی اور آغول کی کاشف زیری کے گھر جانے کی حامی بھر چُکا تھا

کل روحان کے جانے کے بعد جب وہ بیڈ روم کے اندر آغول سے کھانے کا پوچھنے کے لئے آیا کیو کہ روزانہ کی طرح کھانا ڈائننگ ٹیبل پر موجود نہیں تھا۔۔۔ تو اس نے آغول کو روتے ہوئے دیکھا۔۔۔ وہ بیڈ پر اوندھے منہ لیٹی ہوئی رو رہی تھی۔۔۔ جہانگیر کو پرسوں سے ہی اس کا رویہ سمجھ نہیں آرہا تھا

چار مہینے پہلے جس رات وہ آغول کے قریب آیا تھا۔۔۔ اس رات اس پر یہ راز کُھلا تھا۔۔۔ اسے صرف اس لڑکی کی کشش نے یا حُسن نے اپنی طرف متوجہ نہیں کیا تھا بلکہ وہ اسے اچھی لگنے لگی تھی معلوم نہیں کب سے،، تمام تر بد تمیزیوں کے باوجود

قبول تو جہانگیر نے اسے نکاح کے وقت ہی کر لیا تھا۔۔۔ مگر شادی کے دن جو کچھ اس نے کیا بے شک وہ غصے کا رد عمل رہا ہو مگر اسکے بعد وہ آغول کے قریب اپنی انا کی تسکین یا نفس کی خواہش کر کے ہر گز نہیں آیا تھا۔۔۔ وہ بیوی تھی اسکی،، مضبوط اور جائز رشتا رکھتا تھا اس سے۔۔۔ اور آغول نے اس رات اس کو کیا کیا باتیں سنائی

تب جہانگیر نے سوچ لیا تھا اب وہ اس پر اپنی مرضی بالکل مسلط نہیں کرے گا، نہ اسے کسی چیز کے لیے روکے گا ٹوکے گا، نہ ہی اس سے بات کرے گا، یہاں تک کہ بیڈ روم میں اس کے پاس سوئے گا بھی نہیں اور اس سے اپنے دل کی بات شیئر کرنے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔۔۔ وہ اسے نفس کا غلام سمجھتی تھی تو پھر وہ بھی اس سے لاتعلقی برتے گا۔۔۔ مگر ایک بات تھی جو جہانگیر کو اندر ہی اندر کھولائے رکھتی جسے سوچ کر اُسے اکثر غصہ آجاتا

اس کی بیوی اس کی قربت سے گھبراتی تھی، کیا اس کی وجہ واقعی اسکا کامپلیکشن اور مڈل کلاس ہونا تھا یا پھر سیفی۔۔۔ بے شک وہ ویڈیو میں دیکھ چکا تھا کہ اس دن آغول نے سیفی کو اپنے قریب نہیں آنے دیا۔۔۔ پر یہ بھی تو ہو سکتا تھا کہ وہ سیفی کے اس خوفناک روپ سے ڈر گئی ہو مگر دل ہی دل میں سیفی کو چاہتی ہوں۔۔۔ تبھی وہ اسے اپنے قریب نہیں آنے دیتی تھی یہ سوچ کر جہانگیر کو اکثر کو غصہ آتا

جہانگیر آغول کو روتا ہوا دیکھ کر اس وقت تو کمرے سے نکل گیا تھا مگر صبح ناشتے پر وہ اُسے بول چکا تھا۔۔۔ کہ وہ شام میں جلدی گھر آجائے گا اور یہ بھی کہ وہ کاشف زیری کے گھر جانے کے لیے تیار رہے

وہ ریڈی ہو کر آغول کے پاس بیڈ روم میں پہنچا تا کہ آغول سے جانے کا پوچھ سکے۔۔۔ دروازے پر ہی جہانگیر کے قدم رک گئے۔۔۔ ڈارک بلو کلر کا ڈریس کے ساتھ وائٹ کلر کا کمبینیشن کے قمیض اور ٹراوزر میں وہ بہت پرکشش لگ رہی تھی۔۔۔ اُسی کشش کے زیرِ اثر جہانگیر آغول کی طرف کھینچتا ہوا چلا آیا

وہ آئینے کے سامنے کھڑی ہوئی ہونٹوں پر لپ اسٹک لگا رہی تھی،، بالوں کو اس نے کاندھے پر آگے ایک سائیڈ پر کیا ہوا تھا۔۔۔ اس کی پشت جہانگیر کی طرف تھی وہ آئینے کے سامنے کھڑی اپنے پیچھے جہانگیر کو آتا دیکھ چکی تھی مگر پھر بھی اس نے اپنا کام جاری رکھا۔۔۔ اس کے ڈریس کی سلیوز لانگ تھی۔۔۔ مگر پیچھے سے گلا تھوڑا گہرا

"چینج کرو اس ڈریس کو اور دوسرا ڈریس پہن کر 10 منٹ میں باہر آؤ"

جہانگیر اس کی پشت پر کھڑا اسے بولتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا

آغول کو حیرت ہوئی جب وہ کمرے میں داخل ہوا تو آغول دیکھ کر رک گیا تھا۔۔۔اپنی جانب جہانگیر کو بڑھتا ہوا دیکھ کر، وہ اس کی نظروں میں اپنے لیے پسندیدگی دیکھ چکی تھی جس سے اس کے دل میں پھول کھل گئے یہی تو وہ چاہتی تھی۔۔۔نہ جانے پھر کیا ہوا جو وہ اسے ڈریس چینج کرنے کا کہہ کر باہر نکل گیا۔۔۔ آغول بے دلی سے ڈریس چینج کرنے لگی

ڈریس چینج کر کے جب وہ باہر آئی تو جہانگیر اس کا ویٹ کر رہا تھا، آغول پر ایک نظر ڈال کر وہ گاڑی کی طرف بڑھ گیا۔۔۔اس ڈریسنگ میں بھی اس کی بیوی، اس کی پوری توجہ اپنی جانب کھینچی ہوئی تھی مگر تھوڑی دیر پہلے پہنے ہوئے ڈریس میں پرابلم یہ تھی کہ اس کا پیچھے سے گلا تھوڑا بڑا تھا،، جس کی وجہ سے شولڈر کی نیچے وہ تِل آج بھی جہانگیر کو دکھ رہا تھا اور اس تِل کی وجہ سے چار ماہ پہلے کام بہت خراب ہو چکا تھا۔۔۔جہانگیر اب بالکل نہیں چاہتا کہ بار بار وہ تِل جہانگیر کو دکھے اور جہانگیر کی توجہ اپنی طرف کھینچے وہ اس تِل کو نہیں دیکھنا چاہتا تھا اس لیے آغول سے ڈریس چینج کرنے کو کہا

****

"غالباً ہماری یہ دوسری بار ملاقات ہو رہی ہے مل کر خوشی ہوئی"

کاشف زیری نے جہانگیر سے ہاتھ ملانے کے لیے آگے بڑھایا جسے جہانگیر نے تھاما

"مگر میرے محسوسات آپ سے مختلف ہیں، زیری صاحب میں آپ کو یہ نہیں کہہ سکتا مجھے بھی آپ سے مل کر خوشی ہوئی۔۔۔خیر کیسے ہیں آپ"

جہانگیر آغول کے ساتھ اس وقت کاشف زیری کی عالیشان کوٹھی میں کھڑا ہوا تھا جبکہ روحان اور عینا 15 منٹ پہلے ہی وہاں پہنچ چکے تھے کاشف زیری کی آنکھیں جہانگیر کے ساتھ کھڑی آغول کو دیکھ کر چکا چوند ہو چکی تھی اتنا مکمل حسن،، یہ یقیناً روحان کی بہن تھی

دشمنی کی تھی روحان نے اس سے،، اپنی اتنی خوبصورت بہن کو چھپا کر۔۔۔ جواب ایس پی کی بیوی بن چکی تھی۔۔۔ کاشف زیری نے بہت مشکلوں سے اپنی نظروں کو قابو میں کیا تھا اور ان دونوں کو مہمان خانے میں اپنے ساتھ آنے کی دعوت دی

"کیا ہوا"

جہانگیر اندر داخل ہوتے ہوئے آہستہ سے آغول سے پوچھنے لگا جو کہ اسے تھوڑی غائب دماغ لگی

"کچھ نہیں"

آغول آہستہ سے جہانگیر کو بولتی ہوئی اس کے ساتھ چلنے لگی۔۔۔ کتنا بدصورت آدمی تھا یہ کاشف زیری۔۔۔ بدصورتی بھی شاید اسی پر آکر ختم ہوتی تھی آغول کاشف زیری کو دیکھتی ہوئی سوچنے لگی اور اس نے صرف ایک نظر اس پر ڈالی تھی، آغول کو اس نظر سے گھبراہٹ ہونے لگی تھی

اندر روم میں روحان اور عینا کے ساتھ روزی بھی موجود تھی۔۔ آغول عینا سے ملی اس کے بعد روزی سے۔۔۔ روزی ان دونوں کو لے کر وہاں سے دوسرے روم میں چلی گئی جبکہ جہانگیر اور روحان کاشف زیری کے ساتھ وہی بیٹھ گئے

اور ایس پی صاحب آج کل کس کس کی شامت آئی ہوئی ہے آپ کے ہاتھوں،،سنا ہے بڑے بڑے"
"لوگوں کی گردن پر ہاتھ ڈالا ہے آپ نے

کاشف زیری جہانگیر کو دیکھ کر بات کا آغاز کرتا ہوا بولا

اب تک جن کی گردن پر ہاتھ ڈالا ہے ان کی گردن سلامت نہیں رہی ہے اور جن کی گردن پر نظر رکھی"
بس موقع ملنے کی تلاش میں ہے۔۔۔اکثر ایسے بیوقوف بھی ہوتے ہیں جو خود موقع فراہم کرتے ہیں یا یوں
"کہہ لیں کہ اپنی شامت خود بلا لیتے ہیں

جہانگیر کی بات سن کر کاشف زیری ہنسا

کبھی کبھی دوسروں کی شامت لانے والے یہ بھول جاتے ہیں۔۔۔کہ ان کی اپنی شامت کتنے برے انداز"
"میں آسکتی ہے۔۔۔خیر جو بھی ہو آپ نے میری دعوت کو قبول کیا مجھے خوشی ہوئی

کاشف زیری چبھتی ہوئی نظروں سے جہانگیر کو دیکھتا ہوا بولا

"تم کیوں آج اتنے خاموش بیٹھے ہو، تم نے بتایا نہیں زیری صاحب کے ساتھ تمہاری دوستی کیسے ہوئی"

جہانگیر روحان کو اپنی طرف دیکھتا پا کر اس سے پوچھنے لگا

"روحان تم نے واقعی اپنے بہنوئی کو میری اور اپنی دوستی کے بارے میں نہیں بتایا"

کاشف زیری بھی اب روحان کی طرف متوجہ ہو کر اس سے پوچھنے لگا

اس میں چھپانے والی کونسی بات ہے کاشف صاحب سے میری ملاقات چند ماہ پہلے، فلائٹ میں ہوئی تھی"

"وہی سے ہماری دوستی کا آغاز ہوا

روحان ایک نظر کاشف زیری پر ڈال کر جہانگیر کو بتانے لگا

اتنے میں ایک ویٹر آیا اور سوفٹ ڈرنگ باری باری ان تینوں کو سرو کرنے لگا روحان کو ڈرنگ تھماتے ہوئے وہ باقاعدہ روحان کی طرف جُھکا۔۔۔ جہانگیر کی نظروں سے وہ منظر چھپ نہیں پایا جب اس نے روحان کے کوٹ کی جیب میں شاید کوئی چٹ ڈالی تھی

وہ ویٹر اب کاشف زیری کو ڈرنگ دے رہا تھا تب جہانگیر کے ہاتھ سے اپنا گلاس چھوٹ کر اچانک نیچے گرا

"اوشٹ"

جہانگیر پاکٹ سے رومال کے ساتھ اپنا موبائل نکالتا ہوا بولا کاشف زیری کے ساتھ روحان کی توجہ بھی اس کی طرف گئی

"زیری صاحب کیا آپ مجھے واشروم کا راستہ بتا سکتے ہیں"

جہانگیر کے پوچھنے پر کاشف زیری نے اسے راہداری سے سیدھے جا کر الٹے ہاتھ پر مُڑنے کا بتایا

"انکل کی کال آرہی ہے پلیز زرا ریسیو کر لو"

جہانگیر روحان کے قریب آتا ہوا اپنا موبائل اسے تھما چکا تھا کیونکہ روحان کی ساری توجہ اس کے موبائل پر منصور کی کال کی طرف تھی تب جہانگیر نے نامحسوس طریقے سے اس کے کوٹ کی پاکٹ سے وہ چٹ نکالی اور واش روم کی طرف چل دیا

اگر وہ لیفٹ سائڈ کی جگہ راہداری کے رائٹ سائیڈ پر جاتا تو اس چٹ میں موجود اس روم کے اندر پہنچتا" جہاں روحان کو بلایا گیا تھا۔۔۔ جہانگیر راہداری کے اندر داخل ہوتا ہوا سوچنے لگا اور سیدھے ہاتھ کے دوسرے کمرے کی طرف اندر داخل ہوا

کمرے کے اندر مکمل اندھیرا تھا اسے یوں محسوس ہوا اس کے پیچھے کوئی موجود تھا اس سے پہلے جہانگیر مڑتا کسی نے اس کے گرد اپنے ہاتھوں لپیٹے۔۔۔۔ وہ مرد کے ہاتھ نہیں بلکہ نسوانی ہاتھ تھے جہانگیر بالکل خاموش کھڑا رہا

اپنی جان پر کھیل کر تمہیں یہاں بلایا ہے اور تم نے یہاں آکر ثابت کر دیا تم بھی جی دار ہو۔۔۔ ایسے ہی" تھوڑی نہ تم پر دل آگیا،، مانا کے تمہاری بیوی بہت خوبصورت ہے مگر حسن میں تو میں بھی کم نہیں۔۔۔ کاشف کی پناہوں میں رہ کر روزی صرف اور صرف تمہارا سوچتی ہے۔۔۔ کبھی تم بھی چند لمحات فراہم "کر کے روزی کا سوچ لیا کرو

روزی جہانگیر کے کان کے قریب اپنے ہونٹ قریب کر بول رہی تھی، اس کے ہونٹ بات کرتے ہوئے جہانگیر کے کارلر کو چھو رہے تھے

وہ بات کرتے کرتے جہانگیر کے سامنے آئی۔۔۔اس کے گلے کا ہار بنتی ہوئی جہانگیر کے ہونٹوں پر اپنے ہونٹ رکھنے ہی والی تھی کہ جہانگیر نے اسے پیچھے دھکا دیا اور دیوار پر لگے سوئچ پر ہاتھ مار کر لائٹ ان کی۔۔۔کمرہ ایک دم روشن ہوا روزی نے حیرت سے اپنے سامنے کھڑے روحان کے بہنوئی کو دیکھا

"افسوس رونگ نمبر"

جہانگیر افسوس کرتا ہوں روزی کا حیرت زدہ چہرہ دیکھ کر بولا

جہانگیر کی بات سن کر وہ بے شرموں کی طرح مسکراتی ہوئی جہانگیر پر نظر ڈال کر کمرے سے باہر نکل گئی

*****

"روحان وہ جو روزی ہے کاشف صاحب سے اس کا کیا تعلق ہے"

روحان اور عینا کاشف زیری کے گھر سے واپس لوٹ کر آرہے تھے تب عینا کا واک کرنے کا دل چاہا۔۔ روحان نے اپنی بیوی کی فرمائش پوری کرنے کی خاطر گھر سے چند قدم دور اپنی کار کھڑی کر دی۔۔۔اب وہ دونوں باتیں کرتے ہوئے روڈ پر پیدل چل رہے تھے اور رات ہونے کی وجہ سے روڈ سنسان تھی تب عینا روحان سے پوچھنے لگی

"کیوں تم کیوں پوچھ رہی ہو"

روحان نے عینا کی طرف دیکھتے ہوئے غائب دماغی میں پوچھا کیونکہ وہ غائب دماغی میں ہی ڈرائیونگ کر رہا تھا

اس کا دماغ دو باتوں پر اٹکا ہوا تھا کاشف زیری کے گھر پر مشروب تھماتے ہوئے ویٹر نے روحان کو اس کے کوٹ کی جیب کی طرف اشارہ کیا تھا اور دوسرا جب جہانگیر نے اسے اپنا موبائل تھمایا تھا۔۔۔ تو منصور اسے جہانگیر سمجھ کر پوچھ رہا تھا۔۔۔ کہو کیسے کال کی،، یعنی کال منصور نے نہیں جہانگیر نے اسے کی تھی وہ کافی دیر سے ان دونوں باتوں کو سوچ رہا تھا۔۔۔ بیچ میں کچھ مسنگ تھا؟ کیا وہی چیز جو ویٹر نے اس کے کوٹ کی جیب میں ڈالی تھی۔۔۔۔ جہانگیر اسے اپنا موبائل تھماتا ہوا کیا اس کے کوٹ کی جیب سے وہ چیز نکال چکا تھا، وہ کالج کے دور سے ہی بہت خبیث رہا تھا روحان کو اس میں کوئی شک نہیں تھا۔۔۔۔ مگر اس کا کاشف زیری کے گھر آنا، روحان اور کاشف زیری دونوں کے لئے خطرے کا سبب بن سکتا تھا۔۔۔ جس طرح کی وہ باتیں کاشف زیری سے کر رہا تھا روحان نے اس سے اندازہ لگایا

"کیا روحان، معلوم نہیں آپ میری بات سن رہے ہیں کہ نہیں"

ساتھ چلتی ہوئی عینا اس کا بازو جھنجھوڑ کر بولی تو روحان اپنی سوچوں سے نکل کر عینا کو دیکھنے لگا

"بولو نہ میری جان کیا بول رہی ہو، میں سن رہا ہوں"

روحان اس کا ہاتھ تھامتا ہوا بولا اور دماغ سے ساری سوچیں ترک کر کے اپنی توجہ عینا کی طرف مبذول کرنے لگا

میں بول رہی تھی جب میں نے روزی سے پوچھا آپ کاشف صاحب کی وائف ہیں تو وہ مجھے اور آغول کو دیکھ کر ہنسنے لگی بہت عجیب طریقے سے اور کہنے لگی کہ وائف سے بھی اوپر کی چیز ہو۔۔۔ مطلب کیا تھا روزی کی اس بات کا"

عینا روحان کو دیکھتی ہوئی پوچھنے لگی سچ تو یہ تھا اسے روزی سے مل کر بالکل بھی اچھا نہیں لگا، وہ بہت عجیب سی لڑکی تھی عجیب الٹی اور معنی خیز باتیں کرنے والی

"اب روزی کی باتوں کا مطلب مجھے کیا معلوم، یہی بتانا چاہ رہی ہو گی کہ وہ کاشف سر کی گرل فرینڈ ہے"

روحان نے کیپٹ کی بجائے گرل فرینڈ کا لفظ استعمال کیا جو کہ اسے عینا کے سامنے کیپٹ کے مقابلے میں تھوڑا مہذب لگا

کیسی باتیں کر رہے ہیں آپ روحان کاشف صاحب تو اچھی خاصی بڑی عمر کے آدمی ہے وہ اس عمر میں" گرل فرینڈ بنائیں گے۔۔۔ ویسے روحان آپ کو ایک بات بتاؤ مجھے روزی بالکل بھی اچھی نہیں لگی وہ بار بار "آپ کی طرف دیکھ رہی تھی اور مجھے ذرا بھی اچھا نہیں لگ رہا تھا اس کا آپ کی طرف دیکھنا

عینا نے جو محسوس کیا وہ روحان کے سامنے سڑک پر اس کے ساتھ چلتے ہوئے روحان کو بتانے لگی روحان نے اس کا پکڑا ہوا ہاتھ اپنے ہونٹوں سے لگایا

"تمہارا شوہر، وہ بار بار کس کو دیکھ رہا تھا تم بس اس بات کو سوچو"

روحان کی بات سن کر عینا اس کو دیکھ کر مسکرا دی کیونکہ جب وہ سب کے درمیان بیٹھی ہوئی تھی روحان ہر تھوڑی دیر بعد اس کو دیکھ کر اسمائل دے رہا تھا، چوتھی بار روحان کے اس طرح دیکھنے پر عینا نے اسے ہلکی سی آنکھیں دکھائی تو وہ اسے آنکھ مارنے لگا اس کے بعد عینا نے روحان کو دیکھنے سے مکمل گریز کیا کیونکہ جہانگیر بھی سامنے ہی بیٹھا تھا

ابھی وہ دونوں باتیں کرتے کرتے چل رہے تھے تب اچانک ایک لڑکی بھاگتی ہوئی ان دونوں کے سامنے آئی

"پلیز میری مدد کریں وہ دو آدمی میرے پیچھے لگے ہوئے ہیں"

اس لڑکی کی عمر مشکل سے 15 سال کی ہو گی جو گھبرائی ہوئی عینا اور روحان کو دیکھ کر بولی۔۔۔عینا اور روحان دونوں نے سامنے دیکھا دور سے دو آدمی ان تینوں کی ہی طرف آرہے تھے۔۔۔روحان انہیں پہچان چکا تھا وہ بلیک کینگ کے آدمی تھے

"عینا چلو کار میں بیٹھو"

ان دونوں آدمیوں کو دیکھ کر روحان اس لڑکی کو نظر انداز کرتا ہوا عینا کا ہاتھ پکڑ کر کار کی طرف لے جانے لگا

"روحان اس بچی کو ہماری ہیلپ کی ضرورت ہے، دیکھیں وہ آدمی اِسی کی طرف آرہے ہیں"

عینا روحان سے اپنا ہاتھ چھڑاتی ہوئی بولنے لگی اور وہ بچی روحان اور عینا کو وہاں سے جاتا دیکھ کر پریشان ہو کر رونے لگی

"کسی دوسرے کے معاملے میں ہمیں نہیں پڑنا چاہیے۔۔۔یہ ان لوگوں کا آپس کا معاملہ ہے"

روحان عینا کو سمجھاتا ہوا دوبارہ اس کا ہاتھ پکڑ کر کار کی طرف بڑھنے لگا

"پلیز بھائی مجھے ان لوگوں سے بچالیں"

وہ لڑکی روتی ہوئی روحان کو دیکھ کر بولی تب عینا نے دوبارہ اپنا ہاتھ روحان سے چھڑایا

آپ اس کی ہیلپ نہیں کریں گے مگر میں اسے چھوڑ کر نہیں جاؤں گی میں بھائی کو کال کر کے بلا لیتی"

"ہوں

عینا روحان کو دیکھتی ہوئی کہنے لگی کیونکہ اسے اپنا وقت یاد آ گیا تھا جب دو آدمیوں نے اسے بھی کیڈنیپ کیا تھا۔۔۔

روحان کو عینا کی بات سن کر غصہ آنے لگا۔۔۔اب وہ دونوں آدمی ان کے قریب پہنچ چکے تھے وہ بچی عینا کے پیچھے چھپنے لگی جبکہ عینا کو روحان نے اپنی پیچھے کر لیا۔۔۔وہ دونوں آدمی بھی روحان کو پہچان چکے تھے اس لئے کوئی عمل کیے بغیر ویسے ہی کھڑے رہے

"عینا جاؤ اسے لے جر کار میں بیٹھو میں آتا ہوں"

روحان پیچھے مڑ کر عینا کو دیکھتا ہوا بولا

عینا اس بچی کو لے کر کار کی طرف بڑھ گئی

"سر آپ اصولوں کی خلاف ورزی کر رہے ہیں بلیک کینگ ناراض ہوں گے"

ان میں سے ایک آدمی روحان کو دیکھ کر مخاطب ہوا

کوئی خلاف ورزی نہیں کی ہے میں نے، رات میں اس لڑکی کو خود الکینگ ہوٹل لے کر آجاؤں گا۔۔ ابھی"
"تم دونوں یہاں سے جاؤ

روحان ان دونوں کو بولتا ہوا اپنی کار کی طرف بڑھ گیا

گھر آنے کے بعد وہ ڈریس چینج کرتا ہوا بیڈ روم میں آکر لیٹ کر مستقل روزی اور روحان کے متعلق سوچ رہا تھا۔۔۔ کاشف زیری کی کوئی فیملی نہیں تھی اتنا اسے معلوم تھا پھر روزی اس کی کیا ہو گی، وہ روزی کے انداز اور اطوار دیکھ کر سمجھ گیا تھا مگر روزی نے اس سے جو بھی کچھ کہا تھا وہ اسے رونی سمجھ کر کہا تھا۔۔۔ کیا پھر رونی اور روزی؟؟؟

مگر اس کا دل نہیں مانا،، مانا کہ رونی کمینہ تھا مگر گھٹیا اور گرا ہوا نہیں۔۔۔۔ عینا کے لیے محبت، اس کے انداز سے واضح چھلکتی تھی مگر جہانگیر کو رونی اور کاشف زیری کی اچھی خاصی دوستی لگی تھی۔۔۔ رونی کی کاشف زیری سے دوستی کچھ مناسب نہیں تھی۔۔۔ کیونکہ کاشف زیری اسے پہلی ملاقات میں ہی مشکوک آدمی

لگا تھا۔۔۔ جہانگیر چاہ کر بھی اس پر ڈائریکٹ ہاتھ نہیں ڈال سکتا تھا اس کا اندازہ اسے الکینگ ہوٹل پر ریڈ ڈال کر ہو گیا تھا۔۔۔۔ شاید اسے رونی کو منع کرنا چاہیے تھا کہ وہ کاشف زیری سے دور رہے۔۔۔ جہانگیر اپنی ہی سوچوں میں گم تھا اچانک بیڈ روم کا دروازہ کُھلا اور آغول دندناتی ہوئی کمرے کے اندر داخل ہوئی اس کے ہاتھ میں اپنی شرٹ دیکھکر جہانگیر بیٹھ کر لیٹا ہوا اس کے چہرے کے اتار چڑھاؤ دیکھنے لگا

آپ پہلے سے کاشف زیری کو جانتے تھے" آغول جہانگیر کو دیکھتی ہوئی پوچھنے لگی اس کا انداز ایسا تھا جیسے" وہ غصہ دبائے ہوئے بول رہی ہو

"ہاں"

جہانگیر مختصر جواب دے کر اٹھ کر بیٹھ گیا اور اس کے اگلے سوال کا انتظار کرنے لگا

"پھر تو آپ روزی کو بھی جانتے ہوں گے"

اب کی بار وہ لفظ لفظ چبا چبا کر بولی

"دماغ مت کھاؤ آغول کام کی بات پر آؤ"

جہانگیر آغول کے بگڑے ہوئے تیور دیکھ کر بولا

"مجھے وہاں لے کر جانا پڑ رہا تھا تبھی آپ وہاں جانے سے انکار کر رہے تھے"

اب کی بار بھی وہ غصے میں بولی

"میں نے تم سے ابھی کہاں ہے کام کی بات پر آؤ"

جہانگیر نے اس کے چہرے پر غصہ دیکھ کر اپنی بات دہرائی

"تو پھر سنیں کام کی بات اور جواب دیں اس کا۔۔۔کیا ہے یہ"

آغول جہانگیر کی شرٹ بیڈ پر پھینکتی ہوئی غصے میں بولی

تھوڑی دیر پہلے جب آغول اپنے کپڑے ہینگ کر رہی تھی تب اس کی نظر جہانگیر کی ہینگ ہوئی شرٹ کے کالر پر پڑی جس پر سرخ لپ اسٹک کا نشان تھا،،یہی شرٹ تھوڑی دیر پہلے جہانگیر نے پہنی ہوئی تھی۔۔۔۔ آغول کا دماغ فوراً اس فروزی رنگ کے کپڑوں میں موجود روزی پر گیا۔۔۔اس سفید بھوتنی نے ہی لال لب اسٹک سے اپنے ہونٹ رنگے ہوئے تھے اور کالر پر اسی لپ اسٹک کا نشان تھا

"یہ میری شرٹ ہے اور دوسری بات، اب تمیز کے دائرے میں بات کرنا مجھ سے"

جہانگیر جو اس کی بدتمیزی میں کافی دیر سے دیکھ رہا تھا اور برداشت کر رہا تھا آغول کو دیکھ کر وارن کرتا ہوا بولا

"میں اس شرٹ کا نہیں پوچھ رہی ہوں آپ سے جہانگیر, شرٹ کے کالر پر کیا ہے"

جہانگیر کی وارننگ پر اس نے واقعی اب کی بار تمیز سے بات کی تھی مگر غصہ ہنوز برقرار تھا

جہانگیر اپنی شرٹ اٹھا کر کالر دیکھنے لگا اس کو وہ منظر یاد آیا جب روزی اس سے بات کر رہی تھی، جہانگیر نظر اٹھا کر آغول کو دیکھا جس کی آنکھوں سے اس وقت شرارے نکل رہے تھے۔۔۔اپنے کالر پر لپ اسٹک کا نشان دیکھ کر اور آغول کی حالت دیکھ کر ایک پل کو اسے ہنسی آئی تھی جسے وہ سنجیدگی کے لبادے میں چھپا گیا۔۔۔اپنی شرٹ اٹھا کر بیڈ سے اترتا ہوا وہ آغول کے سامنے کھڑا ہوا

"یہ روزی کی لپ اسٹک کا نشان ہے"

جہانگیر آغول کو بتانے لگا اور آغول جہانگیر کے اطمینان پر حیرت سے اسے دیکھنے لگی

"آپ کو شرم نہیں آ رہی ہے سب میرے سامنے بولتے ہوئے"

آغول نے غُصے میں اس کی شرٹ اٹھا کر دور پھینکی

"کیوں تمہیں کیا فرق پڑتا ہے اس سے اور یہ شرٹ کیوں اٹھا کر پھینکی ہے، جاؤ اسے واپس ہینگ کر کے آؤ"

جہانگیر اسے آنکھ دکھاتا ہوا سنجیدگی بولا۔۔۔اسے کیوں نہیں فرق پڑتا تھا فرق اسی کو تو پڑتا تھا آغول چاہ کر بھی ایسا بول نہیں پائی

اس شرٹ کو ہینگ نہیں کروں گی بلکہ آگ لگا دوں گی میں۔۔۔خون پی جاوں گی میں سفید بھوتنی کا اور آپ" "کا بھی۔۔۔۔سنا آپ نے

آغول غصے میں بولتی ہوئی شرٹ اٹھا کر کچن میں آئی۔۔۔ مٹی کا تیل اور میچ باکس لیتی ہوئی گھر کے پچھلے حصے پر گئی۔۔۔اس کو شدید تکلیف ہو رہی تھی جہانگیر کی شرٹ کو دیکھ کر اور اسی تکلیف کے سبب آغول نے واقعی اس کی شرٹ جلادی

"تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا، یہ میری نئی شرٹ تھی جو تم نے جلادی"

جہانگیر غصے میں اس کی حرکت کو دیکھ کر آغول پر چیخا تھا۔۔۔اسے اپنی شرٹ سے زیادہ آغول کے ری ایکشن پر غصہ آنے لگا آخر اسے اتنا غصہ آ ہی کیوں رہا تھا۔۔۔وہ یہ جاننے سے قاصر تھا

آپ کو آگ نہیں لگا سکتی نہ، اس لئے شرٹ کو آگ لگادی۔۔۔برے ہیں آپ۔۔۔بہت برے۔۔۔"

"جہانگیر بہت برے ہیں آپ

آغول روتی ہوئی جہانگیر سے بولی تھی اس کے سینے پر اپنے دونوں ہاتھ رکھ کر اسے پیچھے دھکیلتی ہوئی اپنے روم میں چلی گئی

****

"عینا سونا بھی ہے یا نہیں"

عینا فروا کے ساتھ گیسٹ روم بیٹھی ہوئی تھی تب روحان گیسٹ روم میں آتا ہوں عینا سے بولا

"آ رہی ہوں روحان، فروا سے ذرا اس کے گھر کا کانٹیکٹ نمبر اور ایڈریس لے لو"

عینا روحان کو دیکھتی ہوئی بولی ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی وہ لوگ گھر آئے تھے۔۔۔تب فروا نے عینا کو بتایا کہ وہ اس شہر میں نئی ہے،،راستوں کا اسے بالکل اندازہ نہیں تھا اس لیے وہ بھٹک گئی۔۔۔وہی سے دو آدمی اس کے پیچھے پڑ گئے بھاگنے کے چکر میں اور ان سے بچاؤ کے چکر میں،،نہ جانے اس کا موبائل کہاں پر رستے میں کھو گیا

"لاؤ یہ کانٹیکٹ نمبر مجھے دے دو میں یہاں کا ایڈریس تمہاری پیرنٹس کو سمجھا دیتا ہوں"

فروا اپنا فون نمبر اور ایڈریس والا پرعینا کی طرف بڑھا رہی تھی تب روحان جلدی سے وہ پرچہ فروا کے ہاتھ سے لیتا ہوا بولا اور اپنی جیب میں رکھا

"بہت بہت شکریہ بھائی۔۔۔آپ دونوں نے میری مدد کی میں آپ دونوں کی ہی شکر گزار ہوں"

فروا کی بات سن کر روحان اور عینا مسکرائے

"میں تمہارے گھر والوں کو انفرم کر دیتا ہوں جب تک تم یہاں ریسٹ کر لو"

فروا جھجھک کے مارے یہ نہیں کہہ سکی میرے پیرنٹس سے موبائل پر میری بات کروا دیں بس وہ روحان کی بات سن کر اثبات میں سر ہلا کر خاموش ہو گئی

روحان عینا کو بیڈ روم میں آنے کا اشارہ کر کے خود وہاں سے چلا گیا۔۔۔عینا مسکرا کر فروا کو دیکھتے ہوئے اپنے روم کی طرف جانے لگی۔۔۔تب اسے محسوس ہوا روحان کچن میں ہے

"یہاں کیا کر رہے ہیں"

عینا کی بات سن کر وہ مڑا شیلف پر دو گلاس موجود تھے جن میں اورنج جوس موجود تھا

"جاؤ یہ فروا کو دے آؤ۔۔۔وہ سوچے گی کیسے لوگ ہیں پانی تک کا نہیں پوچھا ان لوگوں نے"

روحان نامحسوس طریقے سے چھوٹے سائز کی شیشی اپنی پاکٹ میں رکھتا ہوا عینا کو جوس کا گلاس تھماتا ہوا کہنے لگا

"اور یہ دوسرا گلاس"

عینا دوسرا شیلف پر رکھا ہوا گلاس دیکھ کر پوچھنے لگی

"یہ میری پیاری سی بیوی کا ہے"

روحان مسکرا کر عینا کو دیکھتا ہوا بولا ہے۔۔۔روحان کی بات پر اس نے روحان کو اسمائل دی۔۔۔جوس کا گلاس فروا کو دے آئی

عینا جب اپنے بیڈ روم میں آئی تو روحان بیڈ روم میں ہی موجود تھا اور جوس سے بھرا ہوا گلاس سائیڈ ٹیبل پر رکھا ہوا تھا

"میرا موڈ نہیں ہو رہا روحان جوس پینے کا"

روحان نے اس کی طرف گلاس بڑھایا تو عینا اسے بولنے لگی

"میرے ہاتھ سے بھی نہیں"

روحان گلاس عینا کے ہونٹوں تک لے گیا تب عینا نے ایک سپ لیا اور گلاس کو تھام لیا

"آپ کے ہاتھوں سے تو میں زہر بھی پی سکتی ہو"

عینا روحان کو دیکھ کر مسکراتی ہوئی بولی

تمہیں میں زہر یا پھر کوئی تکلیف نہیں دے سکتا۔۔۔اس سے پہلے میں خود اس تکلیف سے گزرنا پسند "کروں گا"

روحان عینا کے گال پر اپنا ہاتھ رکھتا ہوا بولا اور وارڈروب کی طرف بڑھا اپنے کپڑے لے کر چینج کرنے چلا گیا

جب وہ واپس آیا تو خالی گلاس سائیڈ ٹیبل پر رکھا ہوا تھا اور عینا نائٹی میں موجود آئینے کے سامنے کھڑی ہوئی اپنے بالوں میں برش پھیر رہی تھی۔۔۔تب روحان اسے بانہوں میں اٹھاتا ہوا بیڈ پر لایا

"روحان آپ نے فروا کے پیرنٹس کو کال کر دی"

وہ عینا کو بیڈ پر لٹا کر اس پر جھکا تب عینا روحان سے پوچھنے لگی

ہمم بات ہو گئی ہے میری، ایڈریس سمجھا دیا ہے ان کو۔۔۔واچ مین کو بھی کہہ دیا ہے جب وہ آئیں گے تو"
"واچ مین انفارم کر دے گا

روحان اپنی انگلی عینا کے ہونٹوں پر رکھتا ہوا اسے بولا اور یہ اشارہ تھا اب وہ کوئی دوسرا سوال نہ کرے

عینا کے ہونٹوں پر اپنے ہونٹ رکھتے ہوئے اس کی نائیٹی کے اسٹیپ نیچے کرنے لگا۔۔۔عینا نے اپنی انکھیں بند کر لیں۔۔۔۔وہ عینا کے بازو نرمی سے سہلاتے ہوئے اس کی گردن پر جُھک کر اپنے پیار کی مہر لگا رہا تھا چند منٹ گزرے تب اسے عینا میں کوئی ہِل جُھل محسوس نہیں ہوئی وہ اٹھ کر عینا کو دیکھنے لگا۔۔۔عینا آنکھیں بند کئے لیٹی تھی، اورنج جوس اپنا کام دکھا چکا تھا،،، روحان نے اس کی نائیٹی کے اسٹیپ اوپر کئے اور اس کو کمفرٹر اوڑھاتا ہوا بیڈ سے اٹھا۔۔۔وہ آہستہ سے اپنا موبائل پاکٹ میں رکھتا ہوا، کار کی کیز اٹھانے لگا ایک نظر سوتی ہوئی اپنی بیوی پر ڈال کر اس نے کمرے کی لائٹ بند کی اور نائٹ بلب ان کر کے کمرے سے نکل گیا

دروازہ بند کرنے کی آواز پر عینا نے اپنی آنکھیں کھولیں۔۔۔اورنج جوس اسے پکڑانے سے پہلے عینا روحان کے ہاتھ میں شیشی دیکھ چکی تھی جو وہ عینا کی نظروں سے چھپاتے ہوئے اپنی پاکٹ میں رکھ رہا تھا۔۔۔عینا کو اس سے بہت سے سوالات پوچھنے کی اجازت نہیں تھی اس لیے وہ خاموش ہی نہیں رہی بلکہ انجان بھی بن گئی جیسے اس نے کچھ دیکھا ہی نہ ہو۔۔۔جب روحان اس سے جوس پینے کا اسرار کیا تب عینا نے اس کے ہاتھ سے گلاس تھام لیا تھا

عینا کو معلوم تھا اس کا شوہر اسے زہر تو نہیں دے سکتا مگر وہ آگے کیا کرنے والا تھا یہ جاننے کے لیے جب روحان ڈریس چینج کرنے کے لئے گیا تو وہ کھڑکی سے جوس باہر پھینک چکی تھی اور جب روحان اس کے قریب آیا تو تھوڑی دیر بعد وہ سوتی ہوئی بن گئی

وہ اسے ابدی نیند نہیں سلانا چاہتا تھا مگر وقتی نیند سلانے کے بعد ہی اپنا کام کرنا چاہتا تھا،،عینا کو یہی بات سمجھ میں آئی تھی۔۔۔بہت آہستہ سے وہ اپنے اوپر سے کمفرٹر اتار کر اپنا گاون پہنتی ہوئی سلیپرز کے بنا کمرے سے باہر نکلی

*****

روحان فروا کے کمرے میں آیا اور خالی جوس کا گلاس اس نے ٹیبل پر رکھا ہوا دیکھا۔۔۔اس گلاس میں روحان نے زیادہ نیند کی گولیاں ڈالی تھی فروا جتنی دیر سوتی رہے گی اتنی دیر تک اس کی زندگی آسان رہے گی۔۔۔ایک نظر اس نے فروا کے سوئے ہوئے وجود پر ڈالی۔۔۔وہ عمر میں چھوٹی کمسن اور معصوم تھی،اس کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے روحان کے ہاتھ کانپے تھے

بھائی۔۔۔روحان کو یاد آیا تھوڑی دیر پہلے اس نے روحان کو بھائی بولا تھا جیسے آغول بولتی تھی،،روحان نے اس کی طرف بڑھایا ہوا ہاتھ پیچھے کیا اور چہرے پر آیا ہوا پسینہ صاف کرنے لگا شاید اس کی آنکھوں میں بھی نمی تھی،،اس نے اپنی آنکھوں کو چھو کر دیکھا ہاں وہ نم ہی تھی

مگر فروا کے ساتھ رعایت کرنے کا مطلب تھا اپنی فیملی کو مشکل میں ڈالنا۔۔۔وہ ایسا ہر گز نہیں کر سکتا تھا۔۔۔اپنی آنکھوں کو رگڑتا ہوا،اس نے فروا کو اٹھایا اور کمفرٹر کے اندر رول کیا پھر کمرے سے باہر نکل گیا

جیسے ہی فروا کے کمرے کا دروازہ کھلا دیوار کے پیچھے سے ہلکا سر نکال کر عینا نے روحان کو دیکھا

روحان کمفرٹر میں لپٹی ہوئی کوئی چیز اپنے ہاتھوں میں لیے باہر نکل رہا تھا۔۔۔عینا قدم بڑھاتی ہوئی ہال میں آئی اور آہستہ سے ہال کا دروازہ کھولا جھری سے باہر کا منظر دیکھا جہاں روحان گاڑی کی پچھلی سیٹ پر کمفرٹر ڈال کر خود ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا ہوا کار اسٹارٹ کر رہا تھا

گارڈ نے باہر کا مین گیٹ کھولا تو روحان کی کار اس کی نظروں سے اوجھل ہو گئی،،عینا بھاگتی ہوئی فروا کے روم میں آئی جہاں خالی بستر تھا وہاں اب فروا موجود نہیں تھی عینا روتی ہوئی فرش پر بیٹھ گئی

اسے نہیں معلوم تھا اس کا شوہر قسم کاموں میں ملوث ہے۔۔۔مگر کچھ غلط تھا بہت زیادہ غلط عینا کو رونا آرہا تھا معلوم نہیں فروا پر یا خود پر۔۔۔۔

وہ روتی ہوئی اپنے بیڈ روم میں آئی اسے نہیں معلوم تھا کب اس کی آنکھ لگی۔۔۔صبح بیدار ہو کر اس نے معمول کے مطابق جہانگیر کے لئے ناشتہ بنایا خود بنا ناشتہ کئے یونیورسٹی جانے کی تیاری کرنے لگی۔۔۔

آج واپسی پر اس کا گھر آنے کا کوئی ارادہ نہیں تھا، ہفتہ بھر ہو گیا تھا فاطمہ نے اس کے پاس چکر نہیں لگایا تھا وہ واپسی میں اپنی ماں کے پاس جانا چاہتی تھی

ویسے بھی اس گھر میں کسی کو اس کی پروا نہیں تھی تھوڑی بہت تکلیف جہانگیر کو تب ہوتی جب اسے رات کا کھانا ڈائننگ ٹیبل پر نہیں ملتا۔۔۔ آغول سر جھٹک کر پوائنٹ کا انتظار کرنے لگی،، اس طرح بسوں کا سفر نہ اس نے پہلے کبھی کیا تھا، نہ ہی کبھی کھانا بنایا تھا۔۔۔ نہ ہی اس طرح کی ڈریسنگ کی تھی

اپنے آپ کو کتنا بدل لیا تھا اس نے،، اس نے تو سوچا بھی نہیں تھا کہ جو شخص اسے اتنا زہر لگتا تھا وہ اچانک اس سے محبت کر بیٹھے گی اور ایک وہ تھا کل رات کس دیدہ دلیری سے اس کے سامنے روزی کی لپ اسٹک کا اعتراف کر رہا تھا۔۔۔ وہ اپنے شوہر کی بیوفائی پر آنسو بہا کر چپ بیٹھنے والوں میں سے نہیں تھی اور نہ ہی اب کی بار ماں باپ کے سامنے اپنے اور جہانگیر کے رشتے کا تماشا لگانے والی تھی بلکہ وہ اپنے شوہر کو اچھی طرح مزہ چکھانے والی تھی مگر اس سے بھی پہلے وہ اس منحوس سفید بھوتنی کو اس کی اوقات یاد دلانے کا ارادہ رکھتی تھی

جس کا خود کا آدمی اچھا نہیں تھا اور وہ دوسرے شادی شدہ آدمی پر ڈورے ڈال رہی تھی۔۔ آغول غصے میں سوچتی ہوئی پوائنٹ میں بیٹھ گئی

****

روحان کی صبح آنکھ کھلی تو اس نے اپنے برابر میں عینا کو سوتا پایا جب وہ رات میں واپس آیا تھا تب بھی وہ سو رہی تھی۔۔۔ورنہ معمول کے مطابق روزانہ روحان کے جاگنے سے پہلے جاگ جاتی مگر آج وہ ابھی تک بے خبر سو رہی تھی

روحان عینا کا چہرہ دیکھتا ہوا اپنے ہاتھوں کی انگلیاں سے اس کا چہرہ چھونے لگا پھر اس نے عینا کی گردن پر اپنے ہونٹ رکھے جس سے عینا کی نیند ٹوٹی۔۔۔عینا نے اسے اپنی گردن پر جھکا دیکھا تو پیچھے ہٹاتی ہوئی اٹھ کر بیٹھی

"جاگ گئیں"

روحان کو عینا کا یوں اسے اپنے پاس سے ہٹانا تھوڑا محسوس ہوا،، پہلے کبھی اس نے اس طرح روحان کو پیچھے نہیں کیا تھا مگر وہ نظر انداز کرتا ہوا اس سے پوچھنے لگا

"فروا کہاں ہے روحان"

عینا اس کے سوال کو نظر انداز کرتی ہوئی روحان سے پوچھنے لگی

کل رات روحان کے جانے کے بعد وہ کافی دیر تک روتی رہی تھی اسے نہیں معلوم کہ روحان کب واپس آیا۔۔۔اس نے نیند کے لیے واقعی گولیوں کا سہارا لینا پڑا،، کتنا ہی اچھا ہوتا کہ روحان کا دیا ہوا جوس پی لیتی۔۔کم از کم اس حقیقت سے تو باخبر نہ ہوتی جو اپنی آنکھوں سے دیکھ چکی تھی

"تم سو گئی تھی،، کل رات ہی اس کے فادر آئے تھے اُسے لے گئے"

روحان نارمل انداز میں عینا کو بتاتا ہوا بیڈ سے اتر کر واش روم جانے لگا

"مجھے فرواسے بات کرنی ہے،، وہ پیپر دیجئے جس پر اس نے اپنے گھر کا کانٹیکٹ نمبر لکھ کر دیا تھا"

عینا کے بولنے پر روحان نے پلٹ کر عینا کو دیکھا۔۔۔وہ بالکل سنجیدگی سے روحان کو دیکھ رہی تھی روحان کو کچھ کھٹکا

معلوم نہیں وہ پیپر کہاں کھو گیا ہے۔۔ آفس کے لیے میرا اڈریس نکالو اور زاہدہ سے جا کر کہو کہ بریک فاسٹ ریڈی کرے"

روحان فرواوالی بات کو اہمیت نہ دیتے ہوئے عینا کو دوسرے کاموں میں الجھانے لگا

"نمبر کھو گیا ہے یا آپ دینا نہیں چاہ رہے ہیں"

عینا بیڈ سے اتر کر اس کے سامنے آتی ہوئی بولی

"کیا فضول باتیں کر رہی ہو صبح صبح،، جو کام بولا ہے وہ کرو"

عینا کے لب و لہجے اور انداز پر روحان کو کچھ گڑبڑ کا احساس ہوا تھا۔۔۔وہ عینا کی بات کو دبانے کے لئے الٹا اس کو جھڑکتا ہوا بولا

جب میں اور فرواکار میں جا کر بیٹھے تھے آپ نے ان دونوں آدمیوں سے ایسی کیا بات کی تھی۔۔۔جو"
"انہوں نے آپ کو سیدھی شرافت سے جانے دیا

چار مہینے بعد عینا میں نہ جانے کہاں سے ہمت آگئی تھی جواب وہ بناء خوف کہ روحان کے سامنے بولی یا پھر بار بار اس کی آنکھوں کے سامنے اس کمسن معصوم سی لڑکی کا چہرہ آنے لگا جو کل رات کو ان دونوں کے پاس مدد مانگنے آئی تھی۔۔۔عینا کی بات سن کر روحان کو غصہ آیا جس کے نتیجے میں اس نے عینا کا بازو سختی سے پکڑا

یہ تم بات کس طرح کر رہی ہو مجھ سے،، مطلب کیا ہے تمہارا۔۔۔تم کچھ بھی بولو گی اور میں سن لوں"
"گا۔۔۔عینا اب ایک لفظ بھی اپنی زبان سے نہیں نکالنا، منہ بالکل بند رکھو اپنا

کہاں گڑبڑ ہوئی تھی روحان کو سمجھ میں نہیں آیا۔۔۔ہاں وہ جوس عینا نے اس کے سامنے نہیں پیا تھا یا پھر شاید اس نے پیا ہی نہیں تھا۔۔۔ کہیں وہ اسے فروا کو گھر سے لے جاتے ہوئے دیکھ تو نہیں چکی تھی۔۔۔اگر ایسا ہوا تھا تو یہ سب کچھ عینا کو نہیں دیکھنا چاہیے تھا۔۔روحان کو مزید غصہ آنے لگا

کیوں بند کرو میں اپنا منہ،، کیوں نہ نکالو وہ الفاظ اپنے منہ سے جو مجھ پر ہنس رہے ہیں، مذاق اڑا رہے ہیں"
"میرا

عینا اپنا بازو روحان سے چھڑاتی ہوئی بولی اور اپنے آنسو صاف کرنے لگی

"کیا مطلب ہے ان باتوں کا کون سے لفظ تمہارا مذاق اڑا رہے ہیں کیا کہنا چاہتی ہو تم"

روحان کو سمجھ میں نہیں آیا کہ عینا کے دماغ میں اس وقت کیا چل رہا ہے اس لئے سخت لہجے میں سنجیدگی سے اس سے پوچھنے لگا

"اتنی آسانی سے وہ دونوں آدمی فروا کو چھوڑنے والے نہیں تھے اور آپ دو منٹ میں ان سے بات کر کے واپس آ گئے۔۔۔انہوں نے آپ کو جانے کیسے دیا،،وہ دو تھے ناں،،ہمیں کیسے چھوڑ دیا انہوں نے یا پھر آپ نے سیدھے سیدھے ان کے سامنے کوئی شرط رکھی کہ بعد میں آپ خود فروا کو ان کے حوالے کر دیں گے یا پھر وہ آپ خود بھی ان سے ملے ہوئے ہیں"

عینا نے روحان سے بولتے ہوئے اس کا گریبان پکڑ لیا مزید بولی

"بتائیں روحان آپ ایک ڈرپوک اور بزدل انسان ہیں جس نے اپنی زندگی بچانے کے لئے ایک معصوم لڑکی کو ان آدمیوں کے حوالے کر دیا یا پھر خود بھی اس جرم میں ملوث ایک بے ضمیر انسان ہیں جواب دیں مجھے"

عینا روحان کا گریبان جھنجھوڑ کر نڈر انداز میں بولی مگر بدلے میں روحان نے اس سے اپنا گریبان چھڑا کر اس کا گال سُجھا دیا

یہ پڑنے والا تھپڑ پچھلے تھپڑ کی طرح ہلکا ہرگز نہیں تھا روحان اب آنکھوں سے میں غصہ لیے عینا کو دیکھ رہا تھا اور عینا آنکھوں میں بے یقینی اور آنسو لیے اسے دیکھنے لگی۔۔۔تب روحان نے اس کا منہ اپنے ہاتھ میں جھگڑا

بہت زیادہ زبان چلنے لگی ہے تمہاری شاید یہ میرے سر چڑھانے کا نتیجہ ہے جو تم آگے سے بک بک کیے جا" رہی ہو۔۔۔اب اس زبان کا استعمال میرے آگے صرف ہاں یا نہیں میں ہونا چاہیے۔۔۔ورنہ میں اسے "کاٹ کر پھینک دوں گا

روحان غصے میں بولتا ہوا اس کا منہ جھٹک کر خود واش روم چلا گیا جبکہ عینا اپنے گال پر ہاتھ رکھے نیچے فرش کو گھورنے لگی

****

"سر ایس۔پی جہانگیر کی بیوی آئی ہے۔۔۔وہ کہہ رہی ہے آپ سے ملنا ہے"

کاشف زیری جو اپنے سامنے ٹیبل پر موجود ٹشو کے اوپر سفید سفوف کو ناک کے ذریعے انہیل کرنے میں مصروف تھا۔۔۔گارڈ کی بات سن کر خوشگوار حیرت سے اسے دیکھنے لگا

"باہر کیوں روکا ہے اسے,اندر بلاو فوراً"

کاشف زیری گارڈ کو ڈانٹتا بولا۔۔۔اس کی نشے سے سُرخ آنکھوں کے سامنے آسماہ جبیں کا چہرہ گھوم گیا جس کو دیکھ کر کل رات ایک پل کے لیے ساکت ہو گیا تھا۔۔۔آج دوپہر میں وہ خود چل کر کاشف زیری کے محل میں آئی تھی

آغول یونیورسٹی سے سیدھا زیری ہاؤس آ گئی تھی۔۔۔وہ گارڈ کی پیروی کرتے ہوئے کاشف زیری کے پاس جانے لگی۔۔۔کاشف زیری اسے دور سے اپنی طرف آتا دکھائی دیا۔۔۔بے حد کالے رنگ کے ساتھ بھدے نقوش،اس کی شکل کو اور زیادہ بدصورت بناتے تھے۔۔۔آغول اسکو اپنی طرف آتا دیکھ کر سوچنے لگی۔۔۔کل رات جہانگیر کی باتوں اور رویے سے اس کا بہت دل دکھا تھا۔۔۔نہ جانے وہ کتنی دیر تک روتی رہی تھی، تبھی اس نے یونیورسٹی سے یہاں آنے کا فیصلہ کیا

کاشف زیری نے اپنے سامنے کھڑی اس مہ جبیں کو للچائی ہوئی نظروں سے دیکھا وہ اسے کسی تتلی کی مانند لگی۔۔۔کاشف زیری کا دل چاہا وہ اس تتلی کو اپنی مٹھی میں بند کر لے۔۔۔تبھی اس نے آغول کے پیچھے کھڑے گارڈ کو دروازے بند کرنے کا اشارہ کیا، گارڈ سر ہلا کر وہاں سے چلا گیا

"کیسی ہیں آپ مسسز جہانگیر۔۔۔بولیے میرے لائق کوئی خدمت،،کیسے یاد کیا آپ نے مجھ ناچیز کو"

کاشف زیری نشے سے سرخ آنکھوں سے آغول کو دیکھتا ہوا پوچھنے لگا

مجھے روزی کی وجہ سے آپ کو یاد کرنا پڑا کاشف صاحب،،میری خدمت آپ روزی کو سنبھال کر، کر سکتے" ہیں پلیز اُسے قابو میں رکھیئے اس کی بے انتہا بے تکلفی مجھے جہانگیر کے ساتھ ذرا پسند نہیں۔۔۔پہلے میں نے چاہا کہ میں ڈائریکٹ روزی سے بات کرو۔۔مگر پھر سوچا کہ اس کے کارناموں کی خبر آپ کو بھی ہونا "چاہیے۔۔۔تو پلیز آپ روزی کو بولیے کہ وہ جہانگیر سے دور رہے

آغول بہت کونفیڈنس سے کاشف زیری کو روزی کے کرتوت بتانے لگی

کاشف زیری کو کین کے نشے میں نشیلی آنکھوں سے اپنے سامنے کھڑی اس ماہ جبیں کو دیکھ رہا تھا مگر اب آغول کی بات اس کا سارا نشہ ہرن کر چکی تھی۔۔۔ یہ جہانگیر اور روزی کا سین کب چلا۔۔۔ یعنیٰ وہ بلاوجہ روحان پر شک کر رہا تھا تو یہ روزی تھی جو کہ جہانگیر کو ساری انفارمیشن دے رہی تھی۔۔۔ کاشف زیری کا ایک پل کیلئے دماغ گھوم گیا

بہت اچھا کیا جو آپ چل کر میرے پاس آ گئی اور یہ بات آپ نے مجھے بتا دی۔۔۔ اب آپ بالکل بے فکر" "ہو جائے روزی آپ کو کوئی تکلیف نہیں دے گی

کاشف زیری مسکرا کر آغول کو دیکھتا ہوا بولا۔۔۔ اسے کل رات یوں اچانک جہانگیر کا واش روم جانا بھی یاد آیا۔۔۔ یقیناً وہ وہاں روزی سے ملنے گیا تھا۔۔۔ غدار اب پوری طرح اس کے سامنے بے نقاب ہو چکا تھا

"بہت بہت شکریہ آپ کا، اب مجھے چلنا چاہیے"

آغول اس کالی شکل کے بدنما انسان کو دیکھ کر بولی۔۔۔ اندر ہی اندر اسے اطمینان بھی ہوا اب یہ آدمی خود اس بھوتنی کو مزا چکھائے گا۔۔۔ جو بلاوجہ اس کے شوہر کے پیچھے پڑ گئی تھی

"جبار دروازہ کھول دو اور انہیں عزت کے ساتھ گھر سے باہر چھوڑ کر آؤ"

کاشف زیری اپنے گارڈ کو حکم دیتا ہوا بولا۔۔۔ اب پہلے وہ روزی کا سر کُچلنا چاہتا تھا جس نے اس کے ساتھ غداری کی۔۔۔ اور پھر بعد میں اس ایس۔پی کی بیوی کو اپنے بیڈ کی زینت بنانا چاہتا تھا۔۔۔ یہ تتلی تو اسے

چاہیے ہی تھی لیکن ایس۔پی جہانگیر کو تو وہ بہت بری طرح تڑپائے گا یہ کاشف زیری نے سوچ لیا تھا۔۔۔ آغول کاشف زیری سے بات کر کے اس کے گھر سے نکل گئی

****

بہت غلط کیا ہے منصور نے وٹاسٹا کر کے،، میں تو پہلے ہی حق میں نہیں تھی مگر وہی مرد کے آگے کبھی" عورت کی چلی ہے،،، دے دی میری نازک سی بیٹی اُس بے قدرے کے ہاتھوں میں۔۔۔ اور اس کی بہن، دیکھو ذرا یہاں کیسے عیش کر رہی ہے۔۔۔ مہارانی آج صبح سے ہی اپنے کمرے سے باہر نہیں نکلی اور اگر ذرا بھی اسکی کسی بات پر اعتراض کرو تو سب سے پہلے روحان کو تکلیف ہونی ہے ایسے گھورے گاماں کو کہ پوچھو "ہی نہ

آغول فاطمہ سے ملنے آئی تو فاطمہ اس سے عینا کی برائیاں کر کے اپنا دل ہلکا کئے جا رہی تھی۔۔۔ اسے لگتا تھا عینا نے اُس سے اسکے بیٹے کو چھین لیا ہے۔۔۔ عینا کے آگے روحان کو ماں نظر ہی کب آتی تھی۔۔۔ اور اگر وہ منصور سے شکوہ کرتی تو منصور اسی کو بری طرح ٹوک دیتے۔۔۔ اس لیے وہ ہر ہفتے آغول کے پاس اپنا دل ہلکا کر کے آجاتی

مما کیا ہو گیا ہے آپ کو عینا کوئی بری نہیں ہے اچھی لڑکی ہے وہ۔۔ اور جہانگیر بھی مجھ پر کوئی روک ٹوک" "نہیں کرتے، آپ کچھ زیادہ ہی سوچنے لگ گئی ہیں بس

شروع شروع میں تو آغول بھی جہانگیر کی خوب شکایتیں فاطمہ سے کرتی تھی اور عینا کی برائیاں خاموشی سے فاطمہ سے سن لیتی مگر اب وہ اکثر فاطمہ کو ایسے ہی سمجھانے لگی تھی۔۔۔اُسے ابھی بھی جہانگیر سے جو شکایتیں ہو۔۔۔ مگر عینا واقعی بہت اچھی لڑکی تھی اور روحان فاطمہ کو توجہ دیتا تھا مگر شاید فاطمہ ماں تھی اور اپنے ایک ہی بیٹے کی پوری پوری توجہ چاہتی تھی تب ہی وہ عینا سے شروع دن سے بد ظن تھی

ارے چھوڑو اچھی لڑکی کو، دیکھنا جو یہ صبح سے کمرے سے نہیں نکلی ہے ناں لازمی کوئی خوشخبری ہو گی۔۔۔" مگر مجال ہے جو بھنگ بھی پڑنے دے جیسے میں نظر لگا دوں گی۔۔۔خوب سمجھتی ہوں میں آج کل کی لڑکیوں کو،، اب رفعیہ کی بہو کو ہی دیکھ لو پورے چار ماہ گزرنے کے بعد اس نے اپنی ساس کو بتایا کہ وہ دادی بننے والی ہے اور جہانگیر کی تو رہنے ہی دو،، کیسے سارا دن تم سے کھانا بنوا تا رہتا ہے چولہے کے آگے کھڑے ہو کر تمہارا چہرہ کیسا مرجھا سا گیا ہے۔۔۔مجال ہے جو میں نے اس کی آنکھوں میں تمہارے لیے پیار دیکھا ہوں۔۔۔ارے میں ماں ہوں،، کیا مجھے نظر نہیں آتا اس کا رویہ تمہارے ساتھ۔۔۔اور مجھ سے ہی دیکھ لو کیسے تکلف سے مسکرا کر باتیں کر رہا ہوتا ہے۔۔۔مجھے تو سمجھ میں نہیں آتا کس کا سوگ مناؤ بیٹے کا یا "بیٹی کا،، میرے دونوں بچوں کے نصیب میں ہی ایسے لوگ لکھے تھے

فاطمہ ایک بار پھر اگلا پچھلا لے کر شروع ہو گئی تھی آغول سر پکڑ کر اپنی ماں کو دیکھنے لگی فاطمہ اس وقت اسے بالکل ٹپیکل ساس لگی جہانگیر اور عینا کے لیے

یونیورسٹی جا کر اسکن رف ہو گئی ہے مما۔۔۔ سُستی میں فیشل نہیں لیا کافی دن سے،، میں کون سا 24 گھنٹے "
چولہے کے آگے کھڑی رہتی ہوں۔۔ اور اگر عینا صبح سے اپنے کمرے سے نہیں نکلی تو ہو سکتا ہے اس کی
"طبیعت ٹھیک نہ ہو،، آیئے ہم دونوں پوچھ کر آتے ہیں اس سے

آغول فاطمہ کی بات کا جواب دے کر اٹھنے لگی تو فاطمہ نے اسے واپس بٹھا لیا

کوئی ضرورت نہیں ہے اس کے کمرے میں جانے کی،، اگر اسے معلوم ہو گیا کہ تم آئی ہو تو یہی آ کر بیٹھ "
جائے گی پھر تو میں تم سے کھل کر باتیں بھی نہیں کر سکتی۔۔۔ ہائے آغول میں تمہیں کیا بتاؤں رفیعہ کی پوتی
اتنی کیوٹ ہے۔۔۔ پورے گھر میں رونق لگی رہتی ہے اس کی پوتی کی وجہ سے۔۔۔ معلوم نہیں اب تم اور
"عینا خوشخبری کب سناتی ہوں۔۔۔ پانچ ماہ ہونے والے ہیں تم دونوں کی شادیوں کو

فاطمہ خوش ہوتی ہوئی آغول کو اپنی سہیلی کا بتانے لگی پھر آخری بات مایوس ہو کر آغول کو دیکھتی ہوئی بولی

مماوہ رفیعہ آنٹی کے گھر میں ٹومی بھی تو ہے کتنا کیوٹ پپی ہے۔۔۔ آپ ایسا کریں کہ ایک پپی پال "
"لیں۔۔۔ اس طرح سے آپ کا دل بہل جائے گا

خوشخبری کی بات سن کر آغول سٹپٹاتی ہوئی فاطمہ کو مشورہ دینے لگی

کیسے فضول باتیں کر رہی ہو میں کیوں اب پپی شپی پالنے لگی۔۔۔ مجھے تو اب اپنے پوتے پوتیوں نواسے "
نواسیوں کی آمد کا انتظار ہے بس۔۔۔۔ روحان کا تو چلو مجھے معلوم ہے ہر وقت بیوی کا دم چھلہ بنا رہتا ہے مگر

جہانگیر کا تمہارے ساتھ شوہروں والا رویہ زرا نہیں دکھتا،، میرے سامنے تو اس نے کبھی تم سے ہنس کر "بات تک نہیں کی

فاطمہ کی تان ایک بار پھر جہانگیر کے رویہ پر آ کے ٹوٹی اور آغول ایک پل کے لیے خاموش خاموش ہو گئی

معلوم نہیں کیا کیا سوچتی رہتی ہیں آپ۔۔۔ یہ بتائیں اس ویک اینڈ میرے پاس چکر کیوں نہیں لگایا آپ" "نے

آغول فوراً بات بدلتی ہوئی فاطمہ سے پوچھنے لگی

ارے میرے خدا کتنی اہم بات بتانا بھول نہیں میں تمہیں۔۔۔ اب تو عقل نے ہی کام کرنا چھوڑ دیا دیکھو" "ذرا

فاطمہ اپنے ماتھے پر ہاتھ مارتی ہوئی اٹھی اور وارڈروب سے ایک شاپر نکال کر لائی

"یہ کیا ہے اب"

فاطمہ کے ہاتھ میں شاپر دیکھتے ہوئے آغول فاطمہ سے پوچھنے لگی جس میں ایک چھوٹے سائز کی پانی کی بوتل اور کاغذ کی پڑیا موجود تھی

اسی وجہ سے تو میں تمہارے گھر نہیں آ سکی زاہدہ کے ساتھ میں اس ہفتے پیر سائیں کے پاس گئیں تھی۔۔۔" "وہی سے یہ تمہارے لئے لائی ہو

فاطمہ بڑے رازدارانہ انداز میں آغول کو بتانے لگی جس پر آغول الجھ کر اسے دیکھنے لگی

"اب یہ پیر سائیں کون ہے"

آغول کنفیوز ہو کر فاطمہ سے پوچھنے لگی

بڑے ہی کراماتی بابا ہیں ایسے ایسے معجزے ہوتے ہیں ان کے پاس کہ عقل ہی دنگ رہ جائے۔۔۔پہلے تو" میں بالکل یقین نہیں کرتی تھی مگر زاہدہ نے ایسے واقعات سنائے کہ میں تمہاری خاطر ان کے پاس جانے کو تیار ہو گئی۔۔۔ پیر سائیں کو جا کر میں نے تمہارا پورا احوال بتایا کہ میر اداماد میری بیٹی کو ذرا خوش نہیں رکھتا، نہ اس کی طرف محبت کی نظر سے دیکھتا ہے، نہ ہی اس پر دھیان دیتا ہے۔۔۔انہوں نے یہ پانی اور چینی دی ہے اب تمہیں اسے جہانگیر کو چائے میں ملا کر دینا ہے شرطیہ کہہ رہے تھے کہ ایسی محبت جاگے گی اس کے "دل میں اور خود بخود قدر کرے گا وہ تمہاری،، پاؤں دھو دھو کر پیئے گا

فاطمہ جتنے یقین سے آغول کو بتا رہی تھی اور اتنی ہی بے یقینی سے وہ فاطمہ کو دیکھ رہی تھی یعنی اس کی ماں صرف اس سے ہی اپنے دل کا بوجھ ہلکا نہیں کرتی بلکہ زاہدہ کے سامنے بھی اپنے داماد اور بہو کا رونا روتی تھی

او گاڈ مما کیا ہو گیا ہے آپ کو، آپ پڑھی لکھی ہو کر ایسی باتیں کر رہی ہیں۔۔۔ کونسی جگہ چلی گئی تھیں" "آپ زاہدہ کے ساتھ۔۔۔ معلوم نہیں کیسا گندا پانی دیا ہو گا اس آدمی نے آپ کو پھینکے یہ سب اٹھا کر

آغول ضبط کرتی ہوئی بولی اور فاطمہ سے اس نے شاپر لینا چاہا مگر اسی وقت دروازے پر دستک ہوئی

"کون ہے بھئی"

فاطمہ فوراًاپنے دوپٹے میں شاپر چھپاتی ہوئی بیزاری سے پوچھنے لگی تو جہانگیر دروازہ کھول کر روم کے اندر داخل ہوا

"ارے جہانگیر بیٹا تم آئے ہو کتنے دنوں بعد چکر لگایا ہے تم نے"

جہاں آغول جہانگیر کو دیکھ کر حیران ہوئی تھی،وہی فاطمہ کی تو خوش اخلاقی کی انتہا نہیں رہی۔۔۔وہ چار ماہ سے اپنے داماد کے سامنے اسی طرح خوش اخلاقی سے بات کرتی تھی

"کیسی ہیں آپ طبیعت ٹھیک ہے آپ کی"

سلام کے بعد جہانگیر آغول پر نظر ڈالتا ہوا فاطمہ سے اس کا حال احوال پوچھنے لگا

طبیعت تو ٹھیک ہے بس اب کچھ کرنے کو رہا نہیں ہے نہ تو بوریت ہو جاتی ہے۔۔۔منصور کا بھی دل چاہتا" ہے تو وہ آفس چلے جاتے ہیں نہیں تو دوستوں میں نکل جاتے ہیں۔۔۔کتنے دنوں بعد تم نے اپنا چہرہ دکھایا "ہے،، تم اور آغول ہر ہفتے یہاں چکر لگایا کرو کھڑے کیوں ہو بیٹھو ناں

فاطمہ خوش ہوتی ہوئی بولی

"بور کیوں ہوتی ہیں آپ،عینا ٹائم نہیں دیتی آپ کو۔۔۔وہ ہے کہاں پر نظر نہیں آرہی"

جہانگیر سامنے صوفے پر بیٹھتا ہوا فاطمہ سے پوچھنے لگا آغول ابھی بھی حیرت سے جہانگیر کو دیکھ رہی تھی اس وقت شام ہو رہی تھی زیادہ تر وہ رات میں پولیس اسٹیشن سے گھر واپس آتا تھا۔۔۔اور وہ آج یہاں پر کیسے آگیا، کیا اسے معلوم تھا کہ آغول گھر پر موجود نہیں ہے

"عینا تو صبح سے اپنے روم سے نہیں نکلی، میں دو بار گئی بھی تھی اس کے پاس مگر آرام کے خیال سے اسے کچھ بولا نہیں۔۔۔تم آغول سے بات کرو میں تمہارے لیے ابھی اسپیشل چائے بنوا کر لاتی ہوں"

فاطمہ اٹھتی ہوئی کمرے سے نکل گئی جبکہ آغول اسپیشل چائے کا سوچ کر صرف افسوس ہی کر سکتی تھی وہ فاطمہ کو روک کر یا پھر آنکھیں دکھا کر جہانگیر کو شک میں مبتلا نہیں کرنا چاہتی تھی اس لیے سر جھکا کر خاموشی سے بیٹھی رہی

"یہاں ایسے کیوں چلی آئی بتایا بھی نہیں تم نے مجھے"

جہانگیر اس کے جھکے ہوئے سر کو دیکھ کر پوچھنے لگا تو آغول نے سر اٹھا کر اسے دیکھا

"تو آپ یہاں میرے پیچھے پیچھے آئے ہیں مجھے تلاش کرتے ہوئے"

آغول حیرانی سے جہانگیر کو دیکھتی ہوئی پوچھنے لگی وہ صوفے سے اٹھا اور بیڈ پر آکر اس کے قریب بیٹھا

"آج گھر جلدی آگیا تھا، دیکھا کہ تم گھر پر موجود نہیں ہوں پہلے سوچا جم گئی ہو گی تھوڑی دیر تمہارا انتظار کیا اس کے بعد یہاں آگیا"

جہانگیر آغول کا چہرہ دیکھتا ہوا اسے بتانے لگا۔۔۔ آغول دل ہی دل میں خوش ہوئی وہ گھر میں اس کی غیر موجودگی محسوس کر کے یہاں آیا تھا

"تو آپ مجھے مس کر رہے تھے"

آغول کا دل چاہا یہ بات وہ اس کے منہ سے سنے جبھی وہ بہت امید سے اس کو دیکھ کر پوچھنے لگی جہانگیر آغول کی بات سن کر ہلکا سا مسکرایا اور گود میں رکھا ہوا آغول کا ہاتھ تھام لیا

تمہیں نہیں، تمہارے ہاتھ کے بنی ہوئی مٹن کڑھائی کو جو تم نے لاسٹ ٹائم بنائی تھی ناں بہت مزے کی" "تھی۔۔۔ اسے مس کر رہا تھا

وہ آغول کا ہاتھ تھامتا ہوا بولا۔۔۔ اس کے چہرے پر مذاق آثار نہیں تھے وہ بالکل سیریس تھا اس کی بات سن کر آغول کی جان جل کر رہ گئی۔۔۔ اس کا شوہر اس کی نہیں بلکہ اس کے ہاتھ کی بنی ہوئی مٹن کڑھائی کی تعریف کر رہا تھا بس ایک اسی کام کے لیے تو شادی کی تھی اس نے شاید

"چلو تیار ہو جاؤ گھر چلتے ہیں"

جہانگیر اس کے چہرے کے بگڑے تاثرات دیکھ کر آغول کا ہاتھ پکڑتا ہوا اسے اٹھانے لگا۔۔۔ تو آغول نے اس سے اپنا ہاتھ چھڑایا

اور گھر جا کر میں آپ کے لیے مٹن کڑھائی بناؤ دماغ خراب ہے میرا۔۔۔ نہیں آج میں کہیں نہیں جا رہی"
"رکنے آئی ہوں اپنے میکے

آغول چڑتی ہوئی جہانگیر کو دیکھ کر بولی

"رکنے کی کیا ضرورت ہے کیا پوری رات آنٹی سے میری برائیاں کرنے کا پروگرام ہے"

جہانگیر آغول کو دیکھ کر سنجیدگی سے پوچھنے لگا آغول کو شک ہوا کہیں اس نے فاطمہ کی باتیں تو نہیں سنی مگر پھر وہ اپنے آپ کو نارمل رکھ کر بولی

"شوہر کو ایسے کرتوت رکھنے ہی نہیں چاہیے جو بیویاں میکے آ کر ان کی برائیاں کریں"

آغول جتاتی ہوئی جہانگیر کو دیکھ کر بولی اسے کل رات والا لپ اسٹک کا نشان یاد آیا جو جہانگیر کی شرٹ پر لگا ہوا تھا۔۔۔ جہانگیر خاموشی سے آغول کا چہرہ دیکھنے لگا اور دوبارہ اس کا ہاتھ تھاما۔۔۔ جہانگیر کو معلوم تھا کہ اس کی بیوی اسے پسند نہیں کرتی تھی۔۔۔ مگر تھی تو بیوی اور بیوی کوئی بھی ہو وہ شوہر کی ایسی بات بالکل برداشت نہیں کرتی تبھی وہ آغول کو دیکھتا ہوا بولا

یہ سچ ہے کہ میری شرٹ پر روزی کی لپ اسٹک کا نشان تھا مگر جو کچھ تم سوچ رہی ہو، ایسا کچھ بھی نہیں"
ہے۔۔۔ وہ لپ اسٹک کا نشان غلط فہمی میں لگا تھا۔۔ بلکہ وہ غلطی سے ٹکرا گئی تھی مجھ سے،، اب پوری کہانی پوچھنے مت بیٹھ جانا۔۔۔ کب، کیسے، کیوں۔۔۔ بس مزید خود کو پریشان مت کرو،، میرا روزی سے کوئی تعلق نہیں ہے تم نے میری شخصیت اور نیچر کو بہت غلط جج کیا ہے۔۔۔ ایسی حرکتیں میں نے کبھی شادی سے

پہلے نہیں کی تو شادی کے بعد کیوں کروں گا۔۔۔یہ سب باتیں میں تمہیں اِس وقت اس لیے بول رہا ہوں کیونکہ مجھے کل رات کو محسوس ہوا کہ تم کافی ہرٹ ہوئی تھی۔۔۔اور پلیز آج میرے ساتھ واپس گھر چلنا، پھر بیشک نیکسٹ ویک اینڈ پر رک جانا"

جہانگیر آغول کا ہاتھ تھامے اس سے باتیں کر رہا تھا اور آغول کو اس کا ہاتھ تھام کر اسطرح باتیں کرنا بہت اچھا لگ رہا تھا۔۔۔

تھوڑی دیر پہلے آغول نے جہانگیر سے پوچھا تھا کہ جہانگیر نے اسے مس کیا۔۔۔اس وقت تو جہانگیر نے اسے جواب نہیں دیا تھا۔۔۔مگر وہ اسے آج گھر اسی لیے ساتھ لے جانا چاہتا تھا وہ اگر یہاں رک جاتی تو وہ اسے بہت مس کرتا۔۔۔وہ دونوں ہی ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے کہ روم کا دروازہ کھلا۔۔۔فاطمہ جہانگیر کے لئے چائے لے کر اندر داخل ہوئی

"آپ کو کیا ضرورت تھی چائے لانے کی، زاہدہ سے کہہ دیتیں"

جہانگیر آغول کا ہاتھ چھوڑ کر واپس صوفے پر بیٹھتا ہوا فاطمہ سے بولا

داماد ہو بھئی تم میرے اتنے دنوں بعد سسرال آئے ہو۔۔۔اب کھانا کھائے بغیر تم لوگوں کو بالکل نہیں جانے دوں گی اور عینا کو بھی میں نے تم دونوں کے آنے کا بتا دیا ہے"

فاطمہ جہانگیر کو چائے دیتی ہوئی آغول کے پاس بیٹھی تو جہانگیر اثبات میں سر ہلا کر چائے پینے لگا

آغول جہانگیر کو چائے پیتا دیکھ کر افسوس سے فاطمہ کو دیکھنے لگی۔۔۔ جبکہ فاطمہ جہانگیر کو چائے پیتا ہوا دیکھ کر خوش ہو رہی تھی

"چہرہ کیوں اترا ہوا ہے تمہارا، طبیعت ٹھیک ہے"

جہانگیر عینا کے بجھے بجھے چہرے کو دیکھتا ہوا بولا تو روحان بھی عینا کو دیکھنے لگا وہ تھوڑی دیر پہلے ہی آفس سے گھر لوٹا تھا۔۔۔ چینج کرنے کے بعد جہانگیر اور آغول کے پاس لیونگ روم میں ہی بیٹھ گیا

"نہیں بھائی ایسی تو کوئی بات نہیں ہے صبح کافی دیر بعد جاگی تو شاید اس لیے فیل ہو رہا ہو گا"

روحان کی نظریں عینا کے اوپر تھی مگر عینا اسے دیکھے بغیر، جہانگیر کو مسکرا کر بولی وہ نہیں چاہتی تھی کہ اب کی بار اس کی وجہ سے کوئی بھی بدمزگی ہو جس کی وجہ سے آغول اور اسکے بھائی کے بیچ بات بھی خراب ہو

چلو صبح دیر سے جاگی کم از کم تمہاری نیند تو پوری ہو گئی۔۔۔ بھئی جہانگیر میں تو وہ ساس نہیں ہوں جو ہر"
"معاملے میں بہو پر روک ٹوک کرے۔۔۔ یا پھر بلاوجہ کی گھر کی ذمہ داریاں ڈال کر رکھے بہو پر

کمرے میں موجود فاطمہ بھی گفتگو میں حصہ لیتی ہوئی جہانگیر سے بولی اور ذمہ داریوں کا تذکرہ کر کے بہت کچھ جتایا تو آغول ایک دم جہانگیر کو دیکھنے لگی

کوئی بھی ذمہ داریاں بلاوجہ نہیں ہوتی آنٹی۔۔۔ اچھی بات ہے آپ اس کے آرام کا خیال رکھتی ہیں۔۔۔"
"اور میرے خیال میں عینا تمہیں بھی اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنا چاہیے

جہانگیر فاطمہ کے بعد عینا کو دیکھتا ہوا بولا جس پر اس نے خاموشی سے سر ہلایا

****

"کاشف زیری سے تمہارے تعلقات کس حد تک سنجیدہ ہیں رونی"

ڈنر کرنے کے بعد جہانگیر اور روحان باہر لان میں بیٹھے ہوئے تھے تب جہانگیر روحان سے پوچھنے لگا روحان نے چونک کر جہانگیر کو دیکھا

"اتنے بھی سنجیدہ نہیں ہے جتنی سنجیدگی سے تم سوال کر رہے ہو"

روحان نے جہانگیر کی بات کو مذاق میں اڑاتے ہوئے کہا۔۔۔ منصور آج گھر پر موجود نہیں تھا اس لیے روحان آغول کے خیال سے جہانگیر کو پورا تھوڑا ٹائم دے رہا تھا

"اور روزی کے بارے میں کیا خیال ہے تمہارا"

جہانگیر غور سے اس کو دیکھتا ہوا پوچھنے لگا

"کیا مطلب ہے تمہارا"

یہ سوال غیر متوقع تھا اس لئے روحان بگڑے ہوئے زاویے کے ساتھ جہانگیر کو دیکھتا ہوا بولا۔۔۔ اب اسے سمجھ میں آیا، کل روزی کے کہنے پر ویٹر نے اس کی پاکٹ میں کوئی چیز ڈالی ہو گی جو جہانگیر نے نکالی

ایسا تو نہیں ہے رونی کے تم میرا مطلب نہیں جانتے" جہانگیر روحان کو جتانے والے انداز میں بولا"

مجھے نہیں معلوم تم کس سلسلے میں بات کر رہے ہو، روزی کاشف صاحب کی اچھی دوست ہے۔۔۔ میرا"
"اس سے کیا لینا دینا

روحان اُکتائے ہوئے لہجے میں بولنے لگا

میں تم پر شک نہیں کر رہا رونی لیکن تمہیں اس بات سے آگاہ کرنا چاہتا ہوں کہ زیری سے دوستی تمہارے"
" لیے مفید ثابت نہیں ہو سکتی اس سے دور رہو

جہانگیر روحان کو مشورہ دیتا ہوا بولا

تم ہوتے کون ہو مجھ پر شک کرنے والے، اگر تم روزی کو لے کر یہ بات کر رہے ہو۔۔۔ تو میرا کریکٹر"
کلین ہے لیکن اس بات کی وضاحت مجھے تمہیں دینے کی ضرورت نہیں اور رہی کاشف صاحب کی بات،، کہ
ان سے میری دوستی کب ہوئی، کیوں ہوئی، کیسے ہوئی اور کتنی گہری ہے اس کے لئے تمہیں پریشان ہونے
"کی ضرورت نہیں

روحان آرام سے اس کی طبیعت صاف کرتا ہوا بولا آخر وہ کون ہوتا تھا اسے کوئی بھی مشورہ دینے والا

میں پریشان تمہارے لئے ہرگز نہیں ہوں رونی، میری بہن سے تمہارا تعلق جڑا ہے، میں صرف اپنی بہن"
کے لیے فکر مند ہوں اس لئے یہ سب تم سے کہا،، آگے تمہاری مرضی۔۔۔ زیری میری نظر میں مشکوک

ابھی بھی ہے، جب سے میں نے اس کے ہوٹل پر ریڈ کیا تھا تب سے، بد قسمتی صرف یہ ہے کہ اس کے خلاف میرے پاس کوئی ثبوت نہیں ہے جس کی وجہ سے میں اس کے خلاف کوئی بھی ایکشن نہیں لے سکتا دوسرا اس کی بیک پر کوئی مضبوط سپورٹ ہے۔۔۔ لیکن جس دن مجھے اس کے خلاف کوئی ایک بھی ثبوت ملا،، اس دن وہ مجھ سے بچے گا نہیں اور جو اس کے انڈر کام کرتے ہیں یا اس کے پارٹنر ہیں۔۔۔ سب شکنجے میں آئے گے۔۔۔ تم نے آج کافی وقت دیا اس کا شکریہ"

جہانگیر روحان کو بولتا ہوا گھر کے اندر چلا گیا تا کہ آغول کو لے کر گھر کے لیے نکلے۔۔۔۔۔ جبکہ روحان چہرے پر پریشانی لیے وہی بیٹھا کچھ سوچنے لگا

****

میوزک کی تیز آواز پر روزی رقص کرنے میں مصروف تھی۔۔۔ رقص کرنے کے دوران وہ اپنے جسم سے ایک ایک کر کے لباس بھی اتار رہی تھی۔۔ جبکہ کاشف زیری اس کے سامنے صوفے پر بیٹھا ہوا ہاتھ میں جام لئے مدہوش نظروں سے اسی کو دیکھ رہا تھا

روزی کی شکل میں اسے بار بار آغول کا چہرہ نظر آ رہا تھا جسے دیکھ کر وہ جھومتا ہوا مدہوش ہونے لگا۔۔۔ پھر اچانک اسے آغول کی کہی ہوئی بات یاد آئی

یہی وہ ناگن تھی جو بستر اس کا گرم کرتی تھی اور ایس۔پی کو اُس کے خلاف انفارمیشن دیتی تھی۔۔۔ کاشف زیری روزی کو نفرت سے دیکھتا ہوا سوچنے لگا اور ہاتھ میں موجود جام خالی کر کے، گلاس کو روزی کے پاؤں

کے قریب پھینکا۔۔۔ صرف ایک پل کے لیے اس کے پاؤں تھمے تھے،،، دوسرے ہی پل وہ کاشف زیری کی طرف مسکراہٹ اچھالتی ہوئی دوبارہ رقص کرنے میں مصروف ہو گئی

کاشف زیری نے اپنے سامنے شیشے کی ٹیبل پر رکھا ہوا چمڑے کا ہنٹر اٹھایا اور روزی کے پاس آیا۔۔۔ رقص کرتی ہوئی روزی کی کمر پر اس نے زوردار ہنٹر مارا

"سس"

روزی کے منہ سے سسکی نکلی۔۔۔ مگر کاشف زیری کے اشارہ کرنے پر وہ دوبارہ رقص کرنے لگی کیونکہ اکثر ایسا ہوتا کہ وہ روزی کو بیڈ پر لے جانے سے پہلے شراب کے نشے میں اسے خوب مارتا پیٹتا اس لئے روزی کی نازک کھال بھی اس تشدد کی عادی تھی

وہ بناتکلیف چہرے پر مسکراہٹ سجائے اب بھی رقص کر رہی تھی کاشف زیری نے اب کی بار پہلے سے بھی زیادہ زور سے اس کو ہنٹر مارا۔۔۔ جس کا وہ بنا اثر لیے رقص کرتی رہی۔۔۔ اس کے بعد کاشف زیری ہاتھ نہیں رکا۔۔۔ وہ پوری قوت سے یکے بعد دیگرے جنونی انداز میں روزی کی چمڑی ہنٹر سے ادھیڑنے لگا

یہاں تک کہ روزی چکنے ماربل پر گر چکی تھی اس کی کھال بے تحاشا سرخ ہونے کے بعد اب جگہ جگہ سے اس کے جسم پر خون رِسنے لگا تھا۔۔۔ وہ تکلیف کی شدت سے مسلسل چیخیں جا رہی تھی مگر اس کی چیخیں کاشف زیری کو مزا دے رہی تھی۔۔۔ وہ اپنا ہاتھ روکے بنا روزی کو ہنٹر سے مارے جا رہا تھا۔۔۔ جب روزی

بری طرح سے سسکنے لگی تب کاشف نے ہنٹر دور پھینکا۔۔۔اور روزی کے نیم مردہ وجود کو بالوں سے گھسیٹتا ہوا۔۔۔کمرے کے بیچ و بیچ لے کر آیا جہاں گلاس کے ٹوٹنے کے باعث کانچ کے ٹکڑے پڑے تھے

جب کاشف زیری میں کانچ کا ایک نوکیلا ٹکڑا اٹھایا تو۔۔۔روزی کی خوف آنکھیں پھیلی مگر اس میں اتنی سکت نہیں تھی کہ وہ اپنا بچاؤ کر سکے۔۔۔

کاشف زیری نے بہت آرام سے اس کی شہ رگ کاٹی۔۔۔اور روزی بنا اپنا قصور جانے دنیا سے چلی گئی

جنید لے کر جاؤ اس کمینی کی لاش کو۔۔۔اور اسے پولیس اسٹیشن کے باہر پھینک واو تا کہ ایس پی کو پتہ چلے،،اب کی بار اس نے کس سے پنگا لیا ہے"

کاشف زیری نے جنید کو کال کر کے اپنے کمرے میں بلایا تھا۔۔۔جنید کے کمرے میں آتے ہی اسے حکم دیا۔۔

اب وہ خود صوفے پر بیٹھ کر لمبے لمبے سانس لے رہا تھا شاید روزی کو مار مار کر وہ خود بھی تھک گیا تھا۔۔جنید روزی کی لاش کو گھسیٹتا ہوا کمرے سے لے جانے لگا۔۔۔تب کاشف زیری کی آواز پر وہ دوبارہ رکا

"ایس۔پی کی بیوی چاہیے مجھے،،کل۔۔۔یہاں میرے بیڈ پر سمجھ آرہا ہے نہ تمہیں"

روزی کا قصّہ اب ختم ہو چکا تھا کاشف زیری کو اب دوسرا کھلونا چاہیے تھا،،جس کے ساتھ وہ کھیل سکے پھر کھلونا وہی کیوں نہ ہو جس کے لئے اس کا دل بے قرار تھا

"میں کل رات گوہر کو ایس۔پی کے گھر بھیج دیتا ہوں وہ ایس۔پی کی بیوی اٹھالائے گا"

جنید کاشف زیری کو بولتا ہوا روزی کی لاش کو کمرے سے باہر لے گیا

*****

"عینا یار میری بلیک شرٹ تو پریس کروادو زاہدہ سے"

اسے چند گھنٹے گزرے تھے آفس سے گھر آئے ہوئے۔۔۔لیکن اسے میٹنگ کے سلسلے میں دوبارہ جانا تھا۔۔۔وہ عینا سے دوستانہ لہجے میں بولا۔۔۔

تین دن پہلے صبح جو تلخ کلامی ان دونوں کے درمیان ہوئی تھی، تب سے ہی عینا نے اس سے بات چیت ترک کی ہوئی تھی۔۔۔روحان کو اپنے رویے کا احساس تھا وہ غُصّے میں اس سے کافی زیادتی کر چکا تھا۔۔۔مگر اب پھر ہر دفعہ کی طرح پشیمان تھا

"جی"

عینا مختصر سا جواب دے کر وارڈروب سے اس کی شرٹ نکالنے لگی

تین دن سے وہ روحان کی ہر بات کا اسی طرح مختصر جواب دے رہی تھی، تین دن سے ہی روحان آفس سے گھر آتے ہوئے ڈیلی اس کے لیے پنک کلر کے بیلا کے روزز لے کر آرہا تھا،عینا ان روزز کو بھی نظر

انداز کیے ہوئی تھی۔۔۔اس کا بہت دل چاہا تھا کہ دو دن پہلے جہانگیر کے ساتھ گھر چلی جائے مگر بہت مشکلوں سے اس نے خود کو روکا تھا

یہ والی شرٹ تھوڑی کہہ رہا ہوں میری جان، وہ والی بلیک شرٹ جو پچھلے مہینے تم میرے لئے لے کر آئی تھی"

عینا نے وارڈروب سے اس کی شرٹ نکالی جسے روحان بیڈ پر پھینکتا کر،، عینا کی کمر پر اپنے دونوں ہاتھ رکھ کر اُسے اپنے قریب کرتا ہوا بولا

"اوکے"

عینا اپنی کمر سے اس کے دونوں ہاتھ ہٹا کر دوبارہ مڑی اور اپنی لائی ہوئی بلیک کلر کی شرٹ نکلنے لگی

روحان کے اوپر بلیک کلر بہت سوٹ کرتا تھا، چاہے وہ قمیز شلوار ہو یا پینٹ شرٹ، عینا کو محسوس ہوتا ہے اس کی پرسنالٹی پر یہ کلر کافی جچتا ہے۔۔۔عینا اس کے لیے شرٹ نکال ہی رہی تھی تب اسے اپنی پُشت پر روحان کی موجودگی کا احساس ہوا، اس سے پہلے وہ پلٹتی روحان اس کے گرد اپنے دونوں بازو حائل کر چکا تھا،، اسے خود سے قریب کرتا ہوا اس کے بالوں کو اپنے ہونٹوں سے چھونے کے بعد وہ عینا کے کندھے پر اپنے ہونٹ رکھ چکا تھا

عینا نے ایک بار پھر اس کے ہاتھ ہٹا کر خود کو آزاد کیا۔۔۔وہ جانے کے لئے مڑی تو روحان نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا

جانتی ہوں یہ بیلا کے روزز میں تمہارے لئے کیوں لے کر آرہا ہوں،،جب کسی سے دوستی میں پہل کی" جاتی ہے تو ہی بیلا کے روز دیے جاتے ہیں۔۔۔یار غصہ آتا ہے تو میں بہت ہی اسٹوپڈ بن جاتا ہوں۔۔۔لیکن تم سے زیادہ دیر تک خفا بھی نہیں رہ سکتا۔۔۔نہ تمہیں رہنے دے سکتا ہوں پلیز دوستی کر لو۔۔۔اس طرح "خاموش رہو گی تو مجھے بہت برا لگے گا

روحان اپنے دونوں ہاتھوں سے اس کا چہرہ تھام کر بولا

آپ سے دوستی کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے روحان۔۔۔آپ کو دوبارہ غصہ آئے گا، آپ دوبارہ مجھے" "ماریں گے اور دوبارہ بیلا کے روزز میرے لیے آئے گیں

عینا روحان کے ہاتھ اپنے گالوں سے ہٹاتی ہوئی کہہ کر کمرے سے جانے لگی تو روحان نے اس کو بازو تھام کر دوبارہ عینا کا رخ اپنی طرف کیا

"پھر اس طرح کب تک خفا رہو گی یہ بتا دو"

روحان اب کی بار عینا سے سنجیدگی سے پوچھنے لگا

"جب تک آپ مجھے فروا کے بارے میں نہیں بتا دیتے"

عینا جیتی سنجیدگی سے بولی اتنی ہی تیزی سے روحان کے چہرے کے زاویے بگڑے

"عینا تم ایک انجان لڑکی کیلئے ہمارے رشتے کو خراب کر رہی ہو"

روحان اس کے بازوؤں سے ہاتھ ہٹا کر اپنا غصہ ضبط کرتا ہوا بولا

آپ کی مشکوک حرکتیں ہمارا رشتہ خراب کر رہی ہے۔۔۔ آپ کو مجھے بتانا پڑے گا کہ آپ فروا کو کہاں"
"لے کر گئے تھے اس رات

عینا روحان کو دیکھتی ہوئی بولی۔۔۔ چند منٹ تک روحان خاموشی سے عینا کا چہرہ دیکھتا رہا پھر کمرے سے باہر نکل گیا

"آغول آکر باہر کا دروازہ لاک کر لو"

آغول تیزی سے قلم چلاتی ہوئی اپنے نوٹس تیار کر رہی تھی تب جہانگیر بیڈ روم میں جھانکتا ہوا اس سے بولا

"اس وقت کہاں جا رہے ہیں آپ"

آغول نے سر اٹھا کر دیکھا تو جہانگیر کیجول ڈریسنگ میں ملوث شولڈر پر گن ہولسٹر باندھے باہر جانے کے لئے تیار کھڑا تھا

ایک ضروری کام سے جا رہا ہوں دو سے تین گھنٹے لگ جائیں گے واپسی پر۔۔۔ دروازہ اندر سے لاک کر لینا"
"یاد سے

جہانگیر اسکو بولتا ہوا چلا گیا،،

وہ شام جلدی گھر آ گیا تھا رات کا کھانا کھانے کے بعد اس کے موبائل پر شکیل کی کال آئی جس پر شکیل نے اسے بتایا کہ ایک کار پولیس اسٹیشن کے باہر کسی لڑکی کی ڈیڈ باڈی پھینک کر گئی ہے اسلیے انویسٹیگیشن کے لئے وہاں جہانگیر کو جانا پڑھ رہا تھا۔۔

آغول غائب دماغی میں جہانگیر کی بات پر سر ہلا کر دوبارہ نوٹس بنانے میں مصروف ہو گئی۔۔۔ کیونکہ اس کی ساری توجہ اپنے نوٹس پر تھی۔۔۔ تین دن سے وہ بالکل پڑھ نہیں پا رہی تھی

تین دن گزر چکے تھے ان دونوں کا ریلیشن اس حد تک نارمل ہوا تھا کہ وہ دونوں آپس میں بات چیت کرنے لگے تھے۔۔۔ تین دن سے آغول خود بھی ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھ کر جہانگیر کے ساتھ کھانا کھاتی۔۔۔

یہ چینج جہانگیر کو بہت اچھا لگا تھا مگر اس کا جہانگیر نے آغول کے سامنے کوئی خاص اظہار نہیں کیا تھا۔۔۔ ہاں تین دن سے وہ رات گئے تک پولیس اسٹیشن سے گھر نہیں لوٹتا تھا،، کوشش کر کے شام میں ہی آ جاتا آ رہا تھا

پرسوں وہ دونوں کھانے کے بعد واک پر نکلے تھے۔۔۔ آپس میں باتیں کرتے کرتے اتنے آگے نکل گئے کہ ان دونوں کو ہی احساس نہیں ہوا۔۔۔ یہ پہلی بار تھا جب ان دونوں نے آپس میں ایک دوسرے سے اتنی ڈھیر ساری باتیں کی تھی۔۔۔ ایک دوسرے کو اپنی پسند ناپسند بتائی تھی،، ایک دوسرے سے اپنے بچپن کے واقعات شیئر کیے تھے مزید ایک دوسرے کے خیالات جانے۔۔۔ اس طرح ایک دوسرے سے

ڈھیر ساری باتیں کرنا ان دونوں کو ہی بہت اچھا لگا تھا جس کا اظہار ان دونوں نے ایک دوسرے سے نہیں کیا

جبکہ کل جہانگیر نے ڈنر کرنے بعد ایک مووی لگادی تھی،، جس میں فنی سینز دیکھ کر وہ دونوں ہی ہنس رہے تھے اور ساتھ مووی کو انجوائے کر رہے تھے،، آغول کو لگا تھا وہ کتنے دنوں بعد یوں کُھل کر ہنسی تھی،، جہانگیر بھی اپنی عادت کے بر خلاف فنی سینز پر ہنستا ہوا مووی دیکھ رہا تھا

مگر وقفے وقفے سے اس کی نظر اپنے برابر میں بیٹھی آغول پر پڑتی وہ زور زور سے ہنستی ہوئی مووی کو خوب انجوائے کر رہی تھی،، جہانگیر اس کو بھی دیکھ کر مسکرا دیتا کیونکہ وہ اس وقت ہنستی ہوئی اسے بہت کیوٹ لگ رہی تھی

مگر اچانک سے ان دونوں کی ہنسی کو بریک تب لگا جب مووی میں موجود ہیرو اور ہیروئن رومینٹک ہوئے۔۔۔ اب جہانگیر بالکل سیریس ہو کر خاموشی سے اسکرین پر نظریں جمائے بیٹھا تھا۔۔۔ جبکہ اس کے قریب بیٹھی آغول نظریں نیچے جھکائے چور نگاہوں سے کبھی اسکرین کو دیکھتی، تو کبھی اپنے برابر میں بیٹھے جہانگیر کو، تو کبھی اس کی نظر اپنے اور جہانگیر کے بیچ میں ریموٹ پر جاتی

جب ہیرو ہیروئن کا مزید جذباتی منظر شروع ہوا۔۔۔ تو جہانگیر کی نظروں کا زاویہ خود بخود آغول کی طرف گیا۔۔۔ وہ ریموٹ کو دیکھ رہی تھی جہانگیر نے دوبارہ اپنی نگاہیں اسکرین کی طرف کر لی

مووی میں موجود سین مزید بولڈ ہونے لگا، بات جب حد سے زیادہ بڑھ گئی۔۔۔ جہانگیر نے اسکرین سے نظریں ہٹا کر دوبارہ آغول کو دیکھا جو سر نیچے جھکائے اپنے دوپٹے سے کھیل رہی تھی۔۔ مووی میں جو سین چل رہا تھا آغول سے اب نظریں بھی نہیں اٹھائی جا رہی تھی۔۔۔ جہانگیر کے دل میں اس وقت نہ جانے کیا خیال آیا جو اس نے آغول کا ہاتھ پکڑا

ہاتھ پکڑنے کی دیر تھی آغول جو کہ پہلے سے ہی گھبرائی ہوئی بیٹھی تھی۔۔۔ چیخ مار کر ایک دم پیچھے ہوئی۔۔۔ جس پر جہانگیر ایک دم شرمندہ ہو گیا وہ آغول کو وضاحت دینے لگا کہ وہ تو ریموٹ اٹھا رہا تھا، غلطی سے اس کا ہاتھ آغول کے ہاتھ سے ٹچ ہو گیا جہانگیر کے کمرے سے جانے کے بعد آغول کو کل کتنی ہی دیر تک اپنی حرکت پر افسوس ہوا تھا

جہانگیر کو گھر سے نکلے ہوئے مشکل سے 15 منٹ گزرے تھے،، آغول نوٹس بنانے میں اتنی مگن ہوئی کہ وہ جہانگیر کی ہدایت پر عمل کرنا بھول گئی۔۔۔ چونکی وہ تب، جب اسے محسوس ہوا کہ باہر کسی نے دروازے کا لاک کھولا ہے۔۔۔ تب اسے یاد آیا کہ وہ اندر سے دروازہ لاک کرنا بھول گئی تھی

"کون"

آغول جلدی سے بیڈ سے اٹھی بیڈ روم سے باہر نکل کر بلند آواز میں پوچھتی ہوئی وہ لاؤنج کے اندر آئی،، تب پیسج سے دو آدمی لاؤنج کے اندر داخل ہو چکے تھے

"کون ہو تم دونوں گھر کے اندر کیسے آئے"

آغول حیرت سے ان دونوں کو دیکھتی ہوئی پوچھنے لگی۔۔۔اسے کچھ گڑبڑ کا احساس ہوا وہ دونوں ایک دوسرے کو دیکھ کر مسکرا رہے تھے

"یہی ہے وہ بلبل قابو کر اسے"

ان میں سے ایک آدمی نے اپنے ساتھی کو بولا۔۔

اس سے پہلے وہ دونوں آغول کی طرف بڑھتے وہ بھاگتی ہوئی جلدی سے لاؤنج میں موجود سلائیڈ ڈور کا دروازہ لاک کر کے اپنے بیڈ روم کی طرف بھاگی

جب وہ بیڈ روم کا دروازہ بند کرنے لگی تو تب اسے سلائیڈنگ ڈور کا شیشہ ٹوٹنے کی آواز آئی۔۔۔وہ دونوں آدمی لاؤنج میں موجود کرسی سے سلائیڈنگ ڈور کا شیشہ توڑ چکے تھے

آغول بیڈ روم کا دروازہ اندر سے لاک کر چکی تھی اس کی اپنے موبائل پر نظر پڑی جو بیڈ پر موجود تھا،اس نے جلدی سے موبائل اٹھا کر جہانگیر کا نمبر ملایا۔۔۔جو ابھی گھر سے زیادہ دور نہیں گیا ہو گا،، آغول سوچنے لگی،،،وہ اس وقت شدید گھبرائی ہوئی تھی اس کی گھبراہٹ پریشانی میں تب بدلی،،جب اسے جہانگیر کے موبائل کی رینگ ٹون جہانگیر کے روم سے سنائی دی۔۔۔وہ اپنے روم میں نہیں ہو سکتا تھا شاید وہ اپنا موبائل گھر پر ہی چھوڑ کر چلا گیا تھا آغول کو رونا آنے لگا

وہ دونوں آدمی اس کے کمرے کے باہر کھڑے مسلسل دروازے پر دھکے مار رہے تھے اور دروازے کا لاک کھولنے کی کوشش کر رہے تھے، آغول نے جلدی سے روحان کا نمبر ملایا۔۔۔روحان کے نمبر پر مسلسل بیلز جا رہی تھی مگر وہ کال ریسیو نہیں کر رہا تھا

"بھائی پلیز کال ریسیو کریں"

آغول روتی ہوئی بے بسی سے بولی، اس کی نظریں مسلسل دروازے پر ٹکی ہوئی تھی۔۔۔زور زور سے دروازے پر دھکا مارنے سے دروازے کے اوپر لگی چٹخنی کُھل چکی تھی۔۔۔وہ دونوں آدمی اب دروازے کا ہینڈل توڑنے کی کوشش کر رہے تھے آغول نے بیڈ پر رکھے ہوئے پین کو اپنی مٹھی میں زور سے دبایا۔۔۔ اُسے آنے والے وقت سے ڈر لگ رہا تھا وہ مسلسل روحان کو کال ملا رہی تھی

اس کی نظر واشروم پر گئی وہ اٹھ کر واشروم کی طرف بھاگنے لگی مگر تب تک وہ دونوں دروازہ توڑ کر اندر آ چکے تھے

"بھاگ کر کہاں جا رہی ہے بلبل تجھے ہم لینے آئے ہیں"

ان دونوں میں سے ایک آدمی نے آگے بڑھ کر آغول کا ہاتھ پکڑا

آغول نے اپنے ہاتھ میں موجود پین کی نوک پوری طاقت سے اس آدمی کے ہاتھ پر ماری جس سے اس نے آغول کا ہاتھ پکڑا تھا۔۔۔اس حملے کے لیے وہ تیار نہیں تھا اس لئے بلبلا کر پیچھے ہٹا۔۔۔دوسرا آدمی تیزی سے آغول کے قریب آیا

"پیچھے ہٹو"

آغول نے زور سے چیختے ہوئے پین کی نوک اس کی آنکھ میں مارنی چاہی مگر وہ آدمی آغول کی کلائی پکڑ چکا تھا

"ہم سے مقابلہ کرے گی"

اس آدمی نے آغول کی کلائی پکڑ کر دوسرے ہاتھ سے آغول کے منہ پر تھپڑ رسید کیا تھا

جس سے وہ بیڈ کے پاس جا گری اور بیڈ کا کونا زور سے اس کے سر پر لگا۔۔۔اس کا دوپٹہ وہی گر چکا تھا، ایک پل کے لیے اس کی آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا گیا

"اس کے دونوں ہاتھ اور منہ باندھ۔۔۔میں باہر زبیر کو بولتا ہوں وہ گاڑی اسٹارٹ کرے"

گوہر اپنے ساتھی کو بولتا ہوا باہر جانے لگا

دوسرا آدمی آغول کے پاس آنے لگا۔۔۔تب فرش پر آغول کا گرا ہوا موبائل بجنے لگا اس پر روحان کی کال آرہی تھی۔۔۔ان دونوں آدمیوں کی توجہ موبائل کی بیل پر مندمل ہوئی جس کا فائدہ اٹھا کر آغول جلدی سے اٹھی،،،بیڈ کے سائیڈ پر موجود الارم پیس اٹھاتی ہوئی کھینچ کر اس آدمی کے سر پر دے مارا،،جو اس کے قریب آرہا تھا اور قریب ہی واش روم کی طرف بھاگتی ہوئی وہ واش روم کا دروازہ بند کر چکی تھی

"ایک لڑکی نہیں سنبھل رہی تجھ سے نامرد ہو گیا ہے کیا"

گوہر اپنے ساتھی پر چیخا

اب وہ دونوں واش روم کے دروازے پر زور زور سے دھکا مارتے ہوئے مسلسل ہینڈل گھما رہے تھے

آغول نے رونا شروع کر دیا اور کانپتے ہوئے ہاتھوں سے وائپر اٹھایا مگر وہ جانتی تھی وہ دو آدمیوں کا مقابلہ نہیں کر سکتی تھی جو دیکھنے میں طاقتور اور توانا تھے

وہ دونوں ہی آدمی واشروم کا دروازہ کھولنے کی کوشش کر رہے تھے تب ان کت ساتھی کی کال آئی جو کہ باہر گاڑی میں ان کا انتظار کر رہا تھا

"ابے نکل یہاں سے ایس پی واپس آ گیا ہے"

موبائل کی کال کاٹتا ہوا گوہر اپنے ساتھی سے بولا وہ دونوں آدمی گھر سے باہر دروازے کی طرف بڑھے

****

جہانگیر اپنی کار ڈرائیو کرتا ہوا تھوڑی دور ہی پہنچا تھا،، تب کسی بات کے یاد آنے پر اس نے شکیل کو کال ملانی چاہی،،، اپنی پاکٹ میں موبائل کے ٹٹولا مگر موبائل موجود نہیں تھا۔۔۔ اپنے اوپر افسوس کرتا ہوا وہ کار واپس موڑ چکا تھا

گھر کے پاس پہنچا تو اسے دور پہلے سے ہی اپنے گھر کے سامنے ایک گاڑی کھڑی ہوئی نظر آئی... نہ جانے کیوں اس کے دماغ میں خطرے کی گھنٹی بجی، جہانگیر نے اپنی کار کی اسپیڈ بڑھائی۔۔۔ دو آدمی اس کے گھر سے دروازہ کھول کر تیزی سے باہر نکلتے ہوئے اس کار کے اندر بیٹھے

جہانگیر نے وہی اپنی کار کو بریک لگایا گن ہولسٹر سے اپنی پسٹل نکالتا ہوا اس نے بھاگتے ہوئے کار پر فائر کیا مگر وہ کار پہلے سے ہی اسٹارٹ تھی ان دونوں آدمیوں کے بیٹھتے ہی چل پڑی

"رکو"

جہانگیر نے بھاگتے ہوئے کار پر فائر کیا، جو کار کے بیک شیشے پر لگا جبکہ دوسرا فائر اس نے کار کے ٹائر پر کیا، وہ کار کا نمبر نوٹ کر چکا تھا، کار زیادہ دور تک نہیں جا سکتی تھی

"آغول"

اس کا دماغ آغول کی طرف گیا وہ بھاگتا ہوا گھر کے اندر داخل ہوا

لاؤنج کے سلائیڈنگ ڈور کا شیشہ ٹوٹا ہوا تھا۔۔ایک پل کے لئے اس کا دل بری طرح ڈرا

"آغول"

وہ دوبارہ آغول کو بلند آواز میں پکارتا ہوا بیڈ روم میں آیا

بیڈ پر اس کے نوٹس بکھرے ہوئے تھے اور آغول کا موبائل فرش پر گرا ہوا تھا

"آغول"

وہ کمرے میں کہیں بھی نہیں تھی بیڈ کے پاس اس کا دوپٹہ گرا ہوا تھا جہانگیر کو خوف سا محسوس ہوا۔۔۔

اس نے واشروم کا دروازہ کھولنا چاہا جو اندر سے لاک تھا

"آغول دروازہ کھولو پلیز جلدی"

جہانگیر واش روم کا دروازہ زور سے کھٹکھٹاتا ہوا بولا

"ہاں جہانگیر کی آواز تھی اسکے شوہر کی آواز"

آغول نے ہاتھ میں موجود وائپر وہی پھینکا اور واش روم کا دروازہ کھولا

"جہانگیر"

جہانگیر کو اس وقت اپنے سامنے دیکھنا آغول کو کسی معجزے سے کم نہیں لگا تھا

دوسری طرف آغول کو صحیح سلامت دیکھ کر جہانگیر کی جان میں جان آئی۔۔۔ جہانگیر نے اگے بڑھ کر آغول کو خود میں چھپالیا

جہانگیر کے سینے سے لگنے کی دیر تھی آغول نے رونا شروع کر دیا۔۔۔ وہ کافی دیر تک اسے سینے سے لگائے کھڑا رہا تھا اور آغول کے سینے سے لگی ہوئی خدا کا شکر ادا کر رہی تھی کہ اس کا شوہر گھر آگیا تھا

جب جہانگیر کو اچھی طرح اطمینان ہو گیا کہ اس کی بیوی صحیح سلامت ہے تو جہانگیر اسے اپنے سے الگ کرتا ہوا آغول کے آنسو صاف کرنے لگا۔۔۔ اس کے ماتھے پر چوٹ کا نشان اور گال پر انگلیوں کے نشان دیکھ کر

جہانگیر کا خون کھول اٹھا۔۔۔ فرش پر گرا ہوا دوپٹہ اٹھا کر وہ آغول کے گرد لپیٹنے لگا اسے بیڈ پر بٹھا کر اپنے روم میں آیا اپنا موبائل اٹھا کر جہانگیر نے قریبی پولیس اسٹیشن کے ایس ایچ او کو فون ملایا

"آپ کار کا نمبر نوٹ کریں اس کار میں موجود تین افراد مجھے ابھی اور اسی وقت چاہیے۔۔۔ میں اپنے گھر پر ہی موجود ہوں۔۔۔ ان تینوں کو وہی لے کر آئے"

ایس۔ ایچ۔ او نعیم سے وہ اپنا تعارف کروائے بغیر بولا کیونکہ وہ جہانگیر کو اچھی طرح جانتا تھا

جہانگیر گھر میں دوسری چیزوں کا جائزہ لیتا ہوا واپس بیڈ روم میں آیا جہاں آغول بیڈ پر بیٹھی تھی۔۔۔ وہ اس وقت کافی ڈری ہوئی لگ رہی تھی جہانگیر نے اس سے کوئی سوال نہیں کیا خاموشی سے کمرے کے چکر کاٹنے لگا آخر کون اس کے گھر میں اسطرح آنے کی جرت کر سکتا ہے وہ سوچ ہی رہا تھا تھوڑی دیر بعد اس کا موبائل بجا

"سر میں آپ کے گھر کے باہر کھڑا ہوا ایک بندہ فرار ہو چکا ہے۔۔۔ باقی دو کو اپنے میں اپنے ساتھ لایا ہو"

ایس ایچ او نعیم جہانگیر کو موبائل پر بتانے لگا

"ٹھیک ہے میں دو منٹ میں آتا ہوں"

جہانگیر نے اسے بول کر کال کاٹی اور شکیل کو کال ملا کر اسے اور اسلم کو فوراً اپنے گھر پر بلایا

آغول خاموشی سے سہمی ہوئی بیڈ پر بیٹھی جہانگیر کو اتنی دیر سے ٹہلتا ہوا اور موبائل پر باتیں کرتا دیکھ رہی تھی۔۔۔ آغول کو لگا ابھی وہ اس پر غصہ کرے گا غلطی اس کی تھی اسے جہانگیر کے نکلتے ہی اندر سے لاک لگانا چاہے تھا۔۔۔ اسلیے وہ اسے ڈر کے مارے اس سے کچھ بھی نہیں بول رہی تھی

شکیل سے بات کر کے وہ آغول کے پاس آیا اور اسے بیڈ سے اٹھایا

جو آدمی تھوڑی دیر پہلے یہاں آئے تھے ان میں سے دو پکڑے گئے ہیں مجھے صرف اشارے سے یہ بتانا کہ "
"ان میں سے تمہیں کس نے تم پر ہاتھ اٹھایا تھا

جہانگیر آغول کے سر پر دوپٹہ رکھتا ہوا نرمی سے اس سے بولا اور اس کا ہاتھ پکڑ کر باہر لے جانے لگا

"جہانگیر مجھے نہیں جانا، میں نہیں جاؤں گی کسی کی بھی سامنے پلیز"

آغول اپنا ہاتھ چھڑاتی ہوئی جہانگیر کو انکار کر کے بولی۔۔۔ وہ تھوڑی دیر پہلے ہوئے واقعے سے کافی ڈر گئی تھی

"میں ہوں ناں تمہارے ساتھ"

جہانگیر اس کا چہرہ تھام کر بولا تو آغول خاموشی سے اسے دیکھنے لگی۔۔۔ جہانگیر اسے اپنے ساتھ لاؤنج سے باہر لے کر آیا اور گھر کا مین ڈور کھولا

ایس ایچ او نعیم کے ساتھ کانسٹیبل بھی موجود تھا جس نے دو آدمیوں کو پیچھے شرٹ کے کالر سے پکڑا ہوا تھا۔۔ان دونوں کے ہاتھ پیچھے کی طرف رسّی سے باندھے ہوئے تھے آغول ان دونوں کو دیکھ کر گھبرانے لگی

جہانگیر نے آغول کا چہرہ دیکھا جیسے وہ جاننا چاہتا ہو کس نے اس پر ہاتھ اٹھایا

آغول بغیر کوئی اشارہ کرے یا بولے اسی کو دیکھنے لگی جس کے مارے گئے تھپڑ سے اسے سر پر بھی چوٹ لگی تھی جہانگیر نے آغول کی نظروں کا تعاقب کیا

"نعیم صاحب بہت بہت شکریہ آپ کے تعاون کا، میں کل صبح آپ سے بات کرتا ہوں"

جہانگیر نے ایس ایچ او کا شکریہ ادا کر کے اسے اور کانٹیبل کو گھر سے رخصت کیا

"اندر جاؤ میں آتا ہوں"

جہانگیر آغول کو دیکھتا ہوا بولا۔۔وہ پریشان نظروں سے جہانگیر کو دیکھ کر اندر چلی گئی

ابھی آغول بیڈ روم کے اندر پہنچی ہی تھی اسے زور زور سے مارنے کی آواز آنے لگی جیسے کوئی کسی دوسرے کے منہ پر ایک کے بعد ایک لگاتار تھپڑ مار رہا ہوں آغول نے ڈر کر مارے بیڈ روم کی کھڑکی سے باہر دیکھا۔۔پیسج میں جہانگیر کھڑا اسی آدمی کے چہرے پر ایک کے بعد ایک زوردار تھپڑ لگا رہا تھا۔۔جہانگیر

کے چہرے پر غضب ناک تاثرات دیکھ کر آغول کو ڈر لگنے لگا وہ پردہ برابر کرتی ہوئی بیڈ پر آ کر بیٹھ گئی تب اس کے موبائل پر روحان کی کال آنے لگی

وہ اپنے ساتھ ہونے والے واقعے کے بارے میں اپنے گھر والوں کو بتا کر پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی مگر روحان سے تو بات کرنا بھی ضروری تھی ورنہ وہ پریشان ہو جاتا۔۔۔اس لیے آغول اس کی کال ریسیو کر کے روحان سے بات کرنے لگی

****

"شکیل کیا کیا اس لڑکی کی ڈیڈ باڈی کا۔۔۔کچھ آئیڈیا ہے کس طرح مرڈر ہوا"

شکیل اسلم کے ساتھ اس کے گھر پر موجود تھا۔۔۔وہ دونوں ان دو آدمیوں کو دیکھنے لگے جن کے ہاتھ پیچھے بندھے ہوئے تھے اور ان میں سے ایک کا چہرہ بری طرح سُوجھا ہوا تھا، جہانگیر شکیل کی توجہ اپنی طرف مندمل کرتا ہوا اس سے پوچھنے لگا

سر باڈی کو پوسٹ مارٹم کیلئے پہنچا دیا گیا ہے۔۔۔کوئی لڑکی کی برہنہ لاش کو چادر میں لپیٹ کر پولیس اسٹیشن" کے پاس ایک گھنٹے پہلے پھینک کر گیا تھا۔۔۔بقول انسپکٹر شہناز کے ڈیڈ باڈی ہر جگہ جگہ مارنے کے نشان تھے جیسے لڑکی کو مار مار کر اس کی کھال اُدھیڑ دی گئی ہو یا پھر مارنے کے بعد لاش پر تشدد کیا ہو۔۔۔گلا کاٹ "کر اس لڑکی کو مارا گیا ہے اور سب سے اہم بات ڈیڈ باڈی کی کمر پر وہی ٹیٹو موجود ہے

انسپکٹر شکیل ڈیڈ باڈی کی تفصیلات جہانگیر کو بتانے لگا

ٹھیک ہے ابھی تو مشکل ہے میں صبح پولیس اسٹیشن آؤ گا۔۔۔ تم دونوں کو یہاں پر اس لئے بلایا ہے، ان"
دونوں کو یہاں سے لے کر جاؤ اور لاک اپ میں بند کرو۔۔۔ یہ جو بھی کھانے پینے کو مانگیں،، انہیں فوراً مہیا
کرو لیکن اگر انہیں حاجت محسوس ہو تو کوئی انہیں واشروم نہیں جانے دے گا اور یہ میرے آرڈرز ہیں
"جنھیں بہت سیریس ہو کر فالو کرنا ہے سن رہے ہو تم اسلم

جہانگیر سخت لہجے میں اسلم کو دیکھتا ہوا بولا جس پر اس نے جلدی سے سر ہلایا

اور تم دونوں کان کھول کر سن لو،، اگر تم دونوں میں سے کسی نے بھی جیل کا فرش یا دیواریں گندی کی،، تو"
"پھر میں تم دونوں کے ساتھ وہ کروں گا جو تم سوچ بھی نہیں سکتے

جہانگیر ان دونوں کی طرف دیکھتا ہوا سخت لہجے میں بولا

"لے جاؤ ان دونوں کو"

جہانگیر نے شکیل کو دیکھتے ہوئے کہا اور ان لوگوں کے رخصت ہونے کے بعد باہر کا دروازہ لاک کر کے وہ
اپنے بیڈ روم کی کھڑکی کو دیکھتا ہوا آغول کے پاس کمرے میں جانے لگا

جہانگیر واپس آغول کے پاس کمرے میں آیا تو وہ ابھی تک دوپٹہ سر پر رکھے بیڈ پر بیٹھی ہوئی تھی، شاید آج اس ڈوپٹے کی اہمیت کا اندازہ ہوا تھا۔۔ جہانگیر نے دیکھا خوف ابھی بھی اس کی آنکھوں میں ہلکورے لے رہا تھا

"اب پریشانی کی کوئی بھی بات نہیں ہے، تم سکون سے سو جاؤ میں گھر پر ہی موجود ہوں"

جہانگیر آغول کے پاس آکر اس کے گال پر ہاتھ رکھتا ہوا بولا جہاں انگلیوں کے نشان اب مدھم پڑھ چکے تھے

جہانگیر کی بات سن کر آغول نے اس کے سینے پر سر رکھا، جہانگیر نے فوراً اپنے بازوؤں کا حصار اس کے گرد باندھا

کمرے کی حالت دیکھ کر اور واش روم میں آغول کو چھپا ہوا دیکھ کر، جہانگیر اندازہ لگا سکتا تھا اس نے آج کس طرح اپنے آپ کو محفوظ کیا تھا۔۔۔ اس نے آج اپنی ہی نہیں جہانگیر کی بھی عزت بچائی تھی۔۔۔ آغول کو کمرے میں موجود نہ پا کر وہ ایک پل کے لیے کتنا خوفزدہ ہو گیا تھا یہ وہ اسے نہیں بتا سکتا تھا

"مجھے ابھی بھی ڈر لگ رہا ہے جہانگیر، وہ لوگ مجھے اس گھر سے لے جانے کے لیے آئے تھے میں یہاں سے کہیں نہیں جانا چاہتی"

آغول جہانگیر کے سینے پر سر رکھ کر آنکھیں بند کرتی ہوئی اسے بتانے لگی

کوئی تمہیں کہیں پر بھی نہیں لے جا سکتا، میں ایسا ہونے ہی نہیں دوں گا تمہیں بالکل ڈرنے کی ضرورت نہیں"

جہانگیر اسے یقین دلاتا ہوا بیڈ پر لٹا کر کمفوٹر اڑاتا ہوا کمرے سے جانے کے لیے مڑا تو آغول اس کا ہاتھ پکڑ چکی تھی، جہانگیر نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا

"کیا آج آپ یہاں نہیں سو سکتے اپنے بیڈ روم میں"

آغول جہانگیر کو دیکھ کر بولی تو جہانگیر بہت غور سے اسے دیکھنے لگا اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے نکالتا ہوا۔۔۔ جہانگیر نے دروازے کی طرف قدم بڑھائے تو آغول کو اپنے چاروں سو اُداسی پھیلتی ہوئی محسوس ہوئی کیا تھا جو آج وہ اس کی بات کا بھرم رکھ لیتا وہ واقعی ڈری ہوئی تھی۔۔۔ دروازہ بند کرنے کی آواز پر آغول نے چونک کر دروازے پر دیکھا جہانگیر کمرے سے باہر جانے کی بجائے کمرے کا دروازہ بند کرتا ہوا وارڈروب سے اپنے کپڑے نکال رہا تھا

بے ساختہ آغول کے لب مسکرائے جنہیں وہ جلدی سے سکھیڑ چکی تھی جہانگیر ڈریس چینج کرنے کے لیے گیا تو وہ اپنا دوپٹہ اتار کر سائیڈ میں رکھتی ہوئی اپنا تکیہ جہانگیر کے تکیے کے قریب کر کے لیٹ گئی

تکیوں کی ایک دوسرے سے نزدیکی جہانگیر کی نظر سے چھپ نہیں پائی وہ روم کی لائٹ آف کرتا ہوا بیڈ پر لیٹ گیا

رات کا نہ جانے کون سا پہر تھا تب جہانگیر کی آنکھ کسی احساس کے تحت کھلی اس نے جھک آغول کے سر کو دیکھا جو اس کے سینے پر رکھا ہوا تھا۔۔۔وہ مزے سے اس کے سینے پر اپنا سر رکھے اور ایک بازو اس کے گرد لپیٹے بے خبر سو رہی تھی

یہی وجہ تھی جہانگیر کے بیدار ہونے کی،، شاید نیند میں بھی ڈر کے احساس سے وہ اپنا آپ جہانگیر میں چھپانے کی کوشش کر رہی تھی یا لاشعوری طور پر نیند میں بھی جہانگیر کی موجودگی کا احساس، اپنے پاس چاہتی تھی۔۔۔مگر جو بھی تھا اب وہ جہانگیر کا امتحان لے رہی تھی

جہانگیر کو چار مہینے پہلے کا وہ دن یاد آیا۔۔۔جب آغول نے اسے خود سے دور کیا تھا۔۔۔اور کل مووی دیکھتے ہوئے جب اس نے آغول کا ہاتھ پکڑا تھا تب وہ کس طرح گھبرا گئی تھی۔۔۔وہ اس سے دوستی چاہتی تھی مگر اس کی قُربت نہیں

"آغول دور ہو کر لیٹو"

جہانگیر اس کے کان میں سرگوشی کرتا ہوا بولا۔۔۔اپنے دل کے لاکھ منع کرنے کے باوجود وہ آغول کو خود سے دور کرنے لگا

مگر دور کرنے کی کوشش میں وہ اور زیادہ اس کے نزدیک آچکی تھی اب وہ صرف اور صرف جہانگیر کی مشکل ہے بڑھا رہی تھی۔۔۔جہانگیر نے اپنا بازو آغول کی کمر کے گرد لپیٹا۔۔۔اور جُھک کر اس کے کندھے پر اپنے ہونٹ رکھے۔۔۔شیو کی چبھن کا احساس سے وہ تھوڑا کسمسائی اور نیند میں جہانگیر سے دور

ہونا چاہا۔۔۔ مگر جہانگیر نے اس کی کمر کے گرد اپنے بازو کا حصار مضبوط کر دیا کیونکہ اب وہ ایسا نہیں چاہتا تھا کہ آغول اس سے دور جائے۔۔۔

ماہ پہلے تو وہ پیچھے ہٹ گیا تھا مگر آج رات ایسا ممکن نہیں تھا وہ آغول کی کمر پر ہاتھ پھیرتا ہوا اس کی ٹانگ 4 اپنے اوپر رکھ کر کروٹ کے بل پر اس کے اوپر جُھکا

آغول کی کچی پکی نیند اب ٹوٹ چکی تھی۔۔۔ اسے احساس ہوا جہانگیر اس کی کمر پر اپنے دونوں بازو لپیٹے ہوئے اس کی گردن پر جُھکا خود کو سیر اب کر رہا تھا۔۔۔ وہ آئستگی سے اس کی کمر پر اپنے ہاتھ پھیرتا ہوا اسکی شرٹ اوپر سرکاتا ہوا آغول کے اوپر سے اٹھا

آغول نے بنا مزاحمت کیے اپنی آنکھیں بند رکھی۔۔۔ بازوں سے اس کی آستین نکالتے ہوئے، جہانگیر کو معلوم تھا کہ وہ جاگ رہی ہے۔۔۔ وہ اس کی بند آنکھوں کو دیکھتا ہوا آغول کے ہونٹوں کے اوپر جُھکا۔۔۔ اپنے ہونٹوں کی پیاس بجھانے کے بعد وہ دوبارہ آغول کا چہرہ دیکھنے لگا جو ابھی بھی آنکھیں بند کئے لیٹی تھی

جہانگیر نے اپنی شرٹ کے بٹن کھولتے ہوئے اپنی شرٹ اچھال کر پھینکی جو کہ آغول کی شرٹ کے پاس جا گری۔۔ وہ بند آنکھوں سے بھی جہانگیر کی نگاہیں خود پر محسوس کر سکتی تھی

بہت زہر لگتا ہے نا تمہیں اپنا شوہر۔۔۔ اس کی یہ قُربت۔۔۔ تکلیف کا سبب بنتا ہے ناں تمہارے لئے،"
"میرا یوں قریب آنا

جہانگیر آغول کے اوپر جُھکتا ہوا اس سے بولا تو آغول نے اپنی آنکھیں کھولی وہ اسی کو دیکھ رہا تھا

"نہیں، ایسا نہیں ہے"

وہ اس کے اتنے نزدیک آ کر یہ کیسی باتیں کر رہا تھا آغول اپنے دونوں ہاتھ اس کے گالوں پر رکھ کر بولی۔۔۔ جہانگیر اپنے چہرے سے اس کے دونوں ہاتھ ہٹاتا ہوا اس کی انگلیوں میں اپنی انگلیاں پیوست کر کے تکیے پر رکھ چکا تھا

"تو پھر میرے نکاح میں آنے کے باوجود تمہیں سیفی مجھ سے بیٹر آپشن کیسے لگا۔۔۔ کیوں تم نے اسے مجھ پر ترجیح دینے کا سوچا"

اپنے ماتھے پر شکن لائے وہ آغول سے شکوہ کرنے لگا

"وہ سب میں نے غصے میں کہا تھا"

اتنے نازک لمحات میں ساری دوریاں ختم کرتے ہوئے نہ جانے وہ اس سے کیسی باتیں کر رہا تھا۔۔۔ شاید وہ روحان اور عینا کی مہندی والی رات کی باتیں اب تک دل سے لگائے بیٹھا تھا

"یہ وضاحتیں مجھے نہیں اپنے دل کو دو، اپنے دماغ میں بیٹھاو یہ بات۔۔۔ کہ ایک معمولی شکل کا مڈل کلاس انسان تمہارا شوہر ہے۔۔۔ جس کی قربت تمہیں اب زندگی برداشت کرنی ہے"

جہانگیر اس کو باور کرواتا ہوا دوبارہ اس کی گردن پر جُھک چکا تھا۔۔۔ آغول نے اپنے ہاتھ جہانگیر کے مضبوط ہاتھوں کی گرفت سے آزاد کرنے چاھے۔۔۔ مگر وہ اب انہیں آزاد کرنے کے موڈ میں نہیں تھا تو آغول نے بھی احتجاج نہیں کیا

"جہانگیر"

وہ مزید فاصلے مٹاتے ہوئے اس کی اور اپنی جان ایک کر چکا تھا۔۔۔ تبھی آغول نے زور سے آنکھیں بند کر کے بے آواز اُسے پکارا تھا

نہ جانے وہ کون کون سی باتیں خود سے اخذ کر بیٹھا تھا۔۔۔ مگر آغول کو یقین تھا وہ اسکی ساری غلط فہمیوں دور کر دے گی۔۔۔ لیکن وہ اس وقت جہانگیر کو اپنے آپ سے ہر گز دور نہیں کر سکتی تھی

اس لیے وہ اس کی تمام ترشدتیں خاموشی سے برداشت کر رہی تھی جہانگیر خود بھی ہر چیز فراموش کیے اپنی تشنگی مٹانے میں مگن تھا

*****

صبح جہانگیر کی آنکھ کھلی تو رات والا سارا منظر کسی فلم کی طرح اس کی آنکھوں کے آگے چلنے لگا، وہ کمفرٹر میں بغیر شرٹ کے لیٹا تا تھا۔۔۔ اپنے برابر میں لیٹی ہوئی آغول پر اس نے ایک نظر ڈالی جو اس کی طرف پشت کیے ہوئے گہری نیند سو رہی تھی

اس کے کندھے کے نیچے موجود تل پر جہانگیر کی نظر پڑی جو آج بھی اس کو دیکھ کر ہر دفعہ کی طرح مسکرا رہا تھا جہانگیر اس سے نظریں چرانے لگا

وہ کل رات اپنے منہ زور جذبات کو قابو نہیں کر پایا تھا شاید کل رات ایک بار پھر وہ آغول کی مرضی کے بغیر اس سے زبردستی کر چکا تھا۔۔۔وہ ایسا ہرگز نہیں چاہتی ہو گی،،اچھی طرح بات چیت کرنے کا یہ مطلب نہیں تھا وہ اس سے پیار کرتی تھی۔۔۔وہ جانتا تھا وہ اسے کبھی بھی پیارا نہیں لگ سکتا تھا۔۔۔اب وہ اسے کمزور نفس کا مالک ہی سمجھے گی جو اس سے اس کی مرضی کے بنا حق وصولتا رہا۔۔۔جہانگیر کمفرٹر ہٹا کر بیڈ سے اٹھا۔۔۔آغول کی شرٹ اس کے قریب رکھ کر خود اپنی شرٹ پہننے لگا

چند دنوں سے ہی تو ان دونوں کے بیچ بات چیت کا سلسلہ چلا تھا وہ لازمی یہی سوچے گی۔۔۔اس نے اسی بات کا فائدہ اٹھایا ہے۔۔۔جہانگیر سوچتا ہوا اپنا سر پکڑ کر بیٹھ گیا

وہ جو بھی کچھ محسوس کرتا تھا وہ سبھی تو کل رات کہہ چکا تھا اسے،،صرف ایک بات کی بجائے کہ وہ ان چار مہینوں اس سے بہت محبت کرنے لگا ہے۔۔۔

جہانگیر نے پلٹ کر آغول کو دیکھا تو وہ نیند میں اس کی طرف کروٹ لے چکی تھی۔۔۔ابھی وہ اسے دیکھ ہی رہا تھا کہ آغول نے اچانک اپنی آنکھیں کھولی

وہ اسے اپنی طرف دیکھتا پا کر شاید خود بھی دیکھ چکی تھی تبھی وہ یوں مسکرائی۔۔۔مگر وہ کیوں مسکرائی تھی یہ جہانگیر کو سمجھ میں نہیں آیا جہانگیر اس سے نظریں چرا گیا۔۔۔اور واش روم جانے کے لئے بیڈ سے اٹھا

میں ناشتہ بناتی ہوں" جہانگیر واپس آیا تو آغول اس کو دیکھ کر بولی۔۔اور بیڈ سے اترنے لگی"

"نہیں رہنے دو میں باہر سے کر لوں گا"

جہانگیر اس سے نظر ملائے بغیر وارڈروب سے یونیفارم نکالتا ہوا جواب دینے لگا تو آغول اسے دیکھنے لگی وہ اس کی طرف دیکھنے سے مکمل گریز کر رہا تھا آغول نے نوٹ کیا،،وہ خاموشی سے کمرے سے نکل گئی

لاؤنج میں سلائیڈنگ ڈور کے ٹوٹے ہوئے شیشوں پر نظر ڈال کر وہ کچن میں آ کر چائے کا پانی رکھ کر ناشتہ بنانے لگی

میں نے گارڈ ارینج کر دیا ہے وہ گیٹ کے باہر موجود رہے گا تم پریشان مت ہونا،، آج یونیورسٹی یا جم مت" "جانا، میں کوشش کروں گا کہ شام جلدی آ جاؤ

جہانگیر کچن میں جھانکتا ہوا آغول سے کہنے لگا

میں گھر سے بالکل باہر نہیں نکلو گی، لیکن آپ کو کوشش نہیں کرنی گھر جلدی آنا ہے اور بغیر ناشتہ کے گھر" "سے نکلنے کی ضرورت نہیں ہے جائے ڈائننگ ٹیبل پر، میں دس منٹ میں ناشتہ لا رہی ہو

آغول ناشتہ بناتے ہوئے مصروف انداز میں بولنے لگی جبکہ جہانگیر اسے غور سے دیکھنے لگا۔۔۔وہ اس سے بالکل ناراض نہیں تھی جہانگیر کو ایسا محسوس ہوا

"کیا ہوا"

وہ خاموش کھڑا ہوا آغول کو دیکھے جا رہا تھا تو آغول جہانگیر کی طرف دیکھ کر اس سے پوچھنے لگی۔۔۔وہ بنا کچھ بولے کچن سے چلا گیا۔۔۔تو آغول مسکراتی ہوئی دوبارہ ناشتہ تیار کرنے لگی

*****

"سر یہ ہے اصل بندہ۔۔۔جس کی کمر پر وہی نشان موجود ہے جبکہ اس کا دوسرا ساتھی محض پیسوں کی خاطر اس کے ساتھ آپ کے گھر داخل ہوا تھا مگر اس کے پاس ساری انفارمیشن موجود ہے"

جہانگیر پولیس اسٹیشن میں پہنچا تو تھوڑی دیر بعد شکیل گریبان سے گوہر کو پکڑتا ہوا جہانگیر کے کمرے میں لے کر آیا۔۔جس کے سجھے ہوئے منہ اور خونم خان ہاتھ پاؤں کو دیکھ کر اندازہ لگایا جا سکتا تھا کہ شکیل اس کی کافی مرمت کر چکا ہے

"کس کے کہنے پر میرے گھر میں داخل ہوئے تم"

جہانگیر گوہر کو دیکھتا ہوا سوال پوچھنے لگا۔۔۔گوہر نے جیسے ہی اپنے دونوں ہاتھ جہانگیر کے سامنے جوڑے شکیل نے زوردار تھپڑ اس کے سر پر لگایا۔۔۔جس سے وہ آگے ٹیبل پر گر پڑا، شکیل نے اسے بالوں سے پکڑ کر دوبارہ جہانگیر کے سامنے کھڑا کیا

"سر، جنید کے کہنے پر،،اسی نے آپ کے گھر کا ایڈریس مجھے دیا تھا۔۔۔مگر وہ اصل بندہ نہیں ہے۔۔۔وہ خود بلیک کنیگ کے لیے کام کرتا ہے"

گوہر اپنی ناک سے خون صاف کرتا ہوا جہانگیر کو بتانے لگا

"اور یہ بلیک کینگ کون ہے"

جہانگیر کے سوال پر گوہر خاموش رہا اب کی بار شکیل نے زوردار تھپڑ اس کے منہ پر مارا

سر میں چھوٹا موٹا آدمی ہوں بلیک کینگ کو کا اصلی نام یا چہرا میں نہیں جانتا۔۔۔ بلیک کینگ صرف اپنے" خاص آدمیوں کے سامنے آتا ہے، ہر کسی آدمی کے سامنے نہیں۔۔۔۔ جنید اس کا خاص بندہ ہے ہم سے "وہی ڈیلنگ کرتا ہے

گوہر پھولی ہوئی سانسوں کے درمیان جہانگیر کو بتانے لگا

"چلو مان لیتا ہوں، ویسے یہ بلیک کینگ لڑکیوں کو کڈنیپ کروانے کے بعد ان کا کیا کرتا ہے"

جہانگیر کے اگلے سوال پر گوہر دوبارہ جہانگیر کے سامنے ہاتھ جوڑ کر لاعلمی کا اظہار کرنے لگا

شکیل ایک بار پھر مکوں اور گھونسوں کے بعد اسکی لاتوں سے تواضع کرنے لگا۔۔۔۔ گوہر فرش پر گرا ہوا شکیل کی لاتیں کھا رہا تھا اور جہانگیر آرام سے کرسی پر بیٹھا ہوا گوہر کو پٹتا ہوا دیکھ رہا تھا۔۔۔۔ جب گوہر کی سانس بری طرح اُکھڑنے لگی تو جہانگیر نے ہاتھ کے اشارے سے شکیل کو روکا

"چلو اب جواب دو،، کیا کیا جاتا ہے ان لڑکیوں کے ساتھ کڈنیٹ کرنے کے بعد"

جہانگیر دوبارہ گوہر سے پوچھنے لگا

سر میں اُس آدمی کا نام نہیں جانتا،،وہ بلیک کینگ کا خاص آدمی ہے اُسی کے بہری جہاز کے ذریعہ اغواہ"
"شدہ لڑکیوں کو دوسرے ممالک سپلائی کیا جاتا ہے۔۔۔جہاں ان لڑکیوں کی فروخت ہوتی ہے

گوہر بمشکل بول پایا تھا مگر اس کی بات سن کر جہانگیر کو زوردار جھٹکا لگا

"رونی"

بہت آہستگی سے جہانگیر نے روحان کا نام لیا تھا وہ کافی شاکڈ تھا

جہانگیر ابھی روزی کی لاش دیکھ کر آرہا تھا۔۔۔اس کا شک پہلے تو کاشف زیری کی طرف گیا تھا۔۔۔مگر اب اسے روحان بھی مشکوک لگنے لگا۔۔۔۔اس میں تو کوئی شک نہیں تھا کہ بلیک کینگ،کاشف زیری ہی تھا۔۔۔لیکن روزی کو جس کسی نے بھی مارا تھا اسے مارنے کے بعد،،اسکی لاش کو پولیس اسٹیشن کے سامنے پھینکنے کی وجہ جہانگیر کو سمجھ میں نہیں آئی

"سر گڑبڑ ہو گئی،یہ وہ تو مر گیا"

شکیل کی آواز پر جہانگیر اپنے خیالوں سے نکلا اور چونک کر گوہر کو دیکھا۔۔۔جو کہ فرش پر گرا ہوا تھا

"ہاتھ ہلکا رکھا کرو تم شکیل"

جہانگیر کرسی سے اٹھتا ہوا گوہر کے پاس آیا اور اس کی باڈی دیکھنے لگا

"سر اب اس کی باڈی کا کیا کرنا ہے"

شکیل جہانگیر کو دیکھتا ہوا پوچھنے لگا

"بتاتا ہوں"

جہانگیر سوچتا ہوا بولا۔۔۔

روحان کے بارے میں جاننے کے بعد آج صحیح معنوں میں اس کا دماغ چکرا کر رہ گیا تھا۔۔۔ اگر روحان واقعی،، کاشف زیری کے ساتھ ملا ہوا ہے تو کیا روحان کو اس بات کا علم تھا کاشف زیری نے اسی کی بہن کو اٹھانے کے لئے کل رات آدمی بھیجے تھے۔۔۔ جہانگیر سوچ میں پڑ گیا

****

"سر گھر کے گیٹ کے سامنے کوئی گاڑی، گوہر کی لاش پھینک کر گئی ہے"

کاشف زیری جس کا موڈ پہلے ہی خراب تھا۔۔۔ گیٹ کے باہر کھڑا ہوا گارڈ اسے آکر بتانے لگا

"سر یہ ایس پی کا ہی کام ہے،، آپ پریشان نہ ہو آج رات میں ایس پی کے گھر فہیم اور غنی کو بھجواتا ہوں اور اس کی بیوی کو۔۔۔۔"

جنید کے بولنے پر کاشف زیری اسے گھور کر اسے دیکھنے لگا جس پر جنید اپنا جملہ مکمل کیے بنا خاموش ہو گیا۔۔۔

گوہر کے ساتھ جو ڈرائیور کار ڈرائیو کر رہا تھا وہ کل رات پولیس کے ہاتھوں بچ نکلا تھا اسی نے جنید کو بتایا کہ گوہر اور اس کا ساتھی پولیس کے ہاتھوں پکڑے گیے ہیں تب سے ہی کاشف زیری کو شدید غصہ تھا

آج رات اس ایس۔پی کی بیوی کو نہیں اٹھانا۔۔۔بلکہ آج رات ایس پی کو بلیک کینگ کی پاور کے بارے میں بتانا ہے۔۔۔اسے یہ بتانا ہے کہ بلیک کینگ کیا کچھ کر سکتا ہے اس کے ساتھ،،اسکے گھر میں گھس کر" کاشف زیری جنید کو دیکھتا ہوا بولا

شام میں جب جہانگیر گھر لوٹا تو اس کے کانوں میں گنگنانے کی آواز آنے لگی،یہ آواز کچن سے آرہی تھی آغول کے گنگنانے کی تھی۔۔۔جہانگیر لاؤنج کا ایریا عبور کرتا ہوا کچن کی طرف آیا اور دروازے پر کھڑا آغول کو دیکھنے لگا جو کہ چولہے کے سامنے کھڑی فرائنگ پین میں کباب تلنے کے ساتھ وہ مزے سے گنگنانے میں بھی مصروف تھی

ریڈ اور بلیک کلر کے کمبینیشن کی شارٹ قمیض کے ساتھ بلیک ٹراوزر اور ریڈ اور بلیک کلر کے شفون کے دوپٹے میں وہ جہانگیر کو عام دنوں کی نسبت تیار لگی۔۔۔ہونٹوں پر لالی سجائے کانوں میں آیئر رینگز پہنے، بالوں کو بینڈ میں قید کئے وہ اسے کیوٹ لگ رہی تھی

آہٹ ہونے پر آغول نے دروازے کی طرف دیکھا تو جہانگیر کو کھڑا پایا،،وہ اسے دیکھ کر مسکرانے لگی

"کہیں جانے کی تیاری ہے"

وہ صبح بھی اس کی طرف مسکرا کر دیکھ رہی تھی اور ابھی بھی، جس کی وجہ جہانگیر کو سمجھ میں نہیں آئی تو وہ اس کی مسکراہٹ کو اگنور کر کے اس سے سوال کرنے لگا

"نہیں میرا تو ایسا کوئی خاص پروگرام نہیں ہے"

آغول نے چھولے کی آنچ درمیانی کرتے ہوئے جہانگیر کو جواب دیا۔۔۔اس کا جواب سن کر جہانگیر فرج سے پانی کی بوتل نکالنے لگا تب آغول اس کے پاس آئی

"کیا آپ کو آج دن بھر میں میرا خیال آیا"

آغول کی بات سن کر جہانگیر پانی پینا بھول گیا وہ گلاس شیلف پر رکھ کر اسے دیکھنے لگا

"ہاں آیا تھا میں نے دو بار گارڈ کو کال کر کے پوچھا سب خیریت ہے"

گینگ، روزی کے مرڈر کے چکروں میں بھی الجھ کر بھی، بار بار آج اس کا K یہ سچ ہی تھا روحان اور کاشف، دماغ آغول کی طرف جا رہا تھا کیونکہ وہ گھر پر اکیلی تھی۔۔۔اس لیے اس نے دو بار گارڈ کو کال کر کے سب خیریت کا پوچھا مگر دوسری طرف جہانگیر کی بات سن کر آغول کا منہ بن گیا

"جب میرا خیال آیا تو کال بھی مجھے کرنی تھی ناں نہ کہ گارڈ کو"

آغول نے بولتے ہوئے پانی کا نلکا کھولا اور ہاتھ میں پانی بھر کر اچانک جہانگیر کے منہ پر پھینکا۔۔۔پانی کی چھینٹے جہانگیر کے منہ پر آئی

یہ کیا بد تمیزی ہے" جہانگیر اسے آنکھیں دکھاتا ہوا غصے میں بولا اور اپنی آستین سے چہرہ صاف کرنے لگا"

مگر آغول، اس کے چہرے کے تاثرات دیکھ کر مسکرانے لگی۔۔۔ جہانگیر کے چہرے صاف کرتے ہی اس نے دوبارہ پانی ہاتھ میں بھر کر اسکے چھینٹے جہانگیر پر پھینکے

"آغول"

جہانگیر نے آنکھیں دکھاتے ہوئے اس کا نام پکارا یہ وارننگ تھی مگر وہ ویسے ہی مسکرا رہی تھی

جہانگیر شیلف پر رکھے ٹشو سے چہرہ صاف کرنے لگا ایک بار پھر آغول نے اس کے منہ پر پانی کے چھینٹے پھینکے،، اب کی بار جہانگیر نے اسے کھینچ کر خود سے قریب کیا اور بہت غور سے اس کا چہرہ دیکھنے لگا وہ اب بھی مسکرا کر جہانگیر کو دیکھ رہی تھی

جہانگیر نے اس کے دوپٹے سے اپنا چہرہ صاف کیا،، وہ پیچھے ہٹنے لگا تب آغول نے اس کا گریبان پکڑ کر دوبارہ اپنے قریب کیا،،، اب اس کے چہرے پر مسکراہٹ نہیں تھی۔۔۔ وہ خاموشی سے جہانگیر کو دیکھ رہی تھی،،، مگر اس کی خاموش آنکھیں جو بیان کر رہی تھی جہانگیر کنفیوز ہونے لگا

آغول اپنا چہرہ ذرا سا اونچا کر کے مزید جہانگیر کے چہرے کے قریب لائی اور اپنی آنکھیں بند کر لی، جہانگیر کی نظریں اس کے چہرے سے اس کے ہونٹوں پر گئیں۔۔۔ سرخ ہونٹوں کو دیکھ کر جہانگیر کا دل چاہا وہ نرمی سے انہیں چھو لے۔۔۔ اسے لگا شاید آغول بھی منتظر تھی۔۔۔ وہ بنا کنفیوز ہوئے اس کے دونوں گالوں پر اپنے ہاتھ رکھتا ہوا، اس کے ہونٹوں پر اپنے ہونٹ رکھ چکا تھا

بے حد نرمی سے اس کے ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں سے چھوتا ہوا وہ پیچھے ہٹا۔۔۔اس نے دھیان رکھا کہ آغول کی لپ اسٹک خراب نہ ہو

جہانگیر کے پیچھے ہٹنے پر، آغول نے اس کے گریبان سے اپنے ہاتھ ہٹائے اور آہستگی سے آنکھیں کھولی، بے ساختہ اس کی پلکیں جھکی، لبوں پر مسکراہٹ بکھری،، شرمیلی مسکراہٹ

جہانگیر بے خود سا ہو کر اسے دیکھنے لگا آغول جانے کے لئے مڑنے لگی تبھی جہانگیر نے اسے اپنی طرف کھینچ کر اس کی کمر کے گرد اپنے دونوں بازو حائل کئے۔۔۔اور اس کے ہونٹوں پر جُھکا لیکن اب کی بار اس کے انداز میں نرمی نہیں شدت تھی۔۔۔وہ اپنے ہونٹوں سے آغول کے ہونٹوں پر گرفت جماتا ہوا مدہوش ہونے لگا۔۔۔

آغول ایک بار پھر اس کا گریبان پکڑ کر اس کے جذباتی انداز پر حیران ہوئی۔۔وہ تو ایک ننھی مُنی کِس کی خواہشمند تھی مگر اس کا شوہر اب جذباتی ہو چکا تھا۔۔۔نہ وہ اس کے ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں کی گرفت سے آزاد کرنے کے لئے تیار تھا اور نہ ہی اس کو اپنی گرفت سے

جب کس کا دورانیہ بڑھنے لگا تو آغول نے جہانگیر کو پیچھے دھکا دیا۔۔۔اب وہ تیزی سے سانس لیتی ہوئی جہانگیر کو گھور کر دیکھ رہی تھی آغول کے ہونٹوں سے لپ اسٹک مکمل طور پر مٹ چکی تھی

جہانگیر کو تو یہ لڑکی سمجھ سے ہی بالاتر تھی وہ ماتھے پر شکن لیے آغول کو دیکھنے لگا۔۔۔ اسے بالکل غلط فہمی نہیں ہوئی تھی، وہ خود ایسا چاہتی تھی کہ جہانگیر اس کو کِس کرے اور جب وہ ایسا کرنے لگا تو اس کو دھکا دیتی ہوئی اب گھور رہی تھی

جہانگیر ایک بار پھر اس کے قریب آیا اپنے ہاتھ سے اس کا منہ دبوچ کر، دوبارہ اس کے ہونٹوں پر اپنے ہونٹ رکھ دیئے۔۔۔ آغول اس کو دوبارہ فری ہوتا دیکھا کر جہانگیر کے سینے پر اپنے ہاتھ رکھ کر اسے پیچھے ہٹانے لگی۔۔۔ جہانگیر اس کی کمر میں اپنا دوسرا بازو حائل کرتا ہوا مزید اس کے اوپر جُھکا۔۔۔ جہانگیر کے اس کے اوپر جھکاؤ کی وجہ سے آغول پیچھے شیلف کی طرف جھکتی چلی گئی

آغول شیلف پر لیٹی ہوئی تھی اور جہانگیر اس کے ہونٹوں کے اوپر جھکا ہوا تھا۔۔۔ آغول نے ایک بار پھر اسے اپنے آپ سے دور کرنا چاہا تو وہ آغول کی کلائیاں مضبوطی سے پکڑ چکا تھا۔۔۔ پانی کا گلاس جو تھوڑی دیر پہلے جہانگیر نے شیلف پر رکھا تھا وہ چھناکے سے ٹوٹ کر ان دونوں کے پاؤں کے پاس گر چکا تھا مگر جہانگیر اس کو چھوڑنے کے لئے تیار نہیں تھا

دونوں کی ناک میں جب کسی چیز کے جلنے کی بھینی بھینی خوشبو آنے لگی تو آغول نے اپنی آنکھیں کھولی،، وہ چہرے کو نفی میں ہلاتی ہوئی جہانگیر سے اپنی کلائیاں چھڑانے لگی مگر جہانگیر کو تو جیسے کوئی سے ضد ہی چڑھی ہوئی تھی جب کچن میں دھواں بھرنے لگا تب جہانگیر کو ہوش آیا

وہ ایک دم پیچھے ہٹا اور آغول زور زور سے کھانسنے لگی فرائی پین میں موجود چھولے پر رکھے ہوئے کباب پوری طرح جل کر کوئلہ بن چکے تھے جہانگیر نے جلدی سے چولہا بند کیا۔۔۔اور کچن کی کھڑکی کھول کر ٹربو ان کیا

آغول بری طرح کھانس رہی تھی جہانگیر نے جلدی سے گلاس میں پانی بھر کر اُس کے ہونٹوں سے لگایا۔۔۔وہ جہانگیر کے ہاتھ سے پانی پیتے ہوئے بھی اسے گھور رہی تھی،،جہانگیر خاموشی سے گلاس واپس رکھ کر بیڈروم میں چلا گیا

یہ بندہ تو آغول کی سمجھ سے ہی بالاتر تھا صبح تو وہ کہاں اس سے نظریں ہی نہیں ملا رہا تھا اور اب آغول کے تھوڑا سا فری کرنے پر وہ اس سے بری طرح چپک گیا تھا

****

"یہ لو اپنی نائٹی، جاؤ چینج کر کے آؤ"

رات کو جب عینا بیڈروم میں آئی تو روحان اس کی نائٹی اس کے ہاتھ میں تھماتا ہوا بولا

آج چوتھا دن تھا اسے بیلا کے فلاور کا بُکے لاتے ہوئے مگر چار دن سے ہی عینا اسے مختصر سا جواب ہاں یا نہیں میں دے کر بات کر رہی تھی،،نہ ہی وہ رات میں پہلے کی طرح اپنا نائٹ ڈریس پہن کر سوتی۔۔۔نہ ہی اس سے باتیں کرتی،نہ ہی اس کو دیکھ کر مسکراتی۔۔۔روحان کو اب اس کے رویے پر غصہ آنے لگا تھا تبھی آج عینا کے کمرے میں آتے ہی وہ اسے دیکھ کر بولا

"میں اس ڈریس میں زیادہ کمفرٹیبل ہو"

عینا ہاتھ میں موجود نائٹی کو واپس وارڈروب میں رکھتی ہوئی اپنے پہنے ہوئے قمیز شلوار کی طرف اشارہ کرتی ہوئی بولی اور بیڈ پر لیٹ گئی

پہلے تو روحان خاموش کر کے اسے دیکھنے لگا پھر اپنا موبائل اور کار کیز اٹھاتا ہوا عینا کے پاس آیا

"اٹھو یہ دوپٹہ پہنو اپنا اور میرے ساتھ چلو"

روحان نے اسے بیڈ سے اٹھا کر کھڑا کیا اور اس کو دوپٹہ پہناتا ہوا بیڈ روم سے باہر لے جانے لگا

"چھوڑیں مجھے روحان کیا ہو گیا ہے آپ کو،، کیوں کر رہے ہیں یہ سب،، کیوں تماشا بنا رہے ہیں رات کو"

وہ عینا کو بازو پکڑ کر اسے گھر سے باہر لے جا رہا تھا تب عینا اس سے اپنا بازو چڑاتی ہوئی کہنے لگی

"تماشہ میں نہیں تم تماشا بنا رہی ہو وہ بھی چار دنوں سے۔۔۔ آج میں اس تماشے کو ختم ہی کر دیتا ہوں"

روحان عینا کو بولتا ہوا دوبارہ اس کا بازو پکڑ کر گھر سے باہر لے گیا اور کار میں لے جا کر بٹھایا

کہاں لے کر جا رہے ہیں مجھے روحان،، میری بات سنیں بھائی اس طرح ہم دونوں کو دیکھ کر پریشان ہوں"
"گے۔۔۔ انکے اور آغول کے بیچ میں ہمارے رشتے کی وجہ سے کوئی پریشانی آئے گی تو یہ اچھا لگے گا آپ کو

روحان کار اسٹارٹ کر چکا تھا تو عینا اس سے بولنے لگی یقیناً وہ غصے میں اسے جہانگیر کے پاس ہی لے کر جا رہا تھا اور بھلا رات کو کہاں لے جا سکتا تھا

"بیوقوف نہیں ہوں میں جو اپنے اور تمہارے رشتے کے چکر میں اپنی بہن کا اس کے شوہر سے تعلق خراب کرو۔۔۔ تھوڑی دیر میں تمہیں تمہاری بات کا جواب مل جائے گا اب خاموش کر کے بیٹھی رہو"

روحان کار ڈرائیو کرتا ہوا بولا

تھوڑی دیر بعد اس نے ایک ریسٹورنٹ کے باہر اپنی کار کو پارک کیا،، موبائل کو پاکٹ سے نکال کر کار کے اندر رکھتا ہوا وہ کار سے باہر نکلا اور عینا کی طرف کا دروازہ کھولا

عینا خاموشی سے باہر نکل آئی تو روحان اس کا ہاتھ پکڑ کر ریسٹورنٹ میں لے جانے کی بجائے روڈ پر آیا اور ٹیکسی رکوا کر عینا کو بیٹھنے کا اشارہ کرنے لگا

عینا ٹیکسی میں بیٹھتے ہی سوالیہ نظروں سے روحان کو دیکھنے لگی روحان بھی ٹیکسی میں بیٹھ چکا تھا مگر وہ عینا کو دیکھنے کی بجائے نہ جانے کس کو باہر تلاش کر رہا تھا۔۔۔ ٹیکسی 1 بینگلو کے باہر آ کر رکی،، وہ ٹیکسی والے کو تھوڑی دیر رکنے کا بول کر خود ٹیکسی سے باہر نکلا اور عینا کی طرف کا دروازہ کھولا

"اترو"

*****

"فروا"

عینا اپنے سامنے فروا کو دیکھ کر حیرت زدہ ہوئی تھی اور اب وہ خوشی سے فروا سے مل رہی تھی

"ہمارا یہاں سے گزرنا ہوا تو سوچا فروا سے اپنی میسز کو ملوا دو"

روحان فروا کے فادر سے بولنے لگا

وہ دونوں وہاں دس منٹ بیٹھے اور واپسی اسی ٹیکسی میں ریسٹورنٹ پر کی،، جہاں روحان نے اپنی کار کھڑی کی تھی۔۔۔اب وہ اپنی کار میں بیٹھ کر کار ڈرائیو کر رہا تھا۔۔۔جبکہ عینا اسے دیکھ رہی تھی

روحان کو رات کا وہ منظر یاد آنے لگا جب وہ فروا کو کمفرٹر میں لپیٹ کر اسے الکینگ ہوٹل لے کر جا رہا تھا۔۔۔اس کا دل اندر سے اسے بری طرح ملامت کر رہا تھا۔۔۔روحان کو فروا کا بار بار اسے بھائی کہنا یاد آ رہا تھا۔۔۔وہ چاہ کر بھی اسے الکینگ ہوٹل نہیں جا سکا بلکہ فروا کو اس کے لکھے گئے ایڈریس پر لے جا کر۔۔۔سوئی ہوئی فروا کا وجود، اس کے باپ کے سپرد کر دیا

فروا کے پیچھے آدمیوں کے لگنے کے بعد،، کیسے فروا اسے اور اس کی بیوی کو ملی۔۔۔خوف کے مارے انکی بیٹی بے ہوش ہو گئی۔۔۔کچھ اس طرح کی جھوٹی سچی کہانی بنا کر روحان اس رات اس لڑکی کو اس کے گھر چھوڑ آیا تھا

اور الکینگ ہوٹل میں آکر اس نے یہی بولا کہ وہ لڑکی اس کے گھر سے فرار ہو گئی جس پر کاشف زیری روحان سے خفا ہوا تھا مگر وہ روحان کو کوئی سزا نہیں دے سکتا تھا کیونکہ روحان اس کے گینگ کا کوئی چھوٹا موٹا ممبر نہیں تھا۔۔۔روحان کی شپ میں اغواء شدہ بچے اور لڑکیاں سپلائی کیے جاتے تھے کاشف اس سے بگاڑ کر اپنا نقصان نہیں کر سکتا تھا۔۔۔

کاشف نے کہیں اس کی حرکات و سکنات پر نظر نہ رکھی ہو اس لئے آج وہ اپنی کار اور موبائل ریسٹورینٹ کے پاس چھوڑ کر عینا کو فروا سے ملانے لے گیا یہ بھی ایک رسک تھا مگر اسے عینا کی ناراضگی دیکھ کر یہ رسک لینا پڑا تھا۔۔۔ آخر وہ کب تک اپنا ریلیشن اپنی بیوی سے خراب رکھتا

****

ایم سوری میں نے آپ کو جو بھی کہا اس دن مگر آپ کو بھی اسی دن بتا دینا چاہیے تھا کہ فروا اپنے گھر پر" "موجود ہے

واپس گھر آنے کے بعد روحان روم کی لائٹ بند کرتا ہوا بیڈ پر لیٹ گیا جب کہ عینا اپنا ڈریس چینج کرنے چلی گئی واپس آئی تو وہ روحان کے سینے پر اپنا سر رکھ کر بولی

سوری کہنے کی ضرورت نہیں ہے، تم نے جو بھی بولا اس کے بدلے میں نے بھی غصہ کیا۔۔۔ تم پر ہاتھ" "اٹھایا۔۔۔ ایم سوری تمہیں اس دن ہرٹ کرنے کے لئے

روحان اس کو اپنے حصار میں لیتا ہوا بولا

آج چار دنوں کے بعد ان دونوں کے بیچ سب کچھ ٹھیک ہو چلا تھا روحان دعا کرنے لگا کہ اب اس کے اور اس کی بیوی کے درمیان سب کچھ ٹھیک رہے۔۔۔ مگر جیسا ہم چاہتے ہیں ضروری نہیں قسمت میں ویسا ہی لکھا ہو

****

تھوڑی دیر پہلے جہانگیر کے پاس واصف کی کال آئی تھی۔۔۔ جہانگیر نے اسے روحان کی شپ میں،، جانے والے سامان کی پوری جانکاری لینے کے لیے بولا تھا۔۔۔ واصف جونئر ہونے کے باوجود کافی تیز اور شاطر لڑکا تھا بقول اس کے پرسوں روحان کی شپ میں اچھی خاصی تعداد میں لڑکیوں کو دوسرے ملک میں بھیجا جائے گا۔۔۔

اندر سے اس کا دل نہیں مان رہا تھا کہ روحان ایسے کام میں بھی ملوث ہو سکتا ہے۔۔۔ اگر وہ کاشف زیری کا ساتھی ہوا تو یقیناً اس کی کمر پر بھی وہی لوگو ہو گا۔۔۔ اب یہ بات روحان اسے خود سے تو بتانے سے رہا کیا اسے عینا سے یہ پوچھنا چاہیے؟؟؟ طرح طرح کے سوالات اور خیالات جہانگیر کے ذہن میں آرہے تھے

وہ بیڈ روم میں بیٹھا ہوا یہی سوچ رہا تھا کہ آغول بیڈ روم کے اندر داخل ہوئی۔۔۔ سوچوں کا تسلسل ٹوٹا،، سارا دھیان اس کا اپنی بیوی کی طرف گیا

کچن میں پیش آنے والے واقعے کے بعد ان دونوں نے خاموشی سے رات کا کھانا کھایا۔۔۔ آغول اپنا ڈریس چینج کر کے جہانگیر کے پاس بیڈ پر آکر بیٹھی

جہانگیر ہماری شادی سے پہلے، شاپنگ مال میں جب آپ نے مجھے سیفی کے ساتھ جینٹس ٹوائلٹ میں" دیکھا تھا۔۔۔ تو اس دن لیڈیز ٹوائلٹ میں کچھ کنسٹرکشن کا کام ہو رہا تھا۔۔۔ گارڈز کے کہنے پر میں جنٹس "ٹوائلٹ کی طرف گئی تھی

آغول جہانگیر کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتی ہوئی اسے بتانے لگی جہانگیر نے غور سے اسے دیکھا وہ یہ سب بتا کر جہانگیر کی غلط فہمی دور کر رہی تھی

میں جانتی ہوں میں نے بیوقوفی کی تھی مجھے یوں سیفی کے بلانے پر اس سے ہوٹل میں ملنے نہیں جانا چاہیے" "تھا مگر میں وہاں پر کسی غلط ارادے سے نہیں گئی تھی۔۔۔ آپ قسم لے لیں مجھ سے

آغول جہانگیر کو دیکھتی ہوئی بتانے لگی جہانگیر اسی کو دیکھ رہا تھا اس نے اپنا ہاتھ آغول کے ہاتھ سے نکال کر خود اس کا ہاتھ تھاما

"یہ سب مجھے بتانے کی ضرورت نہیں ہے میں ویڈیو میں دیکھ چکا تھا"

جہانگیر کو اچھا نہیں لگا کہ اس کی بیوی اسے اپنے کردار کی وضاحت دے وہ جانتا وہ ایسی لڑکی ہرگز نہیں ہے۔۔ آغول کی آنکھوں میں نمی آئی

میں اس کے ساتھ گھومتی پھرتی تھی، اس کے منہ سے کئی بار اپنے لیے اظہارِ محبت سنا مگر کبھی اس کی" "حوصلہ افزائی نہیں کی،، نہ کبھی خود سے اظہار کیا پر امس

وہ آنکھوں میں آنسو لیے بولی

تمہیں سیفی سے محبت نہیں تھی" جہانگیر نے آغول کو دیکھ کر سوال کیا جس پر آغول نے نفی میں سر ہلایا"

کبھی بھی اپنے دل میں اس کے لیے ایسی فیلینگز محسوس نہیں کی جو میں اب آپ کے لئے محسوس کرتی"

"ہوں

آغول جہانگیر کی آنکھوں میں دیکھ کر بولی۔۔۔ جہانگیر خاموشی کے ساتھ ساتھ حیرت سے اسے دیکھنے لگا وہ سیدھا سیدھا اس سے محبت کا اعتراف کر رہی تھی

"یعنی ایک مڈل کلاس اور بدصورت شوہر سے آخر کار اس کی بیوی کو محبت ہو گئی"

جہانگیر سنجیدگی سے آغول کو دیکھتا ہوا پوچھنے لگا۔۔۔ تو آغول کی آنکھوں کی نمی گالوں پر آنسو کی صورت آئی

مجھے معلوم تھا آپ کو کبھی میری بات کا یقین نہیں آئے گا بلکہ یہی لگے گا میرے پاس اب کوئی آپشن نہیں"

"بچا اس لیے یہ سب کہہ رہی ہوں

آغول جہانگیر سے اپنا ہاتھ چھوڑا کر بولتی ہوئی بیڈ سے اٹھنے لگی تو جہانگیر نے اس کا ہاتھ پکڑا۔۔۔ بے وجہ ہی آغول کو رونا آنے لگا

کیوں نہیں آئے گا یقین،، جو لڑکی میرے لیے کھانا بنانا سیکھ سکتی ہے۔۔۔ میری پسند کے مطابق کپڑے پہن سکتی ہے۔۔۔ اپنے آپ کو پورا پورا میری پسند کے مطابق ڈھال سکتی ہے اور سب سے بڑی بات جو اپنے شوہر کی شرٹ پر لپ اسٹک کا نشان دیکھ کر اس کی پوری شرٹ جلا سکتی ہے۔۔۔ اس کے جذبوں پر یقین کیا جا سکتا ہے وہ یقیناً اپنی شوہر سے محبت کرتی ہو گی"

جہانگیر اس کے گال سے آنسوؤں کو صاف کرتا ہوا بولا

آغول خاموشی سے جہانگیر کو دیکھنے لگی تو جہانگیر نے مسکرا کر اس کی پیشانی پر اپنے ہونٹ رکھے اور آغول کو اپنے حصار میں لیا

شک تو مجھے اسی دن ہو گیا تھا جب تم میری شرٹ لے کر مجھ سے سوال کرنے آئی تھی مگر یہ سب تمہارے منہ سے سن کر زیادہ اچھا لگا"

جہانگیر اس کے گرد اپنے بازوؤں کا گھیرا تنگ کرتا ہوا بولا

مت خون جلائیں میرا بار بار اس منحوس روزی کا کارنامہ یاد دلا کر اس کی تو کاشف صاحب نے بعد میں اچھی کلاس لی ہو گی"

آغول جہانگیر کے بانہوں میں اس سے بولنے لگی

"اچھی کلاس لی ہو گی،، کیا مطلب۔۔۔ کیسے"

جہانگیر اس کے گرد اپنے بازو ہٹاتا ہوا کنفیوز ہو کر آغول کو دیکھ کر پوچھنے لگا تو اور ایک دم وہ گڑبڑا گئی مگر پھر اس نے سچ بتانے کا فیصلہ کیا

"اتنا غصہ آیا تھا نہ مجھے اس دن جہانگیر۔۔۔ کتنا روئی تھی میں اس رات، اس لیے بعد میں، میں یونیورسٹی سے سیدھا کاشف صاحب کے گھر چلی گئی اور انہیں صاف کہہ دیا کہ وہ روزی کو سنبھال کر رکھیں،، اس کی بے تکلفی مجھے اپنے شوہر سے ذرا پسند نہیں"

آغول جیسے جیسے بتا رہی تھی جہانگیر کو ویسے ویسے آغول پر غصہ آنے لگا

یعنی کاشف نے روزی کو مار کر اس کی ڈیڈ باڈی کو پولیس اسٹیشن کے سامنے اسی لیے پھینکوایا تھا اسے لگا ہو کہ وہ روزی کا ہمدرد رہے یا پھر روزی اسکی مخبر ہے

"تمہارا دماغ درست ہے آغول، تم ایسے ہی منہ اٹھا کر اکیلی زیری کے گھر چلی گئی۔۔۔ عقل نام کی کوئی چیز ہے تم میں"

جہانگیر اب غصے میں آغول کو ڈانٹنے لگا کیونکہ بہت ممکن تھا آغول کی بیوقوفی کی وجہ سے ہی روزی اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھی ہو۔۔۔ اور یوں زیری کے گھر اکیلے جانا اس کے خود کے لیے کتنا خطرناک تھا

"آپ کو اتنا برا لگ رہا ہے میرا کاشف صاحب سے روزی شکایت کرنا کہ آپ الٹا مجھے ڈانٹ رہے ہیں یعنی وہ چڑیل آپ کے لیے معنیٰ رکھتی ہے"

آغول ناراض ہوتی ہوئی بیڈ سے اٹھنے لگی تو جہانگیر نے دوبارہ اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے واپس بٹھایا

"وہ معنیٰ نہیں رکھتی میری بیوی میرے لیے معنیٰ رکھتی ہے۔۔۔کاشف صحیح آدمی نہیں ہے تمہیں یوں اکیلے اس کے گھر نہیں جانا چاہیے تھا پر امس کرو اب کبھی بھی دوبارہ آیسے بے وقوفوں والی حرکت نہیں کرو گی"

جہانگیر اب غصے کے بجائے نرمی سے بولا۔۔۔اس پر غصے کا فائدہ بھی کیا تھا وہ ساری باتوں سے لاعلم تھی

"نہیں کروں گی مگر یہ بار بار یوں ان ڈائریکٹ مجھے بیوقوف مت بولیں۔۔یہ بتائے کہ آپ کی بیوی آپ کے لیے کتنی معنیٰ رکھتی ہے"

آغول کا دل چاہا وہ بھی جہانگیر کے منہ سے اپنے لیے اظہار اور تعریف سنے

"اس میں بتانے والی کیا بات ہے بیوی ہو تم میری۔۔۔معنیٰ تو رکھتی ہو پھر میرے لیے"

جہانگیر اسے ٹالتا ہوا بولا فی الحال وہ اتنی جلدی کوئی اظہار کرنے کے موڈ میں نہیں تھا

"یہ کیا بات ہوئی بیوی ہو تم میری معنیٰ تو رکھتی ہو میرے لیے۔۔۔ذرا ٹھیک سے بتائیں"

آغول مزید جہانگیر کے قریب آکر بیٹھی جہانگیر مسکرا کر اسے دیکھنے لگا پھر اس کا چہرہ تھام کر اپنے ہونٹ اس کے ہونٹوں پر رکھ کر اپنی تشنگی مٹانے لگا جو شاید چند گھنٹے پہلے کچن والے واقعے سے کم ہونے کی بجائے مزید بڑھ گئی تھی

"جہانگیر پہلے میری بات کا جواب دیں آپ"

آغول اس سے اپنا آپ چھڑاتی ہوئی پوچھنے لگی وہ جہانگیر سے بھی اعتراف چاہتی تھی

"بعد میں بتاؤں گا پہلے یہاں آؤ"

جہانگیر بولنے کے ساتھ ہی اسے حصار میں لیتا ہوا بیڈ پر لٹا چکا تھا۔۔۔ایک بار پھر اس نے آغول کے ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں سے گرفت میں لیا۔۔۔ آغول اپنی آنکھیں بند کر کے جہانگیر کے گرد اپنے ہاتھ حائل کر چکی تھی، جہانگیر اس کی شہہ رگ کو چومتا ہوا اپنی شرٹ کے بٹن کھولنے لگا

مشکل سے چند پل ہی گزرے تھے تب زور زور سے گولیوں کی بوچھاڑ شروع ہوئی، جیسے کوئی گھر سے باہر گیٹ پر بری طرح گولیاں برسا رہا ہو

مشکل سے چند پل ہی گزرے تھے تب زور زور سے گولیوں کی بوچھاڑ شروع ہوئی، جیسے کوئی گھر سے باہر گیٹ پر بری طرح گولیاں برسا رہا ہو۔۔۔ جہانگیر ایک دم اٹھ کر بیٹھا آغول بھی گولیوں کی آواز سن کر بیڈ پر بیٹھ گئی۔۔۔ کوئی گھر کا دروازہ کھول کر گھر کے اندر داخل ہو چکا تھا،، جہانگیر نے پھرتی سے بیڈ کے سائڈ

ٹیبل کی دراز سے اپنا سے پسٹل نکالنا چاہا، پر اسے محسوس ہوا کوئی باہر بر آمدے میں چلتا ہوا بیڈ روم کی کھڑ کی کے نزدیک آرہا ہے وہ بنا ریوالور لیے آغول کو کھینچ کر بیڈ کی دوسری سائیڈ پر نیچے بیٹھ گیا۔۔۔

گولیوں سے فائر کر کے بیڈ روم کی کھڑکیوں کے شیشے توڑے گئے تھے، آغول گولیوں کی آواز سن کر بے تحاشا ڈر گئی۔۔۔ صرف دو منٹ کی خاموشی کے بعد دوسرے بیڈ روم پھر ڈرائنگ روم کی کھڑکیوں پر گولیاں چلنا شروع ہوئی۔۔ وہ جو بھی کوئی تھا کمروں کے اندر داخل ہونے کی بجائے، بر آمدے میں کھڑا گھر کے کمروں کی ساری کھڑکیوں اور دروازوں پر گولیاں برسا رہا تھا

آغول نے ڈر کے مارے رونا چاہا تو جہانگیر نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا اس کی نظر صرف بیڈ روم کے بند دروازے پر تھی اور ذہن صرف قدموں کی آہٹ پر،، وہ جو بھی کوئی تھا، آسانی سے لاونج یا ڈرائنگ روم کے دروازے سے اندر داخل ہو سکتا تھا۔۔۔ مگر وہ باہر کھڑا ہی گولیاں چلا رہا تھا جیسے مقصد صرف خوف زدہ کرنا یا دھمکانہ ہو۔۔۔۔ اب گولیوں کی بوچھاڑ سنّاٹے میں تبدیل ہو گئی تھی،، دس منٹ بعد باہر کا گیٹ کھلنے اور بند ہونے کی آواز آئی، شاید وہ واپس چلا گیا تھا۔۔۔ جہانگیر نے اٹھنا چاہا تو آغول نے اس کا گریبان سختی سے پکڑ لیا وہ نفی سر ہلا کر اشارہ سے منع کر رہی تھی ساتھ ہی بے آواز رو بھی رہی تھی وہ نہیں چاہتی تھی کہ جہانگیر کہیں بھی جائے تب جہانگیر نے اس کا ہاتھ اپنے گریبان سے ہٹایا اور اسے خاموش رہنے کا اشارہ کرتا ہوا اپنی شرٹ کے بٹن بند کرنے لگا۔۔۔ آہستہ سے وہ کھڑکی کے پاس آیا جہاں کمرے میں اندر کی طرف کانچ کے ٹکڑے پڑے ہوئے تھے

کھڑکی سے جھانکنے کے بعد اسے باہر کا منظر صاف لگا وہ بھاگ کر دراز سے اپنی پسٹل نکال کر آغول پر نظر ڈالتا ہوا اور بیڈ روم سے باہر نکلا اور بیڈ روم کے دروازے کو لاک کر دیا محتاط انداز میں چلتا ہوا اس نے نظروں اور دماغ چاک و چوبند رکھا، گھر کے تمام کمرے کلیئر تھے کھڑکیوں کے کانچ بکھرے پڑے تھے البتہ باہر نکل کر اس نے زخمی گارڈ کو دیکھا اور شکیل کو کال کرنے لگا

****

کل رات ہونے والے واقعے کے پیچھے صرف اور صرف کاشف زیری کا ہی ہاتھ ہو سکتا ہے۔۔۔ وہ اسے دھمکانا یا خوفزدہ کرنا چاہتا تھا یا پھر اپنی طاقت دکھانے کے لیے اوچھی حرکتوں پر اتر آیا تھا۔۔۔ اب وقت آ گیا تھا کہ جہانگیر بھی اسے کچھ کر دکھائے

اپنا یونیفارم پہن کر پسٹل کو چیک کرتا ہوا وہ کار کی کیز لے کر گھر سے باہر نکلا

کل کی ساری رات اس نے تقریبا جاگ کر گزاری تھی آغول کل رات کافی ڈر گئی تھی بار بار وقفے وقفے سے ساری رات خوف کے مارے اس کی آنکھ کھلتی رہی، جہانگیر اسے اپنے جاگنے کا یقین دلاتا رہا تاکہ وہ اطمینان سے سو جائے

جہانگیر کی صبح چھ بجے کے قریب دو گھنٹے کے لئے آنکھ لگی تھی سب سے پہلے اس نے اٹھ کر آغول کو اس کے میکے چھوڑا، وہ اکیلے جانے کے لیے یار کنے کے لیے تیار نہیں تھی۔۔۔ تب جہانگیر نے اسے بولا کہ وہ اسے رات کو واپس لے آئے گا آغول کا گھر میں یوں اکیلے رہنا سیف ہر گز نہیں تھا۔۔۔ اس نے آج ہی

پہلی فرصت میں گھر کے اور مین ڈور کے لاک چینج کروائے گھر کی تمام کھڑکیوں پر بلٹ پروف شیشے لگوائے۔۔۔گھر کے باہر سکیورٹی پر پرپز سے کیمرے پہلے سے ہی لگے ہوئے تھے اب اس نے گھر کے اندر بھی لگوادیے۔۔۔گھر کے سارے کام کروانے کے بعد اس نے دوسرے گارڈ کا انتظام کیا

پولیس اسٹیشن جانے سے پہلے اس نے کارکارخ کاشف زیری کے گھر کی طرف کیا۔۔۔نام اور شناخت کے بعد جہانگیر اپنی گاڑی کاشف زیری کی کوٹھی کے اندر لے کر آیا۔۔۔کاشف زیری باہر لان میں ہی کرسی پر براجمان تھا،اس کا ایک ملازم اور جنید بھی وہی موجود تھے جو اسکے پیچھے کھڑے تھے،،جہانگیر اپنی کار پارک کرتا ہوا اس کے پاس آیا

"آوایس پی کہو کیسے آنا ہوا"

کاشف زیری جہانگیر کو دیکھتا ہوا پوچھنے لگا جہانگیر نے اس کے سامنے کھڑے ہو کر بیلٹ ہوسلٹر سے پسٹل نکالی۔۔۔ویسے ہی جنید نے بھی اپنی پسٹل نکالی،جہانگیر نے غصے میں گھور کر اسے دیکھا اور دو قدم کا فاصلہ طے کر کے جنید کے پاس پہنچا

"پولیس کو ہتھیار دکھاتا ہے"

بولنے کے ساتھ ہی جہانگیر نے دو تھپڑ جنید کے منہ پر مارے

جنید کو مارنے کے بعد اس نے پسٹل کا رخ لان میں لگے بلب کی طرف کیا اس پر فائر مارنے کے بعد اس نے کاشف زیری کی گاڑی پر تین سے چار فائر کیے

"ایس پی"

کاشف زیری غصے میں جہانگیر کو دیکھ کر چیخا تو جہانگیر نے اپنی پسٹل کا رخ اس کے سامنے کیا

"تم میرے گھر میں گھس کر کچھ زیادہ ہی شور کر رہے ہو"

کاشف زیری کرسی سے اٹھ کر جہانگیر سے بولا وہ کافی دیر سے پولیس والے کی غنڈہ گردی اپنے گھر میں دیکھ رہا تھا۔۔۔ جہانگیر چلتا ہوا کاشف زیری کے پاس آیا اور ٹیبل پر رکھا ہوا چائے کے کیٹل پر فائر کیا، کاشف زیری غصے ضبط کرتا ہوں اسے دیکھنے لگا

"یہ آنکھ مچولی بند کر دو زیری،، آئندہ اگر تم نے میرے گھر کی طرف یا میری بیوی کی طرف بری نظر سے دیکھا۔۔۔ تو مجھے کسی وارنٹ کی ضرورت نہیں ہو گی، اپنی ایمانداری کو میں ایک طرف رکھ کر اس پسٹل میں موجود ساری کے ساری گولیاں میں تمہاری اس کھوپڑی میں بھر دوں گا"

جہانگیر کاشف زیری کو بولتا ہوا واپس جانے لگا تبھی پیچھے سے جنید نے پسٹل کا رخ جہانگیر کی پشت پر کیا

"بے وقوفی مت کرو جنید پسٹل نیچے کرو۔۔۔ وہ یہاں ایسے ہی نہیں آیا ہو گا اپنی سیفٹی کا پورا انتظام کر کے آیا ہو گا"

کاشف زیری جنید کو دیکھتا ہوا بولا اور پھر جہانگیر کو دیکھنے لگا جو اپنی کار میں بیٹھ کر گیٹ سے باہر نکل گیا

****

صبح سے ہی آغول گھر پر میں آئی ہوئی تھی اسے اچھا خاصہ ٹائم دینے کے بعد وہ فاطمہ کی اجازت پر ڈرائیور کے ساتھ شاپنگ مال آگئی تھی جہاں سے اسے اپنی ضرورت کی چیزیں لینی تھی وہ ابھی کار میں بیٹھنے کا ارادہ رکھتی تھی تب اس کا موبائل بجنے لگا

"کیا ہوا بیوی کی یاد آرہی ہے،، دل نہیں لگ رہا بیگم کے بنا"

اسلام کے بعد عینا جہانگیر سے پوچھنے لگی اور کار کا دروازہ کھول کر اندر بیٹھ گئی

بیوی کی یاد آتی تو اس کو کال ملاتا اس وقت میں نے اپنی بہن سے خیریت پوچھنے کے لیے کال کی ہے""

جہانگیر اس وقت پولیس اسٹیشن میں موجود تھا تھوڑی دیر پہلے ہی اس نے آغول کو کال ملا کر رات کو ریڈی رہنے کا بولا تھا تب آغول سے عینا کا پوچھنے پر اسے معلوم ہوا کہ وہ آؤٹ ہے۔۔۔ تبھی جہانگیر نے عینا کو کال ملائی

"میں ٹھیک ہوں بھائی، رات میں آرہے ہیں نہ آپ گھر"

عیناڈرائیور کو چلنے کا اشارہ کرتی ہوئی جہانگیر سے پوچھنے لگی

نہیں یار آج تھوڑا بزی ہو،، بس آغول کو رات میں لے کر گھر نکلو گا۔۔۔ تم رونی کے ساتھ چکر لگاو بلکہ ایسا" "کرو کل تم دونوں ہمارے ساتھ ہی ڈنر کر لو

جہانگیر نے بیٹھے بیٹھے خود ہی پروگرام بناتے ہوئے عینا کو بولا

کل کا تو بہت مشکل ہو جائے گا بھائی،، کل تو روحان بھی بہت لیٹ گھر آئے گے۔۔۔ کل دراصل کچھ "

"ضروری سامان شپ پر پہنچانا ہے جو روحان اپنی نگرانی میں ہی پہنچائے گے

عینا جہانگیر کو کل نہ آنے کا جواز بتانے لگی اور جہانگیر کا دماغ کہیں اور ہی چلا گیا

"کاٹیٹو ابھی تک موجود ہے k عینا کیا رونی کی کمر پر"

جہانگیر نے عینا سے ایک دم سے سوال کیا

"جی۔۔۔ میرا مطلب ہے نہیں۔۔۔ کونسا ٹیٹو"

عینا جو کہ اچانک سے پوچھے گئے سوال پر بے ساختہ جی بول چکی تھی مگر روحان کا ردعمل یاد آنے پر وہ بات سنبھالتی بھی انجان بن کر الٹا جہانگیر سے پوچھنے لگی

"نہیں کچھ نہیں۔۔۔ اچھا میں تم سے بعد میں بات کرتا ہوں، ابھی کچھ کام یاد آ گیا ہے"

جہانگیر کال کاٹ چکا تھا اور اسے اپنے سوال کا جواب مل گیا تھا

عینا کا پہلے اقرار کرنا اور پھر بات کو سنبھالتے ہوئے لاعلمی کا اظہار کرنا۔۔۔ اسکی بہن کیا کچھ جانتی تھی روحان کے بارے میں یہ وہ بعد میں باتوں باتوں میں اندازہ لگالے گا مگر یہ تو کنفرم تھا روحان کی کمر پر وہ ٹیٹو موجود ہے اور کل روحان کی شپ میں واقعی لڑکیوں کو اللیگل دوسرے ملک بھیجا جا رہا ہے

کیا صرف آغول کو ہی خطرہ تھا،، اس کی اپنی بہن سیف تھی۔۔۔ جہانگیر کو اب عینا کی بھی فکر ہونے لگی،،، اسے نہیں لگتا تھا کہ روحان عینا کو کوئی نقصان پہنچا سکتا ہے مگر اسے کاشف زیری کا کوئی بھروسہ نہیں تھا۔۔۔ اسے یقین تھا کل جو کچھ اس کے گھر ہوا اور پرسوں جو لوگ آغول کو لینے آئے تھے روحان ان سب باتوں سے سے انجان ہو گا۔۔ اس نے آج صبح آغول کو سختی سے منع کیا تھا کہ اپنے گھر میں فلالحال کوئی بات نہیں بتائے گی۔۔۔ وہ روحان کو الرٹ نہیں کرنا چاہتا تھا اسے کل کا انتظار تھا جب شپ پر وہ روحان کو رنگے ہاتھ پکڑے گا

****

بھائی کو کیسے معلوم ہو گیا روحان کی کمر پر اس ٹیٹو کے بارے میں،، شکر ہے میں نے بات سنبھالی۔۔۔ عینا" جہانگیر کی کال رکھتی ہوئی سوچنے لگی،، کار سگنل پر رکی تب اس کی نظر روحان کی گاڑی پر پڑی جو کہ تین سے چار گاڑیوں آگے کھڑی تھی عینا کے چہرے پر مسکراہٹ آئی اس نے اپنا موبائل بیگ سے نکالا

"کہاں پر ہیں کیا کر رہے ہیں"

عینا نے روحان کو ٹیکس کر کے پوچھا تو اسے روحان کا میسج موصول ہوا

"آفس میں ہوں تھوڑا بزی ہو جان، خیریت"

روحان کا میسج پڑھنے کے بعد عینا اس کی کار کو گھور کر دیکھنے لگی جو کہ سگنل کھلنے پر اسٹارٹ ہو چکی تھی

"خیریت ہے بس یاد آرہی تھی آپ کی"

عینا میسج سینڈ کرتے ہوئے ڈرائیور سے روحان کی کار کو فالو کرنے کو کہا۔۔۔وہ اپنے مجازی خدا کو اس کے جھوٹ پر تھوڑا سا شرمندہ کرنے کے بعد گھر جانا چاہتی تھی

"سی یو سون ڈارلنگ"

روحان کا میسج کافی دیر بعد اسے موصول ہوا جب ڈرائیور نے کار الکینگ ہوٹل کے گیٹ پر روکی

"میم کیا کار ہوٹل کے اندر لے کر جانی ہے"

ڈرائیور عینا کو دیکھتا ہوا پوچھنے لگا کیونکہ روحان کی کار اندر جا چکی تھی

"نہیں تم ایسا کرو گھر کے لیے نکل جاؤ میں روحان کے ساتھ آجاؤ گی"

عینا کار سے اترتی ہوئی ڈرائیور کو بولی اور ہوٹل کے اندر چلی گئی

روحان سے تھوڑا فاصلہ رکھتے ہوئے وہ اس کے پیچھے جانے لگی

"آپ یہاں کہاں جا رہی ہیں میڈم آگے کوئی راستہ نہیں"

وہ واقعی ایک انجان سا راستہ تھا جہاں سے سیڑھیاں اتر کر روحان ہوٹل کے اندر گیا تھا عینا اس کے پیچھے جانے لگی تبھی وہاں ایک گارڈ گن ہاتھ میں لیے کھڑا تھا۔۔۔عینا کو دیکھتا ہوا پوچھنے لگا

"راستہ کیسے نہیں ہے ابھی میرے ہسبنڈ اندر گئے ہیں مجھے ان سے ضروری بات کرنی ہے راستہ دیں پلیز"

عینا گارڈ کو دیکھتی ہوئی بولی تو گارڈ نے اس خوبصورت سی لڑکی کو دیکھا جو کہ خود ہی دلدل میں پھنسنے کو جا رہی تھی پر اسرار مسکراہٹ کے ساتھ اس نے عینا کو جانے دیا

اندھیرا کافی زیادہ تھا عینا سیڑھیاں اترتی ہوئی نیچے پہنچی وہاں پر لفٹ موجود تھی اور باقی جگہ سنسان تھی یقیناً روحان اس لفٹ میں ہی کہیں گیا ہو گا کیونکہ وہاں کوئی اور دوسرا راستہ موجود نہیں تھا

عینا کو لگا اسے یہاں سے واپس چلے جانا چاہیے مگر تجسس کے ہاتھوں مجبور ہو کر وہ لفٹ کے اندر چلی گئی بٹن میں موجود بٹن دبانے پر لفٹ مزید نیچے یعنی انڈر گراؤنڈ جانے لگی

وہ بے حد آئستہ سے قدم اٹھاتی ہوئی آگے بڑھی ایک پتلی سی گلی جو الٹے ہاتھ کو مڑتی تھی وہی اسے روحان کی آواز آنے لگی،،وہ کسی سے موبائل پر بات کر رہا تھا۔۔عینا مڑنے کی بجائے دیوار سے چپک کر ہلکا سر نکال کر روحان کو دیکھنے لگی

روحان اپنا موبائل پاکٹ میں رکھ رہا تھا اور دیوار پر لگے بٹن کو دبا رہا تھا جو اسے کلیئر نہیں دکھائی دے رہے تھے بٹن دبانے سے وہاں پر ایک دروازہ کھلا اور روحان اندر چلا گیا

"روحان کہاں چلے گئے ہیں یہ کیسی پوری اسرار جگہ ہے مجھے شاید واپس چلے جانا چاہیے"

عینا کو گھبراہٹ ہونے لگی وہ لفٹ کی طرف بڑھی مگر لفٹ سے ایک آدمی نکلا جو اسے دیکھ کر چونکا۔۔۔عینا اچانک کسی اور آدمی کی آمد پر ایک دم ڈر گئی،،وہ لفٹ کی طرف بڑھنے لگی

"کون ہو تم، کیا کر رہی ہو یہاں پر۔۔کیسے آئی اس جگہ"

جنید عینا کی کلائی پکڑ کر پوچھنے لگا اکیلی کسی لڑکی کا اس جگہ پر آنا خطرے سے خالی نہیں کیا کیونکہ اس جگہ کو کوئی نہیں جانتا تھا۔۔۔نہ جانے یہ لڑکی غلطی سے آگئی تھی یا پھر جاسوسی کر رہی تھی

"یہ کیا بدتمیزی ہے آپ نے ہاتھ کیوں پکڑا،،میرا ہاتھ چھوڑیں"

عینا اچانک اس اجنبی کے ہاتھ پکڑنے سے گھبرا گئی وہ ڈرنے کے باوجود سخت لہجے میں بولی

جو بھی کوئی ایک دفعہ غلطی سے یہاں آجائے وہ واپس نہیں جا سکتا،،اب تم بھی واپس نہیں جاؤں گی""

جنید اس خوبصورت لڑکی کو دیکھتا ہوا بولا جو اسے دیکھی دیکھی لگ رہی تھی مگر وہ یہاں کی قیدی ہر گز نہیں تھی۔۔۔مُفت ہاتھ لگا خوبصورت مال وہ لوگ بھلا کہاں چھوڑنے کے عادی تھے،،اس لیے وہ عینا کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنے ساتھ لے جانے لگا

"چھوڑیئے میرا ہاتھ یہاں میرے ہسبنڈ آئے تھے میں ان سے آپکی شکایت کر دوں گی پلیز ہاتھ چھوڑیں"

جنید عینا کی کلائی پکڑتا ہوا اسے لے جا رہا تھا عینا کو سمجھ نہیں آرہا تھا وہ اس سے کیسے اپنا ہاتھ چھڑائے وہ وہاں پر نہیں جانا چاہتی تھی جہاں وہ آدمی اسے لے جا رہا تھا

عینا کی باتیں سننے کے باوجود جنید اس کا ہاتھ پکڑ تا ہوں اُسے اس خفیہ جگہ پر لے آیا تھا۔۔عینا جیسے جیسے اس کے ساتھ قدم بڑھانے پر مجبور تھی ویسے ویسے اس کا دل بری طرح دھڑک رہا تھا۔۔۔وہاں پر لڑکیوں کو اور چھوٹے چھوٹے بچوں کو قید کیا گیا تھا

"پلیز مجھے نہیں جانا یہاں"

عینا روتی ہوئی اس سے اپنا ہاتھ چھڑا کر بھاگنے کی کوشش کرنے لگی تبھی جنید نے ہاتھ کی مٹھی میں اس کے بالوں پکڑا اب وہ عینا کو اندر کی طرف ایک کمرے میں لے کر جا رہا تھا

روحان کو پانچ منٹ ہوئے تھے کاشف زیری کے پاس آ کر بیٹھے ہوئے، کل شپ کے ذریعے لڑکیوں کی ایک بڑی تعداد کو دوسرے ملک روانہ کرنا تھا،، جہاں ان کی بولی لگائی جاتی اور نعلامی ہوتی۔۔۔روحان اسی بارے میں کاشف زیری سے بات کرنے آیا تھا ساتھ ہی ان لڑکیوں کے چہرے بھی دیکھنے آیا تھا جن کو کل اس کے شپ میں پہنچایا جاتا۔۔۔ تبھی روتی ہوئی انسانی آواز پر وہ بے ساختہ مڑا، کاشف نے بھی روم کے اندر آتے ہوئے جنید کو دیکھا جو کسی لڑکی کو بالوں سے پکڑ تا ہوا روم کے اندر لا رہا تھا

"جنید"

روحان نے عینا کو دیکھا جس کو بالوں سے جنید نے پکڑا ہوا تھا،، روحان غصے میں جنید پر دھاڑا۔۔۔ آج اسے عینا کو اس جگہ دیکھ کر معلوم ہوا پیروں تلے زمین نکلنا کسے کہتے ہیں

روحان کے بری طرح چیخنے پر جیسے ہی جنید نے عینا کو چھوڑا عینا بھاگتی ہوئی روحان کے گلے سے لگی اور زور زور سے رونے لگی

روحان کے ساتھ ساتھ کاشف زیری بھی اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا اور حیرت سے روحان کی بیوی کو دیکھنے لگا آخر یہاں تک کیسے پہنچی۔۔۔ جنید بھی حیرت زدہ تھا کہ یہ لڑکی روحان کی بیوی ہے،، شادی والے دن میک اپ کی وجہ سے شاید وہاں اسے پہچان نہیں پایا تھا

"تمہاری بیوی یہاں کیا کر رہی ہے روحان"

کاشف زیری عینا کو دیکھتا ہوا روحان سے پوچھنے لگا جانتا تو روحان بھی عینا سے یہی چاہتا تھا کہ وہ آخر یہاں پر کیا کر رہی ہے مگر اس سے پہلے جنید بول پڑا

مجھے نہیں معلوم تھا کہ یہ آپ کی وائف ہے مگر تھوڑی دیر پہلے اس نے کہا کہ یہ آپ کا پیچھا کرتی ہوں" "یہاں پر آئی تھی

جنید روحان کو دیکھتا ہوا بتانے لگا روحان ابھی تک عینا کی حرکت پر غصے سے زیادہ صدمے کی حالت میں تھا اور عینا ابھی بھی خوف کے مارے روحان سے چپکی ہوئی رو رہی تھی

"سر میں آپ سے رات میں بات کرتا ہوں"

روحان کاشف زیری سے بولتا ہوا عینا کے شولڈر کے گرد اپنا بازو لپیٹ کر وہاں سے نکلنے لگا

"وہی رک جاؤ روحان"

کاشف زیری کی آواز پر روحان کے قدم رکے تو عینا کو بھی رو کنا پڑا۔۔۔ روحان پلٹ کر کاشف زیری کو دیکھنے لگا اور عینا اپنے شوہر کا گھبرایا ہوا چہرا دیکھنے لگی

الیاس یاد ہے تمہیں،، اس کی بیوی کو یہاں پر انجانے میں لایا گیا تھا جبکہ تمہاری بیوی یہاں پر خود چل کر" آئی ہے تمہارا پیچھا کرتے ہوئے۔۔۔ یہ اب تمہارے ساتھ ساتھ میری اصلیت سے بھی واقف ہو گئی "ہے۔۔۔ اسے تم یہاں سے نہیں لے جا سکتے

کاشف زیری روحان کو دیکھتا ہوا بولا ایک بار پھر عینا نے خوف سے روحان کو جکڑ لیا۔۔۔ روحان عینا کو اپنے حصار میں لیتے ہوئے خود بھی ڈر گیا تھا

آپ مطمئن ہو جائیں یہ کسی کو کچھ نہیں بولے گی" روحان کو اس وقت ڈرنا نہیں تھا اس لئے وہ اپنا" کانفیڈینس بحال کرتا ہوا بولا۔۔۔ یہاں اپنی بیوی کو چھوڑنے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا

میں مطمئن نہیں ہو سکتا روحان، نہ ہی اپنے لئے کوئی رسک لے سکتا ہوں ویسے بھی تمہاری بیوی ایس۔پی" "کی بہن ہے۔۔۔ یہ بات بہت خطرناک ہے

کاشف زیری نے جنید کی طرف ہاتھ بڑھا کر اس سے پسٹل لیا۔۔۔

پسٹل ہاتھ میں لئے وہ چلتا ہوا روحان کے پاس آیا۔۔۔عینا روحان کے گلے لگ کر رونے لگی روحان خاموشی سے پہلے کاشف زیری کو دیکھنے لگا پھر اس کے ہاتھ میں موجود پسٹل کو دیکھنے لگا

یہاں موجود لڑکیوں کے ساتھ جو سلوک ہوتا ہے وہ یقیناً تم اپنی بیوی کے ساتھ ہوتا ہوا نہیں دیکھ"
"سکتے۔۔۔ایسا ہی ہے ناں روحان

کاشف زیری پسٹل کا رخ روحان کی طرف کرتا ہوا اس سے پوچھنے لگا

روحان کو لگا جیسے آج جو سر عام لُٹ جائے گا۔۔۔ کہیں اس کی عزت خاک میں نہ مل جائے۔۔۔وہ خاموشی سے کاشف زیری کو دیکھنے لگا عینا ابھی بھی روحان کے گلے لگی ہوئی خوف سے رو رہی تھی

"اپنے ہاتھ سے ختم کر دو اپنی بیوی کو"

کاشف زیری پسٹل کو اپنے ہاتھ کے اوپر رکھ کر روحان کی طرف بڑھتا ہوا بولا۔۔۔عینا نے کاشف زیری کی بات سن کر ایک دم سر اٹھایا اور پوری آنکھیں کھولے وہ روحان کو دیکھنے لگی جو کاشف زیری کے ہاتھ سے پسٹل اٹھا رہا تھا

"روحان"

عینا روحان کو چھوڑ کر بے یقینی سے اسے دیکھتی ہوئی بولی،، وہ رونا بھول کر روحان کو بنا پلکیں جھپکائے دیکھنے لگی۔۔۔ روحان نے اپنے ماتھے پر آیا ہوا پسنہ صاف کر کے عینا کی پیشانی پر پسٹل رکھی،، عینا نے اپنی آنکھیں بند کر لی

وہ اپنی عزت کو پامال ہوتے تو نہیں دیکھ سکتا تھا شاید اسے ختم کرنا بہتر تھا روحان کے ہاتھوں لرزنے لگے۔۔۔ پھر وہ جی کر کیا کرے گا روحان نے عینا کی پیشانی سے پسٹل ہٹا کر اچانک پسٹل کا رُخ کاشف زیری کی طرف کیا

"نہ ہی میں اس کو یہاں پر چھوڑ کر جا سکتا ہوں اور نہ ہی مار سکتا ہوں۔۔۔ آپ کو مجھ پر بھروسہ کرنا پڑے گا یہ اپنے بھائی سے یا کسی سے بھی کچھ نہیں بولے گی۔۔۔ میں آپ پر کوئی آفت نہیں آنے دوں گا آپ کو میرا یقین کرنا پڑے گا سر،، پلیز مجھے اپنی بیوی کو لے کر یہاں سے جانے دیں"

روحان نے پسٹل کا رخ کاشف زیری کی طرف کیا ہوا تھا دوسرے ہاتھ سے عینا کو اپنی طرف کھینچ کر اپنے حصار میں لے لیتا ہوا بولا عینا ایک بار پھر اسکے سینے میں منہ چھپا کر رونے لگی

"یہ تم صحیح نہیں کر رہے ہو روحان،، بلیک کیٹنگ تو غلطی کے بعد کسی کو ایک موقع نہیں دیتا جبکہ ہفتے پہلے تمہارے گھر سے ہماری ایک لڑکی بھاگ گئی تھی"

کاشف زیری غصے میں روحان کو دیکھتا ہوا یاد دلانے لگا۔۔۔یقیناً وہ فروا کی بات کر رہا تھا عینا روحان کے سینے سے لگی سوچنے لگی،،وہ مکروہ چہرے والا کاشف زیری، آج عینا کو اس کا چہرہ دیکھ کر خوف آرہا تھا۔۔۔وہ اس کو دیکھنے کی بجائے روحان کے سینے میں اپنا چہرہ چھپائے ہوئی تھی

"سر آپ کو اس بار بھی مجھے معاف کرنا پڑے گا،، کل شپ کے زریعہ جو آگے ڈیلیوری ہونی ہے۔۔۔اس کا اپنی منزل پر پہنچنا آپ کے لیے کس قدر امپورٹنٹ ہے،، یہ آپ اچھی طرح اندازہ لگا سکتے ہیں"

عینا کی موجودگی میں روحان کاشف زیری کو ڈورڈز میں۔۔۔لڑکیوں کے متعلق آگاہ کرنے لگا جن کا کل شپ کے ذریعے دسرے ملک پہنچنا بہت ضروری تھا ورنہ کاشف زیری کو اچھا خاصا نقصان پہنچتا۔۔۔روحان کی بات سن کر کاشف زیری پیچ و تاب کھا کر رہ گیا وہ اس وقت نہ روحان سے بگاڑ سکتا تھا نہ زور زبردستی کر سکتا تھا

"اگر کسی بھی طرح کی اونچ نیچ ہوئی یا شک کے دائرے میں میرا نام آیا تو روحان یاد رکھنا میں اپنا نفع نقصان کا سوچے بنا تمہیں تمہاری فیملی سمیت۔۔۔"

کاشف زیری ادھوری بات چھوڑ کر روحان کو دیکھنے لگا

"آپ مطمئن ہو جائیں آپ پر کبھی کوئی آنچ نہیں آئے گی"

روحان نے پسٹل اپنے ہاتھ پر رکھ کر کاشف زیری کی طرف بڑھائی اور اسے یقین دلاتا ہوا عینا کو وہاں سے لے کر نکل گیا

****

کل رات وہ کافی لیٹ آغول کو واپس گھر لے کر آیا تھا اس کی عینا یا روحان سے ملاقات نہیں ہو سکی تھی

منصور سے دس منٹ باتیں کر کے فاطمہ کے ہاتھ کی بنی ہوئی چائے پی کر وہ آغول کو واپس گھر لے کر آ گیا۔۔۔ گھر آنے کے بعد آغول بیڈ پر اس کے برابر میں لیٹی ہوئی کافی دیر تک اس سے باتیں کرتی رہی مگر جہانگیر کا دماغ روحان پر اٹکا ہوا تھا کل اس کی شپ پر لڑکیاں دوسرے ملک اسمگل ہونے تھی۔۔۔ روحان کی گرفتاری کے بعد کیا کچھ ہو گا جہانگیر وہ سب کچھ سوچ رہا تھا۔۔۔ اسے خبر نہیں ہوئی کب آغول اس کے سینے پر سر رکھ کر سو چکی تھی۔۔۔ تھوڑی دیر بعد جہانگیر بھی نیند کی وادیوں میں چلا گیا

نیند میں جہانگیر نے بیڈ پر ہاتھ رکھا تو آنکھیں بند کئے آغول کو اپنے ہاتھ سے تلاشنے لگا۔۔۔ آغول بیڈ پر اپنی جگہ پر موجود نہیں تھی،،، صبح ہو چکی تھی۔۔۔ جہانگیر نے دوسری طرف کروٹ لے کر سامنے دیکھا تو اس کے چہرے پر مسکراہٹ آئی۔۔۔ پچھلے چار ماہ سے وہ اکثر اسے ایسے ہی یوگا کرتا ہوا دیکھتا آ رہا تھا

اس وقت وہ فرش پر سجدے کی حالت میں لیٹی ہوئی تھی جبکہ اپنے دونوں ہاتھوں کو اس نے بالکل اسٹریٹ فرش پر رکھا ہوا تھا۔۔۔ چند منٹ گزرنے کے بعد وہ دونوں ہاتھوں کو آدھے دھڑ کے ساتھ آئستہ سے موو کرتی ہوئی لیفٹ سائیڈ پر لے جانے لگی پھر سجدے والی پوزیشن میں واپس آئی۔۔۔ اور تھوڑی دیر بعد اسی طرح اپنے ہاتھوں اور آدھی باڈی کو موو کرتی ہوئی رائٹ سائڈ پر لے کے جانے لگی

جہانگیر خاموشی سے اسے یوگا کرتے ہوئے دیکھ رہا تھا جہانگیر نے نوٹ کیا تھا وہ سلم ہونے کے باوجود اپنے ویٹ کو لے کر بہت زیادہ ٹینس رہتی تھی۔۔۔اب وہ بالکل اسٹریٹ کھڑی ہو گئی تھی اس کی پُشت جہانگیر کی طرف تھی اپنی شرٹ کو کمر سے نیچے کرتے ہوئے،،اب وہ سانس رُکتی ہوئی اپنے دونوں ہاتھوں کو اوپر اٹھانے کے بعد پاؤں تک لے جا کر نیچے جُھکی۔۔۔

جہانگیر نے سائیڈ ٹیبل پر آغول کے نوٹس کے اوپر رکھا ہوا پین اٹھایا اور نیچے جُھکی ہوئے اپنی بیوی کا نشانہ لیا۔۔۔وہ جو پوری توجہ سے یوگا کر رہی تھی،،اچانک کوئی چیز اس کی بیک پر لگی جس سے اس کا ربط ٹوٹا،،،وہ سیدھی ہو کر پلٹ کر سامنے بیڈ پر لیٹے ہوئے جہانگیر کو دیکھنے لگے جو کہ چہرہ بلکل سنجیدہ کیے ہوئے مگر آنکھوں میں شرارت بھرے وہ اسی کو دیکھ رہا تھا۔۔۔آغول خاموشی سے چلتی ہوئی اس کے پاس آئی

"یہ کیا تھا"

پین کو واپس نوٹس کے اوپر رکھتی ہوئی وہ اپنی کمر پر دونوں ہاتھ رکھ کر جہانگیر سے اس کی تھوڑی دیر پہلے والی حرکت کے بارے میں پوچھنے لگی

تمہیں اپنے پاس بلانے کا طریقہ "جہانگیر نے بیڈ پر لیٹے لیٹے آغول کے ہاتھ اسکی کمر سے ہٹاتے ہوئے خود" اس کو کمر سے پکڑ کر اپنے اوپر گرایا

"کیا کر رہے ہیں ناشتہ بنانا ہے مجھے"

وہ آغول کو اپنے حصار میں لے کر بیڈ پر لٹا چکا تھا آغول اس کا ارادہ بھانپتی ہوئی بولی

یہ تمہاری مما کے ہاتھ کی بنی ہوئی چائے کا نتیجہ ہے۔۔۔اب ان کو بتا دینا، آپ کے داماد پر اس کراماتی"
"چائے کا اثر ہو گیا ہے۔۔۔۔جس کی وجہ سے ممکن ہے آپ بہت جلد نانی بن جائیں

جہانگیر آغول کا چہرہ دیکھ کر جتنی سنجیدگی سے بولا تھا جہانگیر کی بات سن کر آغول کی آنکھیں حیرت سے باہر آئیں مگر اس سے پہلے وہ کچھ بولتی جہانگیر اپنے ہونٹ اسکے ہونٹوں پر رکھ کر اس کی بولتی بند کر چکا تھا

"یعنی آپ اس دن مما اور میری باتیں سن رہے تھے"

آغول جہانگیر کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اسے پیچھے ہٹاتی ہوئی پوچھنے لگی۔۔۔۔جہانگیر مسکراہٹ چھپاتا ہوا اپنی بنیان اتار رہا تھا تب آغول دوبارہ بولی

میں نے اس کے بعد زاہدہ کی خوب کلاس لی تھی اور اسے خبردار کیا کہ آئندہ مما کو الٹی سیدھی جگہوں پر"
"لے کر جانے کی کوئی ضرورت نہیں۔۔۔۔میں تو وہ پانی بھی مما سے لے کر ضائع کر چکی ہو

آغول فاطمہ کی پوزیشن کلئیر کرتی ہوئی جہانگیر سے بولی،،نہ جانے وہ اس کی مما کے بارے میں کیا سوچ رہا ہے۔۔۔جہانگیر آغول کے اوپر جُھک کر اس کی گردن پر ہونٹ رکھ چکا تھا

جہانگیر آپ نہ جانے کیا سوچ رہے ہو گیں۔۔۔۔"

آغول کے بولتے ہی جہانگیر نے سر اٹھا کر اسے گھور کر دیکھا

"کیا تم خاموش رہ سکتی ہوں تھوڑی دیر کے لیے"

جہانگیر سیریس ہو کر آغول سے پوچھنے لگا تو آغول خاموش ہو گئی۔۔۔اب آغول کو اندازہ ہونے لگا وہ فاطمہ کو جلد نانی بنا دے گا

****

مسحور کن لمحات کو چند پل ہی گزرے تھے جہانگیر بغیر شرٹ کے کمفرٹر کے اندر لیٹا ہوا تھا جبکہ آغول اپنی شرٹ ٹھیک کرتی ہوئی بیڈ سے اترنے لگی، جہانگیر نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنی طرف کھینچا

"آج کیا گھر پر ہی دن گزارنے کا ارادہ ہے آپ کا"

ایک تو اس سے فوراً جہانگیر سے نظریں نہیں ملائی جا رہی تھی پھر جہانگیر کے دیکھنے پر وہ مزید اس سے نظریں ملائے بغیر بولی

"تم بتاؤ آج کا پورا دن تمہارے نام کر دو"

جہانگیر بیڈ پر لیٹا ہوا اس کے بالوں میں اپنی انگلیاں پھسائے سنجیدگی سے آغول کو دیکھ کر پوچھنے لگا

مجھے تو بہت خوشی ہو گی۔۔۔ آگر آج آپ سارا دن گھر میں گزارے گے "شرمیلی مسکراہٹ ہونٹو پر" سجائے آغول نے جہانگیر کے سینے پر سر رکھ کر کہا تو جہانگیر نے اپنے بازووں کے حلقے میں بھر لیا

ٹھیک ہے پھر میری ایک شرط ہے آج کا پورا دن تم بیڈ سے نیچے نہیں اترو گی آج ہم یوں ہی ایک دوسرے "کے قریب رہیں گے

جہانگیر کی بات سن کر آغول نے اس کے سینے سے سر اٹھا کر گھورتے ہوئے جہانگیر کو دیکھا

"ناشتہ بنانے جا رہی ہوں میں"

اس کے سینے پر پنچ مارتی ہوئی بیڈ سے اٹھ گئی۔۔۔ جہانگیر اس کو بیڈ روم سے باہر نکلتا ہوا دیکھ کر مسکرانے لگا

ناشتہ بنانے کے دوران وہ یہی سوچ رہی تھی کہ جہانگیر جب اس کے قریب ہوتا تھا تو کتنی شدت چھلکتی تھی اس کے انداز میں۔۔۔۔ کیا وہ محبت بھی اس سے اتنی شدت سے ہی کرتا ہے اگر ایسا ہے تو پھر وہ اظہار کیوں نہیں کرتا۔۔۔ آغول اپنی سوچوں میں گُم ناشتہ تیار کر کے ٹیبل پر رکھنے لگی تب اس نے دیکھا جہانگیر یونیفارم میں روم سے باہر نکلا

"یہ کیا بات ہوئی تھوڑی دیر پہلے تو آپ کہہ رہے تھے کہ آپ اپنا سارا دن میرے نام کرنے والے ہیں"

اس کو یونیفارم دیکھ کر آغول کا اچھا خاصہ موڈ خراب ہوا تھا

ہاں مگر میں نے ایک شرط بھی رکھی تھی جو تم نے پوری نہیں کی" جہانگیر معنی خیزی سے کہتا ہوا، اسے یاد دلانے لگا اور چیئر کھسکا کر بیٹھا

جہانگیر میں سیریس ہوں آپ آج کہیں نہیں جا رہے ہیں، آج کا سارا دن آپ میرے ساتھ گزارے گے"

وہ آغول کا مائنڈ بنا چکا تھا اس لئے اب اس کا پولیس اسٹیشن جانا آغول کو برا لگ رہا تھا

اُس وقت میں بھی بہت سیریس تھا، تمہیں بیڈ سے نہیں اترنا چاہیے تھا" جہانگیر نے بولتے ہوئے ناشتہ " شروع کر دیا

"میں آپ کو جانے ہی نہیں دوں گی آپ باہر نکل کے دکھائیں مجھ کو ذرا"

آغول اب ضد پر آگئی تھی اس کا موڈ خراب ہو چکا تھا وہ چاہتی تھی آج کا دن جہانگیر اس کے ساتھ گزارے،، وہ جہانگیر سے اپنے لئے اسکی فیلنگز جاننا چاہتی تھی۔۔۔ جہانگیر کے منہ سے محبت کا اظہار سننے کی کتنی تمنا تھی اس کی

"آغول اب ضد نہیں ضروری کام ہے جلدی آجاؤں گا"

جہانگیر نے جب اس کو ضد کرتے دیکھا تو خود بھی تھوڑا سخت ہو کر بولا۔۔۔

ویسے تو اس وقت اس کا ارادہ کہیں بھی جانے کا نہیں تھا شام میں ہی اسے پورٹ روحان کی شپ پر جانا تھا لیکن تھوڑی دیر پہلے ایس ایس پی سیف اللہ کی کال اُس کے موبائل پر آئی تھی اور انہوں نے بتایا تھا۔ کہ اسے فوری ڈی آئی جی صاحب نے طلب کیا ہے،، کاشف زیری کے کیس کے متعلق جاننے کے لیے کیو کہ کمشنر صاحب کے کسی اور شہر کے ٹرانسفر کے آرڈز آگئے تھے اور ان کی جگہ جس کمشنر کو تعینات کیا گیا تھا وہ ایماندار تھا۔۔۔ بہت ممکن تھا کہ اب کاشف زیری کے خلاف کوئی ایکشن لیا جائے

اچھا سنو میری بات باہر گیٹ پر گارڈ موجود ہے۔۔۔ گھر سے باہر بالکل نہیں نکلنا،، ویسے تو پورے گھر کی " مانیٹرنگ ہو رہی ہے،، یہاں دیکھو آغول میری طرف، میں شام تک گھر جلدی آجاؤں گا" جہانگیر کے

سخت لہجے میں بولنے کے بعد وہ بے دھیانی سے اس کی بات سن رہی۔۔۔اس لیے آخری جملہ بولتے ہوئے جہانگیر نے اس کا چہرہ تھام کر اپنی طرف کیا اور پیار سے بولا

"شام میں کیا آپ کو ضرورت ہی نہیں ہے آج گھر آنے کی"

آغول اپنے چہرے سے جہانگیر کے ہاتھ اٹھا کر بیڈ روم میں چلی گئی۔۔۔جہانگیر لمبا سانس کھینچ کر، کلائی پر بندھی ہوئی گھڑی میں ٹائم دیکھتا ہوا گھر سے باہر نکل گیا

****

ڈیڑھ سو کے قریب تعداد میں لڑکیوں کو روحان نے اپنی نگرانی میں، شپ میں موجود کمرے کے تہہ خانے میں منتقل کروایا تھا۔۔۔دس منٹ کے بعد شپ کو اپنی منزل کی طرف روانہ ہونا تھا جنید تھوڑی دیر پہلے ہی اس کے پاس گیا تھا

"رونی مجھے اس شپ کی تلاشی لینی ہے"

روحان کا منہ شپ کی طرف تھا اس نے مڑ کر دیکھا تو اپنے پیچھے جہانگیر کو کھڑا پایا۔۔۔ایک پل کے لیے اسے حیرت کا شدید جھٹکا لگا مگر دوسرے کی پل اسے عینا کے اوپر غصہ آیا

"کیا ہے میری شپ میں جو تمہیں تلاشی لینی ہے یعنی تم ہوتے کون ہو تلاشی لینے کی بات کرنے والے"

وہ اپنا غصہ چھپائے بغیر کافی بد تمیزی سے جہانگیر سے بولا

یہ تو تمہیں بھی معلوم ہے کہ کیا ہے اس شپ میں۔۔۔اور اس پولیس یونیفارم میں مجھے دیکھ کر تمہیں"
"اندازہ ہو جانا چاہیے کہ میں کون ہوتا ہوں تمہاری شپ کی تلاشی لینے والا

جہانگیر روحان کو جواب دیتا ہوا شپ کی طرف بڑھنے لگا۔۔۔وہ سیدھا ہیڈ کوارٹر سے یہاں آرہا تھا جبکہ شکیل پولیس وین میں تھوڑی ہی دیر میں یہاں پہنچنے والا تھا

رکو جیڈی یہ کسی ایرے غیرے کا شپ نہیں ہے جو تم اس کی تلاشی لو"جہانگیر نے شپ کی طرف قدم"
بڑھائے تو روحان فوراً بولا جہانگیر نے مڑ کر روحان کو دیکھا

"سرچ وارنٹ لے کر آیا ہوں میں"

جہانگیر نے اپنی پاکٹ سے پرچہ نکالتے ہوئے کہا۔۔۔جس سے ایک پل کے لیے روحان کے چہرے کا رنگ بدلا

"کیا میں دیکھ سکتا ہوں"

روحان کے کہنے پر جہانگیر نے اپنے ہاتھ میں موجود پرچہ اس کی طرف بڑھایا جسے کھول کر روحان پڑھنے لگا

"اوکے تم تلاشی لے سکتے ہو"

روحان نے پرچہ کو فولڈ کر کے جہانگیر کی طرف بڑھایا جہانگیر شپ کی طرف جانے لگا تبھی روحان نے دور سے ہی اشارہ کر کے شپ اسٹارٹ کرنے کا حکم دیا۔۔۔ جہانگیر شپ سے آٹھ سے دس قدم دور تھا تب شپ اسٹارٹ ہو گیا

"رونی شپ کو فوراً رکواو"

جہانگیر غصے میں روحان کو دیکھتا ہوا بولا

شپ نہیں رکے گا" جہانگیر جتنے غصے میں تھا روحان نے بھی اتنی ہی سنجیدگی سے کہا"

تم قانون کی خلاف ورزی کر رہے ہو میں تم سے ہر رشتہ بھول کر تمہارے خلاف پھر کوئی سخت ایکشن لوں" "گا

جہانگیر روحان کو دیکھ کر چیختا ہوا بولا

"بہت آسان لگ رہا ہے میرے خلاف کوئی ایکشن لینا، چلو یہ بھی کر کے دیکھ لو"

روحان نے مذاق اڑانے والے انداز میں کہا تو جہانگیر نے پسٹل نکال کر اس کے ماتھے پر رکھی

شپ واپس بلواؤ اٹس مائی آرڈر" جہانگیر کا اسی وقت موبائل بجنے لگا جسے وہ نظر انداز کرتا ہوا روحان سے" بولا روحان کو اندازہ نہیں تھا کہ وہ اس پر پسٹل بھی رکھ سکتا ہے روحان نے اپنا موبائل پاکٹ سے نکالا

"شپ واپس لے کر آؤ"

روحان اپنے موبائل پر بولتا ہوا جہانگیر کو دیکھ رہا تھا جہانگیر نے ابھی بھی اپنا پسٹل اس کے ماتھے پر رکھا ہوا تھا

جہانگیر کا موبائل دوبارہ بجنے لگا اس نے روحان کے ماتھے پر پسٹل رکھے ہوئے دوسرے ہاتھ سے اپنا موبائل نکالا۔۔۔اس وقت وہ آغول کی کال ریسیو نہیں کرنا چاہتا تھا مگر نہ جانے کیوں آنسر کر بیٹھا

جلدی بولو" جہانگیر نے پسٹل روحان کے ماتھے پر رکھی ہوئی اس کا سارا فوکس بھی اسی کے اوپر تھا مگر" آغول کی گھبرائی ہوئی اور روتی ہوئی آواز نے اس کا دماغ موبائل پر لگا دیا

جہانگیر یہ لوگ معلوم نہیں کیسے گھر کے اندر آ گئے۔۔پلیز مجھے بچا لیں، یہ لوگ مجھے لے جائیں گے مجھے" "کہیں نہیں جانا بہت ڈر لگ رہا ہے مجھے

وہ مسلسل روتی ہوئی بول رہی تھی جہانگیر کا سانس رکنے لگا

وہ اپنا پسٹل واپس رکھ کر بنا روحان کو کچھ بھی کہہ برق رفتاری سے اپنی کار کی طرف بھاگا

"آغول کہاں پر ہو تم،، میں جلدی پہنچ رہا ہوں تمہارے پاس"

جہانگیر کی بات بھی مکمل نہیں ہو پائی تھی کہ آغول نے کال کاٹ دی تھی یا پھر کسی نے اس سے موبائل چھین کر،، وہ اس وقت دوسری کوئی بھی بات نہیں سوچنا چاہتا تھا بس جلد از جلد آغول کے پاس پہنچنا چاہتا تھا

اگر اس کے گھر میں کوئی ہتھیار لے کر داخل ہوا تو اس کے موبائل پر الارم کیوں نہیں بجا جبکہ گھر کی مانیٹرنگ بھی ہو رہی تھی۔۔۔ گارڈ اس وقت کہاں تھا۔۔۔ کار ڈرائیو کرتے ہوئے سارے سوالات جہانگیر کے دماغ میں آنے لگے

وہ کار تیزی سے ڈرائیو کرنے لگا ساتھ ہی اپنی پاکٹ سے موبائل نکال کر اس نے اپنے بیڈ روم کا ویو چیک کرنے لگا تو اسکرین بلیک تھی۔۔۔ شاید کیمرہ ہٹا دیا گیا تھا یا پھر آف کر دیا گیا تھا۔۔۔ اس کا دل اور دماغ آغول کی طرف تھا اس لئے اس کا دھیان بٹا اور سامنے سے آتی ہوئی کار سے اس کی ٹکر ہوئی مگر وہ سامنے والے کا نقصان دیکھے بنا اپنی کار بھگا لے گیا۔۔۔

وہ صبح اس سے ناراض تھی،، اسے روکنا چاہتی تھی،، اور وہ اسے منائے بغیر بات کیے بغیر گھر سے نکل گیا تھا۔۔۔ سامنے اتنا بڑا اسپیڈ بریکر اسے نہیں دکھا اور کار بری طرح اُچھلی۔۔۔ بہت مشکلو سے اس نے گھر تک کا راستہ طے کیا تھا۔۔۔ گھر کے سامنے گاڑی کھڑی کر کے پسٹل ہاتھ میں پکڑے،،، گیٹ پر آیا جہاں گارڈ موجود تھا

"یہاں بیٹھے کیا کر رہے ہو، گھر میں کون آیا تھا"

جہانگیر گارڈ کے اطمینان سے بیٹھنے پر چیختا ہوا غصے میں بولا

_ سر کوئی نہیں آیا کام والی رانی آئی تھی"

گارڈ اسے غصے میں دیکھ کر کرسی سے کھڑا ہو کر بتانے لگا

میڈم کہاں ہیں" جہانگیر پوچھتا ہوا رکا نہیں تھا بلکہ گھر کے اندر داخل ہو چکا تھا اسے اپنے پیچھے سے گارڈ کی" آواز سنائی دی

"میڈم تو صبح سے ہی گھر کے اندر موجود ہیں"

وہ لاونج کے اندر داخل ہوا تو بیڈ روم سے تیز میوزیک کی آواز آ رہی تھی۔۔۔ جہانگیر بیڈ روم میں پہنچا تو اس کی نظر بیڈ پر بیٹھی ہوئی آغول پر پڑی جو پیالے میں بھرے سویٹ کارن کھا رہی تھی اس نے ایل ای ڈی پر نظریں جمائی ہوئی تھی۔۔۔ جہانگیر کی نظر کیمرے پر پڑی جس پر کالے رنگ کا کپڑا پڑا ہوا تھا۔۔۔ جہانگیر نے اپنا پسٹل واپس رکھا،، آغول مسکراتی ہوئی اسکے پاس آئی

منع کیا تھا آپ کو آج جانے سے، دیکھا کیسے ڈرامہ کر کے بلایا اگر اب دوبارہ۔۔۔"

آغول کی بات مکمل ہونے سے پہلے جہانگیر نے زوردار تھپڑ اس کے منہ پر مارا آغول فرش پر جا گری

"اب اگر دوبارہ تم نے کبھی ایسی حرکت کی تو میں تمہیں جان سے مار ڈالوں گا آغول"

جہانگیر اس کو دیکھ کر غصے میں کہتا ہوا بیڈ روم سے باہر نکل گیا

****

آج اس کا شاید تقدیر نے ساتھ دیا تھا تبھی وہ اپنے کام میں کامیاب ہوا تھا۔۔۔ اگر جہانگیر ان لڑکیوں کو بازیاب کروا لیتا تو کاشف زیری اس کی فیملی کو نہیں چھوڑتا۔۔۔ مگر وہ ابھی تک سوچ میں تھا کہ جہانگیر کو

یہ خبر کس نے دی تھی۔۔۔عینا کے موبائل پر آنے اور جانے والی کال کا اسے فوراً معلوم ہو جاتا۔۔۔ روحان نے گھر سے باہر ہونے کے موجود اس کی ہر حرکت پر نظر رکھی ہوئی تھی

شپ کو واپس بلانے کے بعد،،وہ جہانگیر سے پستول چھیننے ہی والا تھا،تب جہانگیر کے پاس کسی کی کال آئی جسے سن کر جہانگیر تھوڑا پریشان ہو گیا اور وہاں سے ایک دم چلا گیا۔۔۔جس کسی کی بھی کال اس کے موبائل پر آئی تھی ایک طرح سے روحان کا بھلا ہی ہو گیا تھا۔۔۔شپ کو دوبارہ روانہ کرنے کے بعد،،وہ کاشف زیری کے پاس پہنچا،کاشف زیری اس سے بہت خوش تھا۔۔۔وہ کاشف زیری کو اپنی وفاداری کا مزید یقین دلا کر اس کے پاس سے اب گھر آیا تھا

روحان گھر کے اندر داخل ہوا تو اس نے فاطمہ کو اپنے بیڈ روم سے نکلتے ہوئے دیکھا فاطمہ کے ہاتھ میں سوپ کا پیالا موجود تھا روحان کا دماغ عینا کی طرف گیا مگر فاطمہ روحان کو دیکھ کر مسکرا رہی تھی

"اتنی دیر کر دی آفس سے آنے میں تم جانتے ہو آج میں اور تمہارے ڈیڈی بہت خوش ہیں۔۔خبر ہی کچھ ایسی ہے جسے سن کر تم بھی خوش ہو جاؤ گے"

فاطمہ روحان کے پاس آ کر خوشی سے بولی وہ واقعی خوش نظر آ رہی تھی

"خیریت ایسی کونسی خبر ہے"روحان فاطمہ کو دیکھتا ہوا پوچھنے لگا

کل سے اس کی زندگی میں کتنی مشکل ہو گئی تھی۔۔۔اس کا دماغ الجھنوں سے بھرا ہوا تھا ایسے میں بھلا وہ کیا اندازہ لگاتا کہ اس کی ماں کس بات پر اتنا خوش ہے

ننھا منھا مہمان آنے والا ہے ہمارے گھر میں۔۔۔۔ میں دادی بننے والی ہوں،، اف میرے خدا میں کیا" بتاؤں میں کتنی خوش ہوں،، اسی دن کا انتظار تھا مجھے جب یہ خبر مجھے عینا سنائے۔۔۔ ابھی اسے لیڈی ڈاکٹر "کے پاس سے لے کر آ رہی ہو

فاطمہ کتنی خوشی سے اسے بتا رہی تھی روحان کے چہرے سے الجھنوں کا جال ختم ہوا اور اس کے تاثرات نارمل ہوئے

اور عینا وہ کیسی ہے،، خوش ہے وہ "خوش تو وہ بھی بہت تھا اس خبر کو سن کر مگر کل اس کا راز کھلنے کے بعد" اس کے اور عینا کے درمیان فاصلہ آ گیا تھا، جو نہ جانے کیسے سمٹتا مگر یہ خبر واقعی خوشی کی تھی اس نے سوچا وہ اب عینا اور اپنے درمیان سارے فاصلے سمیٹ لے گا

کیوں خوش نہیں ہو گی وہ، ماں بننے سے بڑی کوئی خوشی ہوتی ہے بھلا عورت کے لیے ڈاکٹر نے کہا ہے اپنی" بہو کا بہت خیال رکھنا ہے آپ نے،، اب تم بھی اپنی مصروفیت کو کم کرو گھر جلدی آیا کرو۔۔۔ ابھی سوپ "پلایا ہے میں نے اپنے ہاتھوں سے تھوڑی دیر بعد میڈیسن دینی ہے اسے

نہ جانے فاطمہ ہوتے اور کون کون سی نصیحتیں کرتی ہوئی اسے عینا کا خیال رکھنے کا کہہ کر وہاں سے چلی گئی مگر روحان کا ذہن کل رات والے واقعے کی طرف چلا گیا

وہ الکینگ ہوٹل سے عینا کی عزت اور جان بچا کر اسے واپس لایا تھا بلکہ یہ کہنا زیادہ مناسب ہو گا جو وہ اپنی عزت اور جان بچا کر عینا کو واپس لایا تھا۔۔۔وہ جتنی زیادہ وہاں پر خوفزدہ تھی اور رو رہی تھی گھر آنے کے بعد وہ بالکل خاموش ہو گئی تھی شاید اسے روحان کی اصل حقیقت جاننے کے بعد صدمہ پہنچا تھا

جب بھی وہ بیڈ پر بیٹھ کر بنا کچھ کہے خالی نظروں سے روحان کو دیکھ رہی تھی تو روحان کے پاس کہنے کے لیے کچھ بھی نہیں تھا،،وہ عینا کے سامنے بیٹھ کر آنسوؤں کے ذریعے اپنا دل ہلکا کرنے لگا جب اس کے آنسو نہیں تھمے اور دل کا بوجھ مزید بڑھنے لگا تو وہ عینا کی گود میں اپنا سر رکھ کر بے تحاشا رویا مگر عینا ویسی کی ویسی پتھر بنی بیٹھی رہی

آج صبح روحان کے آفس جانے کے ٹائم پر وہ روزمرہ کی طرح نہیں اٹھی تھی روحان نے دیکھا وہ جاگ رہی تھی اس کی آنکھیں کھلی ہوئی تھی مگر وہ بیڈ پر لیٹی ہوئی چھت کو گھور رہی تھی، پر وہ اسے کچھ بھی بولے بغیر آفس جانے کی تیاری کرنے لگا شاید چند دن تک اسے یونہی صدمے میں رہنا تھا پھر آئستہ آئستہ وہ خود نارمل ہو جاتی۔۔۔مگر تھوڑی دیر پہلے فاطمہ نے جو اسے خبر سنائی تھی روحان کو لگا یہ خبر ان دونوں کے درمیان آئی دوری مٹا دے گی

روحان خوش تھا ظاہری بات تھی وہ باپ بننے والا تھا اس دن کا اس نے کتنا انتظار کیا تھا کتنا کچھ اپنی اولاد کے بارے میں سوچا تھا عینا سے شیئر کیا تھا۔۔وہ سب جانتی تھی، اُسے سب یاد ہو گا وہ خود عینا کو یاد دلائے گا روحان مسکراتا ہوا اپنے کمرے کی جانب بڑھا

وہ آغول پر غصہ نکال کر دوسرے کمرے میں آ گیا تھا،، اس کا غصہ ابھی کم نہیں ہوا تھا۔۔۔ آج اس کی بیوی کے بچپنے کی وجہ سے شپ میں موجود لڑکیوں کی بڑی تعداد کو وہ بچا نہیں پایا تھا۔۔۔ جب جب جہانگیر اس بات کو سوچ رہا تھا اسے رہ رہ کر غصہ آ رہا تھا

اسے اس طرح آغول کا مذاق کرنا بہت ناگوار گزرا تھا۔۔۔ آج اس بے وقوف لڑکی کے اس طرح کال کرنے سے وہ کتنا پریشان ہو گیا تھا، دو بار اس کا خود کا ایکسیڈنٹ ہوتے ہوتے بچا تھا اور وہ کتنے مزے سے اس کی جان ہلکان کر کے پاپ کارن کھاتی ہوئی میوزک انجوائے کر رہی تھی

جہانگیر نے واپس ہیڈ کوارٹر جا کر رپورٹ نہیں کی تھی بلکہ کال پر ہی انفارم کر دیا تھا کہ وہ شپ سے لڑکیوں کو بازیاب نہیں کروا سکا۔۔۔ مگر ایس ایس پی سیف اللہ کے مطابق نیوی آفیسرز کو روحان کی شپ کے بارے میں انفارم کر دیا گیا تھا۔۔۔ نیوی کا شپ، روحان کے شپ میں سے موجود لڑکیوں کو بازیاب کروانے میں کامیاب ہو جاتا ہے تو صبح تک ممکن تھا کہ روحان کے خلاف گرفتاری کے اریسٹ وارنٹ ایشو ہو جائے۔۔۔

گرفتار ہونے کے بعد یقیناً اس کی کمر پر موجود ٹیٹو کو دیکھ کر انویسٹیگیشن ٹیم کو بٹھایا جاتا اور پھر وہ ٹیم اپنے طریقے سے روحان سے انویسٹیگیشن کرتی۔۔۔ اگر ایسا ہوا تو یہ کیس آگے جا کے اس کے ہاتھ میں نہیں رہے گا،، بات بہت آگے نکل گئی تھی

اسے نہیں معلوم تھا جب وہ کل صبح روحان کو آریسٹ کرے گا تو کون کون اس سے ناراض ہو گا۔۔۔ جہانگیر کی آنکھوں کے سامنے منصور، فاطمہ، عینا، آغول سب کے چہرے آنے لگے مگر وہ رشتوں کے چکر میں اپنے فرض سے غداری کر کے روحان کو نہیں بچا سکتا تھا۔۔ نہیں تو کل نہ جانے کتنی اور لڑکیوں اور بچوں کی آگے بھی زندگی برباد ہوتی

اسے معلوم تھا منصور کو اس خبر سے بہت بڑا دھچکا پہنچے گا، فاطمہ اسے بہت بری طرح ناراض ہو گی۔۔۔ عینا کو بھی اسے ڈھیر سارے شکوے ہو جائیں گے بہت ممکن ہو وہ بھی فاطمہ کی طرح اس سے ناراض ہو جائے اور اس کی اپنی بیوی آغول وہ تو شاید ابھی سے اس سے ناراض تھی۔۔۔ غصے کے باوجود جہانگیر کا دل چاہا وہ آغول کو منا لے

آج جہانگیر کے ہاتھوں اپنی کلاس ہونے کے بعد وہ بیڈ روم سے باہر نہیں نکلی تھی۔۔۔ اس وقت رات کے دس بج رہے تھے کھانا تو اس نے یقیناً نہیں بنایا ہو گا جہانگیر سوچتا ہوا کچن میں آیا۔۔۔ شیلف پر موجود تین سے چار ڈشز کے ڈھکن ہٹائے تو جہانگیر کو افسوس ہونے لگا۔۔ صبح اس کے گھر سے نکلنے کے بعد شاید آغول نے سارے اس کے من پسند کھانے بنائے تھے۔۔ وہ آج کا سارا دن اس کے ساتھ گزارنا چاہتی تھی تبھی اس نے جہانگیر کو بہانے سے بلایا تھا۔۔ یہ سب کچھ سوچتے ہوئے جہانگیر کا رہا سہا غصہ بھی جھاگ بن کر بیٹھ گیا۔۔ اپنے بیڈ روم میں آغول کے پاس جانے سے پہلے موبائل پر آغول کے لئے پزا آرڈر کرنے لگا

****

وہ اپنے بیڈ روم میں آیا تو عینا بیڈ پر لیٹی ہوئی تھی عینا نے روحان کی طرف دیکھا، روحان اسے اسمائل دیتا ہوا عینا کے پاس آیا۔۔۔ وہ ابھی بھی خاموش نظروں سے لیٹی ہوئی اسی کو دیکھ رہی تھی

روحان اس کے پاس آکر بیڈ پر بیٹھا،، بیڈ پر رکھا ہوا ہے عینا کا ہاتھ تھام کر روحان نے اپنے ہونٹوں سے لگاتے ہوئے اپنے گال پر رکھا جبکہ اپنا دوسرا ہاتھ عینا کے پیٹ پر

مجھے ممانے ابھی بتایا،، ریئلی میں آج بہت خوش ہوں۔۔۔ تم جانتی ہو ناں مجھے کیا چاہیے "روحان اپنے" گال سے اس کا ہاتھ دوبارہ اپنے ہونٹوں تک لایا،، اسکے ہاتھ کو دوبارہ چومتا ہوا عینا کو دیکھنے لگا۔۔۔ وہ ابھی بھی خاموشی سے روحان کو دیکھ رہی تھی

"ایک شرارتی سا بیٹا بالکل میری طرح کا اور ایک معصوم سی بیٹی بالکل تمہاری طرح کی"

روحان مسکرا کر عینا کو دیکھتا ہوا بولا اور جُھک کر اس کی پیشانی پر اپنے ہونٹ رکھے۔۔۔ عینا نے روحان کو آہستہ سے پیچھے ہٹایا

اگر آپ کے شرارتی بیٹے اور معصوم بیٹی کو اس بے رحم انسان یہ انہی بچوں کے ساتھ اپنے پاس قید کر دیا"

"پھر آپ کیا کریں گے روحان

عینا روحان کو دیکھتی ہوئی پوچھنے لگی

"عینا"

روحان نے فوراً اس کے پیٹ سے اپنا ہاتھ ہٹایا اور چیخ کر عینا کو غصے میں دیکھنے لگا۔۔۔ صاف معلوم ہو رہا تھا جیسے عینا کی بات اسے بالکل برداشت نہیں ہوئی

"غصہ آ گیا میری بات سن کر آپ کو،، آپ غصہ کر سکتے ہیں کیو کہ آپ ان لوگوں کو جانتے ہیں ان کے خلاف ایکشن بھی لے سکتے ہیں، اگر بات آپکی اولاد کے اوپر آئے مگر جن ماں باپ کے بچے، ان ظالموں کے قبضے میں موجود ہیں روحان،،، وہ ماں باپ تو بے بسی کا ہی اظہار کر سکتے ہیں اور کچھ نہیں۔۔۔ آپ نے کبھی ان کے درد کو محسوس کیا کبھی نہیں۔۔۔ کیو کہ آپ اب باپ کے مرتبے پر فائز ہونے جا رہے ہیں۔۔۔ اب آپ جانیں گے اولاد کو دنیا میں لانا جتنا آسان ہوتا ہے اس کی پرورش کرنا اتنا ہی مشکل،، پھر اچانک آپ کی اولاد یونہی کسی دن آپ کی آنکھوں کے سامنے سے غائب ہو جائے تو کیا گزرتی ہے آپ پر"

عینا اٹھ کر بیٹھی اور روحان کو دیکھتی ہوئی بولی

"اس کنڈیشن میں ڈاکٹر نے منع کیا ہے کسی بھی قسم کا اسٹریس لینے سے،، اب تمہیں خوش رہنا پڑے گا،، اپنا خیال رکھنا پڑے گا اوکے" روحان اس کی بات سننے کے بعد عینا کو دیکھتا ہوا بولا

"خوشی کا تعلق دل سے ہوتا ہے، میرا دل خوش نہیں ہے آپ کی حقیقت جاننے کے بعد،، میں کیسے خوش رہو آپ مجھے بتائے"

عینا روحان کو دیکھتی ہوئی سوال کرنے لگی، نہ جانے کیوں اس نے عینا کی باتوں سے نصیحت نہیں لی تھی یا پھر ان لوگوں کی طرح اپنا دل پتھر کر لیا تھا جن کے ساتھ اس کا تعلق تھا

عینا کل جو بھی ہوا، جو کچھ تم نے دیکھا وہ سب تمہیں خواب سمجھ کر بھولنا پڑے گا۔۔۔ سب کچھ ایک برا" خواب سمجھ کر بھول جاؤ۔۔۔ صرف اپنے اور میرے بارے میں سوچو ہمارے آنے والے بچے کے بارے "میں

روحان آرام سے عینا کا ہاتھ تھام کر اسے سمجھانے لگا تو عینا نے اس سے فوراً اپنا ہاتھ چھڑا لیا

سب کچھ برا خواب سمجھ کر بھول جاؤ کتنی آسانی سے آپ کہہ رہے ہیں روحان اتنا آسان ہے سب کچھ " بھولنا۔۔۔ اس حقیقت کو خواب سمجھنا، یہ ایک کڑوی حقیقت ہے جسے چاہ کر بھی میں نہ بھلا سکتی ہوں، نہ فراموش کر سکتی ہو۔۔۔ آپ کو یہ سب کچھ چھوڑنا پڑے گا میری خاطر اپنے بچے کی خاطر پلیز ان لوگوں "سے اپنا تعلق ختم کر لیں

عینا روحان کا چہرہ تھام کر اسے پیار سے سمجھاتی ہوئی بولی پر روحان نے اس کے ہاتھ اپنے چہرے سے ہٹائے

ایسے لوگوں سے تعلق ختم کرنا اتنا آسان نہیں ہوتا،، مار ڈالیں گے وہ تمہیں، مجھے، میرے ماں باپ کو" "میری بہن کو

روحان کو اب اس کو سمجھاتے ہوئے غصہ آنے لگا وہ کتنی آسانی سے اسے یہ سب کچھ چھوڑنے کا مشورہ دے رہی تھی اگر یہ سب کچھ چھوڑنا اتنا آسان ہوتا تو وہ بہت پہلے اس دلدل سے نکل چکا ہوتا، جس میں وہ اب بری طرح پھنس چکا تھا

اووو تو آپ کو برے کاموں سے ڈر نہیں لگتا بلکہ مرنے سے ڈرتے ہیں آپ،،نہایت افسوس کے ساتھ مجھے"
"کہنا پڑ رہا ہے میرا انتخاب ایک بزدل اور ڈرپوک انسان ہے

عینا روحان کو بولتی ہوئی بیڈ اٹھنے لگی روحان نے غصے میں اس کا ہاتھ پکڑ کر دوبارہ بیڈ پر بٹھایا اور خود کھڑا ہو گیا

ہاں ہوں میں بزدل انسان اور ہر وہ انسان بزدل اور ڈرپوک ہوتا ہے جو اپنی فیملی سے پیار کرتا ہے، جو چاہتا"
"ہے کہ اس کی فیملی سیف رہے۔۔۔یہ تم نہیں سمجھو گی اور اب ہماری اس ٹاپک پر کوئی بحث نہیں ہو گی

روحان تقریباً غصے میں چیختا ہوا بولا اور کمرے سے نکلنے لگا

میں ایک ڈرپوک اور بزدل انسان کے ساتھ نہیں رہ سکتی روحان،،میں خود بھی بہت کمزور اور بزدل لڑکی"
"ہو،،مجھے شوہر اپنے جیسا نہیں چاہیے

روحان کے باہر جاتے قدم رکے وہ مڑ کر عینا کو دیکھنے لگا جو اسی کو دیکھ رہی تھی،،روحان چلتا ہوا عینا کے پاس آیا اور اس کا بازو پکڑ کر اسے کھینچتا ہوا کمرے سے باہر لے جانے لگا

"نہیں رہنا تمہیں میرے ساتھ تو نکلو میرے کمرے سے گیٹ آؤٹ"

روحان نے کمرے کا دروازہ کھول کر عینا کو دھکا دیا، کمرے کے اندر آتی فاطمہ نے عینا کو تھاما

"یہ کیا بدتمیزی ہے روحان ہوش میں تو ہو تم، جانتے نہیں ہو اسکی کنڈیشن"

فاطمہ روحان کا سلوک دیکھ کر غصے میں اس سے بولی وہ عینا کو میڈیسن دینے آئی تھی

"دماغ خراب ہو گیا ہے اس بیوقوف کا، لے جائیں اسے اپنے ساتھ یہاں سے"

روحان بول فاطمہ کو رہا تھا مگر غصے میں دیکھ وہ عینا کو رہا تھا۔۔۔عینا خود بھی ملامتی نظروں سے روحان کو دیکھنے لگی

"صحیح ہے میں لے کر جا رہی ہوں اسے،، تم اپنا دماغ درست رکھو بالکل احساس نہیں ہے آج کل کے لڑکوں کو،، کتنا مشکل مرحلہ ہوتا ہے یہ عورت کے لئے،، چلو تم میرے ساتھ میرے کمرے میں"

فاطمہ روحان کو سناتی ہوئی عینا کو اپنے ساتھ اپنے کمرے میں لے گئی

****

جہانگیر بیڈ روم میں آیا تو آغول خاموشی سے صوفے پر بیٹھی ہوئی تھی،، جہانگیر کو کمرے میں آتا دیکھ کر وہ کمرے سے باہر نکلنے لگی۔۔۔۔ جہانگیر اس کی راہ میں دیوار بن کر کھڑا ہو گیا،، آغول اسے نظر انداز کرتی ہوئی دوسری سائیڈ سے نکلنے لگی مگر جہانگیر دوبارہ اس کی راہ میں حائل ہوا۔۔۔ آغول جہانگیر کے سینے پر ہاتھ رکھ کر اسے دھکا دیتی ہوئی پیچھے ہٹانے لگی مگر جہانگیر اپنی جگہ سے ایک انچ بھی نہیں ہٹا بلکہ اس نے آغول کو آرام سے اپنے حصار میں لے لیا

"چھوڑے مجھے ناراض ہو میں آپ سے، آئی ہیٹ یو"

آغول اس کے حصار میں مچلتی ہوئی بولی اور اپنا آپ اس سے چھڑوانے لگی مگر جہانگیر کے آگے اس کی ذرہ برابر نہیں چلی وہ اس کو باہوں میں بھرتا ہوا بیڈ تک لے کر آیا

"بہت برے ہیں آپ جہانگیر، آپ کو ذرا بھی احساس نہیں ہوتا غصے میں میرا"

جہانگیر اسے بیڈ پر بٹھا کر اس پر جُھکنے لگا تو آغول روتی ہوئی اسے پیچھے ہٹا کر بولی

"تم نے احساس کیا مذاق کرتے وقت میرا،، ایک پل کو سوچا جو تم مذاق مجھ سے کر رہی ہوں اس سے مجھ پر کیا گزری گی،، جانتی ہو کیا حالت ہو گئی تھی میری،، کیا کیا خیالات آ رہے تھے دماغ میں،، یہاں تک کیسے پہنچا تھا میں،، دو بار میرا ایکسیڈنٹ ہوتے ہوتے بچا ہے اچھا ہوتا کہ ایکسیڈنٹ میں مر جاتا اور برے انسان سے تمہاری زندگی بھر کے لئے جان چھوٹ جاتی ہے"

آغول اس کے ہونٹوں پر اپنا ہاتھ رکھ چکی تھی مگر وہ آغول کا ہاتھ اپنے ہونٹوں سے ہٹا کر اپنا جملہ مکمل کرتا ہوا بولا

"آپ کے ساتھ آج کا دن گزارنا چاہتی تھی اس لئے مذاق کر لیا تھا مگر مجھے نہیں معلوم تھا کہ اس کے صلے میں چماٹ ملے گا مجھے"

آغول ابھی بھی اس سے شکوہ کرتی ہوئی بولی، جہانگیر بیڈ پر اپنے دونوں ہاتھ رکھتا ہوا اپنا چہرہ آغول کے قریب لایا

"مجھے چماٹ مار کر تم بھی اپنا بدلہ اتار لو"

جہانگیر آغول کا گال نرمی سے اپنے ہونٹوں سے چھوتا ہوا بولا

"میں کیوں مارو آپ کو چماٹ،، آپ خود مارے اپنے آپ کو،، تاکہ آپ کو معلوم ہو کہ کتنا سخت اور بھاری ہاتھ ہے آپکا"

آغول کی بات سن کر جہانگیر اس کے چہرے پر مزید جُھکتا ہوا اسے پیار کرنے لگا

"معافی نہیں مل سکتی کیا،، سوری"

جہانگیر واقعی شرمندہ لگ رہا تھا آغول نے پہلے اس کی پاکٹ سے والٹ نکال کر اپنی پاکٹ منی لے کر سائیڈ ٹیبل پر رکھی پھر اپنا گلا کھنگارتی ہوئی بولی

"مجھ سے محبت کا اظہار کریں اور یہ بتائیں کہ میں آپ کو کتنی اچھی لگتی ہو"

آغول نے اتنا سیریس ہو کر کہا کہ جہانگیر کو ہنسی آگئی

"محبت کا اظہار اور اپنی تعریف یہ سننا ہے تمہیں مجھ سے، سیریلی یار یہ کام تو مجھے نہیں آتا"

جہانگیر اس کے برابر میں بیٹھ کر اسے صاف انکار کرتا ہوا بولا جس پر آغول اسے گھورنے لگی

"یہ کام نہیں آتا تو کیا کام کرنا آتا ہے آپ کو"

آغول کا موڈ دوباری خراب ہو گیا اس کا کتنا دل تھا جہانگیر اس سے محبت کا اظہار کرے اور اس کی تعریف کرے

"وہی کام آتا ہے جو صبح کر کے گیا تھا بلکہ ابھی بھی اچھے سے وہی کر سکتا ہوں"

جہانگیر بولتا ہوا اسے بیڈ پر لیٹانے لگا آغول نے اسے پیچھے دھکیلا

"بیشک ہماری لو میرج نہیں ہوئی مگر مجھے اپنے لئے آپ کے منہ سے اقرار سننا ہے،، میں آپ کی فیلنگز جاننا چاہتی ہو کہ جو آپ میرے لیے رکھتے ہیں اپنی تعریف سننا چاہتی ہوں"

آغول کو بولتے ہوئے افسوس ہونے لگا اسے اپنے شوہر سے اپنی تعریف بول کر کروانی پڑھ رہی تھی،، جہانگیر سر کجاتا ہوا سوچ میں پڑ گیا کہ کیسے اس ٹاسک کو پورا کرے، اس کا انداز دیکھ کر آغول غصے میں بیڈ سے اٹھ کر کمرے سے جانے لگی تو جہانگیر نے فوراً اسکا ہاتھ پکڑا اور بیڈ سے اٹھا

"اچھا رکو تو یار، کر رہا ہوں ناں تعریف سنو۔۔۔ آئی لو یو،، سچی والا لو ہو گیا ہے تم سے اب،، تم بہت خوبصورت ہو۔۔۔ یعنی مجھے بہت پیاری لگتی ہو۔۔ ٹھیک ہے ناں یار اب اس سے زیادہ اور کیا بولو"

جہانگیر نے جیسے اظہار محبت کر کے اور اس کی تعریف کر کے اپنا ٹاسک پورا کیا اور معصوم شکل بناتا ہوا اسے دیکھنے لگا۔۔۔ آغول اسے ایسے دیکھ رہی تھی جیسے مطمئین نہیں ہوئی۔۔۔ شاید وہ اس معاملے میں ٹھس تھا اس لیے ٹھیک ہے کہتی ہوئی کمرے سے نکلنے لگی تب ہی جہانگیر نے اسے پشت سے اپنے حصار میں لیا

جان ہو تم میری،، میری نظروں سے، میرے انداز سے،، میرے عمل سے اندازہ نہیں لگا سکتی کہ کتنی"
"اچھی لگتی ہو تم مجھے،، کتنی محبت کرتا ہوں میں تم سے

جہانگیر نے بولتے ہوئے آغول کا رخ اپنی طرف کیا تو آغول نے مسکرا کر جہانگیر کو دیکھا اور اپنا سر جہانگیر کے سینے پر رکھ دیا۔۔۔

جہانگیر نے لمبا سانس خارج کیا اور شکر ادا کیا وہ تھوڑا بہت ہی سہی اپنی بیوی کو مطمئن کر چکا تھا۔۔۔ اتنے میں انٹر کام کی آواز آئی آغول جہانگیر کی طرف دیکھنے لگی

"پزا منگوایا تھا تمہارے لئے وہی آیا ہو گا چلو ڈنر کرتے ہیں"

جہانگیر اسے بتاتا ہوا روم سے لے کر جانے لگا

ڈنر سے فارغ ہو کر جہانگیر نے آغول سے ڈھیر ساری باتیں کی اس سے پرامس لیا کہ وہ آئندہ ایسا مذاق دوبارہ کبھی نہیں کرے گی،، اسے اپنے جاب کی کنڈیشن بتائی۔۔۔ چاہ کر بھی وہ روحان کے بارے میں اُس سے کچھ بھی شیئر نہیں کر سکا،، بس وہ اس وقت اپنی بیوی کے ساتھ حسین پل بِتانا چاہتا تھا اچھی باتیں کر کے۔۔۔ آغول نے اس سے دی جان کو واپس لانے کے لیے بولا، جسے وہ فلالحال ٹال گیا۔۔۔ دی جان کو وہ خود بھی بہت مس کر رہا تھا مگر حالات کچھ ایسے بن گئے تھے وہ فوراً انہیں نہیں لا سکتا تھا۔۔۔ رات کو سوتے وقت آغول اس کے سینے پر سر رکھ کر نہ جانے کون کون سی باتیں کر رہی تھی وہ اس کے بالوں میں

انگلیاں پھیرتا ہوا،وہ کل صبح کے بارے میں سوچ رہا تھا،،جب وہ روحان کو اریسٹ کرے گا تب اس کا اور آغول کا رشتہ اس سے کس قدر متاثر ہو گا

صبح کے نو بج رہے تھے وہ رات بھر سو نہیں پایا تھا کیونکہ اعینا اس سے خفا تھی وہ کل رات سے فاطمہ کے کمرے میں موجود تھی۔۔۔ آدھے گھنٹے پہلے اسے یہ بری خبر ملی تھی کہ نیوی کے ایک جہاز نے اس کے شپ کو آگے جانے سے روک دیا تھا اور شپ کی چیکنگ کے دوران لڑکیوں کو بازیاب کروالیا تھا۔۔۔شب میں موجود اس کے ساتھی پولیس کے حراست میں تھے وہ بری طرح پھنس چکا تھا

اس کو اندازہ تھا کہ پولیس کبھی بھی اس کو آریسٹ کرنے آسکتی ہے اس لئے مضطرب انداز میں کمرے میں ٹہلتا ہوا سوچنے لگا کہ اب کیا کرنا چاہیے،،یقیناً یہ خبر کاشف زیری کو بھی مل گئی ہو گی وہ بھی پہلی فرصت میں یہاں سے باہر نکلنے کی کرے گا۔۔۔روحان نے وارڈروب سے سفری بیگ نکال کر اپنے کپڑے اور ضرورت کی چند چیزیں ڈالنے کے بعد کچھ اماؤنٹ بیگ کے اندر رکھی اور ڈریس چینج کرنے چلا گیا

اس کا ارادہ فلحال چند ماہ کے لیے روپوش ہونے کا تھا۔۔۔حالات اور معاملات دیکھ کر وہ گھر والوں سے بات میں کانٹیکٹ کرے گا،،روحان سوچتا ہوا ہال میں پہنچا تو ڈائننگ ٹیبل پر منصور،فاطمہ اور عینا پہلے سے ہی موجود تھے۔۔

"یہ صبح صبح کہاں جا رہے ہو،،مطلب یہ ہاتھ میں بیگ کیو لیے ہوا ہے تم نے"

منصور روحان کو دیکھتا ہوا پوچھنے لگا فاطمہ اور عینا بھی اسی کو دیکھنے لگی

عینا کی کل رات بھی،، پچھلی رات کی طرح بے چینی میں ہی گزری تھی شاید اب اس کی ہر رات ایسے ہی گزرتی وہ روحان کو دیکھتی ہوئی سوچنے لگی

ڈیڈی میں ابھی یہ نہیں بتا سکتا کہا جا رہا ہوں مگر مجھے ابھی جانا ہو گا میں چند دنوں بعد آپ سے کانٹیکٹ" "کروں گا

روحان منصور کو دیکھ کر مطمئن کرتا ہوا بولا

یہ کیسی باتیں کر رہے ہو،، مجھے کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا۔۔۔ تم یوں اچانک کیسے جا سکتے ہو" فاطمہ روحان کی" بات سن کر پریشان ہو کر اسے سوال کرنے لگی۔۔۔ لڑائی تو ہر میاں بیوی میں ہوتی تھی بھلا گھر اسطرح کون چھوڑ کر جاتا تھا

مما اس وقت میرے پاس ٹائم بہت کم ہے،، مجھے نکلنا ہے پلیز عینا کا اور اپنا خیال رکھیے گا میں انشاء اللہ جلد" "آپ سے بات کروں گا

وہ جلدی جلدی بول رہا تھا زیادہ دیر رکنا ٹھیک نہیں تھا،، وہ اب عینا کی طرف دیکھنے لگا جو خاموشی سے روحان کو ہی دیکھ رہی تھی کیونکہ اب کہنے کو اس کے پاس کچھ بچا ہی نہیں تھا روحان چلتا ہوا عینا کے پاس آیا

"اپنا بہت خیال رکھنا"

روحان عینا کا چہرہ دیکھتا ہوا کہنے لگا اس کا دل اندر سے بہت دُکھا تھا

وہ جانتا تھا اس کنڈیشن میں عینا کو سب سے زیادہ اس کی ضرورت تھی مگر وہ ابھی مجبور تھا، اس کے پاس نہیں رک سکتا تھا مگر معاملہ تھوڑا ٹھنڈا ہوتے ہیں وہ عینا کو فوراً اپنے پاس بلا لے گا،، روحان سوچتا ہوا منصور اور فاطمہ کی آنکھوں میں اپنے لیے ڈھیر سارے سوالات چھوڑ کر ہال سے نکلا

ابھی وہ گیٹ پر پہنچا بھی نہیں تھا تب پولیس کے ساتھ جہانگیر یونیفارم میں موجود گھر کے اندر داخل ہوا جسے دیکھ کر روحان کے ہاتھ میں سفری بیگ نیچے گر گیا

"تمہارے خلاف آریسٹ وارنٹ ہے میرے پاس، تمہیں میرے ساتھ چلنا ہو گا"

جہانگیر روحان کے سامنے کھڑا ہو کر بے حد سنجیدگی سے اس سے بولنے لگا

یہ کیا کہہ رہے ہو بیٹا،، آخر ہوا کیا ہے تم اسے گرفتار کرنے کی بات کر رہے ہو۔۔۔ کیا کیا ہے اس نے"" منصور، فاطمہ اور عینا بھی ہال سے باہر آ چکے تھے منصور جہانگیر کو دیکھتا ہوا پوچھنے لگا

انکل پچھلے ایک سال سے آپ کی شپ میں الیگل طریقے سے بچوں اور لڑکیوں کو مختلف ممالک میں بھیجا" جا رہا تھا مطلب یہ ان کی اسمگلنگ کرتا رہا ہے۔۔۔ کل آپکی شپ پر سے ڈیڑھ سو لڑکیوں کو بازیاب کروایا "گیا ہے اس پر اب پورا پورا کیس بن چکا ہے

جہانگیر نے سب کچھ سچ سچ منصور فاطمہ اور عینا کو بتا دیا کیونکہ اب روحان کے خلاف مکمل کاروائی ہوتی سب کو سب کچھ تو معلوم ہونا ہی تھا۔۔۔

جہانگیر کی بات سن کر منصور اور فاطمہ جیسے سناٹے میں آ گئے تھے جبکہ عینا کی آنکھوں سے نمی آنسوؤں کی صورت باہر نکلنے لگی۔۔۔روحان نے غصے میں جہانگیر کو دیکھا اور اچانک اسے دھکا دیتا ہوا گھر کے اندر کی طرف بھاگا تاکہ بیک ڈور سے فرار ہو سکے۔۔۔اس کے بھاگنے پر جہانگیر نے پسٹل کا رخ اس کے پیر کی جانب کر کے فائر کیا

"بھائی"

عینا خوف کے مارے بے اختیار چیخی جبکہ فاطمہ بلند آواز میں رونے لگی

رونی کوئی بھی بے وقوفی مت کرنا وہی رک جاؤ، اگر تم نے دوبارہ کوئی احمقانہ حرکت کی تو مجھے مجبوراً اب کی بار کوئی سخت قدم اٹھانا پڑے گا"

جہانگیر نے فائر مار بل پر اس کے پاؤں کے پاس کیا تھا۔۔۔جس پر روحان رک کر اپنے ہاتھ اونچا کرتا ہوا سرینڈر کر چکا تھا جہانگیر نے پسٹل کا رخ اب روحان کی طرف کیا

اسلم ہتھکڑی لگاؤ" جہانگیر کے سخت الفاظ منصور، فاطمہ اور عینا کے دل پر تیز چھری کی مانند چلے"

وہ خود کو نسا خوش تھا بے شک روحان سے اس کی کبھی نہیں بنی تھی مگر یہ دن بھی اس کی زندگی میں آئے گا ایسا جہانگیر نے سوچا نہیں تھا

"بیٹا یہ آغول کا بھائی ہونے کے ساتھ ساتھ تمہارا بہنوئی بھی ہے"

فاطمہ نے جب روحان کو ہتھکڑی لگاتے دیکھا تو روتی ہوئی جہانگیر کو اس کا دہرا رشتہ یاد کروانے لگی

آنٹی میں فرض کے آگے مجبور ہوں،، جو عمل اس نے کیے ہیں وہ غیر قانونی ہی نہیں غیر اخلاقی بھی ہیں،،"
"آپ ابھی سمجھ نہیں سکتی اور میں آپ کو سمجھا نہیں سکتا

جہانگیر فاطمہ کو دیکھتا ہوا بولا پھر عینا کو دیکھنے لگا، فاطمہ اور عینا دونوں ہی اس وقت رو رہی تھیں۔۔۔

روحان کو پولیس وین میں بٹھانے لگی تب جہانگیر خاموش کھڑے منصور کے پاس آیا۔۔۔اس کے ڈھلکے ہوئے کندھے پر اپنے ہاتھ سے دباؤ ڈالتا ہوا گاڑی کی طرف بڑھ گیا۔۔۔

وہ جانتا تھا اس وقت فاطمہ، منصور اور عینا کو جذباتی سہارے کی ضرورت ہو گی مگر وہ یہاں نہیں رکھ سکتا تھا اسے اپنی ڈیوٹی انجام دینی تھی روحان کو اس وقت پولیس اسٹیشن نہیں پولیس ہیڈ کوارٹر لے کر جانا تھا جہاں اس سے پوچھ کے لیے باقاعدہ تفتیشی ٹیم بٹھائی گئی تھی یہ جہانگیر کے لیے بھی مشکل مرحلہ تھا مگر اسے جذبات کی بجائے ہوش سے کام لینا تھا

جہانگیر کے وہاں سے نکلنے کے بعد فاطمہ نے زور سے رونا شروع کر دیا جبکہ منصور بالکل خاموش کھڑا تھا،، عینا کو سمجھ میں نہیں آ رہا تھا وہ اس وقت فاطمہ کو سنبھالے یا پھر منصور کو،، یا اپنے آپ کو۔۔یہ کٹھن وقت اس کے ساتھ ساتھ روحان کی فیملی پر بھی آنا تھا،، مگر اتنی جلدی آئے گا یہ اسے معلوم نہیں تھا

"منصور"

ابھی وہ سوچ ہی رہی تھی فاطمہ کے چیخنے پر عینا نے منصور کو دیکھا جو کہ فرش پر گر چکا تھا

****

روحان کی ہتھکڑی کھول کر اسے ایک کمرے میں لے جایا گیا تھا، جہاں دیواروں پر دو جگہ پر کیمرہ نصب تھے اس کمرے میں سینٹر میں ایک ٹیبل اور تین چیئرز موجود تھی

روحان کے چیئر پر بیٹھنے کے بعد اس کے سامنے دو آدمی آ کر بیٹھے اور ان دونوں نے روحان سے سوالات کا سلسلہ جاری کیا۔۔ جس کے جواب میں زیادہ تر روحان نے یہی بولا کہ وہ ان چیزوں سے لاعلم ہے یہاں تک کہ اس نے شپ سے بر آمد ہونے والی لڑکیوں کے بارے میں بھی لاعلمی کا اظہار کیا،، ساتھ ہی اس نے ان لوگوں کو یہ بھی بتایا کہ اس کا کاشف زیری سے کوئی تعلق نہیں ہے۔۔۔ بلکہ وہ اس نام کے کسی آدمی کو نہیں جانتا

ان دونوں آدمیوں کو کمرے سے گئے ہوئے ابھی چند منٹ ہوئے تھے تب جہانگیر اس کے پاس کمرے کے اندر آیا اور اس کے سامنے چیئر پر بیٹھا دونوں ہی ایک دوسرے کو دیکھنے لگے چند سیکنڈ کی خاموشی کو جہانگیر کی آواز نے توڑا

دیکھو رونی اگر تم ہر بات میں لاعلمی کا اظہار کرو گے اس طرح نہ تم بچ سکتے ہو نا ہی کاشف زیری کو بچا سکتے " ہو اور کاشف زیری کو بچانے کے چکر میں یہ بھی ہو سکتا ہے کہ تم خود الٹا پھنس جاؤ۔۔۔ تمہارا ان لوگوں کے ساتھ کو آپریٹ کرنا ضروری ہے ابھی تم سے سیدھے طریقے سے سوالات کیے گئے ہیں،، اس کے بعد یہ

لوگ تم سے دوسرے طریقے کی کاروائی کرے گے مطلب تمہیں پولیس ریمانڈ میں لیا جائے گا اور سب کچھ اگلوایا جائے گا میں نہیں چاہتا کہ تمہارے ساتھ ایسا ہو پلیز تم تعاون کرو،، تمہارے تعاون سے اور گواہی سے ہم کاشف زیری تک پہنچ سکتے ہیں میں تم سے وعدہ کرتا ہوں میں ہر ممکن تمہارا ساتھ دونگا تمہیں اس مشکل سے نکالنے میں،، تمہیں بچانے میں۔۔۔۔ میں نے ایس آیس پی سیف اللہ سے کہہ کر آگے تک تمہارے لیے بات کی ہے پلیز تم کاشف زیری کے کانٹیکس اور اس کی خفیہ جگہ کے بارے میں بتاؤ جہاں کاشف زیری ان مظلوم لڑکیوں اور بچوں کو رکھتا ہے اور اس کے دوسرے سارے کارناموں کے بارے میں بھی"

جہانگیر بہت نرمی سے بات کرتا ہوا روحان کو سمجھا رہا تھا جہانگیر کی بات مکمل ہونے پر روحان اپنے دونوں ہاتھ ٹیبل پر رکھ کر چہرہ آگے کرتا ہوا بولا

جب میں نے کہہ دیا ہے میں نہیں جانتا کاشف زیری کو تو تم لوگ کیوں زبردستی کر رہے ہو مجھ سے،،،"
اسطرح اپنی مرضی کی باتیں اگلواوں گے تم لوگ،، اگر تم لوگوں کو اس کاشف زیری پر شک ہے تو ڈائریکٹ جا کر اس کو پکڑو اور اسی سے پوچھ گچھ کرو"

روحان غصے میں جہانگیر کو دیکھتا ہوا بولا

جہانگیر خاموشی سے اسے دیکھنے لگا وہ جہانگیر کے منہ پر جھوٹ بول رہا تھا کہ وہ کاشف زیری کو نہیں جانتا وجہ کمرے میں موجود کیمرے یا پھر کاشف زیری کا خوف تھا

تم یہ اچھی طرح جانتے ہو اس پر ڈائریکٹ ہاتھ نہیں ڈال سکتے جب تک کوئی واضح اور ٹھوس ثبوت نہ ہو،،،"
رونی بہت اچھا ہو تا کہ تو مجھ سے تعاون کرتے اب آگے جب تمہارا ریمانڈ ہو گا تو میں تمہاری کوئی ہیلپ
"نہیں کر سکوں گا،، پولیس تم سے اب سب اپنے طریقے سے ہی اگلوائے گی

جہانگیر اس کو بولتا ہوا کمرے سے باہر جا چکا ہے جبکہ روحان کو بھی اندازتھا اب اس کے ساتھ کچھ بھی اچھا نہیں ہو گا مگر پھر بھی وہ کاشف زیری کے خلاف کچھ بھی بول کر۔۔۔ اپنی بیوی، بہن یا اپنے ماں باپ کی جان خطرے میں نہیں ڈال سکتا تھا۔۔۔ وہ اپنا سر پکڑ کر آنکھیں بند کر کے بیٹھ گیا

****

منصور کو ہاسپیٹل میں ایڈمٹ کر لیا گیا تھا اسے ہارٹ اٹیک ہوا تھا

صبح روحان کو جہانگیر گرفتار کر لیا تھا، یہ خبر آغول پر بجلی بن کر گری وہ اپنا موبائل ہاتھ میں لیے بالکل شاگڈ ہو کر بیٹھی تھی

فاطمہ نے روتے ہوئے اسے کال کی تھی اور یہ ساری باتیں بتائی تھی،، ساتھ میں ہی اس نے عینا کی پریگنینسی کے بارے میں بھی ذکر کیا تھا مگر یہ خوشی کی خبر تو کہیں دب ہی گئی تھی

اس وقت دن کے 12 بج رہے تھے اس کو کسی بھی طرح منصور کے پاس ہوسپٹل پہنچنا تھا آخر جہانگیر ایسا کیسے کر سکتا تھا اس کے بھائی کے ساتھ،، وہ رات کو سے کتنی دیر تک اچھے موڈ میں باتیں کرتا رہا تھا اور صبح

بھی اس نے ایسا کوئی ذکر نہیں کیا تھا آغول اٹھ کر ڈریس چینج کرنے چلی گئی تا کہ ہاسپٹل جا سکے جہاں منصور کے ساتھ فاطمہ اور عینا موجود تھی

*****

سر بری خبر یہ ہے کہ نیوی کے کچھ آفیسر زنے روحان کی شپ کو پکڑ لیا ہے اور شپ میں موجود تمام"
"لڑکیوں کو محفوظ مقام پر پہنچا دیا گیا ہے۔۔۔روحان کو آج صبح ہی پولیس آریسٹ کر چکی ہے

کل رات کاشف زیری نے کافی زیادہ مقدار میں شراب پی لی تھی۔۔۔جس کی وجہ سے وہ دوپہر تک نشے میں دھت پڑا تھا۔۔۔اس کے ہوش میں آتے ہی جنید نے اسے یہ منحوس خبر سنائی جسے سنتے ہی کاشف زیری کو زدید غصے آیا

یہ تو بہت بری خبر ہے جنید،،بہت برا ہوا۔۔۔روحان کی بیوی نے بہت غلط کیا ہے۔۔۔اس سے پہلے"
روحان کا منہ پولیس کے آگے کُھلے اور وہ میرا راز فاش کرے اس کو جیل میں ہی ختم کروادو۔۔۔اس ایس
"پی نے میرا جینا حرام کر کے رکھ دیا ہے،،،اس کی بہن اور بیوی دونوں کو اٹھا کر یہاں لے آؤ

کاشف زیری جنید کو حکم دیتا ہوا بولا

روحان اب اس کے کسی کام کا نہیں تھا بلکہ اس کا زندہ رہنا کاشف زیری کے لیے خطرے کا سبب بن سکتا تھا۔۔۔اسے غصہ آنے لگا اس نے کیوں روحان کی بیوی کو وہاں سے جانے دیا۔۔۔اس سے بھی زیادہ غصہ اسے جہانگیر پر آیا

ایس پی جہانگیر تجھے تو میں ایسی اذیت دونگا کہ اپنی بہن اور بیوی کا حشر دیکھ کر صرف اور صرف تو اپنے لیے "موت کی دعا مانگے گا خدا سے

کاشف زیری غصے میں جہانگیر کو مخاطب کرتا ہوا بولا

****

روحان نے اسے کوئی خاطر خواہ جواب نہیں دیا تھا جس کے بنا پر جہانگیر اس کے لیے کچھ نہیں کر سکتا لیکن اسے صبح سے شام ہو چکی تھی،،روحان کے لیے کبھی کسی آفیسر کے پاس جا کر بات کرتے ہوئے تو کبھی کسی کے پاس جا کر سفارش کرتے ہوئے۔۔۔وہ بنا روحان کے تعاون کے اس کے لئے بھاگ دوڑ کر رہا تھا۔۔۔ عینا کی اسکے پاس دو بار کال بھی آئی تھی جسے وہ اٹینڈ نہیں کر پایا تھا۔۔۔اس وقت رات کے نو بج رہے تھے تب اس نے عینا کا میسیج پڑھا جو کافی دیر پہلے آیا ہوا تھا،،جسے پڑھ کر اسے کافی افسوس ہوا

میسج منصور کے بارے میں تھا وہ اپنی کار میں بیٹھ کر فوراً اسپتال کیلئے روانہ ہو گیا

منصور کو آئی سی یو روم میں رکھا گیا تھا اس کی حالت اب خطرے سے باہر تھی۔۔۔ڈاکٹرز نے چند گھنٹے گزرنے کے بعد اسے روم میں شفٹ کرنے کو کہا تھا۔۔ آئی سی یو میں زیادہ دیر تک ٹھہرنے کی اجازت نہیں تھی اس لیے فاطمہ اور عینا صبح سے ہاسپٹل کے پرائیوٹ روم میں موجود تھیں۔۔۔۔ آغول بھی دوپہر میں ان دونوں کے پاس آ گئی تھی

وہ تینوں اپنی اپنی جگہ خاموش بیٹھی تھی فاطمہ ہاتھ میں تسبیح پکڑے آنکھوں میں آنسو لیے مسلسل اللہ سے دعا گوہ تھی۔۔۔کل تک وہ کتنی خوش تھی مگر آج کا دن اس کے لیے ایسا قیامت برپا ہو گا اس نے سوچا نہیں تھا۔۔۔اس کا بیٹا جیل میں تھا اور شوہر بستر پر،،عینا نے آغول کے آنے سے پہلے ہی فاطمہ کو اصل حقائق بتائے تھے روحان شپ میں کیا اسمگل کرتا تھا جسے سن کر وہ ایک پل کے لئے سکتے میں آگئی تھی۔۔۔اب اسے جہانگیر پر کوئی غصہ نہیں تھا وہ بالکل خاموش ہو گئی تھی۔۔۔آغول سے اس نے کوئی بات نہیں کی تھی نہ ہی عینا نے اسے کچھ بولا تھا وہ تینوں ہی خاموش بیٹھی اپنی اپنی سوچوں میں گم تھیں، تبھی اسپتال کے روم کا دروازہ کُھلا،، تینوں کی نظروں روم سے اندر آتے جہانگیر پر گئیں۔۔۔۔وہ تھوڑی دیر پہلے اسپتال پہنچا تھا منصور کو آئی سی یو میں دیکھتا ہو اڈاکٹر سے اس کی کنڈیشن پوچھنے کے بعد تمام تفصیلات لیتا ہوا۔۔اب وہ عینا کے بتائے گئے روم میں آیا تھا جو کہ اس نے میسج پر بتایا تھا۔۔۔کمرے کے اندر داخل ہوتے ہی وہ سب سے پہلے فاطمہ کے پاس آیا تھا

"انٹی آپ پریشان مت ہو میں ابھی ڈاکٹر سے بات کر کت آرہا ہوں،،،انکل بالکل ٹھیک ہو جائیں گے"

فاطمہ روتی ہوئی فاطمہ کو تسلی دیتا ہوا کہنے لگا

"مما کو اپنے شوہر کے علاوہ اپنے بیٹے کی بھی ٹینشن ہے جہانگیر،،اس کا کیا"

آغول جہانگیر کو دیکھتی ہوئی بولی تو جہانگیز سمیٹ فاطمہ اور عینا بھی آغول کو دیکھنے لگی،، جس کے چہرے کے تاثرات اور لہجہ صاف بتا رہا تھا کہ وہ جہانگیر کے اس اقدام پر اس سے خفا ہے

"میں اس کے لئے کوشش کر رہا ہوں کہ کوئی مثبت راہ نکل جائے"

جہانگیر آغول کو دیکھتا ہوا بولا مگر اس نے باقی وہاں پر موجود فاطمہ اور عینا کو بھی اطمینان دلایا تھا

اگر آپ کوئی راہ نکالنے کی کوشش کر رہے ہیں تو آپ کو بھائی کو اریسٹ کرنے کی ضرورت کیا تھی۔۔۔"

ایک دفعہ آپ کو خیال نہیں آیا ڈیڈی کا، مما کا، میرا یہاں تک کہ اپنی بہن کا۔۔۔ ارے عینا کا ہی خیال کر لیتے آپ، جس مرحلے سے آپ کی بہن گزر رہی ہے اس میں تو ہر لڑکی کو اپنے شوہر کی ضرورت ہوتی ہے"

آغول صوفے سے اٹھ کر جہانگیر کو دیکھتی ہوئی بولی اس کی آخری بات پر جہانگیر نے بری طرح چونک کر عینا کو دیکھا جو آنکھوں میں نمی چھپانے کے لئے اپنا چہرہ نیچے جُھکا چکی تھی

"آغول خاموش ہو جاؤ"

آغول کے بگڑے ہوئے تیور دیکھ کر فاطمہ اسے ٹوکتی ہوئی بولی

"کیوں خاموش ہو جاؤ، یہ کیسے میرے بھائی کے ساتھ ایسا کر سکتے ہیں"

آغول فاطمہ سے پوچھتی ہوئی،، آنکھوں میں شکوہ لئے جہانگیر کو دیکھنے لگی۔۔۔ جہانگیر فاطمہ کے پاس سے اٹھ کر آغول کے سامنے آکر کھڑا ہوا

رونی کو میں نہیں تو کوئی اور گرفتار کرلیتا۔۔۔اسے شوقیہ گرفتار نہیں کیا ہے میں نے،،اس کے خلاف "
آریسٹ وارنٹ جاری کیا گیا تھا اسمگلنگ کا،،، چھوٹے معصوم بچوں کو اور لڑکیوں کو غیر قانونی طور پر اپنی
"شپ دوسرے ممالک میں بھیجتا تھا وہ

جہانگیر نے اسے غصے میں دیکھ کر حقیقت سے آشنا کرنا چاہا جس پر فاطمہ ایک بار پھر رونے لگی اور عینا
خاموش بیٹھی رہی جبکہ آغول بے یقینی سے جہانگیر کو دیکھنے لگی

"بھائی ایسا نہیں کرسکتے میں مان ہی نہیں سکتی ضرور کسی نے پھنسایا ہے انہیں"

آغول حقیقت سے انکار کرتی ہوئی بولی تو جہانگیر کو بھی اسے سمجھانا بیکار لگا اس لیے وہ واپس فاطمہ کی طرف
مڑا

آنٹی ڈاکٹر سے میری بات ہوگئی ہے۔۔۔وہ انکل کی کنڈیشن کو دیکھ کر ہی انہیں وارڈ میں شفٹ کریں"
گے۔۔۔یہاں اس وقت رکنا غیر ضروری ہے آپ اور عینا صبح سے یہاں پر موجود ہو گیں،،، آپ دونوں
ہمارے ساتھ ہمارے گھر پر چلیں" جہانگیر فاطمہ کے تھکن زدہ چہرے کو دیکھ کر بولا اس سے پہلے اس نے
کبھی فاطمہ کی ایسی حالت میں نہیں دیکھی تھی وہ ہمیشہ ہشاش بشاش نظر آتی تھی

نہیں بیٹا گھر کو تو ایسے کھلا ہرگز نہیں چھوڑ سکتی، تم پریشان مت ہو زاہدہ موجود ہے گھر پر اور میں نے"
"ڈرائیور کو بھی روک لیا ہے

فاطمہ کی بات سن کر جہانگیر کو اندازہ ہو گیا وہ اپنے ہی گھر جائے گی تب وہ آغول کو دیکھنے لگا

"اب اس کنڈیشن میں مما کو تو اکیلا ہر گز نہیں چھوڑ سکتی جہانگیر،، میں مما کے ساتھ ہی جا رہی ہوں"

آغول جہانگیر کے دیکھنے پر اس سے بولی جہانگیر کو لگا وہ ابھی بھی اس سے ناراض تھی

"میرا بھی دل بہل جائے گا آگر آغول میرے ساتھ ہو گی تو"

جہانگیر آغول کے رویے سے کہیں اس سے خفا ہی نہ ہو جائے۔۔۔ فاطمہ جہانگیر کو دیکھ کر بولی

آپ میرے ساتھ چلتی تو زیادہ اچھا ہوتا،، خیر میں صبح ہاسپٹل آجاؤں گا اور ساری سے سچویشن دیکھ کر"

"آپ کو انفارم کر دوں گا۔۔۔ آنٹی اور عینا کا خیال رکھنا

جہانگیر فاطمہ کو دیکھتا ہوا بولا آخری جملہ اس نے آغول کو دیکھ کر کہا جو چہرے پر ناراضگی سجائے کھڑی تھی

"میں آپ کے ساتھ گھر جانا چاہتی ہوں بھائی"

عینا کی آواز پر جہانگیر سمیت فاطمہ اور آغول اسے دیکھنے لگی

فاطمہ اور آغول ڈرائیور کے ساتھ گھر جا چکی تھی،، تب جہانگیر عینا کے پاس آکر صوفے پر بیٹھا

"تم بھی ناراض ہو مجھ سے"

جہانگیر کے پوچھنے پر عینا جہانگیر کو دیکھنے لگی جو اسی کو دیکھ کر پوچھ رہا تھا

"میں آپ سے کبھی بھی ناراض نہیں ہو سکتی"

عینا نے جہانگیر کے کندھے پر سر رکھتے ہوئے بولا،،اس کی آواز میں تھکن صاف معلوم ہو رہی تھی جو جہانگیر محسوس کر سکتا تھا اور پھر اس کی کنڈیشن۔۔۔۔

کھانا کھایا تم نے" جہانگیر عینا کی فکر کرتا ہوں اس سے پوچھنے لگا"

"جی، آغول لے کر آئی تھی کیا آپ میری ایک بات مانیں گے بھائی"

عینا جہانگیر کے کندھے سے سر اٹھا کر اس سے پوچھنے لگی تو جہانگیر عینا کو دیکھنے لگا

*****

"عینا"

روحان نے اپنے سامنے عینا کو دیکھ کر بے اختیار عینا کا نام پکارا

وہ نم آنکھوں کے ساتھ روحان کی آنکھ کے پاس زخم کا نشان اور اس کے سوجھے ہوئے گال کو دیکھ رہی تھی۔۔۔روحان چلتا ہوا عینا کے قریب آیا،،بہت قریب مگر ان دونوں کے درمیان سلاخیں دیکھ کر روحان کا دل دُکھنے لگا،،عینا کا بھی حال اس سے مختلف نہ تھا

تھوڑی دیر پہلے وہ جہانگیر کے سامنے رو پڑی تھی یہ بولتے ہوئے کہ وہ اسے روحان سے ملا دے،،جہانگیر نے بہت کوشش کی تب جا کر پانچ منٹ ملاقات کی اجازت ملی تھی،عینا نے روتے ہوئے اس کی آنکھ کے پاس زخم کو چھونا چاہا

درد نہیں ہو رہا"روحان اس کی آنکھوں میں نمی دیکھ کر اس کا ہاتھ پکڑ تا ہوا بولا"

مجھے ہو رہا ہے"بولتے ہوئے عینا کی آنکھوں سے آنسو نکل کر گال پر آئے روحان سلاخوں سے اپنے" دونوں ہاتھ باہر نکال کر اس کے آنسو صاف کرنے لگا

تم جانتی ہو ناں تمہیں اپنا بہت خیال رکھنا ہے"روحان اس کو نرمی سے سمجھانے لگا"

"مما،ڈیڈی، آغول ٹھیک ہیں"

روحان کے پوچھنے پر عینا نے اقرار میں سر ہلایا۔۔۔وہ چاہ کر بھی منصور کی کنڈیشنر روحان کو نہیں بتا پائی

"عینا یہاں دیکھو میری بات بہت غور سے سنو،، مجھ سے وعدہ کرو جو میں بولو گا میری باتیں مانو گی"

روحان اس کی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر اپنی تکلیف بھول چکا تھا کیونکہ گھنٹے بھر پہلے اسے کرسی پر باندھ کر ڈنڈوں سے مارا گیا تھا،، اسے سارے راز اگلوانے کے لیے۔۔۔ مگر روحان نے کاشف کے خلاف کچھ نہیں بولا تھا

اب تمہیں ہمارے بچے کا خیال خود رکھنا ہو گا اور اس کے لیے تمہیں اپنا خیال رکھنا ضروری ہے پلیز اب" "یہاں دوبارہ مت آنا اور تم جیڈی کو کوئی بھی بات نہیں بتاؤں گی پرسوں رات والی

عینا روحان کی بات سن کر حیرت سے اسے دیکھنے لگی۔۔۔وہ اسے یہاں آنے کے لئے منع کر رہا تھا ساتھ ہی جہانگیر کو وہ سب بتانے کے لئے منع کر رہا تھا جو اسے پرسوں رات علم ہو چکا تھا

"روحان اس طرح تو سب بہت غلط ہو گا"

عینا نے بولنا چاہا تو روحان اس کے ہونٹوں پر اپنی انگلی رکھی

غلط تب ہو گا جب تم اسے بتاؤ گی،،، پولیس ان لوگوں کا کچھ نہیں بگاڑ سکتی مگر تمہارے کچھ بھی بولنے سے " مما،،ڈیڈی اور آغول کے ساتھ تم بھی مشکل میں پڑ جاؤ گی،، تم مجھ سے پرامس کرو تم کسی کو کچھ بھی نہیں بتاؤں گی۔۔۔ میں نے تم سے کئے ہوئے وعدے صحیح سے نہیں نبھائے مگر تمہیں یہ پرامس پورا کرنا ہے "ہمارے بچے کے لیے اپنا خیال رکھنا ہے اور آپ یہاں پر دوبارہ مت آنا

آخری بات اس نے خود بہت مشکل سے بولی۔۔۔۔ بولتے ہوئے روحان کا گلا روندھ گیا تھا جبکہ عینا کو ایک بار پھر رونا آنے لگا وہ سلاخوں سے سر ٹیک کر رونے لگی

****

رات کے نہ جانے کتنے بجے رہے تھے کھٹکے کی آواز سے آغول کی آنکھ کھلی اس نے بیڈ پر لیٹے ہوئے اپنا موبائل اٹھایا جس پر جہانگیر کی مسڈ کال شو ہو رہی تھی۔۔۔ رات میں وہ یقیناً گھر پہنچنے کے بعد آغول کو کال ملا رہا تھا مگر تھکن کے باعث آغول جلدی سو چکی تھی اس وقت صبح کے چار بج رہے تھے،، باہر چہل پہل کی آواز سے اس نے اندازہ لگایا کہ فاطمہ جاگ رہی تھی

وہ بیڈ سے اٹھ کر کمرے سے باہر نکلی مگر جیسے ہی فاطمہ کے کمرے میں پہنچی "مما" فاطمہ کا منہ اور ہاتھوں کو رسیوں سے باندھ کر اسے کرسی پر بٹھایا گیا تھا۔۔۔ آغول حیرت سے کہتی ہوئی فاطمہ کے پاس آنے لگی،،

فاطمہ مسلسل نفی میں سر ہلاتی ہوئی منہ سے آوازیں نکالنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔ جیسے وہ آغول کو اپنے پاس آنے سے منع کر رہی ہو

آغول فاطمہ کے پاس پہنچی ہی تھی کسی نے پیچھے سے اس کی ناک پر رومال رکھ دیا

****

صبح کے چھ بج رہے تھے اس کا موبائل مسلسل بجے جا رہا تھا

"ہیلو"

نیند سے بھری آنکھوں سے موبائل دیکھتا ہوا جہانگیر فاطمہ کی کال ریسیو کرنے لگا مگر جیسے جیسے فاطمہ اسے رو رو کر آغول کے بارے میں بتا رہی تھی ویسے ویسے جہانگیر کے ہوش اُڑتے گئے،،، وہ فوراً اٹھ کر بیٹھا

تھوڑی دیر پہلے ہی زاہدہ فاطمہ کے کمرے کی لائٹ آن دیکھ کر،، اس کے کمرے میں آئی تھی۔۔۔ رسیوں سے بندھے فاطمہ کے ہاتھ اور منہ زائدہ نے کھولے تو فاطمہ نے روتے ہوئے جہانگیر کو کال کر کے آغول کے بارے میں بتایا

*****

اس کے ساتھ اب آگے کیا ہونے والا تھا وہ اس بات سے بے خبر تھا کاشف زیری کو اس کے بارے میں علم ہو چکا ہو گا،، وہ کوئی عام بندہ نہیں اس کا خاص بندہ تھا معلوم نہیں کاشف زیری اس معاملے میں اس کی کس

حد تک مدد کرتا۔۔۔بہت ضبط اور برداشت کر کے اس نے پولیس کی مار کھائی تھی اور اپنا منہ کاشف زیری کے خلاف نہیں کھولا تھا۔۔۔وہ اپنی فیملی کو لے کر فکر مند تھا اس کے پیچھے اگر اس کی فیملی کو کچھ ہو جاتا تو وہ خود کو کبھی معاف نہیں کر پاتا

اس وقت صبح کے سات بج رہے تھے اور اور نائٹ ڈیوٹی کرنے والا اسٹاف نیند میں مشغول تھا.... مگر وہ دو گھنٹے سے جاگا ہوا تھا ایک عجیب سی گھبراہٹ اسے مسلسل ہو رہی تھی جس کے باعث نیند اس کی آنکھوں سے کوسوں دور تھی شاید جیل کی چار دیواری اور یہاں موجود مچھروں کی وجہ سے وہ بے چین تھا

روحان کا خیال عینا کی طرف چلا گیا وہ کل اس سے ملنے آئی تھی،،اس کی حالت دیکھ کر رو رہی تھی۔۔۔ روحان نے کبھی نہیں سوچا تھا وہ عینا سے شادی کرنے کے بعد جانے انجانے میں اس کے لئے تکلیف کا باعث بنے گا۔۔۔اس نے عینا کو بہت چاہا تھا شادی سے پہلے بھی اور بعد میں بھی،، مگر اسے اندازہ نہیں تھا شادی کے بعد اس کی اور عینا کی زندگی اتنی مشکل ہو جائے گی۔۔۔عینا جس مرحلے میں داخل ہو چکی تھی،، جس اسٹیج سے وہ اب گزرے گی وہ جانتا تھا عینا کو اس کی کتنی ضرورت ہو گی مگر وہ بہت بے بس اور لاچار ہو گیا تھا

کل جب جہانگیر اس کے پاس آیا تو روحان کا دل چاہا وہ اسے کاشف زیری کے سارے خفیہ راز اور کانٹیکس بتا دے اور ساتھ میں یہ بات بھی کے اس نے کس طرح چھپ کر،،جب جب اس سے ممکن ہوا جہانگیر کی کیسے مدد کی،، مگر یہاں آ کر بھی وہ بے بس تھا اور مجبور پر صرف اور صرف اپنی فیملی کو لے کر وہ کسی کو بھی کوئی نقصان نہیں پہنچانا چاہتا تھا

روحان ساری باتیں سوچ رہا تھا تب لاک اپ کا دروازہ کھلا۔۔۔روحان نے حیرت سے آنے والے کو دیکھا وہ انسپکٹر ادریس تھا روحان نے اسے کاشف زیری کے پاس کافی بار دیکھا تھا شاید وہ اس کے لئے کاشف زیری کا کوئی پیغام لے کر آیا ہو

"کیا مجھے تم لوگوں کو یاد دلانا پڑے گا میں تم لوگوں کا خاص بندہ ہوں 24 گھنٹے ہو چکے ہیں مجھے یہاں جیل میں بند ہوئے، ابھی تک کاشف سر نے میرے لیے کوئی ایکشن نہیں لیا

روحان انسپکٹر ادریس کو دیکھتا ہوا بولا شاید اس کی رہائی کا کوئی ذریعہ بن گیا تھا روحان اندر ہی اندر خوش بھی ہوا

"ایکشن کا ہی وقت ہے سر جی،، مجھے کاشف صاحب نے یہاں خاص آپ کے لیے بھیجا ہے مگر پہلے آپ مجھے یہ بتائیں کہ آپ نے پولیس کے ڈنڈوں کے ڈر سے کیا کچھ ان کے سامنے اگلا ہے"

انسپکٹر ادریس روحان کے پاس آتا ہوا اسے پوچھنے لگا

"میں نے بالکل اپنا منہ نہیں بولا ہے،، کاشف سر سے کہو وہ بے فکر رہیں اور جلد سے جلد مجھے یہاں سے نکالنے کا انتظام کریں"

روحان ادریس کو دیکھتا ہوا بولا تو ادریس ہنسنے لگا

آپ نے اپنا منہ بند رکھا یہ آپ نے بہت اچھا کیا اور کاشف صاحب نے مجھے یہاں ہمیشہ کے لئے آپ کا" منہ بند کرنے کے لئے بھیجا ہے" ادریس نے بولتے ہوئے اپنی جیب سے ہتھکڑی نکال کر روحان کے دونوں ہاتھ باندھے۔۔۔یہ عمل اتنی اچانک ہوا کہ روحان کو اپنی دفاع میں کچھ کرنے کا موقع ہی نہیں ملا

"یہ غلط ہے میں نے کاشف سے ہمیشہ وفاداری کی ہے جا کر اسے یاد دلاو"

وہ انسپکٹر ادریس کو چیختا ہوا بولا ادریس اپنی پاکٹ سے سرنج نکال کر اسے بھرنے لگا جسے دیکھ کر روحان کی آنکھیں خوف سے پھیلی

یہ زہریلا انجیکشن آپ کی وفاداری کا ہی صلہ ہے سر جی، کاشف صاحب نے آپ کو اس دنیا سے بھیجنے کا" "انتظام کیا ہے

انسپکٹر ادریس سرنج روحان کی گردن کے قریب لایا تبھی ادریس کا پیچھے سے کسی نے گریبان پکڑا اور اسے پیچھے دیوار کی طرف دھکا دیا

کس کی پرمیشن سے اندر آئے ہو تم" انسپکٹر ادریس کو پیچھے دھکا دینے کے بعد جہانگیر ادریس سے پوچھتا" ہوا مزید اسے مارنے کے لئے آگے بڑھا، ادریس نے ہاتھ میں موجود سرنج جہانگیر کے کندھے پر پیوست کرنا چاہی مگر اس سے پہلے جہانگیر اس کی کلائی مضبوطی سے پکڑ چکا تھا۔۔جہانگیر نے جھٹکے سے ادریس کا سرنج والا ہاتھ مروڑ کر کمر تک لے گیا،،، سرنج ادریس کے ہاتھ سے نیچے گر گئی

لاک اپ میں ہونے والے شور وغل سن کر انسپکٹر عالم اور ایک سپاہی بھاگتا ہوا لوک آپ کے اندر آیا اور ادریس کو قابو کیا

"اتارو اس کے جسم سے یہ وردی اور بند کرو اس کو"

جہانگیر غصے میں چیختا ہوا بولا انسپیکٹر عالم،، ادریس کو پکڑتا ہوا لاک اپ سے باہر لے گیا

روحان اب تک شاکڈ کے عالم میں بیٹھا ہوا تھا جہانگیر نے غصے میں روحان کو دیکھا اور لب بھینچ کر روحان کے پاس آتے ہوئے اس کا گریبان پکڑ کر اسے اٹھایا اور اپنے سامنے کھڑا کیا

"رونی مجھے بتاؤ کاشف زیری اس وقت کہاں ملے گا۔۔۔ آغول اس کمینے کے قبضے میں ہے، اگر آغول کو کچھ بھی ہوا ناں تو میں تمہیں زندہ نہیں چھوڑوں گا"

جہانگیر روحان کا گریبان پکڑ کر چیختا ہوا بولا

"آغول کاشف زیری کے قبضے میں ہے روحان بے یقینی سے جہانگیر کو دیکھتا ہوا بولا"

****

کلوروفوم کی زیادتی کی وجہ سے چار گھنٹے ہونے کو آئے تھے مگر آغول کو ہوش نہیں آیا تھا۔۔۔ وہ لوگ عینا کو کڈنیپ نہیں کر سکے تھے کیونکہ وہ جہانگیر کے گھر پر تھی۔۔۔ کاشف زیری آغول کو ہی دیکھ کر خوش ہو گیا

تھا۔۔۔ آغول کو ہوش میں لانے کے لیے بالٹی بھر پانی اس کے اوپر پھینکا گیا تب ایک دم اس کی آنکھیں کُھلی

یہ ایک بڑا سا ہال نما کمرہ تھا جہاں پر آٹھ سے دس مرد موجود تھے جو اسی کو دیکھ رہے تھے آغول کا سویا ہوا ذہن بیدار ہونا شروع ہوا۔۔۔ وہ تو فاطمہ کو دیکھ کر آگے بڑھ رہی تھی تب شاید۔۔۔ آغول نے اپنے ہاتھ کھینچنے کی کوشش کی جس سے اس کو اندازہ ہوا اس کے دونوں ہاتھ زنجیروں سے اوپر کی طرف بندھے گئے ہیں۔۔۔ اپنے ہاتھ باندھے دیکھ کر ساتھ میں اتنے سارے اجنبی چہرے دیکھ کر اسے خوف آنے لگا

انجان چہروں میں ایک اور چہرہ بھی اسے نظر آیا جسے دیکھ کر اسے عجیب وحشت ہونے لگی کاشف زیری چلتا ہوا آغول کے پاس آیا

"حُسن کا تو دیوانہ ہے بلیک کینگ اور تم ٹھہری حُسن کی ملکہ۔۔۔ بولو تمہارے حُسن کو کس خراج سے نوازو"

کاشف زیری آغول کے سامنے آکر کھڑا ہوا اور بولتا ہوا وہ آغول کے چہرے پر اپنی انگلیاں پھیرنے لگا۔۔۔ اس کے چھونے سے آغول کو کراہیت محسوس ہو رہی تھی جب وہ اپنا ہاتھ آغول کی گردن پر لایا تو آغول کی برداشت ختم ہوئی اس نے بے ساختہ کاشف زیری کے منہ پر تھوک دیا جس سے ایک پل کیلئے اس کا ہاتھ آغول کی گردن پر رک گیا مگر دوسرے ہی پر اس نے آغول کی گردن کو دبانا شروع کر دیا۔۔۔ آغول بے بس تھی اور بری طرح مچل رہی تھی کیونکہ کاشف زیری کی انگلیاں اس کی گردن میں بری طرح گڑھ رہی تھی

آغول کو لگا اب اس کی آنکھیں باہر آجائیں گی،،تب کاشف زیری نے اس کی گردن چھوڑی آغول بری طرح کھانسنے لگی

بہت نادان ہو تم اور بلیک کینگ بہت ظالم،،،وہ ہر خوبصورت لڑکی کو اس کی نادانی کی سخت ترین سزا دیتا" ہے"

کاشف زیری نے بولتے ہوئے آپ نے ایک آدمی کو اشارہ کیا وہ دیوار پر لگے ہوئے پہیئے کو گول گھمانے لگا

آغول جو کہ پہلے ہی خوفزدہ تھی وہ اپنے وجود کو اوپر ہوا میں اٹھتا ہوا دیکھ کر پریشان ہونے لگی۔۔۔ جیسے جیسے وہ پہیئہ گھومے جارہا تھا ویسے ویسے اس کے ہاتھ میں بندھی ہوئی زنجیریں اسے اوپر کی طرف کھینچے جا رہی تھی۔۔۔ آغول کو خوف کے مارے رونا آنے لگا۔۔۔ ابھی وہ اپنی قسمت کا ماتم بھی نہیں کر پائی تھی کہ کاشف زیری نے اس پہیئے کہ برابر میں موجود ایک بٹن دبایا۔۔۔

آغول نے ڈرتے ہوئے نیچے زمین پر دیکھا،، جہاں چند سیکنڈ پہلے وہ کھڑی تھی،، بٹن دبانے کے ساتھ ہی وہ حصہ زمین کا الگ ہو گیا اب وہاں پر کوئلے دھک رہے تھے۔۔۔ اب وہ آدمی دوبارہ اس پہیئے کو گھمانے لگا جس سے آغول کا وجود واپس نیچے آنے لگا۔۔۔ آغول نے خوف کے مارے زور زور سے چیخیں مار کر رونا شروع کر دیا

پھر اس آدمی نے پہیئے کو وہی روک دیا۔۔۔ آدھا گھنٹہ گزر گیا تھا اسے یوں زنجیروں کے ساتھ ہوا میں لٹکے ہوئے۔۔۔ دونوں ہاتھوں میں بندھی ہوئی زنجیروں کی وجہ سے اس کی کلائیوں سے اب خون رسنے لگا

تھا۔۔۔اس کے دونوں بازو پوری طرح دُکھ رہے تھے اسے لگ رہا تھا تھوڑی دیر میں اس کے بازو ان زنجیروں میں اوپر لٹکے رہ جائیں گے اور اس کا وجود نیچے دھکتے ہوئے کوئلوں کی نظر ہو جائے گا۔۔۔پسینے سے اس کا پورا جسم شرابور ہو چکا تھا جبکہ اس کے دونوں پاؤں کوئلوں کے دہکنے کی وجہ سے بری طرح سُرخ ہو چکے تھے۔۔۔شاید اب اس کی برداشت ختم ہو چکی تھی اور ہمت جواب دے چکی تھی وہ یونہی فضا میں لٹکی ہوئی بے ہوش ہو گئی

****

جب آغول کو ہوش آیا تو اس نے اپنے آپ کو خوبصورت سے کمرے میں بیڈ پر لیٹا ہوا پایا اس کا پورا جسم بری طرح درد کر رہا تھا اس میں اتنی بھی ہمت نہیں تھی کہ وہ اپنے جسم کو ہلکی سی جنبش دے سکے دونوں پاؤں میں اس کے آبلے پڑھ چکے تھے وہ چلنے سے محروم تھی جبکہ کلائیوں سے نکلتا ہوا خون اب خشک ہو چکا تھا

تھوڑی دیر بعد کمرے کا دروازہ کُھلا وہ بغیر ہلے صرف پلکے اٹھا کر آنے والے کو دیکھنے لگی

"یہ بلیک کینگ کی خواب گاہ ہے، جس لڑکی پر بلیک کینگ کا دل آجائے اس لڑکی کو یہاں لایا جاتا ہے۔۔۔"

"تمھیں معلوم ہے یہاں آنے والی لڑکی کے ساتھ بلیک کینگ کیا کرتا ہے

کاشف زیری چلتا ہوا آغول کے پاس آیا اور اس سے پوچھنے لگا،،اس کی باتیں آغول کو ڈرانے لگی وہ ڈر کے مارے اٹھنے کی کوشش کرنے لگی

نہ نہ نہ اٹھو نہیں،، جو تم سمجھ رہی ہو بلیک کینگ وہی کرے گا تمہارے ساتھ، مگر ابھی نہیں پہلے وہ"
"تمہارے اس خوبصورت جسم پر اپنے نام کے پہلے لفظ مہر لگائے گا اس کے بعد ہی وہ تمہیں اپنا بنائے گا

کاشف زیری بولتا ہوا آغول کی طرف جُھکا آغول زور سے چیخنے لگی مگر کاشف زیری اس کی قمیض کمر کی طرف سے پھاڑ چکا تھا۔۔۔ پھر وہ قہقہہ لگا کر کمرے میں موجود آتشدان کے پاس آیا اور ایک لوہے کی سلاخ اٹھا کر اسے گرم کرنے لگا۔۔۔

آغول خوفزدہ ہو کر چیختی ہوئی بیڈ سے اترنے کی کوشش کرنے میں نیچے گر گئی، وہ مر جانا چاہتی تھی مگر ایسی دردناک اور شرم ناک موت نہیں۔۔۔ خوف کے مارے چیختے ہوئے اس نے دروازے کی طرف قدم بڑھانے چاہے مگر پاؤں میں موجود چھالوں کی وجہ سے اس سے چلا نہیں گیا وہ فرش پر دوبارہ گری اور کاشف زیری آغول کو خوفزدہ دیکھ کر زور زور سے ہنستا ہوا لوہے کی سلاخ کو مزید گرم کرتا ہوا آغول کے کاٹیٹو بنانا چاہتا تھا k پاس آنے لگا۔۔۔ وہ آغول کی کمر پر

آغول چیختی ہوئی اپنے آپ کو فرش پر گھسیٹ کر دروازے کی طرف بڑھنے لگی۔۔۔ اچانک سے کمرے کا دروازہ کُھلا اور دو افراد بجلی کی رفتار سے کمرے کے اندر داخل ہوئے ایک کاشف زیری پر جھپٹا تھا جبکہ دوسرے فرد نے فرش پر بیٹھ کر آغول کے وجود کو سینے سے لگا کر خود میں چھپا لیا

کمرے سے باہر آغول کی چیخوں کی آوازیں آرہی تھی،، جہانگیر کمرے کا دروازہ کھولتے ہی آغول کی طرف دیکھے بنا کاشف زیری پر جھپٹا اور اسے بری طرح پیٹنا شروع کر دیا۔۔۔ جہانگیر کا اس وقت کاشف زیری کو دیکھ کر خون کھول رہا تھا اس گھٹیا انسان نے اس کی بیوی پر بری نظر ڈالی تھی بلکہ اسے اغوا بھی کروایا تھا

جہانگیر اب اسے زندہ نہیں چھوڑنے والا تھا جہانگیر کاشف زیری کو موقع اور مہلت دیے بغیر مارتا ہی جا رہا تھا

کاشف زیری کے ہاتھ میں موجود لوہے سلاخ نیچے گر چکی تھی جہانگیر نے وہ لوہے کی گرم سلاخ اٹھا کر کاشف زیری کو اس سے بری طرح مارنا شروع کر دیا جس سے کاشف زیری کے منہ سے دردناک چیخیں نکلنے لگی

جبکہ دوسری طرف روحان فرش پر بیٹھا ہوا آغول کو اپنے حصار میں لے کر بلند آواز میں رو رہا تھا۔۔ اس کا آغول کی حالت دیکھ کر دل پھٹنے کے قریب تھا۔۔۔ آغول کو اپنی جیکٹ پہنا کر وہ آغول کے بے ہوش وجود کو سینے سے لگا کر ایک بار پھر رو پڑا تھا

جہانگیر نے جب اسے بتایا کہ آغول کو کاشف زیری نے کڈنیٹ کر لیا ہے،، تب وہ اور جہانگیر پولیس کی بھاری نفری لے کر الکینگ ہوٹل پہنچے تھے۔۔۔۔ پولیس نے چاروں طرف سے ہوٹل کو گھیرے میں لے کر کاشف زیری کے آدمیوں کو حراست میں لیا،، بہت سارے بچوں اور لڑکیوں کو بھی بازیاب کروایا جبکہ ہوٹل الکینگ کے ٹاپ فلور پر موجود سویٹ جو کہ کاشف زیری کا تھا، روحان جہانگیر کو لے کر وہاں پر پہنچا

****

آہستہ سے آغول نے اپنی آنکھیں کھولی تو اس نے اپنے آپ کو اسپتال کے روم میں موجود پایا۔۔۔اسے بس یہ یاد تھا جب اس نے شدت سے اللہ کو یاد کیا تھا تب اللہ پاک نے اس کے شوہر اور بھائی کو وہاں بھیج دیا تھا

روحان اس کے زخمی وجود تو خود سے لپٹائے ہوئے بری طرح رو رہا تھا مگر جہانگیر۔۔۔۔وہ جہانگیر کو نہیں دیکھ پائی تھی اس کی آنکھیں بند ہو گئی تھی مگر وہ بے ہوشی میں جہانگیر کی آواز سن سکتی وہ اس کا گال تھپتھپتا ہوا زور سے اس کا نام پکار رہا تھا۔۔۔کمرے کا دروازہ کُھلتے ہی آغول کی نظر کمرے کے اندر آتے ہوئے جہانگیر پر گئی جو اسی کے پاس آ رہا تھا

"کیسا محسوس کر رہی ہو اب"

جہانگیر اس کے پاس آ کر اس کے گال پر ہاتھ رکھتا ہوا پوچھنے لگا

"آپ نے مجھے بچا لیا"

آغول جہانگیر کو دیکھتی ہوئی آہستہ آواز میں بولی

"اپنی زندگی کو بچا لیا"

جہانگیر نے آغول کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے اعتراف کیا،،وہ ابھی بھی اس کے گال پر ہاتھ رکھے سنجیدگی سے آغول کو دیکھ رہا تھا

جب پولیس ہوٹل کے کمرے میں آئی اور کاشف زیری کا آدھ مرا وجود جہانگیر سے چھڑوا کر پولیس نے اپنی تحویل میں لیا تو جہانگیر بھاگتا ہوا روحان کے پاس آیا۔۔۔روحان کے حصار سے آغول کا وجود اپنے حصار میں لے لیتا ہوا وہ کس طرح آغول کو پکار رہا تھا وہ اس وقت بہت ڈر گیا تھا

جہانگیر میں نے زندگی میں اس سے زیادہ تکلیف اور اذیت برداشت نہیں کی جتنی آج برداشت کی، مگر" اس کے باوجود خدا نے میری عزت کو اس شیطان سے۔۔۔

آغول کا جملہ مکمل ہونے سے پہلے جہانگیر اپنا ہاتھ اس کے ہونٹوں پر رکھ چکا تھا

مجھے کچھ نہیں سننا،نہ ابھی،نہ زندگی میں کبھی،،میں بس یہ جانتا ہوں تم میری عزت ہو،،میری جان،،" "میری زندگی ہو

جہانگیر اس کے چہرے کے قریب اپنا چہرہ لا کر سنجیدگی سے بولا اسے تکلیف ہوئی تھی کہ اس کی بیوی اپنے کردار کی وضاحت اس کو دے

تمہیں معلوم ہے تم مجھے شروع سے ہی بہت اچھی لگتی تھی جب مجھے معلوم ہوا کہ میری شادی تم سے" ہونے والی ہے تو ایک عجیب سا احساس میرے اندر سما گیا تھا۔۔۔اپنی اس کیفیت کو میں چاہ کر بھی کوئی نام نہیں دے پا رہا تھا،، تمہارے اندر بہت سی عادتیں اور باتیں سخت ناپسند ہونے کے باوجود،، تم پر لاکھ غصہ

کرنے کے باوجود،، میرا دل کبھی تمہیں ناپسند نہیں کر پایا۔۔۔ میں اگر اپنے دل کو سمجھاتا بھی کہ یہ لڑکی مجھے ناپسند کرتی ہے، مجھ سے نفرت کرتی ہے۔۔ تم بھی اس سے نفرت کرو،، تو میرا دل مجھے سختی سے خاموش کروا دیتا،، کہتا وہ جو بھی کرے مگر تمہیں اس سے محبت ہی کرنی ہے"

جہانگیر نے بولتے ہوئے آغول کو ہلکا سا بیڈ سے اٹھایا اور آغول کے گلے لگتے ہوئے اس نے جُھک کر آغول کے شولڈر سے تھوڑا نیچے تل پر اپنے ہونٹ رکھے

آغول کے ہونٹوں پر بے ساختہ مسکراہٹ آئی آج اس کے شوہر نے نہ صرف اس کی تعریف کی تھی بلکہ اپنی محبت کا بھی اعتراف کیا تھا اپنے محسوسات بتائے تھے،، جو وہ اس کے بارے میں محسوس کرتا تھا اور اس تل کو تو وہ اکثر اپنے ہونٹوں سے چھوتا رہتا تھا۔۔۔ شاید یہ تل بھی جہانگیر کو بہت پسند تھا

سنو ابھی اگر آنٹی تمہیں اپنے ساتھ گھر لے جانے کی بات کریں تو انہیں سہولت سے خود ہی منع کر" دینا۔۔۔ میرے ساتھ ہمارے گھر چلنا ہے تمہیں،، جب انکل ڈسچارج ہو جائیں گے تب جتنے دن رہنا چاہو رہ "لینا

جہانگیر آغول کو واپس بیڈ پر لٹاتا ہوا بولا تو آغول اسے گھورنے لگی

آپ کے ساتھ کیسے جا سکتی ہوں بھلا، ابھی تو مجھے سہارے کی ضرورت ہے۔۔۔ سہی سے کھڑی تھی نہیں" "ہو پاؤں گی ایک دو دن

اسے پاؤں کے چھالے یاد آئے تو وہ جہانگیر سے بولی

"تین دن کی چھٹی لے لی ہے میں نے،،24 گھنٹہ سہارا دینے کے لیے تیار ہوں اور کچھ"

جہانگیر سنجیدگی سے آغول سے پوچھنے لگا تو آغول کو ہنسی آگئی وہ اس وقت بہت ٹچی ہو رہا تھا یا پھر ڈر گیا تھا،، جبھی اسے اپنی نظروں کے سامنے رکھنا چاہتا تھا

"ڈیڈی کی طبیعت کیسی ہے"

آغول کا ذہن منصور کی طرف چلا گیا تو وہ جہانگیر سے پوچھنے لگی

"کافی بہتر ہے وہ ماشااللہ سے روم میں شفٹ کر دیا ہے انہیں مگر عینا اور آنٹی نے انہیں تمہارے بارے میں کچھ بھی نہیں بتایا۔۔۔ تھوڑی دیر بعد ان سے موبائل پر بات کر لینا" منصور کی حالت کے پیش نظر جہانگیر نے ہی فاطمہ اور عینا کو منصور سے کچھ بھی شیئر کرنے سے منع کر دیا تھا

"جہانگیر۔۔۔ وہ بھائی۔۔۔ کیا آپ ان کے لیے کچھ بھی نہیں کر سکتے"

آغول بہت امید سے جہانگیر کی طرف دیکھتی ہوئی بولی تو جہانگیر لمبا سانس خارج کرتا ہوا آغول سے گویا ہوا

"کاشف زیری اور رونی دونوں ہی پولیس کسٹڈی میں ہیں،، رونی کاشف زیری کے خلاف گواہی دینے کے لئے تیار ہو گیا ہے۔۔ اس نے کاشف زیری کے بارے میں کافی کچھ انفارمیشن پولیس کو دی ہے،، قانون کے ساتھ کوپریٹ کرتے ہوئے ہمیں اس جگہ تک پہنچایا ہے جہاں کاشف زیری نے لڑکیوں اور بچوں کو

قیدی بنا کر رکھا ہوا تھا اور پہلے بھی اس نے اپنا نام بیچ میں لائے بغیر پولیس کی کافی ہیلپ کی ہے مگر ساتھ ہی اس نے دو قتل کا بھی اقرارِ جرم کیا ہے"

جہانگیر خاموش ہوا تو آغول بے یقینی ست جہانگیر کو دیکھنے لگی جہانگیر نے اس کا ہاتھ تھاما

"میں نے اپنی طرف سے پوری کوشش کی ہے رونی کے لیے،، ہفتے بعد عدالت میں پیشی ہے،، مجھے پوری امید ہے قانون اس کے خلاف کوئی سخت ایکشن نہیں لے گا بلکہ اس کے ساتھ رعایت کرے گا مگر وہ جرائم پیشہ افراد کے ساتھ منسلک رہا ہے تو اسے تھوڑی بہت زیادہ ملے گی۔۔۔ میں تمہیں اور عینا کو سارے حقائق اس لئے بتا رہا ہوں تا کہ تم دونوں انٹی اور انکل کو آگے حوصلہ دو نہ کہ ان کے سامنے رونے بیٹھ جاؤ"

جہانگیر کی بات سن کر آغول نے آنکھ میں نمی کو انگلی کی پور سے صاف کیا

****

سات سال بعد

صبح الارم کی آواز پر اس کی آنکھ کھلی، الارم بند کرنے کے بعد سوئے ہوئے جہانگیر کا ہاتھ اپنے اوپر سے ہٹاتے ہوئے آغول بیڈ سے اتری۔۔ بے بی کوٹ میں سوئے ہوئے تین سالہ زارون پر ایک نظر ڈال کر کمرے کی کھڑکی کھولی۔۔۔ کافی دیر سے گھر کی چھت پر کّوا بیٹھا مسلسل کائے کائے کر کے اس کی نیند میں خلل ڈال رہا تھا۔۔۔ دی جان کی بات یاد کر کے اسے ہنسی آئی بقول دی جان کے گھر میں آنے والے مہمان کی آمد کا پتہ دیتا ہے یہ کّوا۔۔۔

مگر نئے آنے والے مہمان کی آمد میں ابھی پورے تین ماہ باقی تھے آغول نے بے ساختہ اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھ کر سوچا۔۔۔ہارون اور زارون کی پیدائش کی بانسبت اب کی بار اس کا ڈیل ڈول کافی ہیوی ہو گیا تھا مگر اب اسکو ایکسر سائز یا یوگا، کی نہ ضرورت رہی تھی نہ ہی فرصت ملتی تھی،،، کھڑکی بند کر کے وہ جہانگیر کے پاس آئے جو ابھی تک سو رہا تھا

"جہانگیر اُٹھ جائے ناشتہ بنانے لگی ہوں"

آغول جہانگیر کے قریب بیڈ پر بیٹھتی ہوئی آہستہ آواز میں بولی کیونکہ زارون اگر جاگ جاتا تو اس کا ناشتہ بنانا مشکل ہو جاتا

"کیوں اٹھ گئی یار اتنی جلدی، کل رات کو بتایا تو تھا صبح لیٹ نکلنا ہو گا میرا"

جہانگیر نے بہ مشکل آنکھ کھولیں اور وہ بھی آہستہ آواز میں بولا کیونکہ اسے بھی زارون کے جاگنے کا خدشہ تھا۔۔۔اگر اس کی یہ دو نمبر کی اولاد جاگ جاتی تو پھر دوسرے کمرے میں سوئی ہوئی دی جان اور ہارون کیا سونا بھی ناممکن تھا

"حد ہوتی ہے جہانگیر کل رات آپ نے مجھے کب بتایا کہ لیٹ نکلنا ہو گا آپ کا"

آغول گھورتی ہوئی جہانگیر کو دیکھتی ہوئی پوچھنے لگی

اگر نہیں بتایا تو اس میں بھی تمہاری غلطی ہے، مجھے بولنے کا موقع ہی کہاں دیتی ہوں پوری رات تمہارا ہی ٹیپ" "چلتا رہتا ہے۔۔۔ ابھی تھوڑی دیر سونے دو اور خود جا کر لیٹ جاؤ

جہانگیر آہستہ آواز میں بولتا ہوا دوسری طرف کروٹ لینے لگا تھا تو آغول نے اس کا رخ اپنی طرف کیا

کیا بول رہے ہیں آپ،، پوری رات میرا ٹیپ چلتا رہتا ہے کونسا میں اپنے دل کی باتیں کرتی ہو آپ" سے۔۔۔ یہی بتا رہی تھی نہ رات میں کہ کل دی جان کی کل طبیعت خراب رہی، انہیں ڈاکٹر کے پاس لے کر گئی تھی اور پرسوں ہارون کی اسکول میں پیرنٹس میٹنگ ہے وہاں میرا جانا مشکل ہو گا تو آپ چلے جایئے گا۔۔۔ اور یہ آپ کی دو نمبر کی اولاد۔۔۔ اس کا کارنامہ تو میں نے کل رات کو بتایا بھی نہیں اس نے کتنا پریشان کیا ہے مجھے،، جانتے کل اس نے اپنے پورے بالوں میں لوشن کی بوتل انڈیل لی،، تین سے چار دفعہ اسکو شیمپو کروانا پڑا تب جا کر اس کے بالوں سے وہ لوشن نکلا۔۔۔ کتنی شدت سے دل چاہا تھا اس کو خوب "جوتے لگانے کا،، اگر دی جان نے اپنی قسم نہ دی ہوتی تو لگا بھی دیتی

اپنی آدھی بھڑاس جو وہ کل رات کو نہیں نکال پائی تھی اس وقت نکالتے ہوئے بولی

آہستہ تو بولو یار ابھی یہ جن جاگ جائے گا تو دھمال مچا دے گا پورے گھر میں،، اب میں جاگ گیا ہوں تم" "اپنے دل کی بات کر لو،، کیا ہے تمہارے دل میں

جہانگیر ایک نظر بے بی کوٹ میں سوئے ہوئے زارون کو دیکھ کر احتیاط سے آغول کا سر اپنے سینے پر رکھتا ہوا بولا

"مجھے اب محسوس ہوتا ہے آپ پہلے جیسا پیار نہیں کرتے مجھے"

آغول جہانگیر کے سینے پر سر رکھ کر بولی تو جہانگیر نے اسکا چہرا تھام کر اپنی طرف رخ کیا ساتھ ہی گھورنے لگا

سات سالوں میں تیسری بار تمہاری مما کو نانی بنانے والا ہوں اور کتنا پیار چاہیئے تمہیں" جہانگیر حیرت سے "

بولا تو آغول نے اس کے سینے پر مُکا مارا

میں وہ بات نہیں کہہ رہی ہو، آپ پہلے کی طرح رومانٹیک انداز میں میری تعریف نہیں کرتے ہیں، ہفتے"

"بھر پہلے میں نے اپنے بالوں کی کٹنگ کروائی تھی نوٹ بھی نہیں کیا آپ نے

سارا دن گھر کی ذمہ داریوں اور بچوں کی دیکھ بھال کے باوجود آغول کو جہانگیر کی توجہ اپنے اوپر چاہیے ہوتی

تھی وہ جب بھی ذرا سا غافل ہوتا آغول اس سے یوں ہی شکوہ کرتی

تم رومینٹک ہونے کی بات کر رہی ہوں یہ ہمارے دو نمبر کی اولاد، ڈھنگ سے بات بھی نہیں کرنے دیتی"

مجھے تم سے، پرسوں رات کو تو یہ جن مجھے صاف بول رہا تھا۔۔۔ یہ میری مما ہیں آپ ان کے پاس نہیں اپنی

دی جان کے کمرے میں ان کے پاس سویا کریں۔۔۔ اور وہ ہفتے بھر پہلے جو تمہیں میڈیسن اپنے ہاتھ سے کھلا

رہا تھا، تب نہیں دیکھا تم نے کتنا لڑ رہا تھا مجھ سے۔۔۔ اس کے دنیا میں آنے کے بعد تو مجھے خود ہی حیرت ہو

"رہی ہے کہ میں تیسری بار کامیاب کیسے ہو گیا میں

جہانگیر کی بات سن کر آغول ہنسنے لگی اس نے جہانگیر کے سینے پر اپنے ہونٹ رکھے

زارون شروع سے ہی آغول سے اس حد تک اٹیچ تھا کہ وہ جہانگیر کی اپنی ماں سے بے تکلفی برداشت نہیں کر پاتا تھا وہ اپنے باپ سے خوب لڑتا۔۔۔ شکلاً وہ آغول سے ملتا تھا اس نے رنگ روپ بھی آغول سے ہی چرایا تھا۔۔۔ جبکہ ہارون بنا بنایا اپنے باپ کی کاپی تھا ویسا ہی رنگ روپ جہانگیر کے نین نقش۔۔۔ لیکن آغول کی اپنے بڑے بیٹے جان تھی۔۔۔ وہ چھوٹی سی عمر میں ہی گھر کے ہر فرد کا خیال رکھنے والا حساس طبعیت کا تھا

"تیسری بار کی خوشخبری پر تو مما بھی مجھ سے پوچھ رہی تھی کہ جہانگیر اور کتنے بچوں کا ارادہ رکھتا ہے"

آغول جہانگیر کے سینے پر تھوڑی رکھتی ہوئی جہانگیر کو فاطمہ کی بات بتانے لگی جس پر جہانگیر ہنسا

"اگر اب کی بار تم مجھے بیٹی نہیں دیتی تو یہ سلسلہ یونہی جاری رہتا"

جہانگیر کے بولنے پر آغول نے گھور کر جہانگیر کو دیکھا جس پر جہانگیر آنکھ مار کر مسکرا دیا

****

سات سال چھ ماہ بعد آج وہ کُھلی فضا میں سانس لے رہا تھا۔۔۔ جیل کی چار دیواری سے آج اُسے رہائی نصیب ہوئی تھی۔۔۔ باہر نکل کر روحان نے جہانگیر کو اپنا منتظر پایا

"رہائی بہت بہت مبارک ہو"

جہانگیر آگے بڑھ کر روحان کے گلے ملا تو روحان گلے ملنے کے بعد منتظر نگاہوں سے اس کو دیکھنے لگا

"میری جلدی رہائی کی خبر سے شاید دوسرے کسی اور کو اتنی خوشی نہیں ہوئی"

روحان جہانگیر کو دیکھتا ہوا پوچھنے لگا شاید وہ کسی اور کا بھی منتظر تھا

تمہاری رہائی کے متعلق میں نے کسی اور کو بتایا ہی نہیں،، تمہیں اچانک سامنے دیکھ کر سب کتنا خوش"
"ہو گیں ان سب کی خوشی کا اندازہ تم گھر چل کر خود لگا لینا

جہانگیر روحان کو دیکھتا ہوا بولا

اس کی رہائی میں ابھی چھ ماہ باقی تھے مگر بہت سے قیدیوں کا جیل میں نظم وضبط اور اچھا ریکارڈ دیکھ کر ان کی سزا میں کمی لائی گئی تھی روحان کا نام بھی ان خوش نصیبوں میں شامل تھا

سوچ کیا رہے ہو گاڑی میں بیٹھو، گھر نہیں چلنا" جہانگیر روحان کو دیکھتا ہوا بولا"

تم نے میرے لیے بہت کچھ کیا ہے جیڈی، میرے پیچھے مما، ڈیڈی، عینا، زیان کا خیال رکھا ہے۔۔۔ یہاں"
مجھ سے ملنے آتے رہے،، میرے لئے کافی بھاگ دوڑ کی۔۔۔ میں نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ زندگی میں تمھارا شکریہ ادا کروں گا مگر تم نے مجھے شکریہ کہنے پر مجبور کر دیا بہت بہت شکریہ یار" روحان ایک بار پھر جہانگیر کے گلے لگا

اس میں شکریہ والی کون سی بات ہے، تم آغول کے بھائی کے ساتھ ہی عینا کے شوہر بھی ہو۔۔۔ تم سے " ایک نہیں دو رشتے ہیں میرے۔۔۔ کالج کے زمانے میں بے شک ہماری نہیں بنی مگر جب ہمارے درمیان "دہرے رشتے بن گئے پھر دلوں کو تو یوں ملنا ہی تھا

جہانگیر روحان کا کاندھا تھپتھپاتا ہوا بولا اور اسے گاڑی میں بیٹھنے کا اشارہ کیا

سات سال پہلے جب کاشف زیری کو سزائے موت سنائی گئی تھی تبھی کاشف زیری کے خلاف گواہی دینے اور قانون کی مدد کرنے پر آرٹیکل 16 کے تحت روحان کی سزا میں کمی لاتے ہوئے اسے آٹھ سالہ قید بامشقت کی سزا کے ساتھ 50 لاکھ روپے جرمانہ اس پر عائد کیا گیا تھا

****

"زیان خاموشی سے کھانا کھاؤ ورنہ میں تمہیں اسٹور میں بند کر دوں گی"

عینا ہاتھ میں پلیٹ لیے مسلسل ٹیبل کے چکر لگاتی ہوئی زیان کو دھمکی دے رہی تھی اور زیان عینا کو اپنے پیچھے بھگاتا ہوا مسلسل ٹیبل کے چکر کاٹ رہا تھا

"میں نے بول دیا مما مجھے فرنچ فرائز کھانے ہیں آئی ہیٹ بھنڈی"

زیان مسلسل احتجاج کرتا ہوا بول رہا تھا

"کیا مسئلہ ہو گیا ہے تمہارے ساتھ عینا، کیوں ہر وقت بچے کے پیچھے پڑی رہتی ہو"

فاطمہ زیان کی آواز کر اپنے کمرے سے نکل آئی اور ہمیشہ کی طرح عینا کو سمجھانے لگی فاطمہ کو یہی لگتا تھا کہ وہ ہر وقت اس کے پوتے کے پیچھے پڑی رہتی تھی

آپ نے غور نہیں کیا کس قدر نخرے بڑھ گئے ہیں اسکے،، کھانے پینے میں کس قدر پریشان کرنے لگا" "ہے۔۔۔اس کی ٹیچر بھی کمپلین کر رہی تھی کہ یہ لنچ ڈھنگ سے نہیں کرتا

عینا رک کر فاطمہ کو بتانے لگی

ٹیچرز کا تو کام ہی شکایت لگانا ہے،، کوئی نخرے نہیں بڑھے ہیں بس بھنڈی شروع سے ہی پسند نہیں کرتا" "جیسے اس کا باپ پسند نہیں کرتا تھا،، زیان آجاؤ کچن میں دادو آپ کو فرائز بنادیں گی

فاطمہ زیان کو لے کر کچن میں چلی گئی جبکہ عینا دونوں دادی اور پوتے کو گھورتی رہ گئی

آغول بالکل ٹھیک کہتی تھی فاطمہ کے بارے میں، کہ زایان اور زارون کو بگاڑنے میں پورا پورا فاطمہ کا ہی ہاتھ ہے۔۔۔عینا پلیٹ ٹیبل پر رکھ کر اپنے بیڈ روم میں چلی آئی اور موبائل اٹھا کر کلینڈر میں ڈیٹ دیکھنے لگی ابھی پورے چھ ماہ باقی تھے وہ اداسی سے سوچنے لگی اور گیلری میں جا کر روحان کی پکز دیکھنے لگی

عینا سارا دن اپنے آپ کو مصروف رکھتی ہر وقت کسی نہ کسی کام میں مشغول رہتی مگر جب فارغ ہو جاتی تو اس کا یہی مشغلہ ہوتا،، روحان کی تصویریں دیکھنا اور بیتے ہوئے حسین دنوں کو یاد کرنا

جب روحان کو آٹھ سال کی سزا سنائی گئی تھی وہ جیسے ٹوٹ کر بکھر گئی تب جہانگیر اور آغول نے نہ صرف اسے سنبھالا بلکہ منصور اور فاطمہ کو بھی سنبھالا تھا

وہ وقت بہت مشکل تھا روحان کی سزا کے ساتھ قانونی طور پر پراپرٹی کا کافی زیادہ حصہ اور جہاز ضبط کر لیا گیا تھا،، منصور نے 50 لاکھ روپے جرمانہ بھرنے کے بعد اپنا عالیشان گھر بیچ دیا تھا جس میں جہانگیر منصور کی کافی مدد کی اور اس گھر کی آدھی رقم سے منصور کو اپنی کالونی میں دو گلی چھوڑ کر ایک اچھا سا بنگلو دلوا دیا۔۔۔ جو منصور کے پہلے گھر کے مقابلے جتنا بڑا نہیں تھا مگر پھر بھی بہت اچھا تھا باقی بچی ہوئی رقم سے منصور نے جہانگیر کے مشورے پر ہی اپنے چار دوستوں کے ساتھ پارٹنر شپ پر بزنس اسٹارٹ کیا تھا

عیش و عشرت کی زندگی ختم ہو چکی تھی حالات پہلے جیسے نہیں رہے تھے مگر پھر بھی اور اسے بہت اچھے تھے وقت کافی بدل گیا تھا فاطمہ آب عینا کو مڈل کلاس ہونے کا طعنہ نہیں دیتی تھی مگر اکثر زیان کے پیچھے عینا سے اس کی لڑائی ضرور ہو جاتی۔۔ فاطمہ کو اپنے پوتے اور نواسے بے حد عزیز تھے

مگر ایک بات کو لے کر فاطمہ اور عینا کی سوچ بہت ملتی اور وہ باتیں روحان سے ناراضگی۔۔۔ وہ دونوں ہی روحان سے ناراض تھی کیونکہ روحان نے جہانگیر کو صاف منع کر دیا تھا کہ وہ عینا آغول یا فاطمہ کو لے کر جیل میں ملاقات کے لئے یہاں لے کر نہیں آئے،، اگر ان تینوں میں سے کوئی بھی یہاں آیا تو وہ ان سے نہیں ملے گا اور واقعی ساڑھے سات سال وہ صرف اور صرف منصور اور جہانگیر سے ہی ملا تھا

جس دن دنیا میں زیان کی آمد ہوئی تھی اس دن نہ جانے کتنی مشکلوں سے سفارش کر کے جہانگیر صرف 15 منٹ کے لیئے روحان کو ایک انسپکٹر کی ہمراہ اسپتال لے کر آیا تھا تب روحان اپنے بیٹے کو دیکھا تھا،، آغول اور فاطمہ سے بھی ملا تھا جبکہ عینا نے یہ موقع اپنی بے ہوشی کے باعث گنوا دیا تھا وہ عینا کو دور سے دیکھ کر چلا گیا تھا بعد میں جب عینا کو معلوم ہوا کے روحان تھوڑی دیر کے لئے آیا تو وہ کتنے دنوں تک اداس رہی

عینا نے ساری باتیں سوچتے ہوئے اپنا موبائل واپس رکھا تب اسے محسوس ہوا جیسے گھر میں کوئی مہمان آیا ہے اسے جہانگیر کی آواز آرہی تھی مگر ساتھ میں اور کوئی تھا جس سے ملکر فاطمہ رو رہی تھی مگر فاطمہ کیوں رو رہی تھی عینا بیڈ سے اتری

"مما ڈیڈ ہمارے پاس واپس آ گئے ہیں"

اس سے پہلے عینا کمرے سے نکلتی زیان بھاگتا ہوا کمرے میں آیا،، عینا کو دیکھتا ہوا بتانے لگا اور واپس چلا گیا

سب بچوں کو یہی بتایا گیا تھا کہ زیان کے ڈیڈ باہر ملک میں کام کرتے ہیں،، عینا دل تھام کر کمرے سے باہر نکلی تب اس نے روتی ہوئی آغول کو دیکھا جو روحان کے گلے لگے ہوئے اس سے شکوہ کر رہی تھی

سب بچے حیرت زدہ ہو کر روحان کو دیکھ رہے تھے منصور اور فاطمہ بھی اشکبار تھے۔۔۔ صرف جہانگیر تھا جو کہ اپنے سرپرائز پر مسکرا رہا تھا

عینا ٹرانس کی کیفیت میں چلتی ہوئی باہر آئی روحان آغول کے کندھے سے ہاتھ ہٹاتا ہوا عینا کو دیکھنے لگا وہ دونوں ایک دوسرے کو کتنے سالوں بعد دیکھ رہے تھے عینا کچھ کہے بغیر واپس اپنے کمرے میں چلی گئی

"بھائی اسے یقین نہیں آرہا کہ آپ واپس آگئے ہیں جائیں اسے اپنے واپس آنے کا یقین دلا دیں"

آغول روحان سے مسکرا کر بولی تو روحان عینا کے پیچھے کمرے میں آیا وہ کمرے میں سامنے دیوار سے ٹیک لگائے کھڑی تھی

"کیسی ہو"

روحان عینا کے قریب آکر اس کا چہرہ دیکھتا ہوا عینا سے پوچھنے لگا

میری بات مت کریں آپ بہت برے ہیں، آپ نے اتنے سال ہم سب کو خود سے ملنے سے روکے" رکھا۔۔ذرا ترس نہیں آیا آپ کو مجھ پر،، کتنا روئی ہو میں، کتنا یاد کیا ہے میں نے آپ کو،، انداز ہے آپ کو "کچھ

بولتے ہوئے عینا کی آنکھوں میں آنسو آگئے اس نے سوچا تھا جب وہ سامنے آئے گا وہ بھی اسے نہیں ملے گی غصہ کرے گی ناراض ہو گئی مگر وہ چاہ کر بھی ایسا کچھ نہیں کر سکی صرف شکوہ کرتی ہوئی بولی۔۔۔روحان نے آگے بڑھ کر عینا کو اپنے حصار میں لے لیا۔۔۔اسکی قربت سے عینا کا شکوہ بھی جاتا رہا کتنے ہی پل گزر گئے ان دونوں کو یوں ہی کھڑے کھڑے

تم سب کا چہرہ نہ دیکھ کر یہ سزا میں نے خود اپنے لیے منتخب کی تھی،، ویسے بھی میرا دل چاہتا تھا خاص کر" "میں اور تم آمنے سامنے ہو، تب ہم دونوں کے درمیان جیل کی سلاخیں حائل نہ ہو

روحان نے بولتے ہوئے اس کے ماتھے پر اپنے ہونٹ رکھے تو عینا مسکرا دی

"میں اب آپ کو کہیں بھی نہیں جانے دوں گی"

عینا روحان کا چہرہ دیکھتی ہوئی بولی جس پر داڑھی کا اضافہ ہو چکا تھا مگر یہ داڑھی اس پر بہت سوٹ کر رہی تھی

"میں اب بھلا اور کہاں جا سکتا ہوں"

روحان اس کا چہرہ تھام کر مسکراتا ہوا بولا۔۔۔ یہ گزرے ہوئے سال اس کا کچھ بگاڑ نہیں پائے تھے یا پھر وہ ہمیشہ سے ہی روحان کو اچھی لگتی تھی

"اپنے بیٹے سے ملے آپ،، باتوں میں، عادتوں میں اور نخروں میں بالکل آپ کی کاپی ہے۔۔۔ سارا دن مجھے بہت تنگ کر کے رکھتا ہے اور پھر اپنی دادو سے شکایت لگا کر مجھے ڈانٹ بھی پڑواتا ہے"

عینا دوبارہ اس کے سینے پر سر رکھ کر زیان کی شکایت کرنے لگی تو روحان مسکرا دیا

"وہ میرا خون ہے اسے مجھ پر ہی جانا تھا۔۔۔ تم اپنا خون مت جلایا کرو۔۔۔ ویسے میں ایک بات سوچ رہا تھا شروع سے ہی میری کوشش رہی تھی جیڈی سے دو قدم آگے رہو۔۔۔ مگر اس کے بچوں کی تعداد دیکھ کر اندازہ ہو رہا ہے وہ اس کام میں مجھ سے بازی لے گیا"

روحان کے بولنے پر عینا اسے دیکھ کر مسکرانے لگی

جبکہ زندگی ان سب کو دیکھ کر مسکرانے لگی

THE END

Contact Us

Email us (shaheenbookss@gmail.com) with any question, we would be to answer to your question.

your question and comments are important to us.we have got every thing covered for your needs.

If you would like to be part of our team and you are interested in writing .

SHAHEEN
EBOOKS